تعلموا العربية فانها من دينكم
(فرمان عمرؓ)

تحفۂ مشتاق

لمن یقرء المقامات

پسند فرمودہ

استاذ العلماء حضرت مولانا ارشاد احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ
مدیر و شیخ الحدیث دار العلوم عیدگاہ کبیر والا خانیوال

استاذ العلماء حضرت مولانا عبد الرحمٰن جامی صاحب دامت برکاتہم العالیہ
شیخ الحدیث جامعہ دار العلوم رحیمیہ ملتان
مدیر جامعہ حفصہ لبنات الاسلام جھنگ موڑ مظفر گڑھ

مؤلفہ

ماہر علوم عقلیہ و نقلیہ، استاذ العلماء
حضرت مولانا سید مشتاق احمد شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ
سابق استاذ الحدیث دار العلوم عیدگاہ کبیر والا خانیوال

ناشران

قاری غلام مصطفیٰ صاحب
مدرس دار العلوم کبیر والا
0300-6883956

حافظ محمد شاہ صاحب
بن سید مشتاق احمد شاہ نور اللہ مرقدہ

ادارۃ التصنیف
دار العلوم عیدگاہ کبیر الاصلع خانیوال
0300-7307166
0322-7307166

Maktaba Tul Ishaat

تمام فنون کے کتب ہمارے ویب سائٹ اور پلے سٹور سے فری ڈاون لوڈ کریں۔ ہم روزانہ کی بنیاد پر اس میں مزید نئے کتب شامل کر رہے ہیں نئے شامل شدہ کتب لیے روزانہ ہمارے پلے سٹور اور ویب سائٹ کو باقاعدگی سے چیک کیا کریں۔

اپنی کتاب کو ہمارے ویب سائٹ پر شائع کرنے کے لیے رابطہ کریں

تفاسیر	خطبات	منطق
احایث	سیرت	معانی
فقہ	تاریخ	تصوف
سوانح حیات	صرف	تقابل ادیان
درس نظامی	نحو	تجوید
لغت	فلسفہ	نعت
فتاوی	حکمت	تراجم
اصلاحی	بلاغت	تبلیغ و دعوت
آڈیو دروس	مناظرے	تمام فنون

maktaba.tul.ishaatofficial@gmail.com

تعلموا العربية فانها من دینکم (فرمان عمرؓ)

تحفۃ المشتاق

لمن یقرء المقامات

مؤلف:

حضرت مولانا سید مشتاق احمد شاہ نور اللہ مرقدہ

استاذ الحدیث دار العلوم کبیر والا

ناشر

قاری غلام مصطفیٰ

مدرس دار العلوم کبیر والا

ناشر

محمد شاہ

بن سید مشتاق احمد شاہ نور اللہ مرقدہ

شائع کنندہ

ادارۃ التصنیف

دار العلوم عیدگاہ کبیر والا ضلع خانیوال

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب	تحفۃ المشتاق لمن یقرء المقامات
نام مصنف	حضرت مولانا سید مشتاق احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ استاذ الحدیث دار العلوم کبیر والا
کمپوزنگ	ابوالاحتشام سراج الحق عفی عنہ
اشاعت اول	۱۴۲۳ھ بمطابق ۲۰۰۲ء
اشاعت دوم	۱۴۲۶ھ بمطابق ۲۰۰۵ء
تعداد	۱۱۰۰
قیمت	

☆☆☆

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	عرض ناشر	7
2	تقریظات علمائے کرام	8
3	مختصر حالات حضرت مولانا سید مشتاق احمد شاہ نور اللہ مرقدہ	17
4	پیش لفظ	19
5	چند ضروری باتیں	21
6	مقدمہ مقامات	27
7	مکمل عبارت، اعراب بمعہ ترجمہ وتشریح	27
8	المقامۃ الاولی	113
9	مکمل عبارت، اعراب بمعہ ترجمہ وتشریح	115
10	مقامہ ھذا ایک نظر	156
11	المقامۃ الثانیۃ	157
12	مکمل عبارت، اعراب بمعہ ترجمہ وتشریح	159
13	مقامہ ھذا ایک نظر	187
14	المقامۃ الثالثۃ	188
15	مکمل عبارت، اعراب بمعہ ترجمہ وتشریح	190
16	مقامہ ھذا ایک نظر	212
17	المقامۃ الرابعۃ	213

18	مکمل عبارت، اعراب بمعہ ترجمہ وتشریح	215
19	مقامہ ھٰذا ایک نظر	244
20	المقامۃ الخامسۃ	245
21	مکمل عبارت، اعراب بمعہ ترجمہ وتشریح	247
22	مقامہ ھٰذا ایک نظر	264
23	المقامۃ السادسۃ	265
24	مکمل عبارت، اعراب بمعہ ترجمہ وتشریح	267
25	مقامہ ھٰذا ایک نظر	279
26	المقامۃ السابعۃ	280
27	مکمل عبارت، اعراب بمعہ ترجمہ وتشریح	282
28	مقامہ ھٰذا ایک نظر	293
29	المقامۃ الثامنۃ	294
30	مکمل عبارت، اعراب بمعہ ترجمہ وتشریح	296
31	مقامہ ھٰذا ایک نظر	305
32	المقامۃ التاسعۃ	307
33	مکمل عبارت، اعراب بمعہ ترجمہ وتشریح	309
34	مقامہ ھٰذا ایک نظر	322
35	المقامۃ العاشرۃ	323
36	مکمل عبارت، اعراب بمعہ ترجمہ وتشریح	325
37	مقامہ ھٰذا ایک نظر	336

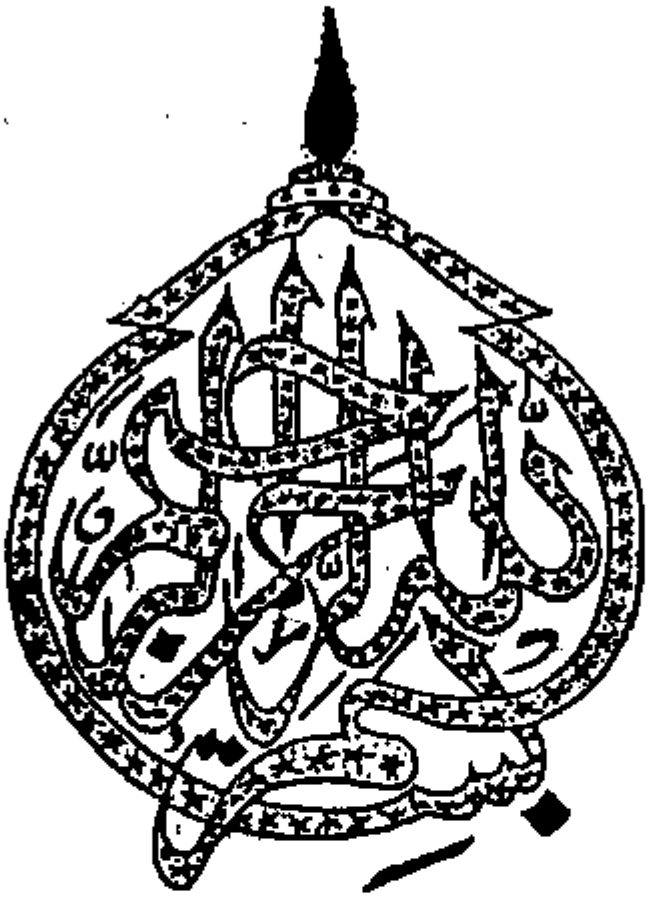

صلى الله على النبي الأمي

الاہداء

امت مسلمہ کے محسنین علمائے کرام خصوصا اساتذہ کرام اور ان منتخب فرزندوں کے حضور جو گونا گوں مشکلات کو نظر انداز کرتے ہوئے علوم نبویہ کی تعلیم وتعلم میں کوشاں ہیں اور سرور کائنات ﷺ کی بشارت ''خیر کم من تعلم القرآن وعلمه'' کے مصداق ہیں جن کے بارے کہا گیا ہے۔

از ہمت شاں در چمن زیست بہارے

عرض ناشر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیر طریقت حضرت مولنا سید مشتاق احمد شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ تدریس کے شہزادے ہر فن کی کتب کے ماہر، محسن، خوش طبع، ہر دلعزیز، سراپا علم وعمل خصوصی طور پر علم ادب میں باکمال تھے۔ان کی ادبی کمال کی زندۂ جاوید دلیل ان کی تصنیف ''تحفۃ المشتاق'' ہے

بندہ کے ساتھ حضرت والا کی خصوصی شفقت اور پیار تھا یہ ان کی خصوصی مہربانی تھی ورنہ واللہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ میں ان کا ادنی سا شاگرد تھا ان کی خدمت کا حق ادا نہیں کرسکا دعاء ہے کہ اللہ رب العزت ہمیں جنت میں بھی اکٹھا فرمادے آمین

تحفۃ المشتاق حضرت والا نے اپنی زندگی میں شائع فرمائی اور وہ ایڈیشن ختم ہو چکا ہے حضرت والا کا ارادہ تھا کہ دوسرا ایڈیشن نئے انداز سے اور چھوٹے سائز میں شائع کریں گے۔ لیکن زندگی نے وفا نہ کی۔اب بندہ پر یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے۔چنانچہ حضرت والا کی خواہش کے مطابق شرح ھذا نئے انداز اور خوبصورت طریقے سے آپ کے سامنے پیش ہے۔

اللہ جل شانہ سے ازحد امید ہے کہ اس کو حضرت شاہ صاحب کیلئے ذریعہ آخرت اور میرے اور تمام معاونین کیلئے ذریعۂ نجات بنائے۔آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقه محمد وعلی آله واصحابه اجمعین فقط

غلام مصطفیٰ عفی عنہ

مدرس دارالعلوم کبیر والا

۲/رجب المرجب ۱۴۲۶ھ

تقریظات علمائے کرام

رائے گرامی

مجاہد اسلام ولی کامل حضرت مولانا محمد عزیز الرحمٰن ہزاروی راولپنڈی

خلیفہ مجاز شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا نور اللہ مرقدہ

نحمده ونصلي ونسلم على رسوله الكريم وعلى آله واصحابه الطيبين الطاهرين الى يوم الدين

اما بعد راقم الحروف کو بعض محترم احباب نے حکم فرمایا ہے کہ پاکستان کی عظیم دینی درسگاہ ''دارالعلوم کبیر والا'' کے استاد الحدیث حضرت مولانا سید مشتاق احمد شاہ صاحب قدس سرہ کی تصنیف ''تحفۃ المشتاق'' پر چند کلمات لکھوں ۔ اکابر اور بزرگوں کی تحریرات کے بعد نہ تو ضرورت ہے اور نہ بندہ کی علمی اور عملی حیثیت ایسی ہے کہ کچھ لکھ سکے ۔ لیکن ایک بات جو مجبور کر رہی ہے ۔ وہ حضرت شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ سے محبت ہے ۔ ان کو قریب سے دیکھا ان کی علمی شان تو اہل علم جانتے ہیں اور ''تحفۃ المشتاق'' اس کی ایک جھلک ہے ۔

مگر میں تو ان کے عشق الٰہی اور حب حبیب ﷺ سے بے حد متاثر ہوں وہ ہمارے سلسلہ کے بہترین ساتھیوں میں سے تھے ۔ کئی سال تک رمضان المبارک پورا یا اس کا کچھ حصہ مسجد صدیق اکبرؓ راولپنڈی میں اعتکاف میں ہمارے حضرت اقدس برکۃ العصر حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا نور اللہ مرقدہ کے طرز پر گزارا کرتے تھے ۔ ذکر بھی حسین اور عاشقانہ انداز سے کرتے تھے اور اس میں اکثر رویا بھی کرتے تھے ۔ حرمین شریفین کا ایک سفر بھی ساتھ ہوا یہ ان کی بھی خواہش تھی اور میری بھی ۔ اس سفر میں بھی ان کی خوبیاں بہت ظاہر ہوئیں ۔

احقر نے ان کو مسنون استخارہ اور مشورہ کے بعد اپنے حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کے

سلاسل میں اجازت بھی دی تھی مگر ان پر تواضع کا غلبہ تھا۔ جو اس مبارک راہ میں عظمت کی دلیل ہے۔ ان کو بیعت کرنے کا اکثر عرض کیا کرتا تھا۔ مگر خاموش ہو جایا کرتے تھے۔ میں کبھی کبھی مزاح میں ان کے سامنے یہ شعر پڑھ دیا کرتا تھا

احمدا تو عاشقی بہ مشیخت تراچہ کار　　سلسلہ شد شد نہ شد نہ شد

ہنس کر خاموش رہتے فرحمه الله رحمة واسعة

ان کی جوانی میں جدائی جہاں دارالعلوم اور ان کے اعزہ واقارب اور تلامذہ کے لئے صدمہ ہے۔ ہمارے لئے بھی ہے۔ گذشتہ دو سال دارالعلوم پر بہت گراں گذرے کہ اول مخدوم ومکرم، پیکر اخلاص حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالقادر صاحب ان کے بعد دینی تحریکوں کی روح رواں اور بے شمار خوبیوں کے مالک دارالعلوم کو چار چاند لگانے والے حضرت مولانا محمد انور صاحب اور پھر حضرت شاہ صاحب نور اللہ مرقدہم داغ مفارقت دے گئے۔

اللہ تعالی ان سب کے درجات بلند فرمائے اور ہم سب کو اخلاص وللہیت کیساتھ یریدون وجهه کے زمرے میں آخری سانس تک اپنے لئے قبول فرمائے اور ان کے ساتھ جنت الفردوس میں بغیر حساب وکتاب محشور فرمائے اور حضرت شاہ صاحب کی یہ کتاب اور دیگر کتب اور ان کی روحانی اور جسمانی اولاد کو قبول فرما کر ان کے لئے صدقۂ جاریہ بناوے۔ اور دارالعلوم کبیر والا اور تمام مدارس دینیہ ومکاتب قرآنیہ اور علماء حق کی ہر نوع کی ظاہری وباطنی حفاظت فرمائے۔ آمین بجاه النبی الکریم صلی الله تعالی علیه وعلی آله واصحابه اجمعین. فقط

فقیر محمد عزیز الرحمن عفی عنہ

پیر ۲۴ جمادی الاخری ۱۴۲۶ھ

خانقاہ ودارالعلوم زکریا بستی انوار مدینہ ترنول اسلام آباد

رائے گرامی

مخدوم العلماء والطلباء شیخ طریقت حضرت مولانا مفتی عبدالقادر صاحب مدظلہ

شیخ الحدیث ورئیس الافتاء دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رافع المقامات قاضي الحاجات معز العلم واهله بالدرجات وفقهم لنشر العلم والخيرات والصلوة والسلام على من ارسله بالعلم والحلم والكتاب جعل لكتابه ونبيه لسانا عربيا هدى و بينات فطوبى لمن تعلمها وعلمها ونطق بها في الخطاب وعلى اله وصحبه اجمعين وبعد فقد تشرفت لمطالعة تقريرا نيق القاه اخونا ومولانا لسيد مشتاق احمد حفظه الله في اثناء درس المقامات فوجدته نافعا لطابيه وكافيا لقارئيه جعله الله خزينة في الدنيا وذخرا في العقبى امين يا رب العالمين بحرته سيد المرسلين عليه الصلوة والتسليم

وانا العبد عبد القادر عفاالله عنه

السابع عشر من ذيقعدة الحرام سنة ۱۴۲۱ من الهجرة

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رائے گرامی

استاذ العلماء والطباء شیخ طریقت حضرت مولنا ارشاد احمد دامت برکاتہم

شیخ الحدیث ومدیر دار العلوم عیدگاہ کبیر والا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

امابعد !عزیزم حضرت مولانا سید مشتاق احمد صاحب مرحوم کی تصنیف شدہ ''تحفۃ المشتاق شرح مقامات'' مرحوم کا عظیم علمی ذخیرہ ہے۔کل من علیہافان یہ تدریسی میدان کا شاہسوار مختصر زندگی لے کر آیا تھا حاکم وحکیم کے فیصلہ پر دل وجان سے راضی رہنا فرض ہے مرحوم کے اس عظیم علمی سرمایہ سے انشاء اللہ سینکڑوں طلبہ وطالبات معلمین ومعلمات استفادہ کرتے رہیں گے جو مرحوم کے لئے صدقہ جاریہ ہے۔

دل کی گہرائیوں سے دعا ہے حق تعالی شانہ اس شرح کو شرف قبولیت بخشے واقعی اعل علم کے لئے عظیم تحفہ ہے اور پورے پاکستان میں عظمت محبت قبولیت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اللہ تعالی اور زیادہ معلمین معلمات طلبہ طالبات کو اس سے استفادہ کی طرف متوجہ فرمائیں اور مصنف مرحوم ترقی درجات کا ذریعہ بنائیں آمین ثم آمین

احقر ارشاد احمد

دار العلوم عیدگاہ کبیر والا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رائے گرامی

مناظر اہلسنت وکیل اسلاف حضرت مولانا مفتی محمد انور صاحب

رئیس شعبہ الدعوۃ والارشاد جامعہ خیر المدارس ملتان

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

امابعد بندہ نے جامع المعقول والمنقول ماہر ادب حضرت مولنا سید مشتاق احمد شاہ صاحب استاذ الحدیث دار العلوم عیدگاہ کبیر والا کی مقامات کی شرح اکثر و بیشتر مقامات سے دیکھی ہے۔ ہر لفظ کا مادہ۔ باب اس مادہ کے استعمال ہونے والے مزید فیہ کے ابواب اور ہر مادہ کے اختلاف ابواب سے اختلاف معانی اور ایک مادہ کے معانی مختلفہ میں مناسبت اس انوکھے انداز سے بیان کی ہے کہ مقامات کی اس شرح پر محنت کر کے طلباء بلکہ اساتذہ میں ادبی مہارت پیدا ہو سکتی ہے۔ پھر اکثر مقامات پر اس مادہ کے قرآن مجید میں استعمال کی آیات سے نشاندہی کر کے علم ادب کا خادم القرآن ہونا اس طرح ذہن میں بٹھایا گیا ہے کہ طلبہ میں ادب کے ساتھ قرآن پاک کے مطالعہ کا بھی ذوق بڑھے گا دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت شاہ صاحب اس کی اس کاوش ومحنت کو قبول کریں اور دنیا اور آخرت کی سرخروئی کا ذریعہ بنائیں۔ اور طلبہ کو اس سے زائد سے زائد مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائیں آمین یا الہ العالمین بحق خاتم الانبیاء وسید المرسلین۔

کتبہ الاحقر محمد انور اوکاڑوی

جامعہ خیر المدارس ملتان

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رائے گرامی

پیر طریقت وفقیہ العصر حضرت مولانا مفتی عبدالستار صاحب

رئیس الافتاء جامعہ خیر المدارس ملتان

الحمد لله و كفى وسلام على عباده المصطفى اما بعد حضرت مولانا محمد انور صاحب زید فضلہم کی اس رائے سے متفق ہے اور شرح اور شارح دونوں کی قبولیت عنداللہ وعند الناس کی دعا کرتا ہے۔ فقط

بندہ عبدالستار عفی عنہ

۱۸ ذیقعدہ ۱۴۲۱ھ

☆☆☆

رائے گرامی

امام الصرف والنحو ولی کامل حضرت مولانا محمد اشرف شاد صاحب

مہتمم جامعہ اشرفیہ مانکوٹ تحصیل کبیر والا ضلع خانیوال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد برادر عزیز محترم مولانا سید مشتاق احمد شاہ صاحب استاذ حدیث دار العلوم کبیر ولا کی تحریر کردہ شرح مقامات مختصر وقت میں دیکھی محترم شاہ صاحب کی سعی ومحنت قابل داد ہے انشاء اللہ تعالی طلباء کرام کو خوب فائدہ ہوگا۔ دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالی ان کی محنت کو قبول فرما کر اہل علم کے لئے نافع بنائے۔ آمین

فقط والسلام

العارض

محمد اشرف شاد

جامعہ اشرفیہ مانکوٹ تحصیل کبیر والا ضلع خانیوال

۲۰ ذی قعدہ ۱۴۲۱ھ

☆☆☆

رائے گرامی

استاذ العلماء والطلباء حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب مدظلہ

استاذ الحدیث دار العلوم عیدگاہ کبیر والا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد ! عزیز برادر محترم ومکرم فاضل نوجوان حضرت علامہ مولانا سید مشتاق احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ماشاء اللہ خوب محنت کے ساتھ فوائد ادبیہ مقامات الحریریہ کو ضبط کیا ہے۔

مولانا موصوف کی کاوش قابل صد داد ہے بندہ کی نظر میں جس انداز کے ساتھ ترجمہ مقامات ہمارے مدارس کی ضرورت تھی اس کی تکمیل صرف حضرت شاہ صاحب مرحوم کے ہاتھوں ہوئی ہے فللہ در المصنف مولانا موصوف نے اور کتابوں پر قلم اٹھانے کا ارادہ فرمایا تھا کچھ کتابوں کے مسودے بھی تیار فرمائے تھے لیکن داعی اجل نے موقع نہ دیا فوا اسفاہ لک

مگر اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے دعا ہے اللہ جل وعلاء حضرت کی اس کاوش کو صدقہ جاریہ اور وسیلۂ ناجیہ بنائے آمین بجاہ سید المرسلین و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

دعا گو

محمد اسماعیل

مدرس دار العلوم عیدگاہ کبیر والا

۲۸ جمادی الاخری ۱۴۲۶ھ

رائے گرامی

حضرت مولانا سراج الحق صاحب مدظلہ

استاذ الحدیث دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم حضرت مولانا سید مشتاق احمد شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ بندہ کے قریبی ساتھیوں میں سے تھے۔ ۱۴ سال دارالعلوم کبیر والا میں اکٹھے تدریس کی۔ ان کے ساتھ اٹھنے، بیٹھنے اور سفر کرنے کا بہر حال موقع ملا وہ ایک انتہائی خوش طبع، ہنس مکھ اور دوستی نبھانے اور اس کا حق ادا کرنے والوں میں سے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے ان کو دیگر علوم کے ساتھ ساتھ علم ادب میں خاص طور پر مہارت عطا کی تھی۔ دارالعلوم میں انہوں نے کئی مرتبہ مقامات پڑھائی اور طلباء ان کے درس کو کاپیوں پر لکھتے اور پھر اس کی فوٹو کاپی کروا کر بہت سے لوگ فائدہ اٹھاتے۔ بندہ نے اور ان کے دیگر احباب نے ان کو مشورہ دیا کہ وہ ان افادات کو کتابی شکل میں بصورت شرح شائع کریں تا کہ اس کا فائدہ تام ہو۔ جس پر انہوں نے شرح ھذا تصنیف فرمائی۔ اور اس میں الفاظ کی لغوی اور مرادی معنی کا تعین اور ضرورت کے مطابق مجرد اور مزید فیہ کے ابواب اور ان الفاظ پر قرآن مجید اور احادیث سے استشہاد بڑے عمدہ انداز سے بیان کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ کی اس کاوش اور محنت کو قبول فرمائے اور طلباء اور معلمین کیلئے اس کو نافع بنائے آمین

سراج الحق عفی عنہ

مدرس دارالعلوم کبیر والا

۲/ رجب المرجب ۱۴۲۶ھ

مختصر حالات حضرت شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام: سید مشتاق احمد شاہ ولد سید غلام سرور شاہ

پیدائش: آپ کی پیدائش ۱۹۶۲ء ضلع مظفر گڑھ موضع عثمان کوریہ شاہجمال قصبہ کھڈے والا میں ہوئی۔

تعلیم: ابتدائی تعلیم پرائمری تک عثمان کوریہ میں واقع پرائمری سکول میں حاصل کی پھر روہیلانوالی کے قریب بستی ناچنگ میں حافظ غلام حیدر صاحب سے قران مجید حفظ کیا اور بعد ازاں مدرسہ احیاء العلوم مظفر گڑھ میں ابتدائی فارسی و عربی کتب پڑھیں یہاں پر آپ کے اساتذہ میں حضرت مولانا محمد حسین آزاد صاحب اور مولانا محمد اسماعیل صاحب صاحب استاد الحدیث دار العلوم کبیر والا قابل ذکر ہیں بعدہ کچھ عرصہ جہانیاں منڈی میں حضرت مولانا محمد اشرف صاحب (مدیر جامعہ اشرفیہ مانکوٹ) کی سرپرستی میں تعلیم حاصل کی پھر دار العلوم کبیر والا تشریف لائے اور دورہ حدیث تک یہاں تعلیم حاصل کی۔

اساتذہ کرام: آپ کے اساتذہ گرام میں حضرت مولانا ظہور الحقؒ صاحب حضرت مولانا منظور الحقؒ صاحب حضرت مولانا علی محمدؒ صاحب، حضرت مولانا مفتی عبد القادرؒ صاحب اور مولانا محمد انورؒ صاحب، رحمۃ اللہ علیہم اور مولانا غلام یسین صاحب تونسوی، مولانا ارشاد احمد صاحب و مولانا محمد نواز سیال صاحب دامت برکاتہم جیسے علم و عمل کے کوہ گراں شامل ہیں۔

تدریس: ابتداء تقریبا اڑھائی سال مدرسہ حسینیہ شہداد پور سندھ میں تدریس کی بعدہ دار العلوم

کبیر والا سے وابستہ ہوئے اور تادم زیست (۱۶ سال) اسی سے وابستہ رہے پوری زندگی انہوں نے درس وتدریس اور قال اللہ وقال الرسول میں گذاری ان کا تدریس میں انہماک قابل رشک تھا دارالعلوم میں تقریبا ہر فن کی کتب پڑھائیں اور جو بھی کتاب پڑھائی اس کے پڑھانے کا حق ادا کر دیا اور علم ادب کے ساتھ خاص طور پر شغف تھا ادب میں ۔آپ کی مقامات کی شرح تحفۃ المشتاق آپ کے ذوق کی آئینہ دار ہے۔

اصلاحی تعلق: حضرت والا پیر طریقت نمونہ اسلاف مجاہد اسلام حضرت مولانا عزیز الرحمن ہزاروی دامت برکاتہم کے ہاتھ پر بیعت تھے آپ کے خلیفہ مجاز بھی تھے اور مولانا ہزاروی صاحب جو کہ خلیفہ مجاز ہیں قطب الاقطاب حضرت مولانا شیخ الحدیث محمد زکریاؒ صاحب کے۔

حضرت شاہ صاحب انتہائی کسر نفسی کیا کرتے تھے ساتھیوں نے جب عرض کیا کہ آپ ساتھیوں کو بیعت کیا کریں تو آپ فرماتے کہ ابھی اپنے آپ میں اتنی صلاحیت نہیں پاتا کہ دوسروں کی اصلاح کروں۔

وفات: ۳ ذوالحجہ ۱۴۲۵ھ بروز جمعۃ المبارک

تدفین: اپنے آبائی قصبہ کھڈے والا ضلع مظفر گڑھ اپنے والد گرامی کے قدموں مدفون ہوئے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد المن الليل والنهار من آياته والادب من عطياته والصلوة والسلام على من القرآن من معجزاته وعلى اله واصحابه الذين زينوا نفوسهم باوصافه وعلى من سلك طريقهم من اتباعه اما بعد

علامہ حریری کی مقامات کسی تعارف کی محتاج نہیں اسکی اہمیت اسی سے ظاہر ہے اس کے تعلیم وتعلم کا سلسلہ عرصہ دراز سے بڑے وشور کیساتھ چلا آ رہا ہے۔ حتی کہ وفاق المدارس کے معرض وجود میں آنے کے بعد بھی اکابر علماء کرام نے اس کو نصاب میں شامل رکھا حتی کہ طالبات کے کورس میں بھی اس کو شامل فرما کر اس کی اہمیت کو اجاگر کیا۔

مختلف مصنفین نے اس کی شروح وحواشی لکھ کر طلباء کی رہنمائی کی سعی جمیل فرمائی لیکن ان میں کچھ اتنی مختصر تھیں کہ کتاب کے مقصود اصلی تک رسائی مشکل تھی اور بعض اس قدر طویل کہ آج کے متساہل دور کی سہولت پسند طبائع ان کے مطالعہ سے عاجز تھیں اور اکثر عربی میں تھیں۔ کہ کم استعداد طلباء ان سے ویسے ہی دست کش تھے مزید برآں مقامات پڑھانے کا آج کل رائج طریقہ بھی طلباء کو اس کی تعلیم کا مقصد پالینے میں حائل ہے کیونکہ مقامات پڑھانے والا سارا زور ابواب لکھوانے پر ہی صرف کرتا ہے کہ اس لفظ سے دس باب بیس باب اور یہ لفظ مجرد سے بھی آتا ہے اور مزید سے بھی وغیرہ ذلک حالانکہ مقامات پڑھانے کی غرض لغوی ومرادی معنی کا تعین اور ان کے مابین مناسبت کی وضاحت بقدر ضرورت مجرد ومزید فیہ ابواب کی نشاندہی اور خصوصا

ان الفاظ پر استشہاد بالقرآن والحدیث وبمحاورۃ العرب پیش کرنا تھی۔

موجودہ دور کے تقاضوں کے پیش نظر بندہ نے مقامات کی ایک شرح تحفۃ المشتاق لمن یقرء المقامات کے نام سے لکھی ہے۔ جس میں مندرجہ بالا تمام خصوصیات کے ملحوظ رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ترجمہ اس طرح کیا کہ بالکل لفظی بھی نہیں جس سے اصل مقصد کے سمجھنے میں صعوبت ہو اور نہ ہی اس قدر بامحاورہ کہ اصل عبارت کے ساتھ جوڑ لگانے میں دشواریاں پیش آئیں بلکہ بین بین راستہ اختیار کیا گیا تاکہ مستفیدین کے لئے ترجمہ کو عبارت پر منطبق کرنا آسان ہو نیز ہر مقامہ کے شروع میں شستہ اردو زبان میں اس کا خلاصہ بھی پیش کر دیا اور ہر مقامہ کے آخر میں تبصرہ جس میں اس کی فنی حیثیت اور حاصل ہونے والی نصائح کی توضیح کی گئی ہے۔

امید ہے کہ اردو ادب کے شائق طلباء ان سے عربی ادب کی طرف بھی راغب ہونگے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا ہے کہ یا اللہ ان ٹوٹے پھوٹے سیاہ نقوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر طلباء وطالبات اور مستفیدین کے لئے نافع بنا اور بندہ کے تمام اساتذہ کرام اور والدین کے لئے نجات کا ذریعہ بنا آمین یارب العالمین بحرمۃ سید المرسلین علیہ الصلوۃ والتسلیم

آخر میں قارئین کی خدمت میں التماس ہے کہ کہیں کوئی غلطی نظر آئے تو مطلع کریں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں تصحیح کی جاسکے۔

مشتاق احمد

دار العلوم عیدگاہ کبیر والا

چند ضروری باتیں

کسی بھی علم کو شروع کرنے سے پہلے مندرجہ ذیل چیزیں معلوم کرنا ازبس ضروری ہیں (۱) تعریف (۲) موضوع (۳) غرض وغایت (۴) حالات مصنف (۵) کیفیت مصنف (۶) کیفیت فن۔ چنانچہ ہر ایک کی تفصیل علی ترتیب اللف یہ ہے

تعریف:۔ ادب کے لغت میں دسترخوان، ظریف اور حسن تناول کے معانی آتے ہیں۔ اور اس کی اصطلاحی تعریف علامہ تفتازانی نے یہ کی ہے۔ **ھو علم یحترز به عن الخطا فی کلام العرب لفظاو خطا** اور علامہ زمخشری نے **جمیع انواع الخطاء** کے لفظ بڑھائے ہیں۔ کلام عرب کی اگر قید نکال دیں تو ہر زبان کے علم وادب کی تعریف یہی ہوگی یعنی کسی بھی زبان میں گفتگو اور تحریر کی مہارت کاملہ کا مدار علم ادب ہی ہے۔

ادب کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ادب نفسی (۲) ادب کسبی

تعریف ادب نفسی:۔ **توفیق الله تعالی یهبه لمن یرید وهو ما کان مما محاسن الافعال الدالة علی کرم الطبائع**

اللہ تعالی کی طرف عطا کردہ وہ قدرتی ملکہ جس سے اچھے اور عمدہ افعال (دال بر شرافت طبع) صادر ہوں۔ یعنی حکمت عملیہ کی تینوں قسمیں تہذیب اخلاق، تدبیر منزل اور سیاست مدینہ کو صحیح صحیح نمٹانا ادب نفسی ہے۔

تعریف ادب کسبی:۔ **ما استفادته الانفس من احاسن الاقوال الاخذتة باعنة القلوب والاسماع** ۔ وہ عمدہ اور اچھے اقوال جنہیں نفوس نے ذوق سلیم (قلوب) اور ادباء کی صحبتوں (کانوں) کے ذریعے حاصل کیا ہو علم ادب سے یہی دوسری قسم مراد ہے۔

اقسام علوم ادبیہ:۔ واضح رہے کہ علم ادب مستقل بذاتہ کوئی علم نہیں بلکہ مندرجہ ذیل علوم کے

مجموعہ کا نام علم ادب ہے۔

چنانچہ علوم ادبیہ کے اقسام میں اختلاف ہے۔ صاحب کشف الظنون نے علامہ جرجانی کی رائے کو ترجیح دی ہے۔ ان کی رائے یہ ہے کہ علم ادب بارہ علوم پر مشتمل ہے۔ ان میں سے آٹھ اصول اور چار فروع ہیں۔

اقسام اصولیہ:۔ (۱) علم لغت (۲) علم صرف (۳) علم اشتقاق (۴) علم نحو (۵) علم معانی (۶) علم بیان (۷) علم عروض (۸) علم قوافی

اقسام فروعیہ:۔ (۱) علم قرض شعر (۲) علم انشاء (۳) علم خط (۴) علم محاضرات وتواریخ۔ ان تمام اقسام کو وجہ حصر میں بیان کیا گیا ہے۔ جس سے ان کی تعریف کی طرف بھی اشارہ ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ یہ ہے

وجہ حصر انواع اصولیہ:۔ ان اصول میں بحث مفردات سے ہوگی یا مرکبات سے۔ مفردات سے ہو تو تین حال سے خالی نہیں۔ (۱) من حیث الجوهر والماده والهية (۲) من حیث الصورة والهية فقط (۳) من حیث انتساب بالاصالة الفرعية بعضها ببعض اول علم لغت، ثانی علم صرف، ثالث علم اشتقاق۔ دوسری صورت (بحث مرکبات سے ہو) بھی حال سے خالی نہیں کہ بحث یو تو مرکبات مطلقہ سے ہوگی۔ یا مرکبات موزونہ سے ہوگی پہلی صورت پھر تین حال سے خالی نہیں۔ (۱) ہیت ترکیبیہ اور ان کے معانی اصلیہ تک پہنچانے کے اعتبار سے ہوگی (۲) افادہ معانی مغایرہ سے (۳) اس افادہ کے وضوع کے مراتب کے لحاظ سے۔ اول علم نحو ثانی علم معانی اور ثالث علم بیان ہے۔ دوسری صورت (مرکبات موزونہ سے) پھر دو حال سے خالی نہیں (۱) بحث محض اوزان کے لحاظ سے ہوگی (۲) اواخر کی حیثیت سے۔ اول علم عروض، ثانی علم قوافی

وجہ حصر انواع فرعیہ:۔ بحث نظم سے متعلق ہوگی یا نثر سے یا نقوش کتابت کے متعلق یا کسی بھی

متعین چیز سے متعلق نہیں ہوگی ۔ اول علم قرض شعر ثانی علم انشاء ،ثالث علم خط اور رابع علم المحاضرات والتواریخ ہے۔

فائدہ:۔علامہ تفتازانی اور علامہ جرجانی میں اختلاف ہے کہ علم اشتقاق مستقل علم ہے یا علم صرف کا تتمہ ہے۔علامہ جرجانی کا قول معتبر ہے کہ علم اشتقاق مستقل علم ہے کیونکہ علم اشتقاق کا موضوع ایک معتبر حیثیت کی وجہ سے علم صرف کے مغایر ہے۔

موضوع علم ادب:۔علم ادب کے موضوع میں شدید اختلاف ہے۔فلسفہ تاریخ اور علم الاجتماع کے موسس اول علامہ ابن خلدون اپنے شہرہ آفاق مقدمہ میں رقم طراز ہیں۔ **ھذا العلم لا موضوع لہ ینظر فی اثبات عوارضہ او نفیھا**۔بعضوں نے شعر قرار دیا ہے اور بعضوں نے نثر لیکن استاذ العلماء شیخ الادب مولانا اعزاز علیؒ نے علامہ ابن خلدونؒ کی رائے کو راجح قرار دیا ہے اب بندہ ناچیز کی بھی رائے یہی ہے۔

نیز علم ادب کا موضوع متعین و مشخص ہو بھی کس طرح سکتا ہے..جبکہ علم ادب بارہ علوم کے مجموعے کا نام ہے اور ان میں سے ہر ایک مستقل علم ہے اور ہر ایک کا ایک متعین موضوع ہے اور سب کے لئے مابہ الاشتراک مرتبہ پر ایک موضوع متعین کرنا دشوار ہے والحق احق ان یتبع حق یہی ہے کہ علامہ ابن خلدون کی رائے ہی صائب اور راجح ہونی چاہئے۔

غرض وغایت:۔علم ادب سے مقصود اس کا ثمرہ حاصل کرنا ہے یعنی علم ادب میں مہارت پیدا کر کے قرآن مجید اور احادیث نبویہ کو سمجھنا اور لفظی و کتابتی غلطی سے محفوظ رہنا اور اپنا مافی الضمیر بخوبی ادا کر دینا اچھی نثر اور عمدہ نظم پہ قدرت حاصل کرنا علم ادب کے فوائد میں یہ بھی ہے کہ اس کے ذریعے اعجاز قرآنی معلوم ہوتا ہے مثلاً ایک جگہ فرمایا۔

واذا راوتجارۃ او لھو انفضوا الیھا اور دوسری جگہ **قل ما عند اللہ خیر من اللھو ومن التجارۃ** یہاں پہلی آیت میں تجارت کو مقدم اور لہو کو موخر اور دوسری آیت میں اس کے

برعکس کیا گیا ہے کہ لہو کو مقدم اور تجارت کو موخر چنانچہ یہ بھی حکمت سے کچھ خالی نہیں اس طرح کہ تفضیل کی جگہ میں قبیح کو مقدم اور افضل کو موخر کیا جاتا ہے اور زجر کے مقام میں افضل کو مقدم اور قبیح کو موخر کیا جاتا ہے۔

اب دیکھئے واذا رائو تجارة او لهو ا انفضوا اليها یہ زجر کا مقام ہے لہذا افضل کو مقدم اور قبیح کو موخر کیا اور قل ما عند الله خير من اللهو ومن التجارة یہ تفضیل کا مقام ہے لہذا قبیح کو مقدم اور افضل کو موخر کیا۔

حالات مصنف

آپ کا نام نامی ابو محمد قاسم اور شجرہ نسب یہ ہے ابو محمد قاسم بن علی بن محمد بن عثمان البصری ۴۴۶ھ کو مرکز علم وادب بصرہ کو نواحی گاؤں مشان میں پیدا ہوئے اور تعلیم بصرہ ہی میں حاصل کی پست قد اور نہایت بدصورت ہونے کی وجہ سے عوام کی طنزوں کا تو نشانہ بنتے رہے مگر علم وفن کے میدان میں حسب ونسب کی کیا حیثیت ہے چنانچہ انشاء پردازی اور مقامات نویسی میں یکتائے روزگار تھے ت ۵۱۶ھ کو تقریباً ستر ۷۰ سال کی عمر میں مقامات اور درۃ الغواص فی اوہام الخواص جیسی یادگاریں چھوڑ کر راہی ملک عدم ہوئے۔

کیفیت مصنف:۔ علامہ بدیع الزمان احمد بن حسین الہمدانی نے مقامات کی طرز سے ایک صنف ادب کی بنیاد ڈالی اور حریری کی مقامات نے اس صنف کو اوج کمال تک پہنچایا۔ مقامات حریری کلام عرب کے متنوع اسالیب امثال ومحاورات اور رموز کلام کا عمدہ ذخیرہ حفظ معانی ولغات اور لغات کے مختلف استعمالات کا وسیلہ اور علم بدیع کے تفننات کا مرقع ہے۔ دنیا کی تمام اہم زبانوں میں مقامات کے ترجمے ہوئے عربی میں بھی اس کے شروح اور حواشی لکھے گئے اردو میں بھی متعدد اہل قلم نے اس پر قلم اٹھایا مقامات جب سے لکھی گئی اس وقت سے آج تک داخل درس ونصاب ہے۔ صاحب کشاف علامہ زمخشری مقامات کی تعریف میں یوں رطب اللسان ہیں

اقسم بالله و آياته ومشعر الحج ومیقاته

ان الحریری حری بان نکتب بالتبر مقاماته

سبب تالیف:۔ علامہ حریری بنی حرام کی مسجد میں تشریف فرما تھے ایک بوڑھا مسافر پراگندہ اور شکستہ حالت میں آیا اور نہایت فصیح و بلیغ گفتگو کرنے لگا تو نام پوچھنے پر اس نے ابوزید اور وطن مالوف سروج بتایا تو علامہ حریری کو اس نووارد کا کردار بڑا عجیب لگا تو ایک مقامہ لکھ کر اس میں اس کے سارے کردار کی تصویر کھینچی چنانچہ اس مقامے نے بہت شہرت پائی حتی کہ اس کی خبر مسترشد باللہ کے وزیر شرف الدین خان ابونصر نوشیرواں کو بھی پہنچی اور اسے یہ مقامہ بہت پسند آیا اور مصنف کو اس جیسے ایک دو اور مقامے لکھنے کا حکم دیا تو علامہ حریری نے پچاس مقامے پورے کر دیے۔

اور یہ بھی کہا جاتا کہ حریری چالیس مقامے لے کر بغداد پہنچے تو بغداد کے سب ادیبوں نے انہیں علامہ حریری کی طرف منسوب کرنے سے انکار کر دیا اور کہا یہ کسی مغربی ادیب کی تصنیف ہے بغداد کے وزیر نے علامہ حریری کو اپنے محل میں بلایا اور پوچھا کہ تم کیا کام کرتے ہو انہوں نے جواب دیا کہ ادیب اور صاحب قلم ہوں اور آپ کے سامنے رسالہ تالیف کر سکتا ہوں وزیر نے کہا بہت خوب قلم دوات حاضر ہے لکھو، مگر علامہ حریری نے بہت کوشش کی لیکن ایک لفظ بھی نہ لکھ سکے نہایت شرمندگی کے عالم میں واپس مشان پہنچے تو چند ہی دنوں میں دس مقامے اور لکھ کر وزیر موصوف کی خدمت میں بھیج دیے اور عذر لکھا کہ وہاں آپ کے جاہ و جلال سے مرعوب ہو گیا تھا۔

کیفیت فن:۔ انسان فن ادب کے بغیر ہتھیار سے تہی دست سپاہی کی مانند ہے۔ اور کلام جو ادب کی چاشنی سے خالی ہو جسم بلا روح کی طرح ہے۔ علم ادب ایک چمکدار اور بیش قیمت موتی۔ ٹھوس عقل میں اضافہ کا موجب، غربت وطن میں مخلص دوست اور تنہائیوں کا غمگسار ہے اور انسانی

فضل وشرف کو بڑھاتا ہے بلکہ علم ادب شرف انسانی کی دلیل ہے۔

عام ادب کی بھی جب یہ فضیلت ہے خصوصا جب اس کا رخ عربی کی طرف ہو تو نور علی نور کہ ہمارے نبی کی زبان عربی ہماری کتاب کی لغت عربی ہمارا دین عربی میں، اصلی زندگی اور اصلی گھر کی زبان بھی عربی ہوگی۔ اس پر مستزاد تمام زبانوں پر اس کی فوقیت کی قرآنی شہادت لسان الذی یلحدون الیہ اعجمی وہذا لسان عربی مبین اور پیارے پیغمبر فداہ ابی ونفسی کا عربی سے محبت کی ترغیب دلانا۔ ان تمام خصوصیات کے پیش نظر عربی ادب کی فضیلت واہمیت دو چند ہو جاتی ہے۔

فائدہ:۔ مصنف نے اپنی کتاب میں مندرجہ ذیل تین نام منتخب کئے ہیں۔ (۱) حارث (۲) ہمام (۳) ابوزید سروجی۔ اور کتاب کے تمام کرداروں کا محور انہیں کو بنایا۔ پہلے دو کے انتخاب کی وجہ یہ ہے کہ وہ مفہوم کے لحاظ سے سب اسماء میں سے اصدق ہیں۔

کما فی الحدیث احب الاسماء عبد اللہ وعبد الرحمن واصدقھم حارث وھمام اقبحھم حرب ومرہ ۔پھر معنی ومفہوم کے اعتبار سے عام بھی ہیں کہ دنیا کا ہر شخص حارث بھی ہے اور ہمام بھی حارث کا معنی کمانے والا اور ہمام کا معنی ارادہ کرنے والا اور ان دونا موں سے مصنف اپنی ذات (راوی) کو معنون کرتے ہیں۔

ابوزید زمانے کی کنیت ہے چونکہ زمانہ گھومتا رہتا ہے اس لئے مصنف نے اپنی کتاب کے ہیرو کو ابوزید کا نام دیا کیونکہ وہ بھی گھومتا رہتا ہے کبھی صنعاء میں کبھی اسکندریہ میں کبھی حلوان میں غرض کہ جہاں بھی مصنف جاتے ہیں وہیں اس سے ملاقات ہو جاتی ہے یا واقع میں بھی ابو زید نامی شخص موجود تھا جو گداگری کے طریقوں سے خوب واقف اور مقامات کی کہانیوں کی سچی تصویر تھا تو مصنف نے بھی اسی کو بنیاد بنا کر اپنی تمام کہانیاں اس کے نام منسوب کر دیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

تشریح۔قولہ: بسم اللّٰہ :۔بسم اللّٰہ کی نو ترکیبیں کی گئی ہیں جن میں سے سات صحیح اور دو غلط ہیں۔سات صحیح یہ ہیں۔بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ،الرحمٰن الرحیم، الرحمٰن الرحیم ،الرحمٰن الرحیم،

الرحمٰن الرحیم، الرحمٰن الرحیم ،الرحمٰن الرحیم ۔اور دو غلط یہ ہیں۔ الرحمٰن الرحیم،الرحمٰن الرحیم

حرف باء کئی معنوں میں مستعمل ہے(۱)مصاحبت(۲)استعانت(۳)الصاق (۴)سببیت(۵)بدلیت۔لیکن یہاں مصاحبت کیلئے ہے یا استعانت کیلئے مگر مصاحبت کیلئے زیادہ مناسب ہے۔کیونکہ استعانت کی صورت میں لفظ اللہ آلہ بنے گا جیسا کہ قلم آلہ ہے کتابت کیلئے۔اور آلہ مقصود بالذات نہیں ہوتا۔

اور حرف باء کے متعلق آٹھ صورتیں ہیں اسکا متعلق فعل ہوگا یا اسم۔پھر ہر ایک خاص ہوگا یا عام۔فعل عام کی مثال ابتدأ،اشرع اور اسم عام کی مثال ابتدائ وشروعی۔ فعل خاص کی مثال اقرأ،اکتب اٰکل ۔اسم خاص کی مثال تلاوتیٔ ثابتٌ۔بسم اللّٰہ الخ پھر ان چار صورتوں میں متعلق مقدم ہوگا یا مؤخر۔مولانا اعزاز علیؒ فرماتے ہیں ان آٹھ صورتوں میں سے بہتر صورت یہ ہے کہ اسکا متعلق فعل ہو۔کیونکہ اسم کی صورت میں حذف زیادہ ماننا پڑتا ہے۔

فعل بھی خاص ہو کیونکہ ہر فاعل کو اپنے فعل کے مناسب فعل مقدر کرنا چاہیئے۔اور فعل

خاص بھی مؤخر ہو کیونکہ اگر مقدم ہوگا تو دو خرابیاں لازم آئیں گی۔ ایک حصر کا فائدہ حاصل نہیں ہوگا دوسرا یہ کہ کام کی ابتداء اللہ کے نام کے ساتھ نہیں ہوگی بلکہ اس فعل سے ہوگی۔

لفظ اِسْمٌ کے اصل میں اختلاف ہے بصریوں کے نزدیک اسکی اصل سِمْوٌ ہے بمعنی بلندی واؤ کے ضمہ کو نقل کر کے میم کو دیا اور واؤ کو حذف کر دیا اور میم کے سکون کو نقل کر کے سین کو دیا اور ابتداء بالسکون لازم آیا جو کہ محال ہے اسلئے ابتداء میں ہمزہ لائے تو اِسْمٌ بن گیا۔ بصریوں کی دلیل یہ ہے کہ اِسْمٌ کی تصغیر سُمَیٌّ آتی ہے اور جمع اَسْمَاء آتی ہے جیسے وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاءَ ۔ اور قاعدہ ہے کہ اَلتَّصْغِیْرُ یُرَدُّ الشَّیْئُ اِلٰی اَصْلِہٖ یعنی تصغیر شئی کو اسکے اصل کی طرف لوٹا دیتی ہے۔ کوفیوں کے نزدیک اسکی اصل وِسْمٌ بمعنی علامت ہے واؤ کو حذف کر کے اسکے عوض میں ہمزہ لائے۔ تو وِسْمٌ سے اِسْمٌ بن گیا۔

بصریوں کی طرف سے کوفیوں پر اعتراض:۔ اگر اِسْمٌ کی اصل وِسم ہے۔ تو پھر اس کی تصغیر وُسَیْمٌ اور جمع اَوْسَام آنی چاہیئے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ اور بصریوں کا مذہب کوفیوں سے راجح ہے۔

سَمَا یَسْمُوْ سُمُوًّا ﴿نَصَرَ﴾ بلند ہونا۔ اسی سے ہے سَمَاءٌ۔ بمعنی آسمان جیسے اِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ۔ جس کی جمع سَمٰوَات آتی ہے۔ جیسے فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آسمان کو سماء اس لئے کہتے ہیں کہ وہ بھی بلند ہے۔

سوال:۔ بِسْمِ اللّٰہِ کے ہمزہ کو قرأت و کتابت دونوں میں کیوں ختم کیا گیا ہے؟

جواب:۔ کثرت استعمال کیوجہ سے۔

سوال:۔ اِنَّہٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَاِنَّہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الخ میں ہمزہ کو قرأت و کتابت میں کیوں ختم کیا گیا ہے باوجود کہ اس کا استعمال کثیر نہیں۔

جواب:۔ لِمُوَافَقَۃِ الْمُصْحَفِ۔ کیونکہ اسکو موافقت ہے مصحف والی بسم اللہ کے ساتھ۔

سوال:۔ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّکَ میں ہمزہ کو کیوں باقی رکھا گیا ہے؟

جواب:۔ کثرت استعمال نہ ہونیکی وجہ سے اور عدم موافقت مصحف کیوجہ سے۔

سوال:۔ بسم اللّٰہ مجرھا میں ہمزہ کو قرأت وکتابت میں کیوں ختم کیا گیا ہے۔ باوجود کثرت استعمال نہ ہونے کے اور عدم موافقت مصحف کے۔

جواب:۔ کثرت استعمال کی وجہ سے ہمزہ کو قرأت وکتابت میں ختم کیا گیا ہے کیونکہ کشتی چلانے والوں کے ہاں یہ کثیر الاستعمال ہے۔

لفظ اللہ کی تحقیق:۔ اَللّٰہ علمٌ لذاتِ الواجبِ الوُجُودِ المُستجمعُ لجمیعِ صفاتِ الکمال یعنی اللہ علم ہے ذات الواجب الوجود کا جو مستجمع ہے تمام صفات کمالیہ کو۔ عند البعض اصل میں الٰہ ہے۔ جمع الٰہۃ آتی ہے جیسے اَمْ لَھُمْ اٰلِھَۃٌ تَمْنَعُھُمْ مِنْ دُوْنِنَا۔ اور پھر لفظ اللہ میں اختلاف ہے۔ کہ یہ علم ذاتی ہے یا وصف ہے جو مختص ہے ایک مفہوم کلی کے ساتھ۔ جمہور کا قول یہ ہے کہ یہ علم ذاتی ہے پھر اس میں اختلاف ہے۔ کہ یہ عربی زبان کا لفظ ہے یا سریانی زبان کا۔ جمہور کا قول یہ ہے کہ یہ عربی زبان کا لفظ ہے پھر اس میں اختلاف ہے۔ کہ یہ اسم جامد ہے یا مشتق۔ جمہور کا قول یہ ہے کہ یہ اسم جامد ہے۔ علامہ قاضی بیضاویؒ فرماتے ہیں کہ یہ مشتق ہے اَلَہَ یَأْلَہُ اُلُوْھِیَّۃ ﴿فتح﴾ سے۔ یا اَلِہَ یَأْلَہُ اَلَھًا وَاُلُوْھًا ﴿سمع﴾ سے بمعنی حیران ہونا۔ ذات باری تعالیٰ کو اللہ اسلئے کہتے ہیں کہ اس کی کنہ (حقیقت) کو معلوم کرنے میں عقول حیران ہیں۔

لفظ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کی تحقیق:۔ اَلرَّحْمٰنِ اور اَلرَّحِیْمِ یہ دونوں مبالغے کے صیغے ہیں جو رَحِمَ سے مشتق ہیں۔ رَحِمَ یَرْحَمُ رَحْمًا ﴿سمع﴾ بمعنی مہربانی اور شفقت کرنا جیسے اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اور اُولٰئِکَ یَرْحَمُھُمُ اللّٰہ۔ رحمت کے معنی ہوتے ہیں رِقَّۃُ الْقَلْبِ بِحَیْثُ تَقْتَضِیْ التَّفَضُّلَ وَالْاِحْسَان یعنی دل کا نرم ہونا اس

اعتبار سے کہ تفضل اور احسان کا تقاضا کرے۔

سوال:۔ رحمت کا اطلاق ذات باری تعالیٰ پر درست نہیں کیونکہ رحمت کے معنی ہوتے ہیں رقت القلب اور اللہ تعالیٰ قلب سے پاک ہیں؟

جواب:۔ جب اس رحمت کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر ہوتا ہے تو اس وقت مبدأ یعنی رقت قلب مراد نہیں ہوتا بلکہ غایت یعنی تفضل اور احسان مراد ہوتا ہے۔

اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم میں فروق:۔(۱) رَحْمٰن کا اطلاق صرف اللہ تعالیٰ پر ہوتا ہے۔ غیر پر اس کا اطلاق نہیں ہوسکتا جیسے قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ اَوِادْعُوا الرَّحْمٰن برخلاف رَحِیْم کے کہ اس کا اطلاق غیر پر بھی ہوتا ہے۔

(۲) رَحْمٰن بڑی نعمتوں کے لئے مخصوص ہے اور رَحِیْم چھوٹی بڑی ہر قسم کی نعمتوں کو شامل ہے

(۳) رَحْمٰن مشرکین اور مؤمنین سب کو عام ہے اور رَحِیْم صرف مؤمنوں کیلئے مخصوص ہے

(۴) رَحْمٰن دنیوی اور اخروی ہر قسم کی نعمتوں کو شامل ہے اور رَحِیْم صرف اخروی نعمتوں کیلئے مخصوص ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَحْمَدُکَ عَلٰی مَا عَلَّمْتَ مِنَ الْبَیَانِ

اے اللہ بے شک ہم تعریف کرتے ہیں آپ کی اس بات پر کہ سکھائی آپ نے فصیح کلام۔

تشریح:۔ **قولہ اَللّٰھُمَّ:**۔ اَللّٰھُمَّ کی اصل میں اختلاف ہے۔ بصریین کے نزدیک اس کی اصل یا اللہ تھا تخفیف کی خاطر یا حرف نداء کو حذف کر کے اس کے عوض آخر میں میم مشدد لائے اَللّٰھُمَّ بن گیا۔

لفظ اللہ کے خواص:۔(۱) یا حرف نداء کو حذف کر کے اس کے عوض میں میم مشدد کا لانا یہ لفظ اللہ کے خواص میں سے ہے۔ دوسرے منادی میں یہ بات جائز نہیں جیسے یَا زَیْدُ کو زَیْدُمَّ پڑھنا جائز نہیں۔

(۲)لفظ اللہ کا ہمزہ بوقت نداء قطعی ہو جاتا ہے۔اور دوسرے مقامات میں وصلی ہوتا ہے۔لہذٰ یااللہ نہیں کہ سکتے جیسا کہ دوسرے مقام پر آتا ہے واذقالوا اللّٰھُمَّ یہاں حذف ہو گیا۔

(۳)لفظ اللہ پر جب تاء جارہ داخل ہوتی ہے تو قسم کے معنی دیتی ہے دوسرے اسماء میں نہیں۔

(۴)لفظ اللہ پر یا حرف نداء کا داخل ہونا باوجود الف لام ہونے کے یہ بھی اسی کا خاصہ ہے۔

بصریوں کے مذہب پر چار اعتراض:۔

(۱)یا حرف نداء کے عوض میں میم کو کیوں اختیار کیا دوسرے حروف میں سے کسی حرف کو کیوں اختیار نہیں کیا گیا؟ (۲)اگر میم لانی تھی تو پھر مشدد کیوں لائے؟

(۳)اگر میم مشدد بھی لانی تھی تو آخر میں کیوں لائے؟

(۴)میم مشدد عوض ہے یا حرف نداء کا اور یا حرف نداء معوض ہے۔عوض اور معوض دونوں میں دو دو حرف ہیں تو پھر تخفیف کہاں اور تبدیلی سے کیا فائدہ حاصل ہوا؟

الجواب عن السوال الاول :۔میم جمع کی علامت ہے۔جیسے اَنْتُمْ۔ عَلَیْکُمْ۔عَلَیْھِمْ۔اور جمع دلالت کرتی ہے تعظیم پر اَللّٰھُمَّ میں میم کو اسلئے لایا گیا تا کہ اللہ تعالی کی شان اور عظمت پر دلالت کرے۔

الجواب عن السوال الثانی:۔میم مشدد اس لئے لائے تا کہ ضمیر کی میم سے جدا ہو جائے۔

الجواب الثانی :۔میم مشدد اس لئے لائے تا کہ عوض اور معوض میں حروف کے اعتبار سے برابری ہو جائے۔

الجواب الاول عن السوال الثالث:۔میم مشدد کو آخر میں اس لئے لائے تا کہ اللہ پر اس کی تقدیم نہ ہو۔

الجواب الثانی: ۔مشدد حرف کا پہلا حرف ساکن ہوتا ہے اگر میم مشدد کو ابتداء میں

لاتے تو ابتداء بالسکون لازم آتا

الجواب الاول عن السوال الرابع:۔حرف مشدد ایک حرف کے حکم میں ہوتا ہے تو اس اعتبار سے تخفیف حاصل ہوگئی۔

الجواب الثانی:۔یا حرف نداء میں دو حرف علت ہیں اور میم مشدد میں دو حرف صحیح ہیں اور حروف صحیح بمقابلہ حروف علت خفیف ہوتے ہیں لہٰذا اس اعتبار سے بھی تخفیف حاصل ہوگئی

کوفیین کا مذہب:۔اَللّٰھُمَّ کی اصل یا اللّٰہ اُمُّنا بخیر ہے۔لفظ اللہ اور میم کے علاوہ سب کو تخفیف کی خاطر حذف کر دیا۔تو اَللّٰھُمَّ بن گیا۔اُمُّنا میں اُمَّ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف ہے جو اَمَّ یَؤُمُّ امًّا ﴿نصر﴾ بمعنی قصد کرنے سے مشتق ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے اَمَمْتُ فیہ ای قصدتُ فیہ۔ وکما جاء فی القُرآن ،ولا آمّین البیت الحرام ای قاصدین البیت الحرام ۔تو اس سے معلوم ہوا یا اللّٰہ اُمُّنا بخیر کے معنی یہ ہیں کہ اے اللہ قصد فرما تو ہم سے بھلائی کا۔

کوفیین کے مذہب پر تین اعتراض:۔

(۱):۔آپکی اصل کے مطابق اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنا بغیر حرف عطف کے صحیح نہ ہونا چاہیے کیونکہ بقول آپکے اسکا ترجمہ یہ ہوگا اے اللہ قصد فرما تو ہم سے بھلائی کا اور بخش تو ہمارے لئے۔حالانکہ یہاں حرف عطف کا لانا کسی سے نہیں سنا گیا۔

جواب من الکوفیین:۔حرف عطف کا نہ لانا اس وجہ سے ہے کہ دوسرا جملہ پہلے جملہ کے سوا کوئی اور مطلب ثابت نہیں کرتا بلکہ دونوں جملوں کا مطلب ایک ہی ہے۔کہ دوسرا جملہ پہلے کے لئے عطف بیان ہے یعنی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنا جملہ کا معنی یہ ہوگا یا اللّٰہ اُمُّنا بخیر فانت اغفرلنا۔

اعتراض (۲):۔فعل کو حذف کر کے اس کی جگہ صرف ایک حرف میم کا لانا خلاف قانون ہے۔

جواب:۔ اس جیسی مثال شعراء کی کلام میں ملتی ہے جیسے

فَقُلْتُ لَهَا قِفِيْ فَقَالَتْ لِيْ قَافْ

یہ وقفتُ کی جگہ پر ہے تو یہاں صرف ایک حرف قاف فعل کے قائم مقام ہے۔

جواب من البصریین:۔ یہ شعر شاذ و نادر ہے (کما صرح به البیضاوی)

اعتراض (۳):۔ اس آیت وإذ قالوا اللّٰهُمَّ انْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَامْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً الآیه۔ اس آیت کا معنی آپ کے اصل کے مطابق یہ ہوگا۔ کہ اے اللہ قصد فرما تو ہم سے بھلائی کا اگر یہ حق ہے تیری طرف سے پس بارش فرما تو ہم پر پتھروں کی یا دے تو ہم کو عذاب دردناک۔ حالانکہ یہ سراسر غلط ہے۔ اور بے بنیاد ہے کہ اللہ تعالی بھلائی کا ارادہ بھی کریں اور عذاب بھی دیں۔

تو ان اعتراضات کے پیش نظر کوفیوں کا مذہب ضعیف اور مرجوح ہے۔ اور بصریین کا مذھب راجح اور قوی ہے۔

قولہ۔ نَحْمَدُكَ:۔ حمدٌ سے مشتق ہے۔ حَمِدَ يَحْمَدُ حَمْدًا مَحْمِدًا محمدا مَحْمِدَةً محمدة ﴿سمع﴾ بمعنی فضیلت کی بنا پر تعریف کرنا۔ اور مزید سے اس کا باب آتا ہے۔ حَمَّدَ يُحَمِّدُ تَحْمِيْدًا ﴿تفعیل﴾ بمعنی بار بار تعریف کرنا۔ اور اَحْمَدَ يُحْمِدُ إِحْمَادًا ﴿افعال﴾ بمعنی قابل تعریف کام کرنا۔ اور تَحَمَّدَ يَتَحَمَّدُ تَحَمُّدًا ﴿تفعل﴾ بمعنی احسان جتلانا۔ اِسْتَحْمَدَ يَسْتَحْمِدُ اِسْتِحْمَادًا۔ ﴿استفعال﴾ بمعنی مخلوق پر احسانات کر کے انکو اپنی حمد کی طرف بلانا۔

فائدہ (۱) حمد و ثنا میں فرق:۔ حمد اپنے سے افضل اور اعلی کے لئے ہوتی ہے۔ اور ثنا عام ہے اپنے سے اعلی کے لئے بھی اور ہم مثل کے لئے بھی۔ اس اعتبار سے ثنا اور حمد میں نسبت عموم خصوص مطلق کی ہے جس میں ایک مادہ اجتماعی اور ایک مادہ افتراقی ہوتا ہے۔ مادہ اجتماعی یہ ہے کہ جب

آپ اپنے سے اعلیٰ کی تعریف کریں تو یہاں حمد بھی پائی گئی اور ثنا بھی۔

مادہ افتراقی یہ ہے کہ جب آپ اپنے ہم مثل کی تعریف کریں تو یہاں ثنا پائی گئی حمد نہیں۔

فائدہ (۲) حمد اور مدح میں فرق:۔حمد ان چیزوں کے لئے ہوتی ہے۔جن کو زندہ کہا جاتا ہے،اور مدح عام ہے۔زندوں کے لئے بھی اور مردوں کے لئے بھی اسلئے حَمِدْتُ اللُّؤلُؤ نہیں کہہ سکتے۔مدحْتُ اللُّؤلُؤ کہہ سکتے ہیں۔

فائدہ (۳) حمد و مدح و شکر کی تعریف:۔حمد کے لغوی معنی ہیں تعریف کرنا۔اصطلاحی معنی ہے هُوَالثَّناءُ بِاللِّسانِ علی الْجمِیْل الْاخْتِیاریْ بقصْدِالتَّعْظِیْم نِعْمة کان اوْ غیْرِها ۔یعنی وہ زبان سے صفت اختیاری پر تعریف کرنا ہے مقابلہ میں نعمت ہو یا نہ ہو۔

حمد کی تعریف میں دو قیدیں اور ایک تعمیم ہے۔پہلی قید یہ ہے کہ تعریف زبان کے ساتھ ہو۔اور دوسری قید یہ ہے کہ تعریف صفت اختیاری پر ہو۔اور ایک تعمیم یہ ہے کہ مقابلہ میں نعمت ہو یا نہ ہو۔

مدح کی تعریف:۔هُوَالثَّناءُ بِاللِّسانِ علی الْجمِیْل نِعْمة کان اوْ غیْرِها اس میں ایک قید اور دو تعمیمیں ہیں۔قید یہ ہے کہ تعریف زبان کے ساتھ ہو۔اور پہلی تعمیم یہ ہے کہ صفت اختیاری پر ہو یا غیر اختیاری پر۔دوسری تعمیم یہ ہے کہ مقابلہ میں نعمت ہو یا نہ ہو۔

حمد اور مدح کے درمیان نسبت:۔ان میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے۔یعنی ایک مادہ اجتماعی اور ایک مادہ افتراقی مادہ اجتماعی یہ ہے کہ جب آپ زبان کے ساتھ زید کی تعریف کریں اس کے علم اور کرم پر تو یہاں حمد بھی پائی گئی اور مدح بھی جیسے حَمِدْتُ زَیْدًا علی عِلْمِه اور مدحْتُ زَیْدًا علی عِلْمِه دونوں طرح کہنا صحیح ہے۔

مادہ افتراقی یہ ہے کہ آپ زبان کے ساتھ زید کے حسن یا موتیوں کی صفائی کی تعریف کریں تو یہاں مدح پائی گئی حمد نہیں مدحتُ زیدًا علٰی حُسنہ کہہ سکتے ہیں اور مدحتُ اللؤلؤ علٰی صفائہ کہنا بھی درست ہے مگر حمدتُ زیدًا علٰی حُسنہ اور حمدتُ اللؤلؤ علٰی صفائہا کہنا درست نہیں۔

شکر کی تعریف:۔ ھُو فعلٌ یُنبئُ عنْ تعظیم المُنعِم لکونہ مُنعِمًا سواءٌ کان باللسان اوْ بالارکان اوْ بالجنان ۔یعنی شکر ایک ایسا فعل ہے جو منعم کی تعظیم کی خبر دیتا ہے اس کے منعم ہونے کی وجہ سے برابر ہے کہ وہ فعل تعظیم زبان کے ساتھ ہو یا اعضاء کے ساتھ یا دل کے ساتھ ہو۔

شکر کی تعریف میں ایک قید اور ایک تعمیم ہے۔قید یہ ہے کہ شکر کے مقابلہ میں نعمت کا ہونا ضروری ہے تعمیم یہ ہے کہ آلہ شکر صرف زبان نہیں بلکہ اعضاء اور قلب بھی ہیں۔ جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے

اَفَادَتْکُمُ النُّعْمَاءَ مِنِّیْ ثَلٰثَۃ یَدِیْ وَلِسَانِیْ وَالضَّمِیْرُ الْمُحْجَبَا

یعنی نعمت کے مقابلہ میں تین چیزوں نے میری طرف سے تم کو فائدہ دیا ہے۔میری زبان نے میرے ہاتھوں نے اور میرے چھپے ہوئے دل نے۔

حمد اور شکر کے درمیان نسبت:۔ ان میں عموم وخصوص من وجہ کی نسبت ہے۔جس میں ایک مادہ اجتماعی اور دو مادے افتراقی ہوتے ہیں۔ مادہ اجتماعی یہ ہے کہ مثلاً زید نے آپ پر کوئی انعام کیا اور آپ نے زبان سے اس کی تعریف کردی یہاں شکر اور حمد دونوں پائے گئے۔

مادہ افتراقی (۱) یہ ہے کہ زید نے آپ پر کوئی احسان نہیں کیا آپ نے اس کی تعریف زبان کے ساتھ کردی یہاں حمد پائی گئی شکر نہیں پایا گیا۔

مادہ افتراقی (۲) یہ ہے کہ زید نے آپ پر کوئی انعام کیا تو آپ نے اس کی تعظیم دل کے ساتھ یا

اعضاء کے ساتھ کی۔ یہاں شکر پایا گیا حمد نہیں پائی گئی۔

قولہ عَلَّمتُ:۔ یہ علم سے مشتق ہے جو جہل کی ضد ہے۔ عَلِمَ یَعْلَمُ عِلْمًا ﴿سمع﴾ بمعنی جاننا جیسے علم ان سیکُوْنُ، لاتعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ یَعْلَمُهُمْ۔ اور عَلِمَ یَعْلَمُ عِلْمًا اور عَلِمَ یَعْلِمُ عِلْمًا ﴿نصر، ضرب﴾ بمعنی نشان لگانا۔ ایک قرأۃ میں حضرت عیسی علیہ السلام کو وَاِنَّهٗ لَعَلَمٌ لِّلسَّاعَةِ کہا گیا ہے یعنی قیامت کی نشانی۔ مزید سے عَلَّمَ یُعَلِّمُ تَعْلِیْمًا ﴿تفعیل﴾ بمعنی سکھانا جیسے عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمْ اور تَعَلَّمَ یَتَعَلَّمُ تَعَلُّمًا ﴿تفعل﴾ بمعنی سیکھنا۔ اور استاد کو معلم اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ سکھاتا ہے۔ طالب علم کو متعلم اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ سیکھتا ہے۔ اور اَعْلَمَ یُعْلِمُ اِعْلَامًا ﴿افعال﴾ بمعنی بتلانا، جتلانا۔ اور اِسْتَعْلَمَ یَسْتَعْلِمُ اِسْتِعْلَامًا ﴿استفعال﴾ بمعنی خبر دریافت کرنا۔

فائدہ (۱):۔ علم کہتے ہیں کسی شئ کی حقیقت و ماہیت کا ادراک کرنے کو۔ پھر یہ دو قسم پر ہے ایک یہ ہے کہ کسی شئ کی ذات کا ادراک کرنا۔ دوسرا یہ ہے کہ کسی شئ کا ادراک کر کے اسپر حکم لگانا۔ پہلی صورت میں متعدی بیک مفعول ہوتا ہے جیسے لاتعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ یَعْلَمُهُمْ۔ دوسری صورت میں یہ متعدی بدو مفعول ہوتا ہے جیسے فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ۔

فائدہ (۲) اعلام اور تعلیم میں فرق:۔ اعلام کے معنی ہوتے ہیں کوئی شئ جلدی سے بتلانا اور تعلیم کے معنی ہوتے ہیں کوئی شئ کرات مرات کیساتھ بتلانا یعنی بار بار بتلانا۔

علم اور شعور و معرفت و فہم میں فرق:۔

علم اور شعور میں فرق: شعور ادراک بالحواس کا نام ہے اور علم ادراک بالقلب کا۔

علم اور معرفت میں فرق (۱):۔ علم ادراک بالکلیات والجزئیات کا نام ہے اور معرفت صرف ادراک بالجزئیات کا نام ہے۔

(۲):۔علم ہراس چیز کو کہتے ہیں جو بھول جانے کے بعد حاصل ہو یا ابتداء ہی سے حاصل ہو۔اور معرفت خاص ہے اس چیز کے ساتھ جو پہلے سے معلوم ہو اور پھر نسیان کے بعد دوبارہ اس کو حاصل کیا جائے اس لئے اللہ تعالی کو عالم تو کہا جاتا ہے مگر عارف نہیں کہا جاتا کیونکہ وہ نسیان سے پاک ہے۔

علم اور فہم میں فرق:۔فہم اس چیز کا نام ہے جو دوسرے کے سمجھانے سے حاصل ہو اور علم عام ہے خواہ دوسرے کے سمجھانے سے حاصل ہو یا از خود عقل میں آجائے۔

قولہ مِنَ الْبَیَانِ:۔بیان اور تبیان یہ دونوں مصدر ہیں۔بَانَ یَبِیْنُ بَیَانًا و تِبْیَانًا ﴿ضَرَبَ﴾ بمعنی ظاہر کرنا اور ظاہر ہونا جیسے ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَہ اور تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْئٍ ۔اور مزید سے باب آتا ہے۔اَبَانَ یُبِیْنُ اِبَانَۃً ﴿اِفْعَال﴾ بمعنی ظاہر کرنا۔جیسے وَلَا یَکَادُ یُبِیْنُ ۔اور بَیَّنَ یُبَیِّنُ تَبْیِیْنًا ﴿تفعیل﴾ بمعنی ظاہر کرنا۔جیسے لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ ۔اور اِسْتَبَانَ یَسْتَبِیْنُ اِسْتِبَانَۃً ﴿استفعال﴾ بمعنی وضاحت کا طلب کرنا۔اور ظاہر ہونا جیسے وَلِتَسْتَبِیْنَ سَبِیْلُ الْمُجْرِمِیْنَ۔ تَبَیَّنَ یَتَبَیَّنُ تَبَیُّنًا ﴿تفعل﴾ ظاہر ہونا۔جیسے وَقَدْ تَبَیَّنَ لَکُمْ مِنْ مَّسَاکِنِہِمْ ۔ایک لفظ ہے بون اجوف واوی سے بَانَ یَبِیْنُ بَوْنًا ﴿ضَرَبَ﴾ جدا ہونا دور ہونا۔

فائدہ بیان اور تبیان میں فرق:۔چونکہ تبیان میں الفاظ بنسبت بیان کے زیادہ ہیں تو الفاظ کی زیادتی سے معنی میں بھی زیادتی ہوگی۔کیونکہ قاعدہ ہے کَثْرَۃُ الْمَبَانِیْ تَدُلُّ عَلٰی کَثْرَۃِ الْمَعَانِیْ۔

(۱) سادہ گفتگو (جو دلیل کے بغیر ہو) کو بیان اور تبیان بیان مع الدلیل کو کہتے ہیں۔

(۲):۔بیان کا تعلق غیر کے ساتھ ہوتا ہے یعنی بیان للغیر ہوتا ہے۔اور تبیان اظہار لنفسہ ہوتا ہے

بیان اور نطق میں فرق (۱) بیان مختص بالانسان ہے بخلاف نطق کے کہ وہ عام ہے کما قِیْل کتابٌ ناطِقٌ۔ سمِعْتُ مَنْطِقَ الطَّیْرِ۔ وعُلِّمْنا مَنْطِقَ الطَّیْرِ۔
(۲) بیان صرف خارجی الفاظ سے ہوتا ہے بخلاف نطق کے کہ اس کی دو قسمیں ہیں (۱) خارجی کالالفاظ (۲) باطنی کالفہم وادراك الكليات۔

وَاَلْهَمْتَ مِنَ التِّبْيَانِ كَمَا نَحْمَدُكَ عَلٰى مَا اَسْبَغْتَ مِنَ الْعَطَا وَاَسْبَلْتَ مِنَ الْغِطَاءِ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرَّةِ اللِّسَنِ وَفُضُوْلِ الْهَذَرِ

ترجمہ:۔ اور القاء کیا آپ نے اظہار مافی الضمیر کا طریقہ۔ جیسا کہ تعریف کرتے ہیں ہم آپ کی اس بات پر کہ پورا پورا دیا آپ نے انعامات سے۔ اور لٹکا دیا تو نے پردہ عیوب پر۔ اور ہم پناہ مانگتے ہیں تجھ سے زبان کی تیزی سے۔ اور فضول بکواس سے۔

تشریح۔ قولہ اَلْهَمْتَ:۔ اَلْهَمَ یُلْهِمُ اِلْهَامًا ﴿افعال﴾ بمعنی کسی چیز کا کسی کے قلب میں القاء کرنا خواہ اچھی ہو یا بری۔ جیسے فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوَاهَا لیکن کثیر الاستعمال اچھی چیز میں ہے اس وجہ سے الہام کا معنی کیا جاتا ہے اَلْقَاءُ الْخَيْرِ فِيْ قَلْبِ الْغَيْرِ عَلٰى طَرِيْقِ الْفَيْضِ۔ لَهِمَ يَلْهَمُ لَهْمًا ﴿سمع﴾ بمعنی نگلنا جیسے محاورہ ہے فَرَسٌ لَهِمٌ۔ تیز رو گھوڑا۔ گویا وہ اپنی تیز روی سے زمین کو نگل جاتا ہے۔ دونوں بابوں میں مناسبت یہ ہے کہ دونوں کا تعلق باطن سے ہے۔

قولہ وَاَسْبَغْتَ:۔ اَسْبَغَ یُسْبِغُ اِسْبَاغًا ﴿افعال﴾ بمعنی پورا کرنا جیسے اَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً۔ اور سَبَغَ یَسْبُغُ سُبُوْغًا ﴿نصر﴾ بمعنی پورا ہونا، کرنا۔

قولہ مِنَ الْعَطَاءِ:۔ هُوَ اِسْمٌ لِمَا یُعْطٰی یعنی وہ چیز جو تفضلاً دی جائے جیسے هٰذَا عَطَاءُنَا۔ اسکی جمع اَعْطِيَةٌ آتی ہے جمع الجمع اَعْطِيَاتٌ آتی ہے عَطَا یَعْطُوْ

عُطُوًّا ﴿نصر﴾ بمعنی لینا۔اور اَعْطٰی یُعْطِیْ اِعْطَاءً ﴿افعال﴾ بمعنی دینا جیسے فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوا اور عطّٰی یُعَطِّیْ تَعْطِیَةً ﴿تفعیل﴾ بمعنی جلدی کرانا۔اور تَعَطّٰی یَتَعَطّٰی تَعَطُّوًا ﴿تفعل﴾ بمعنی جلدی کرنا عَاطٰی یُعَاطِیْ مُعَاطَاةً ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی خدمت کرنا۔اور اِسْتَعْطٰی یَسْتَعْطِیْ اِسْتِعْطَاءً ﴿استفعال﴾ بمعنی عطیہ مانگنا۔

قولہ۔ اَسْبَلْتُ:۔ اَسْبَلَ یُسْبِلُ اِسْبَالًا ﴿افعال﴾ بمعنی چھوڑنا،لٹکانا۔اسی سے ہے اَسْبَلَ الْعَیْنُ الدُّمُوْعَ یعنی چھوڑا آنکھوں نے آنسوؤں کو۔اسی سے لفظ سبیل ہے بمعنی راستہ۔جیسے ثُمَّ السَّبِیْلَ یَسَّرَهٗ ۔راستہ کو سبیلٌ اس لیے کہا جاتا ہے کہ سَبِیْل یا بمعنی سَابِلٌ کے ہے جس کے معنی چھوڑنے والا۔تو راستہ بھی انسان جب منزل مقصود تک پہنچ جاتا ہے تو اسے چھوڑ کر آگے چلا جاتا ہے یا سَبِیْلٌ بمعنی مَسْبُوْلٌ کے ہے بمعنی چھوڑا ہوا تو مسافر جب منزل مقصود تک پہنچ جاتا ہے تو وہ مسافر بھی اس راستہ کو چھوڑ دیتا ہے تو اس صورت میں مَسْبُوْلٌ بنا۔اور اس کی جمع سُبُل آتی ہے جیسے وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا ۔اسی سے لفظ اِسْبَال ہے جو کہ اس حدیث میں مذکور ہے لَعَنَ اللّٰهُ عَلٰی مَنْ یُّسْبِلُ الْاِزَارَ ۔یعنی لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی اس شخص پر جو لٹکائے چادر کو۔(وفی حدیث آخر)اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَا یَقْبَلُ الصَّلٰوةَ مِمَّنْ یُّسْبِلُ الْاِزَارَ۔سَبَلَ یَسْبُلُ سُبُوْلًا ﴿نصر﴾ بمعنی گالی دینا۔

قولہ۔مِنَ الْغَطَاءِ :۔یہ نام ہے اس چیز کا جس کے ساتھ ڈھانپا جائے۔اسکی جمع اَغْطِیَةٌ ہے۔قال الراغب الغطاء ما فوق الشئ من طبق و نحوه والغشاء ما یجعل فوق السلی من لباس ۔غَطَا یَغْطُوْ غَطْوًا ﴿نصر﴾ بمعنی ڈھانپنا۔جیسے فَکَشَفْنَا عَنْکَ غِطَاءَکَ فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ۔ غطا

الشَّبابُ غطِيًا وغُطُيا ﴿نصر﴾ بمعنی جوانی کا بھر جانا۔اور غطّی یُغطِّیُ تغطِیة ﴿تفعیل﴾ اور اغطا یُغطِیُ اغطاء ﴿افعال﴾ بمعنی ڈھانپنا۔

قولہ۔ نَعُوْذُ:۔عاذ یعُوْذُ عوْذا عِیاذا معاذا معاذة ﴿نصر﴾ بمعنی پناہ پکڑنا،التجاء الی الغیر کرنا جیسے قُلْ اَعُوْذُ بِربِّ النَّاسِ۔اور قُلْ اعُوْذُ بربِّ الْفلقِ۔ اور اعاذ یُعِیْذُ اعاذة ﴿افعال﴾ بمعنی پناہ دینا جیسے اِنِّیْ اُعِیْذُھا بک وذُرِّیتھا۔کہ میں اس کو اور اس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں۔اور عوَّذ یُعوِّذُ تعوِیذا ﴿تفعیل﴾ اور تعوَّذ یتعوَّذُ تعوُّذا ﴿تفعل﴾ بمعنی پناہ پکڑنا۔لفظ تعوِیذ بھی اسی سے ہے۔کیونکہ اس کے ذریعے بھی شیاطین (جن وانس) سے پناہ پکڑی جاتی ہے۔اور اسْتعاذ یسْتعِیْذُ اسْتِعاذةً ﴿استفعال﴾ بمعنی پناہ طلب کرنا۔

قولہ شِرَّة:۔بمعنی تیزی،چستی،غضب اور برائی جیسے مَنْ ھُوَ شرٌّ مَّکانًا مکان کس کا برا ہے۔ شرَّ یشُرُّ شرًّا شررًا شرارًا۔شرارةً ﴿نصر۔ضرب۔سمع﴾ بمعنی شریر ہونا۔شرارت کرنا اور بھڑکانا۔اور تشارَّ یتشارُّ تشارُّا ﴿تفاعل﴾ بمعنی ایک دوسرے کے ساتھ شرارت کرنا۔ایک لفظ ہے شرر بمعنی جلتا ہوا انگارہ،چنگاری۔کیونکہ وہ بھی بھڑکنے میں تیزی کرتی ہے۔جیسے۔کانَّھا ترْمِیْ بشررٍ کالْقصْرِ۔

قولہ اَللِّسَنِ:۔تیز ہونا۔فصاحت وبلاغت کے معنی میں بھی آتا ہے۔اسی سے ہے لسَّان بمعنی طرار (زبان دراز) کیونکہ وہ بھی کلام کرنے میں بہت تیزی کرتا ہے۔اسی سے ہے لِسان بمعنی زبان جیسے بلِسان عربیٍّ مُبِیْنٍ اس کی جمع لسنٌ اَلْسُنٌ لُسُنٌ اَلْسِنةٌ جیسے واخْتِلافُ اَلْسِنتِکُمْ اور لِساناتٌ آتی ہیں۔

قولہ فُضُوْل:۔یہ فضْلٌ سے مشتق ہے بمعنی میانہ روی اور اعتدال سے تجاوز کرنا خواہ تجاوز اچھی چیز میں ہو یا بری چیز میں۔لیکن استعمال کے لحاظ سے فضول کا اطلاق اس زیادتی پر

ہوتا ہے جو بری چیز میں ہو اور فضل کا اطلاق اس زیادتی پر ہوتا ہے جو اچھی چیز میں ہو۔ فضل یفضُلُ فضلا ﴿نصر، ضرب﴾ بمعنی زائد ہونا اور فضّل یُفضّلُ تفضیلا ﴿تفعیل﴾ بمعنی ترجیح دینا جیسے واللّٰہ فضّل بعضکم علی بعض فی الرّزق۔ اور افضل یُفضِلُ افضالا ﴿افعال﴾ اور تفضّل یتفضّلُ تفضُّلا ﴿تفعل﴾ بمعنی مہربانی کرنا۔ اور فضُل یفضُلُ فضلا ﴿کرُم﴾ بمعنی صاحب فضیلت ہونا۔ ایک لفظ فضیلۃٌ ہے بمعنی خوبی جس کی جمع فضائلٌ آتی ہے ایک لفظ فاضلۃٌ ہے اس کا معنی ہوتا ہے عطیہ، ھبہ جسکی جمع فواضلٌ آتی ہے۔

فضیلت اور فاضلہ میں فرق:۔ فضیلت لازمی خوبیوں کو کہا جاتا ہے یعنی جن کا اثر دوسروں تک نہیں پہنچتا اور فاضلہ ان خوبیوں کو کہا جاتا ہے جو متعدی ہیں یعنی جن کا اثر دوسروں تک پہنچتا ہے

قولہ اَلْھَذْرِ:۔ ھذر یھذرُ ھذرا ﴿سمع﴾ بمعنی کلام کا بیہودہ ہونا اور ھذر یھذُرُ ھذرا ﴿نصر، ضرب﴾ بمعنی بکواس کرنا۔

کَمَا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ مُعَرَّۃِ اللَّکَنِ وَفُضُوْحِ الْحَصَرِ وَنَسْتَکْفِیْ بِکَ الْاِفْتِتَانِ بِاِطْرَاءِ الْمَادِحِ وَاِغْضَاءِ الْمُسَامِحِ کَمَا نَسْتَکْفِیْ بِکَ الْاِنْتِصَابِ لِاِزْرَاءِ الْقَادِحِ وَھَتْکِ الْفَاضِحِ.

ترجمہ:۔ جیسا کہ پناہ مانگتے ہیں ہم تیرے ساتھ لکنت کے عیب سے، اور رک جانے کی رسوائی سے۔ اور ہم کفایت چاہتے ہیں تیرے ساتھ فتنے میں پڑنے سے تعریف کرنے والے کی مبالغہ آمیزی سے اور مسامحت کرنے والے کی چشم پوشی سے جیسا کہ کفایت طلب کرتے ہیں ہم تیرے ساتھ نشانہ بننے سے طعنہ کرنے والے کی عیب جوئی سے اور رسوا کرنے والے کی رسوائی سے۔

تشریح: **قولہ مُعَرَّۃ:**۔ بمعنی عیب، امر قبیح جنایت اور نقصان جیسے فتُصیبَکُمْ

مِنْهُمْ معرَّةٌ ای مضرَّة ۔عرَّ یعُرُّ عرًّا ﴿نصر﴾ بمعنی عیب دار ہونا جیسے عرَّ الْجُمْلُ عرًّا ۔اونٹ کا خارش والا ہونا۔اعْتَرَّ یعْتَرُّ اعْتِرارًا ﴿افتعال﴾ بمعنی بغیر سوال کے بخشش کے لئے آنا جیسے وَاطْعِمُوا الْقانِع والْمُعْتَرّ۔

قَوْلُهُ اَللَّكَنِ :۔لکن لکنا ولکنۃ ولکُوْنۃ ﴿سمع﴾ بمعنی زبان کا رک رک کر چلنا یعنی گفتگو میں اٹکنا۔

قولہ وَقُضُوح :۔فضح فضحا ﴿فتح﴾ بمعنی رسوا کرنا جیسے انَّ ھٰؤلاء ضَیْفِیْ فلاتفْضحُوْن ۔اور فضح یفْضحُ فضْحا ﴿سمع﴾ بمعنی مفید ہونا اور فضَّح یُفضِّحُ تفْضِیحا ﴿تفعیل﴾ اور افضح یُفْضِحُ اِفْضاحا ﴿افعال﴾ بمعنی طلوع ہونا اور فاضح یُفاضِحُ مُفاضحۃ ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی ایک دوسرے کو رسوا کرنا اور اِفْتضح یفْتضِحُ اِفْتِضاحا ﴿افتعال﴾ بمعنی مشہور ہونا۔

قولہ اَلْحَصْر :۔حصر یحْصرُ حصْرا ﴿سمع﴾ بمعنی بند ہونا جیسے وحصِرتْ صُدُوْرُہُمْ ۔اور حصر یحْصُرُ حصْرا ﴿نصر﴾ بند کرنا جیسے واحْصُرُوْہُمْ واقْعُدُوْا لہُمْ ۔اسی سے لفظ حصِیْر ہے بمعنی قید خانہ کیونکہ اسمیں بھی بند کیا جاتا ہے جیسے انَّا اعْتدْنا جھنَّم لِلْکفِرِیْن حصِیْرا ۔یہ حصِیْر بمعنی حاصِرٌ ہے اور حصِیْرٌ بمعنی چٹائی کے بھی آتا ہے یہ حصِیْرٌ بمعنی مَحْصُوْرٌ کے ہے یعنی بندی ہوئی چٹائی کو حصِیْر اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں جدا جدا پتوں کی بندش کی جاتی ہے ۔ایک لفظ حُصُوْرٌ ہے بمعنی پاک دامن، پاک دامن کو حُصُوْرٌ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ بھی اپنے نفس کو خواہشات سے بند رکھتا ہے جیسے وسیِّدا وَّ حصُوْرا وَّنبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْن اور احْصر یحْصرُ احْصارا ﴿افعال﴾ روکنا جیسے

فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ۔

قولہ نَسْتَكْفِيْ:۔ كَفٰى يَكْفِيْ كِفَايَةً ﴿ضرب﴾ بمعنی کافی ہونا جیسے كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا یہ باب لازمی ہے عجیب بات ہے باب لازمی کا مفعول نہیں ہوتا لیکن کبھی کبھی اس کا مفعول ذکر کردیا جاتا ہے جیسے فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ۔ اور اِكْتَفٰى يَكْتَفِيْ اِكْتِفَاءً ﴿افتعال﴾ بمعنی قناعت کرنا اور كَافٰى يُكَافِيْ مُكَافَاةً ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی ایک دوسرے کو بدلہ دینا۔ اِسْتَكْفٰى يَسْتَكْفِيْ اِسْتِكْفَاءً ﴿استفعال﴾ بمعنی کفایت طلب کرنا۔

قولہ اَلْاِفْتِتَانِ:۔ یہ باب افتعال کا مصدر ہے بمعنی فتنے میں پڑنا اور فَتَنَ يَفْتِنُ فَتْنًا فتونا ﴿ضرب﴾ بمعنی آزمائش کرنا جیسے وَفَتَنَّاكَ فُتُوْنًا۔ اور فتنہ کا اطلاق نفس عذاب پر بھی ہوتا ہے جیسے ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ یعنی اپنے عذاب کا مزہ چکھو۔

قولہ اِطِّرَاءِ:۔ یہ باب افتعال کا مصدر ہے بمعنی نرمی کرنا اور تعریف میں مبالغہ کرنا اور طَرَا يَطْرُوْ طَرْوًا اور طَرِيَ يَطْرٰى طَرْوًا اور طَرُوَ يَطْرُوْ طَرَاوَةً ﴿نصر، سمع، ضرب﴾ بمعنی تروتازہ ہونا اسی سے قرآن مجید کا لفظ لَحْمًا طَرِيًّا ہے۔

قولہ اَلْمَادِحُ:۔ مَدَحَ يَمْدَحُ مَدْحًا بمعنی تعریف کرنا۔

قولہ اِغْضَاءِ:۔ غَضَا يَغْضُوْ غَضْوًا ﴿نصر﴾ تاریک ہونا اور غَضَا يَغْضُوْ غُضُوًّا ﴿نصر﴾ بمعنی سہولت کی حالت میں ہونا اور غَضِيَ الْبَعِيْرُ يَغْضٰى غَضًا ﴿سمع﴾ بمعنی اونٹ کا درخت غضا کھانے کی وجہ سے پیٹ کے درد والا ہونا۔ اور اَغْضٰى يُغْضِيْ اِغْضَاءً ﴿افعال﴾ بمعنی چشم پوشی کرنا۔

قولہ اَلْمُسَامِحُ:۔ یہ باب مفاعلہ کا اسم فاعل ہے سَامَحَ يُسَامِحُ مُسَامَحَةً ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی نرمی کرنا کتابوں میں معنی بنانے کے لئے اس کا معنی چشم پوشی کردیا جاتا

ہے کیونکہ چشم پوشی میں بھی نرمی ہوتی ہے۔ سَمَحَ یَسْمَحُ سَمْحًا ﴿فتح﴾ بمعنی بخشش کرنا اور سَمَّحَ یُسَمِّحُ تَسْمِیْحًا ﴿تفعیل﴾ بمعنی نرمی کرنا۔

قولہ اَلْاِنْتِصَابُ:۔ یہ مصدر ہے۔ اِنْتَصَبَ یَنْتَصِبُ اِنْتِصَابًا ﴿افتعال﴾ بمعنی نشانہ بننا اور نَصَبَ یَنْصِبُ نَصْبًا ﴿نصر، ضرب﴾ تھکانا۔ نَصِبَ یَنْصَبُ نَصَبًا ﴿سمع﴾ بمعنی تھکنا جیسے عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ محنت کرنے والے تھکے ماندے۔ اور جیسے لَقَدْ لَقِیْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا۔ نَاصَبَ یُنَاصِبُ مُنَاصَبَةً ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی مقابلہ کرنا۔

قولہ اَلْاِزْرَاءُ:۔ اَزْرٰی یُزْرِیْ اِزْرَاءً ﴿افعال﴾ اور زَرٰی یَزْرِیْ زَرْیًا وَزُرْیًا وَزَرْیَةً وزراية ﴿ضرب﴾ بمعنی عیب لگانا، تحقیر کرنا اور اِزْدَرٰی یَزْدَرِیْ اِزْدِرَاءً ﴿افتعال﴾ اور اِسْتَزْرٰی یَسْتَزْرِیْ اِسْتِزْرَاءً ﴿استفعال﴾ بمعنی حقیر سمجھنا جیسے تَزْدَرِیْ اَعْیُنُکُمْ یعنی حقیر سمجھتی ہیں تمہاری آنکھیں۔

قولہ اَلْقَادِحُ:۔ قَدَحَ یَقْدَحُ قَدْحًا ﴿فتح﴾ چھیلنا، تراشنا مرادی معنی عیب لگانا کیونکہ عیب لگانے میں بھی دوسروں کی عزت چھیل دی جاتی ہے۔ قَادَحَ یُقَادِحُ مُقَادَحَةً اور تَقَادَحَ یَتَقَادَحُ تَقَادُحًا ﴿مفاعلہ، تفاعل﴾ ایک دوسرے کو طعن و تشنیع کرنا۔

قولہ هَتَکَ:۔ هَتَکَ یَهْتِکُ هَتْکًا ﴿ضرب﴾ بمعنی پردہ دری کرنا یعنی دوسروں کے عیوب ظاہر کرنا اور تَهَتَّکَ یَتَهَتَّکُ تَهَتُّکًا ﴿تفعل﴾ اور اِنْهَتَکَ یَنْهَتِکُ اِنْهِتَاکًا ﴿انفعال﴾ بمعنی پردہ کا پھٹنا یعنی رسوا ہونا۔ ایک لفظ هتک ہے بمعنی نصف رات اور ایک لفظ هَتِیْکَةٌ بمعنی رسوائی ہے۔

وَنَسْتَغْفِرُکَ مِنْ سُوْقِ الشَّهَوَاتِ اِلٰی سُوْقِ الشُّبُهَاتِ کَمَا نَسْتَغْفِرُکَ مِنْ نَقْلِ الْخُطُوَاتِ اِلٰی خِطَطِ الْخَطِیْئَاتِ.

ترجمہ:۔ اور ہم بخشش طلب کرتے ہیں آپ سے شہوات کے چلنے سے شبہات کے بازار کی طرف لے جانے سے جیسا کہ بخشش طلب کرتے ہیں ہم آپ سے قدموں کے اٹھنے سے گناہوں کی زمینوں کی طرف۔

تشریح: قولہ نَسْتَغْفِرُکَ:۔ اِسْتَغْفَرَ یَسْتَغْفِرُ اِسْتِغْفَارًا ﴿استفعال﴾ بمعنی بخشش طلب کرنا جیسے اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ اِنَّهٗ کَانَ غَفَّارًا۔ غَفَرَ یَغْفِرُ غَفْرًا وَ غُفْرَانًا جیسے غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَمَغْفِرَةً جیسے اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَغَفُوْرًا ﴿ضرب﴾ اور لغوی معنی چھپانا اور ڈھانپنا استعمالی معنی کسی کے گناہ کو معاف کرنا جیسے وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ اور کون گناہ معاف کرسکتا ہے اللہ کے سوا۔ اور جیسے غُفْرَانَکَ رَبَّنَا اور جیسے سَابِقُوْا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ۔

سوال:۔ قرآن مجید میں ہے لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَأَخَّرَ یعنی ہم نے آپ کو فتح دی تاکہ آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کردیں اور گناہوں کی معافی گناہوں کے وجود کو مستلزم ہے حالانکہ انبیاء علیہم السلام باجماع اہل سنت والجماعت ہر قسم کے گناہوں سے (قبل النبوت وبعد النبوت) معصوم ہوتے ہیں

جواب (۱):۔ لِیَغْفِرَ یہ باب ضَرَبَ سے ہے جس کے لغوی معنی ہیں ڈھانپنا اور پردہ ڈالنا یہاں بھی لغوی معنی مراد ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہوں پر پردہ ڈال دیا ہے کہ آپ کی ان گناہوں تک رسائی ہی نہیں ہوتی۔

جواب (۲):۔ انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی منزل بمنزل درجہ بدرجہ ہر ساعت میں ترقی ہوتی رہتی ہے تو جب انبیاء کرامؑ ایک درجہ کو چھوڑ کر دوسرے درجہ پر فائز ہوتے ہیں تو پچھلے

درجہ کی طرف نظر کر کے یہ محسوس کرتے ہیں کہ وہ درجہ ہمارے لائق نہیں تھا اگر چہ وہ بھی فی حد ذاتہ اعلیٰ مراتب میں سے تھا اور کیونکہ یہ قانون ہے حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّبِيْن اس بنا پر وہ پچھلے درجات کو گناہ تصور کر کے استغفار کا التزام کرتے تھے ذَنْبٌ سے مراد یہاں وہی درجات ہیں جنکو وہ گناہ تصور کرتے تھے۔

قولہ سُوْق:۔ساق يَسُوْقُ سَوْقًا وسِيَاقًا ومساقًا ﴿نصر﴾ بمعنی چلانا اور ایک لفظ سائِقٌ ہے بمعنی قافلے کو پیچھے سے چلانے والا جیسے وَمَعَهَا سَائِقٌ وشَهِيْدٌ بمعنی اس کے ساتھ چلانے والا ہوگا اور گواہی دینے والا۔اور ایک لفظ قَائِدٌ ہے بمعنی قافلے کو آگے سے چلانے والا۔اور ایک لفظ سُوْقٌ بمعنی بازار ہے بازار کو سُوْقٌ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں بھی چلنا چلانا ہوتا ہے اس کی جمع اَسْوَاقٌ آتی ہے جیسے وَيَمْشُوْنَ فِی الْاَسْوَاقِ ایک لفظ ساقٌ ہے بمعنی پنڈلی اس کی جمع اَسْوُقٌ آتی ہے پنڈلی کو ساق اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس کے ساتھ بھی چلا جاتا ہے ایک لفظ سَوِيْقٌ بمعنی ستو ہے یہ بھی بغیر چبائے حلق سے نیچے چلا جاتا ہے۔

قولہ اَلشَّهَوَات:۔یہ شَهْوَةٌ بمعنی خواہش کی جمع ہے جیسے وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ شَهِيَ يَشْهَى شَهْوَةً اور شَهِيَ يَشْهَى شَهْوَةً ﴿فتح،سمع﴾ بمعنی خواہش کرنا اور شَهُوَ الطَّعَامُ شَهْوَةً ﴿کرم﴾ بمعنی لذیذ کھانے کی خواہش کرنا اور اِشْتَهَى يَشْتَهِيْ اِشْتِهَاءً ﴿افتعال﴾ بمعنی خواہش کرنا جیسے وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْ اَنْفُسُكُمْ.

قولہ اَلشُّبُهَات:۔یہ شُبْهَةٌ (بمعنی تردد اور شک) کی جمع ہے۔مجرد سے اسکا باب مستعمل نہیں اور مزید سے آتا ہے اَشْبَهَ يُشْبِهُ اَشْبَاهًا اور شَابَهَ يُشَابِهُ مُشَابَهَةً ﴿افعال،مفاعلہ﴾ بمعنی مشابہ ہونا شَبَّهَ يُشَبِّهُ تَشْبِيْهًا ﴿تفعیل﴾ جیسے

ولٰکِنْ شُبِّہَ لَہُمْ اورتشبَّہ یتشبَّہُ تشبُّہا ﴿تفعل﴾ بمعنی تشبیہ دینا تشابہ یتشابہ تشابُہا ﴿تفاعل﴾ بمعنی ایک دوسرے کے مشابہ ہونا جیسے واُتُوْا بہ مُتشابِہا۔ اِنَّ الْبقر تشابہ علیْنا ۔اِشْتبہ یشْتبِہُ اِشْتباہا ﴿افتعال﴾ بمعنی شک اور تردد میں پڑنا۔

قولہ نَقْل :۔نقل ینْقُلُ نقْلا ﴿نصر﴾ بمعنی نقل کرنا اور انْتقل ینْتقِلُ اِنْتقالا ﴿افتعال﴾ بمعنی منتقل ہونا۔

قولہ اَلْخُطُوَات:۔یہ خُطُوَۃٌ کی جمع ہے جیسے ولا تتَّبِعُوا خُطُواتِ الشَّیطٰنِ شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔خطوۃ دو قدموں کے درمیان فاصلے کو کہتے ہیں۔خطا یخْطُو خُطُوًّا ﴿نصر﴾ بمعنی قدموں کے مابین کشادگی کر کے چلنا اور اِخْتطا یخْتطِی اِخْتِطاءً ﴿افتعال﴾ بمعنی پھاندنا،تجاوز کرنا۔

قولہ خُطَطٌ:۔یہ خِطَّۃٌ کی جمع ہے بمعنی زمین کا وہ حصہ جو اپنے لئے مخصوص کرلیا گیا ہو۔خطَّ یخُطُّ خطًّا ﴿نصر﴾ بمعنی لکیر کھینچنا اور نشان لگا کر اپنے لئے مخصوص کرنا۔

قولہ اَلْخطِیئات:۔یہ خطِیئۃ کی جمع ہے بمعنی گناہ جیسے مِمَّا خطِیئاتِہِمْ۔ خطِئَ یخْطأُ خطْأً ﴿سمع﴾ بمعنی غلطی کرنا جیسے انَّ قتْلَہُمْ کان خِطْأً کبِیْرًا۔اخْطأَ یُخْطِأُ اِخْطاءً ﴿افعال﴾ بمعنی چوکنا جیسے ما تُخْطِئُنی مشِیَّتُہا مِنْ مشِیَّۃِ رسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ۔خطَّأَ یُخَطِّأُ تخْطِئۃً ﴿تفعیل﴾ بمعنی غلطی کی طرف نسبت کرنا تخطَّأَ یتخطَّأُ تخطُّأً ﴿تفعل﴾ بمعنی غلطی میں ڈالنا۔

وَنَسْتَوْهِبُ مِنْكَ تَوْفِيْقًا قَائِدًا اِلَى الرُّشْدِ وَقَلْبًا مُتَقَلِّبًا مَعَ الْحَقِّ وَ لِسَانًا مُتَحَلِّيًا بِالصِّدْقِ وَنُطْقًا مُؤَيَّدًا بِالْحُجَّةِ وَاِصَابَةً ذَائِدَةً عَنِ الزَّيْغِ

ترجمہ:۔اور ہم طلب کرتے ہیں آپ سے ایسی توفیق جو کھینچنے والی ہو ہدایت کی طرف اور ایسا

دل جو پھرنے والا ہو حق کے ساتھ اور ایسی زبان جو مزین ہو سچائی کے ساتھ اور ایسی گویائی جو مضبوط ہو دلیل کے ساتھ اور ایسی درست رائے جو دفع کرنے والی ہو کج روی کو۔

تشریح قولہ نَسْتَوْهِبُ: وهب يهبُ وهْبا ووهبا وهبة ﴿ضرب﴾ ہبہ کرنا، دینا جیسے وَوَهَبْنَالَهُ اسحاق۔ اَوْهب يُوْهِبُ اِيْهابا ﴿افعال﴾ بمعنی تیار کرنا واهب يُواهِبُ مُواهبة ﴿مفاعله﴾ بمعنی ہبہ میں مقابلہ کرنا تواهب يتواهبُ تواهُبا ﴿تفاعل﴾ بمعنی ایک دوسرے کو ہبہ کرنا اِسْتَوْهب يَسْتَوْهِبُ اِسْتِيْهابا ﴿استفعال﴾ بمعنی عطیہ طلب کرنا۔

قولہ تَوْفِيْق: وفق يفقُ وفْقا ﴿حسب﴾ بمعنی موافق چلنا اور وفَّق يُوَفِّقُ تَوْفِيْقا ﴿تفعيل﴾ کسی کو توفیق دینا، موافق کرنا جیسے وما توفيقي الّا بالله۔ اور توفَّق يتوفَّقُ توفُّقا ﴿تفعل﴾ بمعنی کوشش میں کامیاب ہونا اور توافق يتوافقُ توافُقا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے کے موافق ہونا اور اتَّفق يتَّفِقُ اِتِّفاقا ﴿افتعال﴾ بمعنی اتفاق کرنا اور اسْتَوْفق يَسْتَوْفِقُ اِسْتِيْفاقا ﴿استفعال﴾ بمعنی توفیق طلب کرنا۔

قولہ قَائِدًا: قاد يقُوْدُ قَوْدا ﴿نصر﴾ آگے آگے چلنا اور قاود يُقاوِدُ مُقاودة ﴿مفاعله﴾ ساتھ ساتھ چلنا اور تقاوَد يتقاوَدُ تقاوُدا ﴿تفاعل﴾ بمعنی جگہ کا ہموار ہونا اور اِسْتَقاد يَسْتَقِيْدُ اِسْتِقادة ﴿استفعال﴾ بمعنی ذلیل ہونا۔

قولہ اَلرُّشْدُ: رَشد يرْشُدُ رُشْدا ﴿نصر﴾ جیسے قَدْ تبيَّن الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ اور رَشِد يَرْشَدُ رُشْدا ﴿سمع﴾ بمعنی ہدایت پانا جیسے لعلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ اَرْشَد يُرْشِدُ اِرْشادا ﴿افعال﴾ اور رَشَّد يُرَشِّدُ تَرْشِيْدا ﴿تفعيل﴾ بمعنی ہدایت پانا اور اِسْتَرْشد يَسْتَرْشِدُ اِسْتِرْشادا ﴿استفعال﴾ بمعنی ہدایت

طلب کرنا۔

فائدہ: رُشد اور رَشد میں فرق:۔ رشد امور دنیوی اور اخروی دونوں کے لئے ہے مگر رشد امور اخروی کے لئے مخصوص ہے۔

قولہ قَلْبًا:۔ قلب یقلبُ قلبا ﴿ضرب﴾ بمعنی پلٹ دینا جیسے والیہ تُقْلَبُوْن اور اقلب یُقلبُ اِقلابا ﴿افعال﴾ بمعنی پھیرنا اور قلَّب یُقلِّبُ تقْلِیْبا ﴿تفعیل﴾ بمعنی پھیرنا جیسے یوم تقلَّبُ وُجُوْہُہُمْ فی النَّار اور تقلَّب یتقلَّبُ تقلُّبا ﴿تفعل﴾ بمعنی پھرنا جیسے وتقلُّبک فی السّجدِیْن۔ اور انقلب ینقلِبُ انقلابا ﴿انفعال﴾ بمعنی پھر جانا جیسے انقلبْتُمْ علٰی اعْقابِکُمْ تم الٹے پاؤں پھر جاؤ۔ بعض نے کہا ہے کہ انسان کے دل کو بھی قلب اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ بھی کثرت کے ساتھ الٹتا پلٹتا رہتا ہے۔

قولہ اَلْحَقُّ:۔ حقَّ یحقُّ حقًّا ﴿ضرب﴾ بمعنی ثابت کرنا اور حقَّ یحقُّ حقًّا ﴿نصر﴾ واجب ہونا اور حقَّق یُحقِّقُ تحقیقا ﴿تفعیل﴾ بمعنی واجب کرنا اور تحقَّق یتحقَّقُ تحقُّقا ﴿تفعل﴾ واجب ہونا اِستحقَّ یستحِقُّ اِستحقاقا ﴿استفعال﴾ واجب ٹھہرانا۔

قولہ مُتَحَلِّیًا:۔ حلی یحلِیْ حلْیا ﴿ضرب﴾ آراستہ کرنا اور حلِی یحلٰی حلًی ﴿سمع﴾ بمعنی آراستہ ہونا اور حلّی یُحلِّی تحلیۃ ﴿تفعیل﴾ زیور پہنانا جیسے یُحلَّوْن فِیْہا مِنْ اساوِرَ مِنْ ذہب۔ انکو وہاں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ تحلّی یتحلّی تحلُّیا ﴿تفعل﴾ زیور پہننا۔

قولہ بِالصِّدْقِ:۔ صدق یصدُقُ صدْقا ﴿نصر﴾ بمعنی سچ بولنا اور صدَّق یُصدِّقُ تصْدِیْقا ﴿تفعیل﴾ کسی کی بات کی تصدیق کرنا جیسے مُصدِّقا

لَمابين يدَيهِ تصدَّق يتصدَّق تصدُّقا ﴿تفعل﴾ صدقہ کرنا جیسے وان تصدَّقُوا خيرٌ لَّكُمْ۔ ایک لفظ صدِیق ہے بمعنی پیارا دوست جیسے ولا صدِیق حمِیم اس کی جمع اصدِقاء آتی ہے ایک لفظ صدِّیق بمعنی بہت سچ بولنے والا جیسے إنَّهُ كان صدِّيقا نَّبيًّا اسکی جمع صدِّیقُون آتی ہے جیسے من النَّبيِّين والصِّدِّيقِين

قولہ نُطْقًا:۔ بمعنی سمجھنا، کلیات کا ادراک کرنا، جاننا، بولنا۔ نطق ينطِق نُطقا ﴿ضرب﴾ بولنا جیسے مالَكُمْ لا تنطِقُون اور انطق يُنطِقُ إنطاقا ﴿افعال﴾ بلوانا جیسے أنطقنا اللّٰهُ الَّذِي أنطق كُلَّ شيءٍ۔

قولہ مُؤَيِّدًا:۔ اجوف یائی سے اسکا باب آتا ہے أيَّد يؤيِّد أيدا ﴿ضرب﴾ قوی اور مضبوط ہونا جیسے ذاالأيد۔ أيَّد يُؤَيِّدُ تأييدا ﴿تفعيل﴾ بمعنی قوی اور مضبوط ہونا جیسے وأيَّدناهُ بِرُوحِ القُدُس اور اجوف واوی سے اسکا باب آتا ہے آد يؤُودُ اودا ﴿نصر﴾ بمعنی تھکانا جیسے ولا يؤُدُهُ حِفظُهُما اور اود يأُودُ اودا ﴿سمع﴾ بمعنی ٹیڑھا ہونا۔

قولہ بِالْحُجَّةِ:۔ بمعنی دلیل اور برھان اور غلبہ۔ جیسے فلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبالِغةُ. حجَّ يحُجُّ حجًّا ﴿نصر﴾ بمعنی قصد کرنا جیسے فمَنْ حجَّ الْبيْت۔ حُجَّةٌ کی جمع حُجَجٌ آتی ہے ایک لفظ حِجَّةٌ (بكسر الحاء) ہے بمعنی سال اسکی جمع حِجَجٌ آتی ہے جیسے ثمانِي حِجج۔ ایک لفظ حاجٌ ہے بمعنی قصد کرنے والا۔ اسکی جمع حُجَّاج آتی ہے اور ایک لفظ ھاجٍ ہے ھِجو سے مشتق ہے بمعنی بدگو، بکواسی۔

قولہ أَصَابَةٌ:۔ صاب يصُوبُ صوبا ﴿نصر﴾ سیدھا ہونا درست ہونا اصاب يُصِيبُ إصابة ﴿افعال﴾ بمعنی درستگی کو پہنچنا جیسے وما اصابكُم مِن مُصِيبة فبِما كسبتْ ايْدِيكُمْ اور صوَّب يُصوِّبُ تصْوِيبا ﴿تفعيل﴾ بمعنی تصدیق کرنا۔

قولہ ذَائِدَة:۔ذاد یذُوْدُ ذَوْدًا ﴿نصر﴾ دفع کرنا۔جیسے ووجد من دُوْنہم امرأتین تذُوْدان۔اورایک لفظ ہے ذُوْدٌ اونٹوں کی اس جماعت کو کہتے ہیں جو تین سے لیکر دس تک ہو۔

قولہ اَلزَّیْغ:۔زاغ یزیغُ زیغًا ﴿ضرب﴾ ٹیڑھا ہونا اور ازاغ یُزیغُ ازاغۃ ﴿افعال﴾ بمعنی ٹیڑھا کرنا دونوں کی مثال فلمَّا زاغُوْ ازاغ اللّٰہُ قُلُوْبہُمْ۔

وَعَزِیْمَۃً قَاھِرَۃً عَنْ ھَوَی النَّفْسِ وَبَصِیْرَۃً نُدْرِکُ بِھَا عِرْفَانَ الْقَدْرِ

ترجمہ:۔اور ایسا پختہ ارادہ جو غالب آنے والا ہو نفس کی خواہشات پر۔اور ایسی بصیرت کہ پہچان لیں ہم اس کے ساتھ مرتبے کی پہچان کو۔

تشریح:قولہ عَزِیْمَۃٌ:۔پختہ ارادہ۔اس کی جمع عزائمٌ آتی ہے۔عزم یعزِمُ عزْمًا ﴿ضرب﴾ بمعنی پختہ ارادہ کرنا۔جیسے فاذا عزمْت فتوکَّلْ علی اللّٰہ۔

قولہ قَاھِرَۃً:۔قھر یقْھرُ قھْرًا ﴿فتح﴾ بمعنی غلبہ کرنا،انکار کرنا جیسے فامَّا الْیتِیْم فلا تقْھر۔ایک لفظ قھَّار ہے بمعنی بہت غلبہ پانے والا جیسے وھُوالْواحدُ الْقھَّار

قولہ ھَوٰی:۔بمعنی خواہش،عشق،محبت،نفس کا کسی طرف مائل ہونا جیسے ولا تتَّبِعْ اھْوائہُمْ۔ھوٰی یھْوِیْ ھوًی ﴿ضرب﴾ بمعنی خواہش کرنا اور ھوی یھْوٰی ھوِیًّا وھوِیًّا ﴿سمع﴾ بمعنی اوپر سے نیچے اترنا اور نیچے سے اوپر چڑھنا بعض کا کہنا ہے جب مصدر ھوِیًّا ہو تو پھر معنی ہوگا نیچے سے اوپر چڑھنا اور اگر مصدر ھُوِیًّا ہو تو پھر معنی ہوگا اوپر سے نیچے اترنا اور ایک لفظ ھوٰی بمعنی گرانا ہے جیسے والْمُؤْتفکۃ اھْوٰی۔

قولہ اَلنَّفْسُ:۔نفس کے تین معنی آتے ہیں (۱) ذات جیسے ویُحذِّرُکُمُ اللّٰہُ نفْسہٗ (۲) روح جیسے اخْرِجُوْا انْفُسکُمْ (۳) خون۔نفِست الْمرْأۃُ ینْفسُ نفاسًا

﴿سمع﴾ بمعنی عورت کا نفاس والی ہونا۔اور نفس ینفس نفاسا ﴿کرم﴾ بمعنی کسی شئ کا مرغوب ہونا۔نفس کی جمع نفوس آتی ہے اور ایک لفظ نفس (بفتح الفاء) بمعنی سانس ہے اس کی جمع انفاس آتی ہے۔

قولہ بَصِیْرَة:۔بصر ینبصر بصرا وبصیرة ﴿کرم﴾ اور بصر ینبصر بصیرة ﴿سمع﴾ بمعنی دیکھنا البتہ جب باب کا مصدر بصرا ہو تو معنی ہوگا آنکھ سے دیکھنا اور اگر مصدر بصیرة وبصارة ہو تو معنی ہوگا دل سے دیکھنا بصر اور بصیرة میں بھی یہی فرق ہے بصر آنکھ سے دیکھنے کا نام ہے اسکی جمع ابصار آتی ہے جیسے لا تدرکہ الابصار۔بصیرت نام ہے دل سے دیکھنے کا جسکی جمع بصائر آتی ہے جیسے ھذا بصائرُ من ربکم ۔باب کرم کی مثال بصرت بما لم یبصروا بہ۔

قولہ نُدْرِکُہ:۔ادرك یدرك ادراکا ﴿افعال﴾ بمعنی پانا، جاننا ایسا جاننا کہ شئ کی غایت اور انتہا تک رسائی ہو جائے جیسے لاتدرکہ الابصار۔تدارك یتدارك تدارکا ﴿تفاعل﴾ بمعنی ایک شئ کو دوسری شئ کے ساتھ ملانا۔التدارك پالینا جیسے لولا ان تدارکہ نعمۃ من ربہ۔استدرك یستدرك استدراکا ﴿استفعال﴾ بمعنی ایک شئ کے ذریعے سے دوسری شئ کا ازالہ کرنا اور نحو میں استدراك کے معنی ہوتے ہیں دفع التوھم الناشئ من الکلام السابق اور مجرد سے اسکا باب مستعمل نہیں البتہ مجرد کے نمونہ پر کچھ الفاظ مستعمل ہیں ان میں سے ایک لفظ درکۃ بروزن درجۃ ہے اس کی جمع درکات آتی ہے معنی وہی درجہ والا ہے یعنی مرتبہ لیکن فرق یہ ہے کہ درکہ تنزل میں آتا ہے یعنی اوپر سے نیچے اور درجہ صعود میں آتا ہے یعنی نیچے سے اوپر کیلئے یہی وجہ ہے کہ قرآن اور حدیث میں صعود کے لئے درجات کا لفظ آیا ہے اور جہنم کے لئے حدیث میں درکات کا لفظ آیا ہے اور ایک لفظ ہے مدارك جو حواس خمسہ پر بولا جاتا ہے یعنی آنکھ، کان، ناک، زبان اور ہاتھ۔اور ایک لفظ ہے درك جس کے دو معنی آتے ہیں (۱) تاوان،

چٹی (۲) گڑھا جیسے انَّ الْمُنٰفِقِیْن فی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ۔

قولہ عِرْفَان:۔ یہ مصدر ہے باب عرف یعرِفُ عِرْفانا ومعْرِفة ﴿ضرب﴾ کا بمعنی پہچاننا جیسے فلمَّا جاء ہُمْ مَّا عرفُوْا کفرُوْابہ۔اور عرّف یُعرِّفُ تعْرِیْفا ﴿تفعیل﴾ بمعنی پہچان کرانا جیسے فعرَّف بعضهٗ واَعرض عن بعْض۔اور تعارف یتعارفُ تعارُفا ﴿تفاعل﴾ بمعنی ایک دوسرے کو پہچان کرانا جیسے لِتعارفُوْا۔اِعْترف یعْترِفُ اعْترافا ﴿افتعال﴾ بمعنی اقرار کرنا جیسے فاعْترفُوْا بذنْبِہِمْ ۔ایک لفظ عرْف بمعنی ھوا ہے خوشبودار ہو یا بدبودار لیکن کثیر الاستعمال خوشبودار ہی میں ہے جیسے جنت کے بارے میں فرمایا عرَّفہا لہُمْ بمعنی اللہ نے ان کے لئے جنت کو خوشبو سے بسایا۔ایک لفظ عُـــــرْف ہے اس کے دو معنی آتے ہیں (۱) اچھی چیز (۲) مسلسل۔عرف الْفرس گھوڑے کی گردن کے مسلسل بال۔قرآن مجید میں ایک لفظ آیا ہے والْمُرْسلٰتِ عُرْفا اس کا دونوں اعتبار سے معنی آتا ہے۔اعتبار اول قسم ہے ان ہواؤں کی جو چلتی ہیں معروف ہو کر یعنی اچھی ہو کر۔اعتبار ثانی۔قسم ہے ان ہواؤں کی جو چلتی ہیں مسلسل۔اعراف وہ دیوار ہے جو جنت اور دوزخ کے درمیان ہے جیسے وعلی الْاعْراف رجالٌ ۔ایک لفظ عرفات ہے میدان عرفات کی وجہ تسمیہ بعض نے یہ بیان کی ہے کہ حضرت آدمؑ اور حضرت حواءؑ کا باہم دنیا میں ایک دوسرے سے تعارف اسی میدان میں ہوا تھا اس لئے اسکو میدان عرفات کہتے ہیں۔

قولہ اَلْقَدْر :۔قدر کے چار معنی آتے ہیں (۱) قادر ہونا (۲) تنگی (۳) عزت وعظمت (۴) اندازہ کرنا۔قدر یقْدِرُ قدْرا ﴿ضرب، نصر﴾ بمعنی قادر ہونا جیسے لا یقْدِرُوْن علٰی شیْئٍ ممَّا کسبُوْا۔ قدرَاللّٰہُ یقْدِرُ قدْرا ﴿ضرب﴾ عزت کرنا جیسے وما قدرُوا اللّٰہ حقَّ قدْرہ۔اور قدر علیْہ یقْدِرُ قدْرا ﴿ضرب﴾ تنگی کرنا جیسے

فقدر عليه رزقه.قدر يقدر قدرا ﴿ضرب﴾ بمعنی اندازہ کرنا جیسے قد جعل اللّٰہ لکل شیئ قدرا ۔ایک لفظ قدر بمعنی ہانڈی ہے کیونکہ ہر گھر کی ہانڈی بھی اندازے کے مطابق ہوتی ہے اس کی جمع قُدُوْر آتی ہے جیسے وقُدُوْرٍ رَّسِیٰت۔

وَاَنْ تُسْعِدَنَا بِالْهِدَايَةِ اِلَى الدِّرَايَةِ وَتُعْضِدَنَا بِالْاِعَانَةِ عَلَى الْاِبَانَةِ وَتَعْصِمُنَا مِنَ الْغَوَايَةِ فِى الرِّوَايَةِ وَتُصَرِّفُنَا عَنِ السَّفَاهَةِ فِى الْفُكَاهَةِ حَتّٰى نَأْمَنُ حَصَائِدَ الْاَلْسِنَةِ وَنَكْفِىَ غَوَائِلَ الزُّخْرُفَةِ.

ترجمہ:۔اور یہ کہ نیک بخت بنا تو ہم کو ھدایت کے ساتھ علم کی گہرائی کی طرف ۔اور تقویت دے تو ہم کو اعانت کے ساتھ اظہار مافی الضمیر پر۔اور بچا تو ہم کو گمراہی سے روایت کرنے میں اور پھیر دے تو ہم کو بیوقوفی سے خوش طبعی میں حتی کہ محفوظ (امن میں) رہیں ہم زبان کی تراشی ہوئی باتوں سے۔اور ہم کفایت کیے جائیں مزین جھوٹ کی مصیبت سے۔

تشریح:قولہ تُسْعِدَنَا:۔سعد یسعدُ سعادۃ ﴿سمع﴾ بمعنی نیک بخت ہونا جیسے وَاَمَّا الَّذِیْن سُعِدُوْا ففی الْجنَّۃ.سعد یسعدُ سعُوْدۃ ﴿فتح﴾ بمعنی برکت والا ہونا اور اسعد یُسعدُ اِسعادًا ﴿افعال﴾ بمعنی نیک بخت کرنا مرادی معنی امداد کرنا۔

قولہ بِالْهِدَايَةِ:۔ھدی یھدیُ ھدایۃ ﴿ضرب﴾ رہنمائی کرنا جیسے ویھدیہ الی عذاب السَّعِیْر۔ایک لفظ ھدیہ ہے بمعنی تحفہ اسکی جمع ھدایا آتی ہے کیونکہ ھدیہ بھی محبت اور دوستی کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔اور ایک لفظ ھدی ہے بمعنی اچھی سیرت جیسے خَیْرَ الْھدی ھدی مُحمّدﷺ کیونکہ اچھی سیرت بھی عبادت کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔اھتدی یھتدیُ اھتداء ﴿افتعال﴾ راہ پانا جیسے وما کُنَّا لنھتدی لَوْلا انْ ھدانا اللّٰہ۔

قولہ اَلدِّرَایَۃُ:۔درٰی یدرِیْ درایۃ ﴿ضرب﴾ بمعنی تحصیلُ العلم بالمِحنۃ والمشقَّۃ، اور جاننا جیسے ماکُنت تدرِیْ ماالکتابُ ۔اسی لئے اللہ تعالی کو دار نہیں کہا جاتا کیونکہ اللہ تعالی محنت اور مشقت سے پاک ہیں۔داری یُداری مُداراۃ ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی نرمی کرنا۔

قولہ تَعْضُدُنَا:۔عضُد یعضُدُ عضدا ﴿کرُم﴾ بمعنی تقویت دینا جیسے وماکُنت مُتَّخِذَ الْمُضِلِّیْن عضُدا بمعنی اور نہیں تھا گمراہ کرنے والوں کو میں مددگار بنانے والا اور عضد یعضِدُ عضْدا ﴿ضرب﴾ بمعنی کاٹنا۔ایک لفظ عضُد بمعنی بازو ہے (یعنی کہنی سے لیکر مونڈھے تک کا حصہ)

قولہ بِالْاِعَانَۃِ:۔اعان یُعِیْنُ اعانۃ ﴿افعال﴾ بمعنی مدد کرنا جیسے فاعِیْنُوْنِیْ بِقُوَّۃ ۔یہاں دو لفظ ہیں (۱) عوان بمعنی درمیان (۲) عوْن بمعنی مدد جسکی جمع اَعْوان آتی ہے پہلے مادہ سے باب آتا ہے عانت الْمرْأۃُ یعُوْنُ عوانا ﴿نصر﴾ بمعنی عورت کا درمیانے قد والا ہونا۔

سوال:۔قرآن مجید میں ہے عوانٌ بیْن ذٰلک جب عوان کا معنی درمیان ہے تو پھر لفظ بیْن کو کیوں ذکر کیا گیا؟

جواب:۔یہ تاکید کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔

دوسرے مادہ سے مجرد مستعمل نہیں ہے البتہ مزید سے آتا ہے تعاون یتعاونُ تعاوُنا ﴿تفاعل﴾ بمعنی مدد کرنا جیسے تعاونُوْا علی الْبرِّ والتَّقْوٰی ۔اور عاون یُعاوِنُ مُعاونۃ ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی ایک دوسرے کی مدد کرنا۔اِستعان یستعِیْنُ اِسْتِعانۃ ﴿استفعال﴾ بمعنی مدد طلب کرنا جیسے اِستعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ والصَّلٰوۃ

قولہ تَعْصِمُنَا:۔عصم یعصِمُ عصْما ﴿ضرب﴾ بمعنی بچانا جیسے

لاعاصم الْيوْم منْ امر اللّٰه ایک لفظ عصمت بمعنی عزت ہے اس کی جمع عصم آتی ہے جیسے ولا تُمْسِكُوْا بعصم الْكوافر۔ اغتصم يغتصمُ اِغْتصاما ﴿افتعال﴾ بچاؤ حاصل کرنا، کسی چیز کو مضبوطی سے تھام لینا جیسے واعْتصمُوْا بحبْل اللّٰه جميْعا۔ اِسْتغْصم يسْتغْصمُ اِسْتغْصاما ﴿استفعال﴾ بمعنی بچاؤ طلب کرنا۔

قولہ اَلْغَوَايَةُ:۔ غوى يغْوىٰ غيًّا وغواية ﴿ضرب﴾ گمراہ ہونا جیسے ما ضلَّ صاحبُكُمْ وما غوىٰ۔ اغْوى يُغْوِىْ اغْواء ﴿افعال﴾ گمراہ کرنا جیسے انْ كانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ انْ يُّغْوِيكُمْ۔

غَوَايَة اور ضَلَالَة میں فرق:۔ غوایۃ کا معنی ہے بالکل راستہ ہی نہ ملے اور ضلالۃ کے معنی ہیں کہ راستہ تو ملے لیکن ٹیڑھا ہو۔

قولہ اَلرِّوَايَةُ:۔ روى يرْوِىْ رِواية ﴿ضرب﴾ بمعنی کلام نقل کرنا اور روِی يرْوٰى ريًّا ﴿سمع﴾ بمعنی پانی سے سیراب ہونا ارْوٰى يُرْوِىْ ارْواء ﴿افعال﴾ بمعنی سیراب کرنا۔

قولہ تُصَرِّفُنَا: صرف يصْرِفُ صرْفا ﴿ضرب﴾ پھیرنا جیسے ثُمَّ انْصرفُوْا صرف اللّٰهُ قُلُوْبهُمْ صرَّف يُصرِّفُ تصْرِيْفا ﴿تفعيل﴾ پھیرنا جیسے تصْرِيْفُ الرِّياح۔ تصرَّف يتصرَّفُ تصرُّفا ﴿تفعل﴾ خرچ کرنا۔ اَصْرف يُصْرِفُ اِصْرافا ﴿افعال﴾ روک دینا انْصرف ينْصرِفُ اِنْصرافا ﴿انفعال﴾ باز رہنا۔

قولہ اَلسَّفَاهَة:۔ سفُه يسْفهُ سفاهة ﴿سمع، كرُم﴾ بیوقوف ہونا جیسے الَّا منْ سفِه نفْسه۔

سوال:۔ یہ باب تو لازمی ہے جیسا کہ معنی سے معلوم ہو رہا ہے تو پھر قرآن مجید میں اس کا مفعول کیوں ذکر کیا گیا ہے؟

جواب(۱):۔ سفِه سفَه کے معنی میں متعدی ہے۔

جواب(۲):۔ نفسه منصوب بنزع الخافض ہے اصل میں تھا اَلا مَنْ سفه بنفسه۔

جواب(۳):۔ مولانا اعزاز علیؒ فرماتے ہیں سفاهة کا باب سمع متعدی ہے اور باب کرُم سے سفاهة لازمی ہے۔

قولہ اَلْفُکاهَة:۔ یہ ایک قسم کے مزاج کا نام ہے اس کی جمع فُکاهات آتی ہے فکِه یفکَهُ فکْها ﴿سمِع﴾ فکُه یفکُهُ فکاهة ﴿کرُم﴾ بمعنی مزیدار ہونا اور تفکَّه یتفکَّهُ تفکُّها ﴿تفعل﴾ بمعنی خوش ذائقہ پھل کھانا جیسے فظلْتُمْ تفکَّهُوْن۔ ایک لفظ فاکِهةٌ ہے بمعنی خوش ذائقہ پھل جیسے وفواکه ممَّا یشْتهُوْن۔

قولہ نأْمَنُ:۔ امِن یأْمَنُ امنا ﴿سمِع﴾ بمعنی امن والا ہونا جیسے مَنْ دخلَهُ کان اٰمِنا اور امُن یأْمُنُ امانة ﴿کرُم﴾ بمعنی امین ہونا امن یُؤْمِنُ ایْمانا ﴿افعال﴾ بمعنی امان دینا اسْتأْمَن یسْتأْمِنُ اسْتِیْمانا ﴿استفعال﴾ امن طلب کرنا۔

قولہ حَصائِد:۔ یہ حَصِیْدَةٌ کی جمع ہے اور مَحْصُوْدَة کے معنی میں ہے بمعنی کاٹی ہوئی چیز۔ کما فی الحدیث وهلْ یکبُّ النَّاس علی مناخِرِهِمْ فی النَّارِ اِلَّا حصائِدُ اَلْسِنتِهِمْ۔ حصد یحْصُدُ حصْدا ﴿نصر﴾ بمعنی کاٹنا اسی سے لفظ مِحْصدٌ ہے بمعنی کاٹنے کا آلہ جسکا دوسرا نام مِنْجل ہے۔

قولہ غَوائِل:۔ یہ غائلة کی جمع ہے بمعنی اچانک ہلاک کرنے والی مصیبت۔ غال

يغُوْلُ غوْلا ﴿نصر﴾ بمعنی ہلاک کرنا اسی سے لفظ غوْل ہے بمعنی مختلف شکلیں بدلنے والا جن اس کی جمع اغوال آتی ہے۔

قولہ اَلزَّخْرَفَة :۔ یہ باب رباعی مجرد کا مصدر ہے زخرف یُزخرف زُخْرُفة بمعنی مزین کرنا مرادی معنی ملمع سازی کرنا جیسے زخرف القول غُرُورا ۔ملمع کی ہوئی باتیں اسی سے زخرف بمعنی سونا ہے۔

فَلا نَرِدَ مَوْرِدَ مَأْثَمَةٍ وَلا نَقِفُ مَوْقِفَ مَنْدَمَةٍ وَلا نُرْهَقَ بِتَبِعَةٍ وَ لا مَعْتَبَةٍ وَلا نُلْجَأَ اِلى مَعْذِرَةٍ عَنْ بَادِرَةِ اَللّٰهُمَّ فَحَقِّقْ لَنَا هٰذِهِ الْمُنْيَةَ وَاَنِلْنَا هٰذِهِ الْبُغْيَةَ

ترجمہ:۔ پس نہ وارد ہوں ہم گناہ کی جگہ میں اور نہ کھڑے ہوں ہم کسی پریشانی کی جگہ میں ۔اور نہ ہم مؤاخذہ کیے جائیں کسی گناہ کے سبب اور نہ ہم عتاب دیئے جائیں اور نہ ہم مجبور کیے جائیں معذرت کی طرف جلد بازی سے ۔اے اللہ پس ثابت کر تو ہمارے لیے یہ آرزو اور دے تو ہم کو یہ مطلوب۔

تشریح: قولہ فَلا نَرِدْ :۔ورد یرِدُ وُرُوْدا ﴿ضرب﴾ پانی پر آنا جیسے ولمّا ورد ماء مدین ۔اَوْرَدَ یُوْرِدُ ایرادا ﴿افعال﴾ بمعنی لانا جیسے فاَوْرَدَهُمُ النَّار ۔ توارد یتوارد توارُدا ﴿تفاعل﴾ یکے بعد دیگرے آنا۔اور تورَّد یتورَّدُ تورُّدا ﴿تفعل﴾ بمعنی زبردستی گھس جانا اسی سے ایک لفظ وَرْد ہے بمعنی تالاب پر آنا ورد بمعنی وظیفہ کے بھی آتا ہے۔باب ضَرَبَ سے ایک لفظ مَوْرِد ہے بمعنی وارد ہونے کی جگہ یعنی گھاٹ جسکی جمع موارد آتی ہے۔

قولہ مَأْثَمَه :۔اثِم یأثَم اثما ومأثمة ﴿سمع﴾ گناہ کرنا اور اثَّم یُؤثِّم تأثیما ﴿تفعیل﴾ گناہ کی طرف نسبت کرنا۔

قولہ نَقِفُ :۔وقف یقِفُ وقْفا ﴿ضرب﴾ ٹھہرنا جیسے وقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْن

اسی سے لفظ موقف ہے بمعنی ٹھہرنے کی جگہ اسکی جمع مواقف آتی ہے۔ توقف یتوقّفُ توقُّفا ﴿تفعل﴾ ٹھہرنا۔ وقّف یُوقّفُ توقیفا ﴿تفعیل﴾ واقف کرانا۔

قولہ مَنْدَمَة:۔ بمعنی ہر باعث پریشانی چیز ندم یندمُ ندما وندامة ﴿سمع﴾ پریشان ہونا جیسے فاصبح من النّدمین۔ اسی سے ایک لفظ ندیم ہے جس کا اصل معنی ہے شراب کا ساتھی استعمالی معنی مطلق ساتھی۔

قولہ نَرْهَق:۔ رهق یرْهقُ رهقا ﴿سمع﴾ چھا جانا جیسے وترهقُهم ذلّة اوران پر ذلت چھارہی ہوگی۔ ارهق یُرهِقُ ارهاقا ﴿افعال﴾ بمعنی تکلیف دینا جیسے سأُرهقهُ صعُودا۔ راهق الْغُلامُ یُراهِقُ مُراهقة ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی لڑکے کا قریب البلوغ ہونا۔

قولہ بِتَبِعَة:۔ ہر پیچھے پڑ جانے والی مصیبت۔ اس کی جمع تبعات آتی ہے تبع یتْبعُ تبْعا ﴿سمع﴾ تابع ہونا جیسے فمن تَبع هُدای۔ اتّبع یتّبعُ اتّباعا ﴿افتعال﴾ تابع یُتابعُ مُتابعة ﴿مفاعلہ﴾ تابع داری کرنا جیسے قال یقوْم اتّبعُوا الْمُرْسلِین۔ تتابع یتتابعُ تتابُعا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے کی تابعداری کرنا۔

قولہ مَعْتَبَة:۔ ہر موجب عتاب چیز۔ عتب یعْتبُ عتْبا ﴿ضرب﴾ ڈانٹنا۔ دروازہ کی چوکھٹ اور سیڑھی کو عتبہ کہا جاتا ہے جیسے حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسماعیلؑ کی بیوی کو کہا تھا قُولی لزوْجک غیّر عتبة بابک یعنی اپنے خاوند کو کہنا اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل دے۔

قولہ نَلْجَأُ:۔ لجأ یلْجأ لجْأ ﴿فتح﴾ بمعنی اتنا مجبور کرنا کہ معافی مانگنی پڑے۔ الْجأ یلْجأ الْجاء ﴿افعال﴾ دوسرے کو پناہ دینا التجأ یلْتجأ الْتجاء ﴿افتعال﴾ درخواست کرنا۔

قولہ مَعْذِرَة:۔عذرخواہی اسکی جمع معاذِر معاذیر آتی ہیں ایک لفظ عذر ہے بمعنی گندگی اوراسی مادہ سے ایک لفظ عُذْرَةُ الصَّبِیّ ہے بمعنی بچہ کا وہ پلید چمڑا جو ختنہ کے وقت کاٹا جائے۔اور عُذْرَةُ الْمَرْأَة بمعنی عورت کا پردہ بکارت۔عذر یعذِرُ عُذْرا ﴿ضرب﴾ بمعنی معذور سمجھنا۔اوراگر مصدر عذُرا ہو تو بمعنی کثیرالعیوب ہونا اِعْتذر یعْتذِرُ اِعْتذارا اور عذَّر یُعذِّرُ تعْذِیرا ﴿افتعال،تفعیل﴾ بمعنی عذر بنانا جیسے یعْتذِرُوْن اِلَیْکُمْ اور وجآء الْمُعذِّرُوْن۔اور تعذَّر یتعذَّرُ تعذُّرا ﴿تفعل﴾ بمعنی مشکل ہونا۔

فائدہ: عذر کی اقسام:۔عذر کی تین اقسام ہیں (۱) انکار کرنا (۲) اقرار کر کے حیلے اور بہانے کرنا (۳) غلطی کا اقرار کر کے معافی طلب کرنا یہ عذر محمود ہے جیسے لا تأکُلُوْھا اِسْرافا وَّ بِدارا اسی کو توبہ کہتے ہیں۔

قولہ بَادِرَة:۔بدر یبْدُرُ بُدُوْرا ﴿نصر﴾ جلدی کرنا تبادر یتبادرُ تبادُرا ﴿تفاعل﴾ بمعنی کسی شئ کا جلدی ذہن میں آنا۔بادر یبادرُ مُبادرة ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی ایک دوسرے سے سبقت کرنا۔ایک لفظ بدر ہے بمعنی چودھویں کا چاند کیونکہ چودھویں کا چاند بھی غروب آفتاب کے بعد طلوع ہونے میں جلدی کرتا ہے۔بدر مکہ اور مدینہ کے درمیان مشہور مقام کا نام ہے۔

قولہ اَلْمنیة:۔بمعنی آرزو،امید اسکی جمع منًا اور منآ آتی ہے ایک لفظ اُمْنِیَّة ہے بمعنی آرزو اسکی جمع اَمانی آتی ہے ایک لفظ مُنِیَّة ہے بمعنی موت اسکی جمع منایا آتی ہے۔منی یمْنِیْ منیًا ﴿ضرب﴾ اور منّی یمنّی تمْنِیة ﴿تفعیل﴾ آرزو دلانا جیسے وَلَاُمَنِّیَنَّھُمْ میں ان کو امیدیں دلاتا ہوں تمنّی یتمنّی تمنِّیا ﴿تفعل﴾ آرزو کرنا جیسے فتمنُّوا الْمَوْت موت کی آرزو کرو اِسْتمْنی یسْتمْنِیْ

اِسْتِمْنَاء ﴿استفعال﴾ بمعنی منی طلب کرنا یعنی مشت زنی کرنا۔

قولہ اَنِلْنَا :۔ باب افعال سے صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل امر ہے بمعنی دینا نال ینُوْلُ نَوْلًا ﴿نصر﴾ عطیہ کرنا تناول یتناولُ تناوُلًا ﴿تفاعل﴾ لقمہ منہ میں رکھنا ناول یُناوِلُ مُناولۃً ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی لینا اور دینا۔ یہ تفصیل اجوف واوی کی صورت میں ہے اور اجوف یائی سے اس کا مجرد آتا ہے نال ینالُ نَیْلًا ﴿سمع﴾ مقصود کو حاصل کرنا اور پہنچنا جیسے لَنْ تَنالُوا الْبِرَّ ۔ اجوف یائی سے مزیدات مستعمل نہیں ہیں۔

قولہ اَلْبُغْیَۃ:۔ یہ اجوف یائی ہے بمعنی مقصود و مطلوب بغی یبغِیْ بغْیًا ﴿ضرب﴾ بمعنی کسی چیز کی طلب میں حد سے تجاوز کرنا۔ جیسے وَیَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ انْبغی یَنْبغِیْ اِنْبِغَاء ﴿انفعال﴾ آسان ہونا مناسب ہونا جیسے وَهَبْ لِیْ مُلْکًا لَّا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ ۔ اِبْتغی یَبْتغِیْ اِبْتِغَاء ﴿افتعال﴾ تلاش کرنا طلب کرنا جیسے اِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰی ۔ اجوف واوی سے بغا یبْغُوْا بغْوًا ﴿نصر﴾ کسی شی کو غور سے دیکھنا بغی علیہ یبْغُوْا بغْوًا ﴿نصر﴾ ظلم کرنا بغاء بمعنی زنا جیسے وَلَا تُکْرِهُوْا فَتَیَاتِکُمْ عَلَی الْبِغَاءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا۔

وَلَاتُضِحْنَا عَنْ ظِلِّکَ السَّابِغِ وَلَا تَجْعَلْنَا مُضْغَةً لِلْمَاضِغِ فَقَدْ مَدَدْنَا اِلَیْکَ یَدَالْمَسْئَلَةِ وَبَخَعْنَا بِالْاِسْتِکَانَةِ لَکَ وَالْمَسْکَنَةِ وَاسْتَنْزَلْنَا کَرَمَکَ الْجَمَّ وَفَضْلِکَ الَّذِیْ عَمَّ بِضَرَاعَةِ الطَّلَبِ وَبِضَاعَةِ الْاَمَلِ

ترجمہ:۔ اور نہ محروم کر تو ہم کو اپنے لمبے چوڑے سائے سے۔ اور نہ بنا تو ہم کو لقمہ چبانے والے کے لئے۔ پس تحقیق پھیلا دیا ہم نے آپ کی طرف سوال کا ہاتھ، اور ہم اعتراف کرتے ہیں ذلت کا آپ کے لئے اور عاجزی کا اور ہم نزول طلب کرتے ہیں تیرے کرم کا جو کہ وسیع ہے اور تیرے فضل کا جو کہ عام ہے عاجزانہ طلب اور امید کی پونجی کے ساتھ۔

تشریح: قولہ لاتُضحنا:۔ضحی یضحی ضُحاء ﴿سمع﴾ بمعنی دھوپ کے سامنے آنا جیسے لاتظمأ فیھا ولاتضحی ۔اورضحا یضحُوْ ضحُوا۔ ضحی یضحِیْ ضُحآء ﴿نصر۔ضرب﴾ دھوپ والا ہونا اضحی یُضحِیْ اِضحآء ﴿افعال﴾ بمعنی دھوپ میں ڈالنا ایک لفظ ضُحی ہے بمعنی چاشت۔ اور ایک لفظ اُضحیۃ ہے بمعنی قربان کیا ہوا جانور اسکی جمع اضاحِیْ آتی ہے۔

قولہ ظِلِّکَ :۔ بمعنی سایہ اسکی جمع ظلال آتی ہے جیسے ھُمْ وازواجُھُمْ فِیْ ظِلٰلٍ اور جمع الجمع ظُلُوْل اور اظلال آتی ہیں ظلَّ یظلُّ ظلًّا ﴿سمع﴾ بمعنی دن بھر کام کرنا، سایہ والا ہونا۔

فائدہ:۔ ظِل اور فَیْئ میں فرق: دونوں کا معنی سایہ ہے لیکن ظل وہ سایہ ہے جو گھٹتا بڑھتا رہتا ہے اور فئی وہ سایہ ہے جو عین استواء کے وقت ہوتا ہے گھٹتا بڑھتا نہیں۔

قولہ لَا تَجْعَلُنَا:۔جعل یجعلُ جعلًا ﴿فتح﴾ بمعنی بنانا۔جیسے الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا اِجْتِعالًا ﴿افتعال﴾ گھڑنا۔ اِجْعالًا ﴿افعال﴾ مزدوری پر مقرر کرنا۔تَجعُّلًا ﴿تفعل﴾ رشوت دینا۔مُجاعلۃ ﴿مفاعلہ﴾ باہم مل کر بنانا۔جعل دو قسم پر ہے (۱) جعل مرکب جو بمعنی صیر کے ہوتا ہے اور دو مفعولوں کا تقاضا کرتا ہے (۲) جعل بسیط جو بمعنی خلق کے ہوتا ہے اور ایک ہی مفعول کا مقتضی ہوتا ہے یہاں یہ جعل مرکب ہے۔

قولہ مُضْغَۃ:۔اسکے اصل معنی ہیں گوشت کا وہ ٹکڑا جو چبایا جائے۔جنین کی وہ حالت جو علقہ کے بعد ہوتی ہے اسے بھی مُضغہ کہا جاتا ہے جیسے فخلقنا العلقۃ مُضغۃ۔ استعمالی معنی ہے لقمہ۔مضغ یمضغُ مضغًا ﴿فتح﴾ بمعنی چبانا۔

قولہ مَدَدْنَا :۔ مدَّ یمُدُّ مدًّا ﴿نصر﴾ بمعنی دراز ہونا جیسے الم تر الی

ربک کیف مدّ الظّلّ ۔امدّ یُمدّ امدادا ﴿افعال﴾ اصل معنی ہے دراز کرنا استعمالی معنی امداد کرنا جیسے یُمددکُم باموال وّبنین امتدّ یمتدّ امتدادا ﴿افتعال﴾ دراز ہونا۔استمدّ یستمدّ استمدادا ﴿استفعال﴾ بمعنی مدد طلب کرنا۔

قولہ یَد :۔یدٌ اصل میں یدو تھا واؤ کی حرکت ماقبل کی طرف نقل کر کے واؤ کو خلاف قیاس حذف کر دیا یہ اسمائے ستہ مکبرہ کی طرح اسمائے محذوفۃ الاعجاز میں سے ہے بمعنی ہاتھ اسکی جمع ایدی جیسے ممّا عملت ایدینا اور جمع الجمع ایادی آتی ہے۔

قولہ اَلْمَسْئَلَةُ :۔یہ باب فتح کا مصدر ہے سأل یسأل سؤالا ومسئلۃ۔ مانگنا، سوال کرنا جیسے یسئلونک عن الانفال۔تسائل یتسائل تسائلا ﴿تفاعل﴾ بمعنی ایک دوسرے سے سوال کرنا جیسے یتسائلون عن المجرمین ۔

قولہ بَخَعْنَا :۔بخع یبخع بخعا اس کے دو معنے آتے ہیں (۱) گلہ گھونٹ کر خودکشی کرنا (۲) اقرار کرنا۔

قولہ بِالْاِسْتِكَانَةِ :۔اس میں دو احتمال ہیں (۱) یہ باب افتعال کا مصدر ہے اس وقت یہ سکن یسکن سُکُونا ﴿نصر﴾ سے مشتق ہوگا بمعنی آرام کرنا (۲) یہ باب استفعال کا مصدر ہے اس وقت یہ مشتق ہوگا کان یکُونُ کونا سے ہونا اس وقت اسکا لغوی معنی ہوگا ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف بدلنا مرادی معنی عاجزی کرنا۔

قولہ اِسْتَنْزَلْنَا :۔نزل ینزِلُ نُزُولا ﴿ضرب﴾ اترنا جیسے نزل به الرُّوحُ الامِین اور نزل ینزُلُ نزلۃ ﴿سمع﴾ نزول ہونا۔ انزل یُنزِلُ انزالا ﴿افعال﴾ یکبارگی اتارنا جیسے انّا انزلناہُ فی لیلۃ القدر۔نزّل یُنزّلُ تنزیلا ﴿تفعیل﴾ تھوڑا تھوڑا اتارنا جیسے نزّلناہُ تنزیلا ۔تنزّل یتنزّلُ تنزّلا ﴿تفعل﴾ اترنا جیسے تنزّلُ الملائکۃُ والرُّوحُ ۔ایک لفظ نزل بمعنی مہمانی ہے جیسے نُزُلا

مَنْ عِنْدِ اللّٰهِ۔

قولہ کرمک:کرُمَ یکرُمُ کرامۃ ﴿کرُم﴾ بمعنی شریف ہونا جیسے انَّ اکرمکُمْ عِنْدَاللّٰہِ اتقٰکُمْ۔ اکرَم یُکرِمُ اکرامًا ﴿افعال﴾ اور کرَّم یُکرِّمُ تکرِیْمًا ﴿تفعیل﴾ بمعنی عزت کرنا ایک لفظ کرم ہے بمعنی انگور اسکی جمع کُرُوم ہے ایک لفظ کریم بمعنی شریف ہے اسکی جمع کرام آتی ہے۔

قولہ الجم:۔جَمَّ یجُمُّ جمًّا ﴿نصر﴾ کثیر ہونا جیسے وتُحِبُّوْن الْمال حُبًّا جَمًّا۔ تم مال سے بہت زیادہ محبت رکھتے ہو اِستَجَمَّ یستَجِمُّ اِستِجْمامًا ﴿استفعال﴾ کثرت طلب کرنا ایک لفظ جَمَ غفِیْر ہے بمعنی وہ بڑی جماعت جو زمین کو چھپالیتی ہو۔

قولہ عم:۔ عَمَّ یعُمُّ عمًّا ﴿نصر﴾ بمعنی شامل ہونا اسی سے عمامہ بھی ہے کیونکہ وہ بھی سر کو شامل ہوتا ہے اسکی جمع عمائم آتی ہے۔ اِعتَمَّ یعتَمُّ اِعتِمامًا ﴿افتعال﴾ اور تعَمَّم یتعَمَّمُ تعَمُّمًا ﴿تفعل﴾ بمعنی پگڑی باندھنا۔اور عمَّم یُعَمِّمُ تعْمِیْمًا ﴿تفعیل﴾ بمعنی عام کرنا۔

قولہ بضراعۃ:۔ضرع یضرُعُ ضرْعًا ﴿فتح﴾ لغوی معنی بچے کا پستانوں سے دودھ پینا مرادی معنی عاجزی کرنا۔ضارع یُضارِعُ مُضارعۃ ﴿مفاعلہ﴾ بچوں کا مل کر دودھ پینا۔تضرَّع یتضرَّعُ تضرُّعًا ﴿تفعل﴾ بمعنی عاجزی کرنا جیسے تضرُّعًا وَّخُفْیَۃ۔ایک لفظ ضرعۃ بمعنی سوکن ہے ایک لفظ ضریع ہے بمعنی خاردار درخت۔

قولہ اَلطَّلَبُ:۔طلب یطلُبُ طلَبًا ﴿نصر﴾ بمعنی طلب کرنا، ڈھونڈنا جیسے ضعُفَ الطَّالِبُ والْمطْلُوْبُ۔طلِب یطْلَبُ طلَبًا ﴿سمِع﴾ دور ہونا۔

اطَّلب يطَّلِبُ اطلابا .تطلَّب يتطلَّبُ تطلُّبا ﴿افتعال،تفعل﴾ بمعنی بار بار طلب کرنا۔اطلب يُطلِبُ اطلابا ﴿افعال﴾ بمعنی طلب کرنے میں کسی کو مجبور کرنا۔طالب يُطالِبُ مُطالبة ﴿مفاعله﴾ بمعنی اپنے حق کا مطالبہ کرنا۔

قوله بُضاعَة:۔بمعنی سرمایہ جیسے ببضاعة مُزجاة. بضع يبضعُ بضعا ﴿فتح﴾ بمعنی کاٹنا اور چیرنا بضَع يَبضَعُ تبضيعا ﴿تفعيل﴾ بمعنی کاٹنا۔ فتح سے ایک لفظ بُضع بمعنی فرج ہے کیونکہ فرج بھی چیری ہوئی ہوتی ہے تبضَّعا ﴿تفعل﴾ استبضاعا ﴿استفعال﴾ بمعنی سرمایہ حاصل کرنا۔

قوله اَلْاَمَل:۔بمعنی امید جس کی جمع اٰمال آتی ہے أمل يأمَلُ أملا ﴿نصر﴾ أمَّلَ يُامَّلُ تأميلا ﴿تفعيل﴾ امید کرنا۔تأمَّلا ﴿تفعل﴾ غور وفکر کرنا۔

ثُمَّ بِالتَّوَسُّلِ بِمُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْبَشَرِ وَالشَّفِيْعِ الْمُشَفَّعِ فِى الْمَحْشَرِ الَّذِىْ خَتَمْتَ بِهِ النَّبِيِّيْنَ وَاَعْلَيْتَ دَرَجَتَهُ فِىْ عِلِّيِّيْنَ .وَوَصَفْتَهُ فِىْ كِتَابِكَ الْمُبِيْنَ فَقُلْتَ وَاَنْتَ اَصْدَقُ الْقَائِلِيْنَ وَمَاۤ اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ

ترجمہ:۔ پھر محمد ﷺ کے وسیلہ کے ساتھ جو تمام انسانوں کے سردار ہیں اور سفارش کرنے والے ہیں۔سفارش قبول کئے ہوئے ہیں محشر میں جس کے ساتھ ختم کیا ہے آپ نے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کو اور بلند کیا ہے آپ نے اس کے درجات کو علیین میں اور وصف بیان کی ہے آپ نے محمد ﷺ کی اپنی کتاب مبین میں پس فرمایا آپ نے حال یہ کہ آپ سب سے زیادہ سچ ارشاد فرمانے والے ہیں اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر رحمت بنا کر تمام جہانوں کے لئے۔

تشریح:قوله بالتَّوسُّلِ :۔وسل يسل وسيلة ﴿ضرب﴾ بمعنی نزدیکی اختیار کرنا جیسے وابتغوا اليه الوسيلة. توسُّلا ﴿تفعل﴾ بمعنی قرب حاصل کرنا اور وسیلہ پکڑنا۔

قولہ سَیِّد:۔ یہ اصل میں سیْوِدٌ تھا بقاعدہ سیِّدٌ , سیِّدٌ بنا بمعنی سردار جیسے سیِّدا وَّحصُوْرًا اسکی جمع سادۃ ہے جیسے اِنَّا اطعنا سادتنا اور جمع الجمع سادات آتی ہے سَادَ یَسُوْدُ سِیَادۃ وسِیْدُوْدۃ ﴿نصر﴾ سردار بنانا سَوِدَ یَسْوَدُ سوادا ﴿سمع﴾ سیاہ ہونا لفظ سواد بمعنی جماعت کے بھی آتا ہے اسْوَدَّ ﴿افعلال﴾ کسی چیز کا سیاہ ہونا جیسے یوم تبیضُّ وُجُوْہٌ وَّ تسْوَدُّ وُجُوْہٌ۔

قولہ اَلْبَشَر:۔ بشر اور بُشْرۃ بمعنی وہ چمڑا جو بالوں سے بالکل صاف ہو انسان کا چمڑا چونکہ بنسبت دوسرے حیوانات کے بالکل صاف ہوتا ہے اسلئے اسے بشر کہا جاتا ہے اور لفظ بشارت بُشْرٰی بشیر۔ بمعنی خوشخبری کے ہیں اور بشارت بمعنی حسن و جمال۔ بشر یبشُرُ بُشْرا ﴿نصر﴾ بمعنی چمڑے کا صاف ہونا۔ بُشُوْرا تبشیرا ﴿نصر و تفعیل﴾ خوشخبری دینا۔ جیسے فبشّرہُ بمغفرۃ۔ بشرا ﴿سمع﴾ خوش ہونا

قولہ اَلشَّفِیْعُ:۔ شفع یشفعُ شفعا ﴿فتح﴾ بمعنی ملانا۔ جمع کرنا۔ لفظ شُفْعۃ بھی اسی سے ہے کیونکہ شفعہ کرنے والا دوسرے کی زمین کو اپنی زمین کیساتھ ملاتا ہے اور لفظ شفاعت بھی اسی سے ہے کیونکہ شفاعت کے ذریعہ بھی گناہگاروں کو طاہرین کے ساتھ ملا دیا جائیگا۔ تشْفِیْعا ﴿تفعیل﴾ بمعنی سفارش کرنا۔

قولہ فِی الْمَحْشَرِ:۔ حشر یحْشُرُ حشْرا ﴿نصر و ضرب﴾ بمعنی جمع کرنا جیسے فسیحْشُرُھُمْ الیہ جمیعا لفظ محشر یہ اسم ظرف ہے بمعنی جمع ہونیکی جگہ مراد یوم القیامۃ ہے۔

قولہ خَتمت:۔ ختم علی الشَّیْءِ یختِمُ ختما ﴿ضرب﴾ بمعنی ختم کرنا مہر لگانا جیسے ختم اللّٰہ علی قُلُوْبھِمْ۔ تختُّما ﴿تفعل﴾ بمعنی انگوٹھی پہننا۔ ایک لفظ خاتم ہے بمعنی انگوٹھی اور ایک لفظ خاتِم ہے بمعنی آخری۔

قولہ اَلنَّبِیّٖنَ :یہ جمع ہے نبی کی اسکے ہفت اقسام میں دو احتمال ہیں (۱) مہموز اللام کہ اصل میں نبیئٌ تھا نبأ ینبأ نبأً ﴿فتح﴾ بمعنی بلند ہونا۔دور ہونا۔خبر دینا۔قُلْ ھُو نبأٌ عظیم نبی کو نبی اسلئے کہا جاتا ہے کہ وہ بھی مرتبہ کے اعتبار سے بلند ہوتا ہے اور خبر بھی دیتا ہے۔ (۲) ناقص واوی کہ اصل میں نبیوٌ تھا بقاعدہ سیّد کے نبی بن گیا نبا ینبو نُبُوًّا ﴿نصر﴾ بمعنی خبر دینا۔اور انباء ﴿افعال﴾ خبر دینا جیسے انبؤنی باسماء۔تنبیأ ﴿تفعیل﴾ خبر دینا جیسے فیُنَبِّئُکُمْ بما کُنْتُمْ تعملُوْن یہ مہموز اللام سے ہیں۔

قولہ اَعْلَیت :۔علا یعلُو عُلُوًّا ﴿نصر﴾ بمعنی ظاہری بلندی جیسے اَلا تعلُوْ علیَّ ۔اور علی یعْلیٰ علاء وعُلُوًّا بمعنی روحانی بلندی۔لفظ علّیین بھی اسی سے ہے جو علّیۃ کی جمع ہے اور اعلاء ﴿افعال﴾ بمعنی بلند کرنا۔

قولہ دَرَجَتہ:۔درجہ بمعنی سیڑھی ہو تو اسکی جمع درج آتی ہے اور اگر بمعنی مرتبہ ہو تو جمع درجات آتی ہے درج یدرُجُ درجا ﴿سمع﴾ بمعنی بلند ہونا اور درج یدرُجُ درْجا ﴿نصر﴾ بمعنی سیڑھی پر چڑھنا تدریجا ﴿تفعیل﴾ آہستہ آہستہ سیڑھی پر چڑھنا استدراجا ﴿استفعال﴾ ایک درجہ سے دوسرے درجہ میں ترقی دینا۔ انْدراجا ﴿انفعال﴾ بمعنی داخل ہونا ایک لفظ درّاجہ بمعنی سائیکل ہے۔

قولہ وَصَفتہ :۔وصف یصفُ وصفا ﴿ضرب﴾ کسی کا حال بیان کرنا جیسے ربّ العزّۃ عمّا یصفُوْن ۔توصیفا ﴿تفعیل﴾ کسی حال کے ساتھ موصوف ہونا۔

فائدہ: وصف اور صفت میں فرق :۔وصف وہ ہے جو واصف کے حال کے ساتھ قائم ہو اسکی جمع اوصاف آتی ہے اور صفت وہ ہے جو موصوف کے ساتھ قائم ہو۔

قولہ کِتَابَکَ :۔کتابۃ ﴿نصر﴾ لغوی معنی جمع کرنا مرادی معنی لکھنا۔جیسے لَنْ یُّصِیْبَنَا اِلَّا ما کتب اللّٰہ لنا ۔کتاب بمعنی مکْتُوْب کے ہوتی ہے جسکی جمع

کُتُب۔ کتب آتی ہے ایک لفظ کتیبہ ہے بمعنی فوج کا دستہ۔ جسکی جمع کتائب آتی ہے۔

قولہ فَقُلْتُ :۔قال یقُوْلُ قوْلا قالا قیْلا مقالا مقالۃً ﴿ نصر ﴾ بولنا، کلام کرنا جیسے ویقُوْلُوْن متی ھذا الْوعْدُ ۔ نصر کا صلہ علی ہو تو پھر معنی ہوتا ہے بہتان باندھنا جیسے ویقُوْلُوْن علی اللّٰہ الْکذب ۔ اگر صلہ فی ہو تو تصور کرنا۔ خیال کرنا جیسے ویقُوْلُوْن فیْ انْفُسھمْ۔قال یقیْلُ قیْلُوْلۃً ﴿ ضرب ﴾ دوپہر کے وقت سونا۔ اسی سے ہے مَنْ قال قال اللّٰہ فقدْ کفر ۔اقال یقیْلُ اقالۃً اور قوَّل یُقوَّلُ تقْویْلا ﴿ افْعال تفعیل ﴾ بمعنی غلط بات کی طرف نسبت کرنا اور مُقاولۃً ﴿ مفاعلہ ﴾ بمعنی مباحثہ کرنا اور تقوُّلا ﴿ تفعل ﴾ بمعنی جھوٹ گھڑنا۔ تقاوُلا ﴿ تفاعل ﴾ بمعنی آپس میں گفت وشنید کرنا۔

قولہ اَرْسَلْنٰکَ :۔رسل الْبعیْرُ یرْسلُ رسْلا ﴿ سمع ﴾ بمعنی اونٹ کا نرم چال چلنا اور رسل الشَّعْرُ یرْسلُ رسْلا ﴿ سمع ﴾ بمعنی بالوں کا لٹکا ہوا ہونا۔ ارْسالا ﴿ افعال ﴾ بمعنی بھیجنا۔ جیسے انَّا ارْسلْنٰک شاھدا وَّ مُبشّرا وَّ نذیْرا ۔ترْسیْلا ﴿ تفعیل ﴾ بمعنی لٹکانا اور اسْترْسالا ﴿ استفعال ﴾ بمعنی چھوڑنا ترسُّلا ﴿ تفعل ﴾ بمعنی نرمی کرنا مُراسلۃً ﴿ مفاعلہ ﴾ بمعنی پیغام بازی کرنا یعنی خط وکتابت کرنا۔

اَللّٰھُمَّ فَصَلِّ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہِ الْھَادِیْنَ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ شَادُوْا الدِّیْنَ وَاجْعَلْنَا لِھَدْیِہٖ وَھَدْیِھِمْ مُتَّبِعِیْنَ. وَانْفَعْنَا بِمَحَبَّتِہٖ وَمَحَبَّتِھِمْ اَجْمَعِیْنَ. اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْر وَبِالْاِجَابَۃِ جَدِیْر .

ترجمہ:۔ اے اللہ پس رحمت بھیج محمد ﷺ پر اور اس کی آل پر جو ھدایت کرنے والی ہے اور اس کے اصحاب پر جنہوں نے مضبوط کیا دین کو۔ اور بنا تو ہم کو محمد ﷺ اور آل واصحاب کی سیرت کا

اتباع کرنے والا۔اور نفع دے تو ہم کو حضور ﷺ کی محبت کے ساتھ۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے اور تو ہی دعا قبول کرنے کے زیادہ لائق ہے۔

تشریح:قولہ فَصَلِّ:۔صلا یصلُو صُلُوًّا ﴿نصر﴾ بمعنی سرین کے قریب پیٹھ پر مارنا۔اور صلی یصلی صلیا ﴿سمع﴾ بمعنی آگ میں داخل ہونا جیسے اَلَّذِیْ یَصْلَی النَّارَ الْکُبْرٰی ۔اگر لفظ صلوۃ اس سے مشتق ہو تو صلوۃ کی وجہ تسمیہ یہ ہوگی کہ چونکہ اسمیں بھی انسان اپنے آپ کو عشق الٰہی کی آگ میں داخل کرتا ہے اور صلی یصلی صلیا ﴿ضرب﴾ بمعنی لکڑی کو آگ پر سیدھا کرنا اگر لفظ صلوۃ اس سے مشتق ہو تو وجہ تسمیہ یہ ہوگی کہ اسمیں بھی انسان اپنے نفس کو سیدھا کرتا ہے تصلیۃ ﴿تفعیل﴾ بمعنی نماز پڑھنا دعا کرنا جیسے فلا صدّق ولا صلّی۔

قولہ اٰلِہٖ:۔بصریوں کی بیان کردہ اصل کے مطابق اسکا باب آئیگا أهل یأهل اهلا ﴿فتح﴾ بمعنی اهل والا ہونا نکاح کرنا اور کوفیین کی بیان کردہ اصل کے مطابق اسکا باب آئے گا اٰل یئُوْلُ أوْلا ﴿نصر﴾ بمعنی رجوع کرنا

قولہ اَصْحَابِہٖ:۔عند البعض یہ صحبۃ کی جمع ہے اور صحب صاحب کی جمع ہے اور عند البعض صاحب ہی کی جمع ہے صحب یصحبُ صُحْبۃ ﴿سمع﴾ ساتھی ہونا جیسے اِذْ یَقُوْلُ لِصاحبہ لاتحزنْ اور صحبا ﴿فتح﴾ بمعنی چمڑا اتارنا اور اِصْحَابًا ﴿افعال﴾ ساتھی والا ہونا اور اصطحابا ﴿افتعال﴾ بمعنی حفاظت کرنا۔اور اِسْتِصْحَابًا ﴿استفعال﴾ بمعنی ساتھی بنانا اور حال کو ماضی پر قیاس کر کے حکم لگانا کہ حال میں بھی اسی طرح ہے۔

فائدہ:صحابہ اور اصحاب میں فرق:۔صحابہ حضور ﷺ کے اصحاب کے ساتھ مختص ہے جبکہ اصحاب عام ہے۔

قولہ شَادُوْا:۔شاد یشید شیدا ﴿ضرب﴾ مضبوط کرنا۔جیسے و قصر مُشَیَّد۔تشییدا ﴿تفعیل﴾ بمعنی مضبوط کرنا۔

قولہ اَلدِّیَن:۔دان یدین دینا ﴿ضرب﴾ بمعنی قرض دینا اور دان یدِیْنُ دِیْنا ﴿ضرب﴾ بمعنی دین اختیار کرنا دیانۃ ﴿ضرب﴾ بمعنی شرافت والا ہونا۔تدیینا ﴿تفعیل﴾ بمعنی کسی کو اپنے دین کے تابع بنانا اور ادانۃ ﴿افعال﴾ کسی کو قرض دینا اور لینا اسی سے کماتُدِیْنُ تُدَانُ جیسے بدلہ دے گا بدلہ دیا جائے گا۔

قولہ اَنْفَعُنَا:۔نفع ینفع نفعا ﴿فتح﴾ نفع دینا جیسے لَنْ یَّنْفَعَکُمْ اَرْحَامُکُمْ اور انفاعا ﴿افعال﴾ بمعنی نفع پہنچانا۔اِنْتِفاعا ﴿افتعال﴾ بمعنی نفع لینا اور اسْتِنْفاعا ﴿استفعال﴾ بمعنی نفع طلب کرنا۔

قولہ بِمُحَبَّتِہ:۔حبّ یحبّ حُبًّا و حُبَّۃً ﴿ضرب﴾ دوست بنانا اور احبابا ﴿افعال﴾ بمعنی دوست بنانا جیسے اِنَّ اللّٰہ یُحِبُّ التَّوَّابِیْن ویُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ اور اِسْتِحبابا ﴿استفعال﴾ بمعنی محبت کرنا اور اچھا سمجھنا ایک لفظ مُحبَّۃ ہے بمعنی خاص تعلق اور دوستی جیسے وَاَلْقَیْتُ عَلَیْکَ محبَّۃً مِنِّیْ۔

قولہ اَجْمَعِیْنَ:۔جمع یجمع جمعا ﴿فتح﴾ بمعنی جمع کرنا جیسے جمع مَالًا وَّعَدَّدَہٗ اور اجتماعا ﴿افتعال﴾ بمعنی جمع ہونا اور اسْتِجْماعا ﴿استفعال﴾ بمعنی جمع ہونے کو طلب کرنا اور مُجامعۃ ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی جماع کرنا اور لفظ جماع بھی باب مفاعلہ کا مصدر ہے۔

قولہ شَیْئٍ:۔شاء یشاء شیئا ومشیئۃ ﴿فتح﴾ بمعنی چاہنا، ارادہ کرنا جیسے وماتشاءُوْن الّا ان یَّشاءَ اللّٰہ اور اللہ بھی شیئ ہے بمعنی شاء یعنی چاہنے والا اور غیر اللہ بھی شیئ ہے بمعنی مشیّ یعنی چاہی ہوئی اس تقریر سے ایک اعتراض دفع

ہوگیاوہ یہ ہے کہ قرآن مجید میں ہے انَّ اللّٰہ علٰی کُلِّ شیئٍ قدیر۔ قدیر کے معنی قادرٌ علٰی کُلِّ شیئٍ اورآپ کہتے ہیں کہ اللّٰہُ شیئٌ ہےتوصغری کبری ملائیں یعنی اللّٰہشیئٌ وکُلُّ شیئٍ مقدُوْرٌ تونتیجہ نکلےگا اللّٰہُ مقدُوْرٌ اسی سےاورصغری کبری بنائیں اللّٰہمقدُوْرٌ وکُلُّ مقدُوْر مُمکنٌ فاللّٰہُمُمکنٌ پھراسی سےاورصغری کبری بنائیں یعنی اللّٰہُ مُمکنٌ وکُلُّ مُمکنٌ حادثٌ فاللّٰہُ حادثٌ اسی سےاورصغریٰ کبریٰ بنائیں اللّٰہُ حادثٌ وکُلُّ حادثٌ لہٗ صانعٌ فا للّٰہُ لہٗ صانعٌ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کیلئے صانع ہے یہ خرابی اس وجہ سے لازم آئی کہ آپ نے شیئٌ کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر کیا

جواب:۔ پہلے قیاس میں حداوسط نہیں ہے کیونکہ صغریٰ میں شیئٌ بمعنی شآء اور کبریٰ میں شیئٌ بمعنی مشیٌ ہےاور جب پہلا قیاس باطل ہےتوباقی خودبخود باطل ہونگے۔

قولہ بالاجابۃ:۔جاب یجُوْبُ جوْبا ﴿نصر﴾ بمعنی کاٹنااور اجابۃ ﴿افعال﴾ بمعنی قبولیت چاہناجیسے فا ستجاب لھُمْ ربُّھُمْ۔

قولہ جَدِیْر:۔بمعنی لائق جسکی جمع جدیرُوْن اور جُدراء آتی ہے۔جدارۃ ﴿کرُم﴾ بمعنی لائق ہونااورجدر الرَّجُلُ یجْدُرُ جدرا ﴿نصر﴾ بمعنی مردکا چیچک والا ہونا۔لفظ جدار (دیوار) بھی اسی سے ہے جیسے وامَّا الْغُلامُ فکان لغُلامیْن یتیْمیْن

وَبَعْدُفَاِنَّهٗ قَدْ جَرٰی بِبَعْضِ اَنْدِیَةِ الْاَدَبِ الَّذِیْ رَکَدَتْ فِیْ هٰذَا الْعَصْرِ رِیْحُهٗ وَخَبَتْ مَصَابِیْحُهٗ ذِکْرُ الْمَقَامَاتِ الَّتِیْ اِبْتَدَعَهَا بَدِیْعُ الزَّمَانِ وَعَلَّامَةُ هَمْذَانَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی.

ترجمہ:۔اور بعد حمد وصلوۃ کے پس تحقیق شان یہ ہے کہ تحقیق جاری ہوا ادب کی بعض مجلسوں میں وہ ادب کہ ٹھہر چکی ہے اس زمانے میں اسکی ہوا اور بجھ چکے ہیں اس کے چراغ، مقامات کا ذکر وہ

مقامات کہ جسکو ایجاد کیا بدیع الزمان نے جو علامہ ہے ھمذان کا رحمت کرے اس پر اللہ تعالی۔

تشریح :قولہ وَبَعُدَ:۔بعُد یبعُدُ بُعدا ﴿کرُم﴾ بمعنی دور ہونا اور بعدا ﴿سمع﴾ بمعنی ہلاک ہونا جیسے الا بُعدا لمدین اور تباعدا ﴿تفاعل﴾ بمعنی ایک دوسرے سے دور ہونا اور استبعادا ﴿استفعال﴾ دور سمجھنا۔ابعادا ﴿افعال﴾ بمعنی دور ہونا، دور کرنا۔

قولہ جَرٰی:۔جری یجری جریا ﴿ضرب﴾ جاری ہونا جیسے جنّت تجری من تحتها الانهار۔اور اجرآء ﴿افعال﴾ بمعنی نافذ کرنا۔جاری کرنا۔

قولہ بِبَعْضِ :۔بمعنی حصہ۔ٹکڑا جسکی جمع ابعاض آتی ہے۔اسی سے ہے بعض بمعنی مچھر جسکی جمع بعوض آتی ہے تبعیضا ﴿تفعیل﴾ بمعنی ٹکڑے ٹکڑے کرنا مجرد سے اسکا باب نہیں آتا البتہ ماضی مجہول سے ایک محاورہ مشہور ہے وہ یہ بُعض الرَّجُلُ بمعنی مرد کا مچھروں سے کھایا ہوا کھانا۔

قولہ اَنْدِیَة:۔یہ نذی اور نادکی جمع ہے بمعنی مجلس۔ایک لفظ نذوة ہے بمعنی گھاٹ۔ندا یَنْدُو نذوا ﴿نصر﴾ بمعنی جمع کرنا، بلانا۔ ندی یندی نذیا ﴿سمع﴾ بمعنی تر ہونا اور تندیة ﴿تفعیل﴾ تر کرنا۔ مُناداة ﴿مفاعلہ﴾ پکارنا جیسے واذ نادی ربک۔ایک لفظ نادیة ہے بمعنی قبیلہ جیسے فلیدعُ ناديه ۔

قولہ اَلْاَدَب:۔بمعنی ایسا خلقی ملکہ جو شائستہ حرکتوں سے باز رکھے جسکی جمع آداب آتی ہے ادب یأدِبُ ادبا ﴿ضرب﴾ اور ایدابا ﴿افعال﴾ کھانے کیلئے بلانا۔ ادبا ﴿کرُم﴾ ادیب ہونا۔تأدیبا ﴿تفعیل﴾ بمعنی ادب سکھانا اور تأدُبا ﴿تفعل﴾ بمعنی ادب سیکھنا۔

قولہ رَكَدَتْ:۔رکد یرکُدُ رُکُودا ﴿نصر﴾ بمعنی ٹھہرنا اور ایک لفظ راکد ہے

بمعنی ٹھہرا ہوا پانی جیسے فیظللن رواکد علی ظہرہ۔

قولہ اَلْعَصْر:۔بمعنی زمانہ جسکی جمع اعصار اور اعصر اور عُصُوْر آتی ہیں۔ عصر یعصرُ عصرا ﴿ضرب﴾ بمعنی نچوڑنا جیسے انّی اعصرُ خمرا۔اور لفظ عصر (بمعنی صلوۃ عصر) بھی اسی سے ہے کیونکہ وہ بھی سارے دن کے اعمال کا نچوڑ ہے اور اعصارا ﴿افعال﴾ بمعنی عصر کے وقت میں داخل ہونا۔اور ایک لفظ الاعصار بمعنی سخت آندھی ہے جیسے فاصابہا اعصار جسکی جمع اعاصیر اور اعاصر آتی ہیں۔تعصیرا ﴿تفعیل﴾ بمعنی بار بار نچوڑنا۔تعصرا ﴿تفعل﴾ بمعنی نچوڑنا اور اعتصارا ﴿افتعال﴾ نچوڑنا اور معاصرۃ ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی ہم عصر ہونا۔

قولہ رِیْحہ:۔بمعنی ہوا جسکی جمع ازواح اور ریاح آتی ہیں جیسے وارسلنا الریاح ایک لفظ رُوح ہے جسکی جمع فقط ازواح آتی ہے اور ریح کے معنی غلبہ کے بھی آتے ہیں جیسے وتذھب ریحکم۔راح یرُوْحُ روحا ﴿نصر﴾ بمعنی شام کے وقت چلنا اور راح یریحُ ریحا ﴿ضرب﴾ بمعنی ہوا کا سونگھنا اور اراحۃ ﴿افعال﴾ مرادی معنی آرام پہنچانا تروِیحا ﴿تفعیل﴾ بمعنی شام کے وقت واپس جانا اور اراحۃ ﴿افعال﴾ بمعنی شام کے وقت جانوروں کو واپس لانا اور استراحۃ ﴿استفعال﴾ بمعنی آرام حاصل کرنا۔

قولہ خَبَتْ:۔خبا یخبُوْ خبوا ﴿نصر﴾ بمعنی بجھنا جیسے کُلّما خبت زدناھم سعیرا۔بجھانا۔مزید اس سے مستعمل نہیں ہے۔

قولہ مصابیحہ:۔یہ مصباح کی جمع ہے بمعنی چراغ جیسے، مصباح فی زُجاجۃ۔صبح یصبحُ صباحا ﴿فتح﴾ تصبیحا ﴿تفعیل﴾ بمعنی صبح کے وقت آنا اور صبح یصبحُ صُبْحا ﴿سمع﴾ روشن ہونا چمکدار ہونا اور لفظ صبح

بھی اسی سے ہے جیسے الیس الصُبحُ بقریب اور اصباحا ﴿افعال﴾ بمعنی صبح کے وقت میں داخل ہونا۔

قولہ ذکر:۔ذکر یذکُرُ ذکرا ﴿نصر﴾ بمعنی یادکرنا جیسے فاذکُروا اللّٰہ عند المشعر الحرام ۔اور اذکارا ﴿افعال﴾ تذکیرا ﴿تفعیل﴾ یاددلانا تذکُرا ﴿تفعل﴾ بمعنی یادکرنا۔اور مُذاکرۃ ﴿مفاعلہ﴾ کسی باہمی معاملہ میں گفتگو کرنا ذکری بمعنی نصیحت جیسے فانَّ الذکری تنفعُ المُؤمنین۔ ایک لفظ ذکر ہے بمعنی ذکر لسانی اور ایک لفظ الذُکر بمعنی ذکر قلبی اور ایک لفظ ذکر بمعنی نر ہے جسکی جمع ذُکُور اور ذُکُورۃ آتی ہیں اور اگر بمعنی عضو تناسل ہو تو پھر اس کی جمع ذُکُور اور مذاکیر آئیں گی۔

قولہ اَلْمَقامَات:۔یہ مقام کی جمع ہے کھڑے ہونے کی جگہ اور مرتبہ قام یقُوْمُ قوْماو قیامًا ﴿نصر﴾ ٹھہرنا کھڑا ہونا جیسے یذکُرُوْن اللّٰہ قیامًا وقُعُوْدًا اور اقامۃ ﴿افعال﴾ بمعنی کھڑا کرنا تقویمًا ﴿تفعیل﴾ سیدھا کرنا۔اور تقوُّما ﴿تفعل﴾ اِستقامۃ ﴿استفعال﴾ سیدھا ہونا۔اور اقتام اقتیامًا ﴿افتعال﴾ بمعنی کاٹنا۔

قولہ اِبْتَدَعَھَا:۔بدع یبدعُ بدعا ﴿فتح﴾ بمعنی کسی نمونہ اور مادہ کے بغیر کوئی شئی پیدا کرنا اسی سے لفظ بدیع ہے جیسے بدیعُ السّمٰوٰت والارض ۔اور بدع بداعۃ ﴿کرم﴾ بے مثال ہونا ابدع ابداعا ﴿افعال﴾ اور ابتدع ابتداعا ﴿افتعال﴾ بمعنی ایجاد کرنا اور بدّع تبدیعا ﴿تفعیل﴾ بمعنی بدعت کی طرف نسبت کرنا تبدّع تبدُّعا ﴿تفعل﴾ بمعنی بدعتی ہونا۔

قولہ اَلزَّمان:۔بمعنی وقت خواہ قلیل ہو یا کثیر اور بعض نے کہا ہے کہ ۔۔۔ سے چھ ماہ کے وقت کو زمان کہا جاتا ہے ایک لفظ دھر ہے بمعنی ایسا وقت جسکی کوئی حد نہیں ہے۔

زمن زمنا ﴿سمع﴾ بمعنی لنگڑا ہونا زمانہ کو زمانہ اسلئے کہا جاتا ہے کہ وہ بھی لوگوں کی مرادیں پوری کرنے میں لنگڑا ہوتا ہے۔

تعارف علامہ بدیع الزمان ھمدانیؒ

بدیع الزمان ابوالفضل احمد بن حسین ھمدانی (ھمدان خراسان کا ایک شہر ہے) نہایت خوبصورت وخوب سیرت انسان تھا ذکی وذہین عالم متبحر تھا۔ پچاس پچاس اشعار سے زیادہ کا قصیدہ سن کر نہایت روانی سے بغیر کسی کمی وزیادتی کے پورا پورا دہرا دینا اسکے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا ۳۹۳ھ میں انکی وفات ہوئی۔

وَعَزٰی اِلٰی اَبِی الْفَتْحِ الْاَ سْکَنْدَرِیَ نَشَأَتُهَا وَاِلٰی عِیْسَی بْنَ هَشَّامٍ رِوَایَتَهَا وَکِلَاهُمَا مَجْهُوْلٌ لَا یُعْرَفُ وَنَکِرَةٌ لَا تُتَعَرَّفُ فَاَشَارَ مَنْ اِشَارَتُهٗ حُکْمٌ وَطَاعَتُهٗ غُنْمٌ اِلٰی اَنْ اُنْشِئُ مَقَامَات اَتْلُوْ فِیْهَا تَلْوَ الْبَدِیْعِ وَاِنْ لَّمْ یُدْرِکُ الظَّالِعُ شَأْوَ الضَّلِیْعِ فَذَاکَرْتُهٗ بِمَا قِیْلَ فِیْمَنْ اَلَّفَ بَیْنَ کَلِمَتَیْنِ وَنَظَمَ بَیْتًا اَوْ بَیْتَیْنِ.

ترجمہ:۔ اور نسبت کی ابوالفتح اسکندری کی طرف اس کے لکھنے کی اور عیسیٰ بن ھشام کی طرف اس کے روایت کرنے کی۔ اور وہ دونوں مجھول ہیں وہ نہیں پہچانے جاتے اور اوپرے ہیں ان کو کوئی نہیں پہچانتا۔ پس اشارہ کیا اس شخص نے کہ اسکا اشارہ عین حکم ہے اور اسکی اطاعت عین غنیمت ہے اس بات کی طرف کہ لکھوں میں مقامات۔ چلوں میں اس میں بدیع الزمانؒ کے پیچھے اگرچہ نہیں پاسکتا لنگڑا بیل تیز رفتار گھوڑے کی چال کو۔ پس ذکر کیا میں نے اس کو جو کہا گیا ہے اس شخص کے بارے میں جو مرکب کرے دو کلموں کو اور نظم کرے ایک بیت یا دو بیتوں کو۔

تشریح: قولہ عَزٰی:۔ عزی عزوا ﴿نصر﴾ بمعنی نسبت کرنا اور عزی عزاء ﴿نصر﴾ بمعنی صبر کرنا اور عزّی تعزیۃ ﴿تفعیل﴾ بمعنی تسلی دینا۔

قولہ اَبی:۔ابی یأبی ابا ﴿فتح﴾ بمعنی انکار کرنا جیسے ابی واستکبر اور ابا یأبُوا اباوۃ ﴿نصر﴾ بمعنی باپ ہونا اور ابّی تأبیۃ ﴿تفعیل﴾ بمعنی کسی کو یہ کہنا کہ میں اپنا باپ آپ پر قربان کرتا ہوں تأبّی تأبّیا ﴿تفعل﴾ بمعنی باپ بنانا۔

قولہ اَلْفَتْح:۔فتح فتحا ﴿فتح﴾ بمعنی کھولنا جیسے ولمّا فتحُوا متاعھُمْ مرادی معنی کامیاب ہونا افتح افتتاحا ﴿افتعال﴾ بمعنی شروع کرنا اور استفتاحا ﴿استفعال﴾ بمعنی کامیابی حاصل کرنا، چاہنا جیسے وکانُوا مِنْ قبل یستفتحُون علی الّذین کفرُوْ۔

قولہ نَشأَتُھا:۔نشأ نشأ ﴿فتح﴾ بمعنی بڑھنا۔ پیدا ہونا انشآء ﴿افعال﴾ بمعنی پیدا کرنا جیسے یُنْشِئُ السَّحاب الثّقال ۔نشّأتنشئۃ تفعیل ﴿بمعنی پرورش کرنا جیسے أومنْ یُنشّأ فی الْحلْیۃ کیا وہ جو زیور میں پرورش پاتی ہیں۔

قولہ عِیْسٰی:۔عند البعض یہ سریانی لفظ ہے اور عند البعض عربی ہے۔

قولہ اِبْن:۔ بمعنی بیٹا اسکی جمع ابنآء اور بنُون آتی ہیں اور تصغیر بُنیّ آتی ہے جیسے یا بُنیّ لا تُشرك باللّٰہ

قولہ ھَشّام:۔یہ مشتق ہے ھشم سے کاٹنا۔ھشم ھشما ﴿ضرب﴾ کاٹنا۔ ھشّم تھشیما ﴿تفعیل﴾ بمعنی کاٹنے میں مبالغہ کرنا اور تھشّما ﴿تفعل﴾ بمعنی کٹنا۔

قولہ مَجْھُوْل:۔جھل جھلا ﴿سمع﴾ بے علم ہونا جیسے اعُوذُ باللّٰہ ان اکُون من الْجھلیْن۔جھّل تجْھیلا ﴿تفعیل﴾ بمعنی دوسرے کو جاہل بنانا۔ تجھّلا ﴿تفعل﴾ جاہل بننا۔استجھل استجْھالا ﴿استفعال﴾ بمعنی

جاہل سمجھنا۔

قولہ نکرۃ:۔نکر نکیرا ﴿سمع﴾ بمعنی کسی لفظ کو نکرہ بنانا اور ناکر مناکرۃ ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی مقابلہ کرنا۔انکارا ﴿افعال﴾ انکار کرنا جیسے فھم لہ منکرون

قولہ اشار:۔شار العسل شورا ﴿نصر﴾ بمعنی شہد کے چھتے سے شہد نکالنا اسی سے لفظ شوری ہے بمعنی مشورہ جیسے وامرھم شوری بینھم ۔اشار اشارۃ ﴿افعال﴾ اشارہ کرنا مشاورۃ ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی مشورہ کرنا جیسے وشاورھم فی الامر۔

قولہ حکم:۔حکم حکما ﴿نصر﴾ بمعنی لوٹنا اور حکم یحکم حکمۃ ﴿کرم﴾ بمعنی دانا ہونا۔اسی سے لفظ حکمت ہے بمعنی دانائی۔احکاما ﴿افعال﴾ بمعنی مضبوط کرنا جیسے ثم یحکم اللہ آیاتہ اور تحکیما ﴿تفعیل﴾ بمعنی دوسرے کو فیصل بنانا جیسے حتی یحکموک فیما شجر بینھم ۔تحکما ﴿تفعل﴾ بمعنی زبردستی حکم کرنا اور محاکمۃ ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی آپس میں فیصلہ کرنا اور استحکاما ﴿استفعال﴾ بمعنی مضبوط ہونا۔

قولہ طاعتہ:۔فرمانبرداری جسکی جمع طاعات آتی ہے۔طاع طوعا ﴿نصر﴾ بمعنی خوشی سے فرمانبرداری کرنا جیسے ائتیا طوعا او کرھا ۔اطاع اطاعۃ ﴿افعال﴾ بمعنی خوشی سے فرمانبرداری کرنا جیسے اطیعو اللہ واطیعو الرسول ۔تطوع تطوعا ﴿تفعل﴾ بمعنی خوشی کسی چیز میں زیادتی کرنا نوافل کو تطوع اسلئے کہا جاتا ہے کہ وہ بھی خوشی سے زائد کی جاتی ہیں۔

قولہ غنم:۔غنم غنما ﴿سمع﴾ بمعنی مفت میں حاصل کرنا جیسے واعلموا انما غنمتم من شیئ ۔لفظ غنیمت بھی اسی سے ہے کیونکہ وہ بھی مفت میں حاصل ہوتی

ہے غَنَّمَ تغنیما ﴿تفعیل﴾ بمعنی حصہ سے زائد دینا۔ اغنم اغناما ﴿افعال﴾ بمعنی غنیمت حاصل کرانا اور اغتنما تغنما استغناما ﴿افتعال ،تفعل، استفعال﴾ بمعنی غنیمت سمجھنا لفظ غنم اور شاۃ بکری اور بھیڑ دونوں میں مستعمل ہوتے ہیں لفظ معز بکری کے لئے خاص ہے اور لفظ ضأن بھیڑ کے لئے۔

قولہ اَتْلُوْ:۔تلا تُلُوًّا ﴿نصر﴾ بمعنی تابع ہونا پیچھے پیچھے چلنا جیسے والقمر اذا تلاھا چاند کی قسم جب سورج کی اتباع کرتا ہے اسی سے لفظ تلوٌ ہے بمعنی پیچھے پیچھے چلنا تِلاوۃ بمعنی مطلقا تلاوت کرنا لیکن اب قرآن مجید پڑھنے کے ساتھ خاص ہے جیسے اذا تُتْلٰی علیہمْ آیاتُنا۔

قولہ اَلظَّالِع:۔ظلع یظْلَعُ ظلْعا ﴿فتح﴾ بمعنی لنگڑا ہونا اسی سے لفظ ظالع ہے بمعنی لنگڑانے والا۔

قولہ شَأْو:۔شأ یشنو شأوا ﴿نصر﴾ اور اشتأ یشتئ اشتیاء ﴿افتعال﴾ لغوی معنی آگے بڑھنا اصطلاحی معنی کسی شئ کی انتہا کو پالینا۔

قولہ اَلضَّلِیْع:۔ضلع ضلْعا ﴿فتح﴾ بمعنی ٹیڑھا ہونا اور ضلع ضلْعا ﴿سمع﴾ بمعنی پیدائشی ٹیڑھا ہونا اور ضلاعۃ ﴿کرم﴾ بمعنی مضبوط پسلی والا ہونا اسی سے لفظ ضلیع ہے بمعنی مظبوط پسلیوں والا آدمی اسی سے لفظ ضلْع ہے بمعنی پسلی اضْلع اضْلاعا ﴿افعال﴾ بمعنی جھکانا اور ضلَّع تضْلیعا ﴿تفعیل﴾ بمعنی بوجھل کرنا۔

قولہ اَلِفَ:۔ألف ألفا ﴿سمع﴾ بمعنی مانوس ہونا اور ألَّف تألیفا ﴿تفعیل﴾ بمعنی مانوس کرنا جیسے فالَّف بین قُلُوبکُمْ الف الفا ﴿ضرب﴾ بمعنی ایک ہزار دینار دینا تألَّف تألُّفا ﴿تفعل﴾ بمعنی مرکب ہونا اور ألف ایلافا ﴿افعال﴾

بمعنی کسی کو کسی سے مانوس بنادینا جیسے لایُلف قُریش۔

قولہ کَلِمَتَیْنِ:۔ یہ کلمۃٌ کا تثنیہ ہے اور کلم سے مشتق ہے بمعنی زخمی کرنا کلم کلما ﴿ضرب﴾ بمعنی زخمی کرنا کلّم تکلیما وتکلّم تکلّما ﴿تفعیل و تفعل﴾ بمعنی کلام کرنا جیسے لولا یکلّمنا اللّٰہ او تأتینا آیۃ اور کالم مکالمۃ ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی باہمی گفتگو کرنا۔

قولہ نظم:۔ نظم نظما ﴿ضرب﴾ بمعنی موتیوں کو دھاگے میں پرونا اور ایک لفظ نظام ہے بمعنی وہ دھاگہ جسمیں موتی پروئے جائیں نظّم تنظیما ﴿تفعیل﴾ اور انتظم انتظاما ﴿افتعال﴾ شئ کو ترتیب وار رکھنا۔

قولہ بَیْتًا:۔ اسکے دو معنی آتے ہیں (۱) گھر جسکی جمع بُیُوت آتی ہے (۲) شعر جس کی جمع ابیات آتی ہے بات بیتُوتۃ ﴿ضرب﴾ بمعنی رات گزارنا ابات ابانۃ ﴿افعال﴾ بمعنی رات گزروانا۔

وَاسْتَقَلْتُ مِنْ هٰذَا الْمَقَامِ الَّذِیْ یَحَارُ الْفَهْمُ وَیَفْرُطُ الْوَهْمُ وَیُسْبَرُ غَوْرُ الْعَقْلِ وَتَتَبَیَّنُ قِیْمَةُ الْمَرْءِ فِی الْفَضْلِ وَیَضْطَرُّ صَاحِبُهٗ اِلٰی اَنْ یَّکُوْنَ کَحَاطِبِ لَیْلٍ اَوْ جَالِبِ رِجْلٍ وَخَیْلٍ.

ترجمہ:۔ اور معذرت چاہی میں نے اس مقام سے کہ جس میں حیران رہ جاتا ہے فہم اور سبقت کر جاتا ہے وہم اور آزمائی جاتی ہے اس کے ساتھ عقل کی گہرائی اور ظاہر ہو جاتی ہے مرد کی قیمت فضیلت میں اور مجبور ہو جاتا ہے صاحب تالیف اس بات کی طرف کہ وہ ہو جائے رات کو لکڑی چننے والے کی طرح یا پیدل اور گھڑسوار کو کھینچنے والے کی طرح۔

تشریح: قولہ استقلت:۔ اس میں دو احتمال ہیں (۱) اجوف واوی: قال یقُولُ قولًا سے مشتق ہے لغوی معنی قول طلب کرنا مرادی معنی معافی مانگنا (۲) اجوف یائی: قال

یقیل قیلولۃ سے مشتق ہے لغوی معنی آرام طلب کرنا مرادی معنی معافی مانگنا۔

قولہ یحار :۔حار حیرۃ ﴿سمع﴾ بمعنی حیران ہونا لفظ حیران بمعنی پریشانی ہے اسکی جمع حیاری آتی ہے حیّر تحییرا ﴿تفعیل﴾ بمعنی پریشان کرنا اور تحیّرا ﴿تفعل﴾ بمعنی پریشان ہونا۔

قولہ الفَهْم :۔فہم فہما ﴿سمع﴾ بمعنی سمجھنا۔افہم افہاما اور فہّم تفہیما ﴿افعال و تفعیل﴾ بمعنی سمجھانا جیسے ففہّمناھا سلیمن ۔تفہّم تفہّما ﴿تفعل﴾ بمعنی سمجھنا استفہم استفہاما ﴿استفعال﴾ بمعنی پوچھنا

قولہ یَفْرُطُ:۔فرط فیہ فرطا ﴿نصر﴾ بمعنی تصور کرنا۔کمی کرنا فرط علیہ فرطا ﴿نصر﴾ بمعنی زیادتی کرنا جیسے ان یَّفْرُط علینا اور فرط القومُ فرطا ﴿نصر﴾ بمعنی آگے بڑھنا۔افرط افراطا ﴿افعال﴾ بمعنی زیادتی کرنا۔اور فرّط تفریطا ﴿تفعیل﴾ بمعنی کمی کرنا جیسے مافرّطنا فی الکتب من شئیٍ ۔

قولہ اَلْوَهْم :۔وھم وھما ﴿ضرب﴾ بمعنی خیال کرنا وھم وھما ﴿سمع﴾ بمعنی غلطی کرنا اوْھم ایھاما ﴿افعال﴾ بمعنی وہم میں پڑنا وھّم توھیما ﴿تفعیل﴾ بمعنی وہم میں ڈالنا توھّم توھّما ﴿تفعل﴾ بمعنی خیال کرنا۔

قولہ یَسْبُرُ:۔سبر سبرا ﴿نصر﴾ بمعنی آزمائش کرنا اسی سے ایک لفظ مسبار ہے بمعنی وہ آلہ جس کے ذریعے زخم کی گہرائی معلوم کی جائے۔

قولہ غور:۔بمعنی گہرائی غار غورا ﴿نصر﴾ بمعنی گہرائی معلوم کرنا اسی سے لفظ غار ہے جس کی جمع اغوار آتی ہے۔

قولہ اَلْعَقْل :۔انسان میں اللہ تعالی نے ایک ایسی ذھانت رکھی ہے جس کی وجہ سے وہ سب اشیاء میں غور وفکر کرتا ہے اور یہی ذھانت مکلف ہونے کا مدار ہے اور اسی کا نام عقل ہے عَقل عقلا ﴿ضرب﴾ بمعنی سمجھدار ہونا دوسرا معنی جاننا جیسے فھم لا یعقلون۔ اعقل اعقالا ﴿افعال﴾ بمعنی عقل مند پانا اور عقّل تعقیلا ﴿تفعیل﴾ اور تعقّلا ﴿تفعل﴾ بمعنی سمجھدار ہونا عاقل مُعاقلة ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی دانائی میں مقابلہ کرنا ایک لفظ مِعْقَلہ بمعنی تاوان ہے اور ایک لفظ عِقال ہے بمعنی وہ رسی جس سے اونٹ کے اگلے پاؤں باندھے جائیں۔

قولہ قیمة :۔بمعنی شئ کا وہ نرخ جو بازار میں متعین ہو اس کے بالمقابل ثمن ہے بمعنی شئ کا وہ نرخ جو بائع اور مشتری کے درمیان متعین ہو جس کی جمع اثمان آتی ہے لفظ قیمۃ کی جمع قِیَم آتی ہے لفظ قیمۃ اسم نوع ہے باب قام کا۔

اسم نوع وہ ہے جو فعل کی ہیئت بتلائے اور اسم نوع کا وزن ثلاثی مجرد سے فعلة کے وزن پر آتا ہے جیسے مشی مشْیَة الْحال چلا دھوکہ باز کی چال۔

قولہ یَضْطَر :۔ضرَّ ضرًّا ﴿نصر﴾ بمعنی نقصان دینا اور اضرَّ اضرارا ﴿افعال﴾ وضرَّر تضریرا ﴿تفعیل﴾ بمعنی نقصان پہنچانا اور تضرَّر تضرُّرا ﴿تفعل﴾ واستضرَّ اسْتِضْرارا ﴿استفعال﴾ بمعنی نقصان پہنچنا اور اضْطِرارا ﴿افتعال﴾ بمعنی مجبور ہونا جیسے فمن اضْطُرَّ غیْر باغ وَّلا عاد۔

قولہ حاطب :۔حطب حطْبا ﴿ضرب﴾ بمعنی لکڑیاں جمع کرنا اسی سے لفظ حطب بمعنی ایندھن ہے جیسے فکانُوْ لجھنّم حطبا ۔اختطبَ اختطابا ﴿افتعال﴾ بمعنی لکڑیاں چننا۔

قولہ لیل :۔ بمعنی رات اسکی جمع لیالیْ ،لیائلْ اور لیْلات آتی ہیں اور ایک لفظ

لَيْل بمعنی رات ہے اس کی جمع صرف لیلات آتی ہے۔

فائدہ:۔لَیْل اور لَیْلۃ میں فرق:۔لَیْل نہار کا مقابل ہے اور لَیْلۃ یوم کا مقابل ہے۔

قولہ جالب:۔جلب جلبا ﴿ضرب﴾ بمعنی کھینچنا اور اجلب اجلابا ﴿افعال﴾ جلّب تجلیبا ﴿تفعیل﴾ بمعنی چیخنا، چلانا۔

قولہ رَجُل:۔یہ راجل کی جمع ہے بمعنی پیدل چلنے والا رجل رجلا ﴿سمع﴾ بمعنی پیدل چلنا اسی سے لفظ رِجْل بمعنی پاؤں ہے اور اسی سے لفظ رَجُل بمعنی مرد ہے کیونکہ اول چلنے کا ذریعہ اور دوسرا خود چلنے والا ہے مناسبت ظاہر ہے رجل رجلا ﴿سمع﴾ بمعنی بالوں کو کھولنا اور رجّل ترجیلا ﴿تفعیل﴾ بمعنی کنگھا کرنا

قولہ خَیْل:۔بمعنی گھوڑوں کا گروہ جیسے ومن رباط الخیل اس کی جمع خُیُول اور اخیال آتی ہیں خال خیلا وخیالا ﴿سمع﴾ بمعنی خیال کرنا اور خیّل تخییلا ﴿تفعیل﴾ بمعنی خیال کرنا اختال اختیالا ﴿افتعال﴾ بمعنی متکبر ہونا جیسے کُلُّ مُخْتَالٍ فَخُوْر۔

وَقَلَّمَا سَلِمَ مِكْثَارٌ اَوْ اُقِيْلَ لَهٗ عِثَارٌ فَلَمَّا لَمْ يُسْعِفْ بِالْاِقَالَةِ وَلَا اَعْفٰى مِنَ الْمَقَالَةِ لَبَّيْتُ دَعْوَتَهٗ تَلْبِيَةَ الْمُطِيْعِ وَبَذَلْتُ فِيْ مُطَاوَعَتِهٖ جُهْدَ الْمُسْتَطِيْعِ وَانْشَاْتُ عَلٰى مَا اُعَانِيْهِ مِنْ قَرِيْحَةٍ جَامِدَةٍ وَفِطْنَةٍ خَامِدَةٍ وَرَوِيَّةٍ نَاضِبَةٍ وَهُمُوْمٍ نَاصِبَةٍ خَمْسِيْنَ مَقَامَةً

ترجمہ:۔اور بہت کم محفوظ رہتا ہے زیادہ گفتگو کرنے والا یا بہت کم معاف کی جاتی ہیں اس کی لغزشیں پس جب نہیں پورا ہوا مقصود معافی کے ساتھ اور میں نہیں معاف کیا گیا مقالہ لکھنے سے تو میں نے لبیک کہا اس کی دعوت پر جیسا کہ لبیک کہتا ہے مطیع۔اور خرچ کیا میں نے اس کی اطاعت میں طاقتور مرد کی کوشش کو اور لکھا میں نے اپنی مشقت کے باوجود جمی ہوئی طبیعت سے اور بجھی

ہوئی ذکاوت سے اور گئی ہوئی فکر سے اور رنجیدہ کرنے والے غموں سے (لکھے میں نے) پچاس مقامے۔

تشریح: قولہ قَلَّمَا:۔ ماکانہ ہے قلَّ مُلغی عن العمل ہے قلَّ قلَّة ﴿ضرب﴾ بمعنی تھوڑا ہونا۔ اقلَّ اقلالا ﴿افعال﴾ بمعنی اٹھانا تقلیلا ﴿تفعیل﴾ بمعنی کم کرنا۔

قولہ سلم:۔ سلِم سلاما و سلامة ﴿سمع﴾ بمعنی صحیح سالم ہونا جیسے بقلب سلیم۔ اسلم اسلاما ﴿افعال﴾ بمعنی فرمانبردار ہونا، دین اسلام اختیار کرنا جیسے قال اسلمتُ لربّ العلمین۔ سلَّم تسلیما ﴿تفعیل﴾ بمعنی سلام کرنا جیسے فاذا دخلتُم بُیُوتا فسلِّمُوا علی انفُسکُم اور ماناتسلَّم تسلُّما ﴿تفعل﴾ بمعنی مسلمان بننا۔

قولہ مِکثار:۔ یہ مبالغہ کا صیغہ ہے بمعنی بہت زیادہ بولنے والا کثُر کثرة ﴿کرُم﴾ بمعنی کثیر ہونا کثَّر تکثیرا ﴿تفعیل﴾ بمعنی زیادہ کرنا اکثر اکثارا ﴿افعال﴾ بمعنی بہت لانا استکثر استکثارا ﴿استفعال﴾ بمعنی بہت طلب کرنا، بہت سمجھنا۔ تکاثر تکاثُرا ﴿تفاعل﴾ بمعنی بہت ہونا جیسے الھٰکُمُ التَّکاثُر۔

قولہ عثار:۔ عثُر عثارة ﴿کرُم﴾ اور عثر عُثُورا ﴿نصر﴾ اور عثر عثارا ﴿سمع﴾ بمعنی پھسلنا۔ اور عثر علیہ عُثُورا ﴿نصر﴾ بمعنی کسی شئ پر مطلع ہونا جیسے فان عُثر علی انَّھما استحقَّا اثما اور اعثر اِعثارا ﴿افعال﴾ بمعنی مطلع کرنا جیسے وکذلک اعثرنا علیھم اور عثَّر تعثیرا ﴿تفعیل﴾ بمعنی پھسلانا۔

قولہ لما:۔ لمَّ لمًّا ﴿ضرب﴾ بمعنی جمع کرنا جیسے وتأکلون التُّراث اکلا لمًّا۔ التمَّ التِماما ﴿افتعال﴾ بمعنی زیارت کرنا۔ الَمَّ الماما ﴿افعال﴾

بمعنی چھوٹے گناہوں کا مرتکب ہونا۔

قولہ لم یسعف:۔ سعف سعفا ﴿فتح﴾ بمعنی حاجت پوری کرنا اسعف اسعافا ﴿افعال﴾ بمعنی موافقت کرنا۔

قولہ اعفی:۔ عفا عفوا ﴿نصر﴾ بمعنی مٹنا، مٹانا، بڑھنا، بڑھانا، بچنا، بچانا ۔معنی اول کی مثال عفت دیارُ العلم بمعنی علم کے گھر مٹ گئے معنی ثانی کی مثال قصُّوا الشَّوارب واعفُوا اللُّحی یعنی کٹواؤ مونچھوں کو اور بڑھاؤ داڑھیوں کو اور معنی ثالث کی مثال ویسئلُونک ماذا یُنفقُوْن قُلِ العفو بمعنی بچا ہوا مال اعفی اعفاء ﴿افعال﴾ بمعنی درگزر کرنا۔

قولہ لَبَّیْتُ:۔ لبَّ بالمکان لبًّا ﴿نصر﴾ مقیم ہونا البَّ البابا ﴿افعال﴾ بمعنی اقامت کرنا۔اور لبّی تلبیۃ ﴿تفعیل﴾ بمعنی تلبیہ پڑھنا۔

قولہ دعوتہ:۔ دعا دُعاء ﴿نصر﴾ بمعنی بلانا۔

دَعْوَۃ دُعْوَۃ میں فرق:۔ دعوۃ بمعنی کھانے کے لئے بلانا دعوۃ بمعنی نسب کا دعوی کرنا اور دُعوۃ بمعنی جنگ کے لئے بلانا۔

قولہ بَذَلْتُ:۔ بذل بذلا ﴿نصر﴾ بمعنی خرچ کرنا ابتذل ابتذالا ﴿افتعال﴾ بمعنی خشوع خضوع کرنا تبذَّل تبذُّلا ﴿تفعل﴾ بمعنی ترک زینت کرنا۔

قولہ جھد:۔ جھد جُھدا ﴿فتح﴾ بمعنی کوشش کرنا۔اجتھد اجتھادا ﴿افتعال﴾ کوشش کرنا۔اور جاھد مُجاھدۃ ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی مجاھدہ کرنا جیسے وجاہدُوْ فی اللّٰہِ حقَّ جہادہ۔

فائدہ: جَھد اور جُھد میں فرق:۔ جھد بمعنی کوشش کرنا جُھد بمعنی مشقت ۔

لیکن مولانا اعزازعلیؒ کے ہاں ان میں کوئی فرق نہیں۔

قولہ اعانیہ :۔ عنی عناء ﴿سمع﴾ بمعنی مشقت والا ہونا اور عنا عنوا ﴿نصر﴾ بمعنی ذلیل ہونا جیسے وعنت الْوُجُوْہ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْم اور عنا عناء ۃ ﴿ضرب﴾ بمعنی ارادہ کرنا عانی یُعانیْ مُعاناۃ ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی مشقت اٹھانا۔

قولہ قَرِیْحَۃ :۔ بمعنی طبیعت جسکی جمع قرائح آتی ہے قرح قرحا ﴿فتح﴾ بمعنی زخمی کرنا ایک لفظ قرحٌ بمعنی زخم ہے جیسے انْ یَّمْسَسْکُمْ قرحٌ اسکی جمع قروح آتی ہے۔

قولہ جامدۃ:۔جمد جُمُوْدًا وانْجمد انْجماذا ﴿نصر وانفعال﴾ بمعنی جم جانا

قولہ فطنۃ:۔فطن فُطُوْنًا ﴿نصر﴾ وفطُن فطانۃ ﴿کرُم﴾ وفطِن فطنًا ﴿سمِع﴾ بمعنی تیز فہم ہونا

قولہ خامدۃ:۔خمد خُمُوْدًا ﴿نصر﴾ بمعنی بجھنا، بجھانا جیسے فاِذاہُمْ خامِدُوْن۔ اچانک وہ بجھ کر رہ گئے۔

قولہ رویۃ:۔اسکی اصل میں دو احتمال ہیں (۱) اصل میں رأویۃ تھا ہمزہ کو الف کے ساتھ تبدیل کر کے واؤ سے تبدیل کر دیا رَوْیۃ ہوگیا دوسری واؤ کی حرکت نقل کر کے پہلی واؤ کو دیکر واؤ کو یاء بنا دیا اور پھر یاء کا یا میں ادغام کر دیا۔ اس وقت باب آئیگا رأی رأیا ﴿فتح﴾ بمعنی دیکھنا (۲) اصل میں رویِیۃ تھا یا کا یا میں ادغام کیا تو رویّۃ بن گیا۔ اسوقت باب آئیگا روی ریًّا اور روِی ریًّا ﴿ضرب وسمِع﴾ بمعنی سیراب ہونا یہاں رویّۃ بمعنی فکر ہے۔

قولہ ناضبۃ :۔نضب نُضُوْبًا ﴿نصر﴾ بمعنی خشک ہونا اور نضَب

تنضيبا ﴿تفعیل﴾ بمعنی جذب ہونا۔

قولہ هموم: ۔یہ ھم کی جمع ہے بمعنی حزن وغم۔ ھمَّ همًّا ﴿نصر﴾ بمعنی غمگین کرنا اور اگر اسکا صلہ بہ ہو تو پھر معنی ہوگا ارادہ کرنا جیسے ولقد همَّت به ۔اهتمَّ اهتماما ﴿افتعال﴾ بمعنی قصد کرنا۔

قولہ خمسین: ۔خمس خمسا ﴿نصر﴾ بمعنی پانچواں ہونا اور خمَّس تخميسا ﴿تفعیل﴾ بمعنی پانچ بنانا اخمس اخماسا ﴿افعال﴾ بمعنی پانچ ہونا لفظ خُمُسٌ اور خُمُسٌ بمعنی پانچواں حصہ اسکی جمع خُمُوس واخماس آتی ہیں

تَحْتَوِیْ عَلٰی جَدِّ الْقَوْلِ وَهَزْلِهٖ وَرَقِیْقِ اللَّفْظِ وَ جَزْلِهٖ وَغُرَرِ الْبَیَانِ وَدُرَرِهٖ وَمُلَحِ الْاَدَبِ وَنَوَادِرِهٖ اِلٰی مَاوَ شَّحْتُهَا بِهٖ مِنَ الْاٰیَاتِ وَمَحَاسِنِ الْکِنَایَاتِ وَرَصَّعْتُهٗ فِیْهَا مِنَ الْاَمْثَالِ الْعَرَبِیَّةِ وَلَطَائِفِ الْاَدَبِیَّةِ وَ الْاَحَاجِی النَّحْوِیَّةِ وَالْفَتَاوَی اللُّغَوِیَّةِ وَالرَّسَائِلِ الْمُبْتَکِرَةِ وَالْخُطَبِ الْمُحَبَّرَةِ وَالْمَوَاعِظِ الْمُبْکِیَةِ وَالْاَضَاحِیْکِ الْمُلْهِیَةِ مِمَّا اَمْلَیْتُ جَمِیْعَهٗ عَلٰی لِسَانِ اَبِیْ زَیْدِنِ السُّرُوْجِیْ۔

ترجمہ:۔ جو شامل ہیں یقینی باتوں پر اور مذاق والی باتوں پر، باریک اور موٹے الفاظ پر اور روشن بیانوں پر اور بیان کے موتیوں پر اور ادب کی نکتہ سنجیوں پر اور اس کے نوادرات پر یہاں تک کہ مزین کیا میں نے انکو قرآنی آیات کے ساتھ اور خوبصورت کنایوں کے ساتھ اور جوڑا میں نے اس کو اس مقامے میں عربی مثالوں سے اور ادبی نکتوں سے اور نحوی پہیلیوں سے اور لغوی مسائل سے اور جدید رسالوں سے اور مزین خطبوں سے اور رلا دینے والے وعظوں سے اور مزاحیہ خوش طبعی کی باتوں سے یہ سب کچھ ان سے ہے کہ لکھا میں نے اس سب کو ابوزید سروجی کی زبان پر۔

تشریح:قولہ تحتوی:۔حوی حواية ﴿ضرب﴾ بمعنی شامل ہونا اور احتوی احتواء ﴿افتعال﴾ بمعنی شامل ہونا۔

قولہ جد:۔جدَّ جدًّا ﴿ضرب﴾ بمعنی بزرگ ہونا اور اگر مصدر جدا ہو تو معنی ہوگا کوشش کرنا اور جدَّة ﴿ضرب﴾ ہو تو معنی ہوگا نیا ہونا اور جدَّد تجديدا ﴿تفعيل﴾ اور اجدَّ اجذادا ﴿افعال﴾ نیا کرنا اور تجدُّدا ﴿تفعل﴾ اور استجدادا ﴿استفعال﴾ بمعنی نیا ہونا اور جدّ بمعنی دادا جسکی جمع اجداد آتی ہے ایک لفظ جدَّة ہے بمعنی دادی جسکی جمع جدَّاة آتی ہے ایک لفظ جدّ ہے بمعنی حصہ اور ایک لفظ جد ہے بمعنی کوشش اور یہاں جد بمعنی حق اور واقعی باتیں ہیں۔

قولہ ھزلہ:۔ھزل ھزلا ﴿سمع﴾ بمعنی لاغر ہونا اور ھزل ھزلا ﴿ضرب﴾ بمعنی مذاق کرنا جیسے انّهٗ لقولٌ فصلٌ وما هو بالهزل.

قولہ رقیق:۔رقَّ رقَّة ﴿ضرب﴾ بمعنی باریک ہونا۔ پتلا ہونا اسی سے ایک لفظ رقّ ہے بمعنی وہ پتلا چمڑا جس پر لکھا جائے جیسے فِیْ رقٍّ مَّنْشُوْرٍ. رقَّق ترقيقا اور ارقَّ ارقاقا ﴿تفعيل، افعال﴾ بمعنی باریک کرنا ترقُّقا اور استرقاقا ﴿تفعل﴾ اور ﴿استفعال﴾ بمعنی باریک ہونا۔

قولہ اللفظ:۔لفظ لفظا ﴿ضرب﴾ بمعنی پھینکنا اور تلفَّظ تلفُّظا ﴿تفعل﴾ بمعنی بولنا۔

قولہ جزلہ:۔جزُل جزالا وجزالة ﴿کرم﴾ بمعنی بڑا ہونا یہاں فصاحت کے معنی میں ہے اور اجزل اجزالا ﴿افعال﴾ بمعنی عطیہ دینا۔

قولہ غرر:۔یہ غُرَّة کی جمع ہے لغوی معنی وہ سفیدی جو گھوڑے کی پیشانی میں ہوتی ہے اور

اب اسکو ہر اچھی چیز کے لئے استعمال کیا جاتا ہے غرّ غُرُوْرا ﴿نصر﴾ بمعنی دھوکہ دینا جیسے ماغرّك بربّك الكريم۔ اور غرّ غرارا ﴿سمع﴾ بمعنی شریف ہونا غرّ غرارة ﴿ضرب﴾ بمعنی ناتجربہ کار ہونا۔

قولہ درره:۔ عند البعض یہ دُرَّة کی جمع ہے اور عند البعض یہ دُرّ کی جمع ہے اور دُرّ دُرَّة کی جمع ہے بمعنی موتی۔ درّ درًّا ﴿ضرب﴾ بمعنی بہہ پڑنا جیسے يرسلُ السَّماء علينكُمْ مدرارا اور اسی سے ایک لفظ درّ ہے بمعنی دودھ اور خیر کثیر۔

قولہ ملح:۔ یہ ملحة کی جمع ہے بمعنی نمک ملح ملحا ﴿فتح﴾ بمعنی نمک ڈالنا۔ ملُح ملاحة ﴿کرم﴾ نمکین ہونا جیسے هذا ملحٌ أجاج۔

قولہ نوادره:۔ یہ نادرة کی جمع ہے بمعنی قلیل الوقوع۔ ندر نُدُوْرا ﴿نصر﴾ بمعنی کم واقع ہونا۔

قولہ وشحتها:۔ وشّح توشيحا ﴿تفعيل﴾ بمعنی مزین کرنا اور توشّح توشُّحا ﴿تفعل﴾ بمعنی مزین ہونا اسکا مجرد مستعمل نہیں۔

قولہ الأيات:۔ یہ آیة کی جمع ہے بمعنی نشانی اسکا باب مستعمل نہیں۔

قولہ مَحَاسِن:۔ یہ خلاف قیاس حُسن کی جمع ہے حسُن حُسنا ﴿کرم، نصر﴾ بمعنی اچھا ہونا جیسے وانْ تُصبهُمْ حسنة حسَّن تحسينا ﴿تفعيل﴾ اچھا کرنا احسن احسانا ﴿افعال﴾ کسی کو اچھی چیز دینا۔

قولہ الكنايات:۔ یہ کنایة کی جمع ہے بمعنی اشارہ کرنا کنا كناية ﴿نصر﴾ اشارہ کرنا اور كنى كُنيَة ﴿ضرب﴾ کنیت کا ذکر کرنا اور كنّى تكنية ﴿تفعيل﴾ بمعنی کنیت رکھنا۔ اكنى اكناء ﴿افعال﴾ کنیت والا ہونا۔

قولہ رصعته:۔ رصع رصعا ﴿فتح﴾ اقامت کرنا اور رصع به رُصُوعًا ﴿سمع﴾ چپکنا۔ رصّع ترصیعا ﴿تفعیل﴾ موتیوں کا جڑنا۔

قولہ اَلْاَمْثَال:۔ جیسے وتلک الامثال نضربها للناس لعلّهم یتفکّرُوْن ۔ یہ مثل کی جمع ہے بمعنی نظیر مثل مُثُوْلا ﴿نصر﴾ مانند ہونا مثُل مثالة ﴿کرُم﴾ فضیلت والا ہونا امثل امثالا ﴿افعال﴾ کسی کی مانند بنانا مثّل تمثیلا ﴿تفعیل﴾ بمعنی بیان کرنا۔

قولہ اَلْعَرَبِیَّة:۔ یہ عرب کی طرف منسوب ہے عرُب عربًا عرابة ﴿کرُم﴾ عربی میں کلام کرنا اور اعرب اعرابا ﴿افعال﴾ ظاہر کرنا اور تعرّب تعرُّبا ﴿تفعل﴾ بمعنی عربوں کے اخلاق اختیار کرنا۔

قولہ اللطائف:۔ یہ لطیفۃ کی جمع ہے بمعنی عمدہ اور باریک بات یعنی نکتہ۔ لطُف لطافة ﴿کرُم﴾ بمعنی باریک ہونا لطف لُطفا ﴿نصر﴾ مہربان ہونا لطّف تلطیفا ﴿تفعیل﴾ بمعنی نرمی کرنا الطف الطافا ﴿افعال﴾ مہربانی کرنا۔

قولہ اَلْاَحَاجِیُ:۔ یہ اُحجیة کی جمع ہے بمعنی پہیلی۔ حجّ حجًّا ﴿نصر﴾ ٹھہرنا۔ حجی حجا ﴿سمع﴾ بمعنی فریفتہ ہونا حاجی مُحاجاة ﴿مفاعلہ﴾ ایک دوسرے کو پہیلیاں دینا۔ ایک لفظ حجی بمعنی عقل اور کنارہ ہے اور ایک لفظ حجی بمعنی وادی کا موڑ ہے۔

قولہ النحویة:۔ یہ نحو کی طرف منسوب ہے نحا نحوا ﴿نصر﴾ ارادہ کرنا انحی انحاء ﴿افعال﴾ اعتماد کرنا اور نحّی تنحیة ﴿تفعیل﴾ جدا کرنا تنحّی تنحّیا ﴿تفعل﴾ دور ہونا۔

قوله الفتاوى:۔ یہ فتوی کی جمع ہے بمعنی وہ حکم جو مفتی صاحب صادر کریں فتا فتوا ﴿نصر﴾ جوانی میں بھر جانا فتی فتا ﴿سمع﴾ بمعنی جوان ہونا اسی سے ایک لفظ فتی بمعنی جوان ہے۔ جسکی جمع فتیة اور فتیان آتی ہیں جیسے إذ اوى الفتية الى الكهف ۔اور جیسے وقال لفتيانه۔ افتى افتاء ﴿افعال﴾ فتوی دینا جیسے افتونى فى امرى۔ استفتى إستفتاء ﴿استفعال﴾ بمعنی فتوی پوچھنا جیسے ويستفتونك فى النساء۔

قوله اللغوية:۔ یہ لغت کی طرف منسوب ہے بمعنی ہر قوم کی وہ کلام مصطلح جس سے اپنے مقاصد کو ظاہر کیا جائے لغا لغوا ﴿نصر﴾ بیکار ہونا جیسے لايسمعون فيها لغوا ولا كذابا۔ الغى الغاء ﴿افعال﴾ باطل کرنا۔

قوله المبتكرة:۔ بكر بكورا وابكر إبكارا وبكر تبكيرا ﴿نصر، افعال، تفعيل﴾ بمعنی جلدی کرنا۔ ابتكر ابتكارا ﴿افتعال﴾ تیار ہونا۔

قوله الخطب:۔ خطب خطابة ﴿نصر﴾ وعظ کرنا اور خطب خطبة ﴿نصر﴾ منگنی کرنا جیسے ولاجناح عليكم فيما عرضتم به من خطبة النساء۔ خطب خطابة ﴿كرم﴾ واعظ ہونا اور خطب خطبا ﴿سمع﴾ دھندا ہونا

قوله المحبرة:۔ حبر حبرا ﴿نصر﴾ مزین کرنا۔ حبر حبورا ﴿سمع﴾ مزین ہونا حبر تحبيرا ﴿تفعيل﴾ مزین کرنا۔

قوله المواعظ:۔ یہ موعظة کی جمع ہے بمعنی نصیحت جیسے قد جاء تكم موعظة من ربكم۔ وعظ وعظا ﴿ضرب﴾ نصیحت کرنا جیسے يعظكم لعلكم تذكرون۔ ایک لفظ وعظ بمعنی واعظ کا کلام ہے اسکی جمع واعظات آتی ہے۔

قولہ المبکیۃ :۔بکی بُکاء ﴿ضرب﴾ بمعنی رونا جیسے فلیضحکوا قلیلا وّلیبکوا کثیرا۔ابکی ابکاء ﴿افعال﴾ وبکی تبکیۃ ﴿تفعیل﴾ کسی کو رلانا۔

قولہ اَلاَضاحِیک :۔یہ اُضحُوکۃ کی جمع ہے بمعنی وہ چیز جس پر ہنسی آئے ضحک ضحکا ﴿سمع﴾ ہنسنا جیسے منہم تضحکون ۔اور اضحک اضحاکا ﴿افعال﴾ ہنسانا جیسے وانہ ھو اضحک وابکی۔

قولہ الملھیۃ :۔لھا لھوا ﴿نصر﴾ کھیلنا جیسے وما الحیوۃ الدنیا الا لعب وّلھو اور الھی الھاء ﴿افعال﴾ غافل ومشغول کرنا جیسے الھکم التکاثر۔

قولہ املیت :۔املی یُملی املاء ﴿افعال﴾ بمعنی مہلت دینا جیسے واُملی لھم انّ کیدی متین بول کر لکھوانا۔ملا ملوا ﴿نصر﴾ تیز چلنا۔

وَاَسْنَدْتُ رِوَايَتَهُ اِلَى الْحَارِثِ بْنِ هَمَّامٍ نِ الْبَصْرِيّ وَمَا قَصَدْتُ بِالْاِحْمَاضِ فِيْهِ اِلَّا تَنْشِيطَ قَارِئِيْهِ وَتَكْثِيْرَ سَوَادِ طَالِبِيْهِ وَلَمْ اُوْدِعْهُ مِنَ الْاَشْعَارِ الْاَجْنَبِيَّةِ اِلَّا بَيْتَيْنِ فَذَّيْنِ اَسَّسْتُ عَلَيْهِمَا بِنْيَةَ الْمَقَامَةِ الْحُلْوَانِيَّةِ وَاُخْرَيَيْنِ تَوْأَمَيْنِ ضَمَّنْتُهُمَا خَوَاتِمَ الْمَقَامَةِ الْكَرَجِيَّةِ وَمَا ذَالِكَ فَخَاطِرِيْ اَبُوْ عُذْرِهٖ وَمُقْتَضِبُ حُلْوِهٖ وَمُرِّهٖ وَهٰذَا مَعَ اِعْتِرَافِيْ بِاَنَّ الْبَدِيْعَ رَحِمَهُ اللّٰهُ سَبَّاقُ غَايَاتٍ وَصَاحِبُ اٰيَاتٍ.

ترجمہ:۔اور نسبت کی میں نے اس کی روایت کرنے کی حارث بن ہمام بصری کی طرف اور نہیں قصد کیا میں نے ایک طریقے سے دوسرے کی طرف منتقل ہونے سے اس میں ؒ راس کے پڑھنے والوں میں نشاط (خوش کرنا) پیدا کرنا۔اور اس کے طالب علموں کی جماعت کو زیادہ کرنا۔اور نہیں ودیعت رکھا میں نے اس میں اشعار اجنبیہ سے مگر دو بیت جو جدا جدا بیت بنیاد رکھی میں نے ان

دونوں پر مقامۂ حلوانیہ کی بنیاد رکھنا اور دو دوسرے بیت جو جڑواں ہیں ملایا میں نے ان دونوں کو مقامۂ گرجیہ کے آخر میں۔ اور جو کچھ اس کے سوا ہے پس میرا ذہن اس کا صانع ہے اور میرا ذہن کاٹنے والا ہے اس کے میٹھے اور اس کے کڑوے کو اور یہ بات باوجود میرے اعتراف کرنے کے کہ بیشک بدیع الزمان رحمت کرے اس پر اللہ تعالیٰ، انتہائی سبقت کرنے والا ہے اور بہت ایوارڈ حاصل کرنے والا ہے۔

تشریح:قولہ اَسْنَدْتُ:۔ سند یسنُدُ سندا ﴿نصر﴾ سنَّدیُسنِّدُ تسنیدا ﴿تفعیل﴾ اِستَنَدَ اِستِنادا ﴿افتعال﴾ بمعنی اعتماد کرنا اور اَسنَدَ اِسنادا ﴿افعال﴾ بمعنی نسبت کرنا۔

قولہ قصدت:۔ قصد قصدا ﴿ضرب﴾ ارادہ کرنا اور میانہ روی اختیار کرنا جیسے واقصد فی مشیک اور جیسے فمنہم ظالم لنفسہ ومنہم مُقتصد۔ اِقتصد اِقتصادا ﴿افتعال﴾ میانہ روی اختیار کرنا۔

قولہ بالاحماض:۔ حمض حُمُضا ﴿ضرب﴾ حمضا ﴿سمع﴾ حمض حُمُوضا ﴿نصر﴾ بمعنی کھٹا ہونا حمَّض تحمِیضا ﴿تفعیل﴾ کھٹا کرنا اور احمض اِحماضا ﴿افعال﴾ دلچسپ گفتگو یعنی مذاق کرنا۔

قولہ تنشیط:۔ نشط نشطا ﴿ضرب﴾ نکلنا اور گرہ کھولنا جیسے والنشطت نشطا۔ نشِط نشَطا ﴿سمع﴾ خوش ہونا انشاط انشاطا ﴿افعال﴾ ونشَّط تنشیطا ﴿تفعیل﴾ چست بنانا، خوش کرنا اور تنشَّط تنشُّطا ﴿تفعل﴾ ہشاش بشاش ہونا۔

قولہ قارِئیہ:۔ قرأ قرأ ﴿فتح﴾ جمع کرنا اور قراءۃ قُرآنا ﴿فتح﴾ پڑھنا جیسے فاذا قرأناہُ فاتَّبِعْ قُرآنہ۔

قولہ لم اودعه:۔ودع ودعا ﴿فتح﴾ چھوڑنا اودع ایداعا ﴿افعال﴾ امانت رکھنا اسی سے لفظ ودیعة بمعنی امانت ہے جسکی جمع ودائع آتی ہے ودّع تودیعا ﴿تفعیل﴾ الوداع کہنا، رخصت کرنا، چھوڑنا جیسے ما ودّعک ربّک وماقلی۔

قولہ الاشعار :۔یہ شعر ،شعر دونوں کی جمع ہے شعر یشعُرُ شُعُورا ﴿نصر﴾ کسی باریک بات کو معلوم کرنا جیسے وانتُم لاتشعُرُون۔اشعر اشعارا ﴿افعال﴾ معلوم کرانا، جتلانا۔

قولہ الاجنبية:۔یہ اَجنَبُ کی طرف منسوب ہے بمعنی بہت دور جنب جنبا ﴿نصر﴾ بمعنی دور کرنا جیسے واجنُبنی وبنیَّ ان نَّعبُد الاصنام جنب جنابة ﴿نصر، ضرب، سمع﴾ دور ہونا اور جنَّب تجنیبا ﴿تفعیل﴾ اور اجتنابا ﴿افتعال﴾ جیسے ان تجتنبُوا کبائر ما تُنھوْن عنہُ اور تجنَّبا ﴿تفعل﴾ اور تجانُبا ﴿تفاعل﴾ بمعنی دور ہونا اور اجنابا ﴿افعال﴾ دور کرنا

قولہ فَذَّيْنِ:۔یہ فذّ کا تثنیہ ہے بمعنی اکیلا۔اسکی جمع فُذُوذ اور افذاذ آتی ہیں فذَّ فذًّا ﴿نصر﴾ اکیلا ہونا۔

قولہ اَسَّسْتُ:۔أسَّ أسًّا ﴿نصر﴾ اور أسَّس تأسیسا ﴿تفعیل﴾ بنیاد رکھنا جیسے افمنْ اسَّس بُنیانہ اور تأسَّس تأسُّسا ﴿تفعل﴾ بنیاد بن جانا۔

قولہ بنية:۔بمعنی بنیاد اسکی جمع بُنن اور بنن آتی ہیں بنی بناءً وبُنیة ﴿ضرب﴾ تعمیر کرنا جیسے والسَّماء وما بناھا۔

قولہ آخرين :۔یہ آخر کا تثنیہ ہے جسکی جمع آخرُوْن اور مؤنث اُخری جسکی جمع اُخریات آتی ہے اخَّر تأخیرا ﴿تفعیل﴾ مؤخر کرنا جیسے بما قدَّم واخَّر۔تأخَّرا

﴿تفعل﴾ مؤخر ہونا جیسے ما تقدّم من ذنبک وما تأخّر اِستأخّر أستیخارا ﴿استفعال﴾ مؤخر سمجھنا۔

قولہ توأمین:۔ یہ توأم کا تثنیہ ہے جسکی جمع توائم آتی ہے توأمین ان دو بچوں کو کہا جاتا ہے جو ایک ہی حمل سے پیدا ہوئے ہوں اسکا باب مستعمل نہیں۔

قولہ ضمنتهما:۔ضمن ضمانا ﴿سمع﴾ بمعنی ضامن ہونا۔ضمّن تضمینا ﴿تفعیل﴾ ملانا اور تضمّنا ﴿تفعل﴾ کسی کو ضمن میں لینا۔

قولہ عدا:۔عدا عدوا ﴿نصر﴾ اور تعدّی تعدّیا ﴿تفعل﴾ تجاوز کرنا جیسے ومن یّعص اللّٰہ ورسولہٗ ویتعدّ حدودہ ۔لفظ عدوٌ باب نصر سے ہے بمعنی دشمن جسکی جمع اعداء آتی ہے اور عدّی تعدیة ﴿تفعیل﴾ چھوڑ دینا، متعدی بنانا۔

قولہ فخاطری:۔خطر خُطُورًا ﴿نصر﴾ کھٹکنا۔خطر خطرًا ﴿ضرب﴾ حرکت دینا کرنا خطُر خُطُورة خطارة ﴿کرُم﴾ عالی المرتبہ ہونا لفظ خاطر بمعنی قلب ۔اور قلب کو تینوں بابوں سے مناسبت ہے کیونکہ اس میں چیزیں کھٹکتی ہیں اور حرکت بھی کرتا ہے اور عالی المرتبہ بھی ہے اور یہاں خاطر مجازاً ذہن کے معنی میں ہے۔

قولہ أبُوْ عُذْرِہ:۔عورت کے اس خاوند کو کہا جاتا ہے جو اسکا پردہ بکارت زائل کرے اور یہ صانع اول کے معنی میں بھی آتا ہے یہاں یہی معنی مراد ہے۔

قولہ مقتضب:۔قضب قضبا ﴿ضرب﴾ کاٹنا کما فی الحدیث انّ النّبیّ ﷺ کان إذا رأی فی ثوب تضلیبا قضبہ ۔اِقتضابا ﴿افتعال﴾ کاٹنا اِقتضب الکلامُ اِقتضابا بمعنی فی البدیہ بولنا۔

قولہ حلوہ:۔حلِیَ حلًا حُلُوًّ حلاوة وحُلوا ﴿سمع، کرُم، نصر﴾ میٹھا

ہونا۔ اخلی اخلاء ﴿افعال﴾ استخلاء ﴿استفعال﴾ میٹھا بنانا۔

قولہ مرہ: ۔مرّ مرارۃ ﴿سمع﴾ کڑوا ہونا مرّ مُرُوراً ﴿نصر﴾ گزرنا جیسے واذا مرُّوا باللّغو مرُّوا کراما

قولہ سباق: ۔ سبق سبقا ﴿ضرب، نصر﴾ آگے بڑھ جانا جیسے فالسّبقت سبقا۔ اسبق اسباقا ﴿افعال﴾ سبقت کرنا۔ استباقا ﴿افتعال﴾ ایک دوسرے سے آگے بڑھنا جیسے انّا ذھبنا نستبق۔ سابق مُسابقۃ ﴿مفاعلہ﴾ دوڑ میں مقابلہ کرنا۔ تسابقا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے سے آگے بڑھنا۔ لفظ سبّاق اسم مبالغہ کا صیغہ ہے جسکے معنی ہیں بہت سبقت کرنے والا۔

قولہ غایات: ۔ یہ غایۃ کی جمع ہے بمعنی شئ کی انتہاء اسکا باب مستعمل نہیں۔

وَاَنَّ الْمُتَصَدِّیْ بَعْدَهٗ لِاِنْشَاءِ مَقَامَةٍ وَلَوْ اُوْتِیَ بَلَاغَةَ قُدَامَةَ لَایَغْتَرِفُ اِلَّامِنْ فُضَالَتِهٖ وَلَا یَسْرِیْ ذَالِکَ الْمَسْرٰی اِلَّا بِدَلَالَتِهٖ وَلِلّٰهِ دَرُّ الْقَائِلِ۔

فَلَوْ قَبْلَ مَبْکَاهَا بَکَیْتُ صَبَابَةً بِسُعْدٰی شَفَیْتُ النَّفْسَ قَبْلَ التَّنَدُّمِ

وَلٰکِنْ بَکَتْ قَبْلِیْ فَهَیَّجَ لِی الْبُکَا بُکَاهَا فَقُلْتُ الْفَضْلَ لِلْمُتَقَدِّمِ

وَاَرْجُوْ اَنْ لَّا اَکُوْنَ فِیْ هٰذِهِ الْهَذْرِ الَّذِیْ اَوْرَدْتُهٗ وَالْمَوْرِدِ الَّذِیْ تَوَرَّدْتُهٗ کَالْبَاحِثِ عَنْ حَتْفِهٖ بِظِلْفِهٖ.

ترجمہ:۔ اور تحقیق درپے ہونے والا اس کے بعد کسی مقامہ کے لکھنے کے، اگر چہ دیا گیا ہو قدامہ جیسی فصاحت و بلاغت، نہیں چلو بھر سکتا مگر بدیع الزمان کے بچے ہوئے پانی سے اور نہیں چل سکتا اس راستے پر مگر اس کی دلالت و راہنمائی کے ساتھ۔ اور اللہ کے لئے بھلائی ہو کہنے والے کے لئے (کیا ہی خوب کہا ہے کہنے والے نے)۔

پس اگر اس کے رونے سے پہلے میں رو پڑتا از روئے عشق کے
سعدی کے ساتھ تو شفا دیتا میں اپنے نفس کو ندامت سے پہلے پہلے
لیکن رو پڑی وہ مجھ سے پہلے پس برانگیختہ کیا میرے لئے رونے کو
اس کے رونے نے پس میں نے کہا فضیلت پہلے کے لئے ہے

اور میں امید کرتا ہوں یہ کہ نہیں ہونگا میں اس فضول گوئی میں جسمیں میں پڑ چکا ہوں اور اس گھاٹ میں جسمیں میں اتر چکا ہوں، مثل کریدنے والے کے اپنی موت کو اپنے کھروں کے ساتھ۔

تشریح: قولہ المتصدی:۔اس میں دو احتمال ہیں (۱) ناقص یائی صدیا سے مشتق ہے صدی صدیا ﴿سمع﴾ سخت پیاسا ہونا تصدیا ﴿تفعل﴾ بمعنی درپے ہونا جیسے فانت لہٗ تصدّی۔

(۲) مضاعف ثلاثی صدّد سے مشتق ہے یعنی اصل میں مُتصدِّدٌ تھا تو دوسری دال کو یاء سے تبدیل کر دیا جیسا کہ تقضّی اور تضنّی میں جو اصل میں تقضّض اور تضنّن تھے تو یہاں بھی دوسرے حرف کو یاء سے تبدیل کر کے الف سے بدل دیا بمعنی قریب ہونا اور تفعل بمعنی قرب اختیار کرنا یہ معنی اس مادے سے مجرد میں مستعمل نہیں البتہ دوسرے معانی میں اسی مادہ کا مجرد مستعمل ہے صدّ صُدُوْدًا ﴿نصر﴾ روکنا جیسے وصدَّہُمْ عن السَّبیل اور صدَّ صدًّا ﴿ضرب﴾ چیخنا، پکارنا۔

قولہ اوتی:۔اتی اتیا واتی اُتوۃ ﴿ضرب، نصر﴾ لانا، آنا۔

قولہ بلاغۃ:۔بُلُوْغا ﴿نصر﴾ پہنچنا جیسے فلمّا بلغ معہُ السَّعی۔بلاغۃ ﴿کرُم﴾ بمعنی فصیح ہونا۔ابلاغا ﴿افعال﴾ وتبلیغا ﴿تفعیل﴾ پہنچانا جیسے یاایُّہاالرَّسُوْلُ بلِّغْ ماانُزل الیک منْ رَّبّک۔

قولہ قدامۃ:۔**فائدہ:**۔اسکا نام ابوالولید جعفر ہے اور یہ عرب کا ایک فصیح شاعر تھا جو اپنی بلاغت

میں تنہا اور ضرب المثل تھا۔ اور اس کی ایک کتاب بھی ہے جس کا نام سر البلاغہ ہے اور یہ فن بلاغت میں ضرب المثل ہے

قولہ لا یغترف :۔غُرفا ﴿ضرب﴾ بمعنی کاٹنا اغترافا ﴿افتعال﴾ چلو بھرنا جیسے اَلّا من اغترف غُرفة بیدہ۔

قولہ یسری :۔ سری سرْیا ﴿ضرب﴾ رات کیوقت چلنا اسراء ﴿افعال﴾ رات کے وقت سیر کرانا جیسے سُبْحٰنَ الَّذِیْ اسری بعبدہ لیلا۔ مسری اسم ظرف بمعنی رات کو چلنے کی جگہ۔

قولہ بدلالته :۔دلّ دلالة ﴿نصر﴾ راہنمائی کرنا جیسے مادلّهم علی موته الّا دابّة الارض۔

قولہ صبابة :۔صبّ صبًا ﴿نصر﴾ بمعنی پانی انڈیلنا جیسے انّا صببنا الماء صبًّا۔ صبّ صبابة ﴿سمع﴾ کسی کی طرف میلان کرنا مرادی معنی عشق لڑانا۔

قولہ شفیت :۔شفی شفاء ﴿ضرب﴾ شفاء دینا جیسے ویشف صُدُوْر قوْم مُؤمنیْن اشفی اشفاء ﴿افعال﴾ واستشفی استشفاء ﴿استفعال﴾ شفاء مانگنا۔

قولہ فَهَيَّجَ:۔هاج هیاجا ﴿ضرب﴾ برانگیختہ کرنا هیّج تهییجا ﴿تفعیل﴾ برانگیختہ کرنا۔

قولہ المتقدم :۔قدم قُدُوْما ﴿نصر﴾ آگے چلنا۔ قدم قُدُوْما ﴿سمع﴾ سفر سے واپس آنا۔ قدُم قدامة ﴿کرُم﴾ پرانا ہونا۔ قدّم تقدیما ﴿تفعیل﴾ آگے کرنا۔ جیسے لاتُقدِّمُوْا بیْن یدَی الرَّسُوْلِ۔ اقْداما ﴿افعال﴾ تقدُّما ﴿تفعل﴾

واستقداما ﴿استفعال﴾ بمعنی آگے بڑھنا جیسے لایستأخرون ساعة ولایستقدمون۔

قولہ ارجو:۔رجا رجوًا ﴿نصر﴾ امید کرنا،خوف کرنا جیسے وترجون من اللّٰہ مالایرجون۔رجی رجا ﴿سمع﴾ کلام سے رک جانا۔ارجی ارجاء ﴿افعال﴾ مؤخر کرنا ترجیة ﴿تفعیل﴾ وترجیا ﴿تفعل﴾ وارتجاء ﴿افتعال﴾ بمعنی امید کرنا۔

قولہ کالباحث:۔بحث بحثا ﴿فتح﴾ کھود کرید کرنا جیسے فبعث اللّٰہ غرابا یبحث فی الارض ۔خدا نے کوا بھیجا جو زمین کو کریدنے لگا۔ابحث ابحاثا ﴿افعال﴾ وتبحیثا ﴿تفعیل﴾ ومباحثة ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی باہم گفتگو کرنا، بحث کرنا۔تباحثا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے سے بحث کرنا تبحثا ﴿تفعل﴾ وابتحاثا ﴿افتعال﴾ واستبحاثا ﴿استفعال﴾ بمعنی تفتیش کرنا۔

قولہ حتفہ:۔بمعنی موت جسکی جمع حُتُوف آتی ہے یہ اسم جامد ہے۔

قولہ بِظَلْفِہٖ:۔بمعنی کھر بھینس گائے بکری ھرن جسکا بھی ہو اسکی جمع اظلاف آتی ہے اور اونٹ اور گدھے اور خچر کے کھروں کو خف کہا جاتا ہے اور فرس کے کھر کو حافر کہا جاتا ہے جسکی جمع حوافر آتی ہے اور پرندوں کے ناخنوں کو مخلب کہا جاتا ہے ظلف ظلفا ﴿ضرب﴾ کھر مارنا۔اظلافا ﴿افعال﴾ وتظلیفا ﴿تفعیل﴾ بمعنی دور کرنا۔

فائدہ:۔کالباحث عن حتفہ بظلفہ: مثل اس جانور کے جو کھودنے والا ہو اپنی موت کو خود اپنے کھر (پیر) سے۔یہ ضرب المثل ہے یعنی وہ شخص جو اپنی تئیں موت کی گھاٹ اترے۔ جسکا پس منظر یوں ہے کہ ایک آدمی بکری کو ذبح کرنا چاہتا تھا مگر اس کے پاس چھری موجود نہ تھی

اتفاقا بکری نے اپنے کھروں سے زمین کریدنا شروع کی تو نیچے سے ایک چھری نکلی چنانچہ اسی چھری سے وہ بکری ذبح کردی گئی جس سے یہ محاورہ بن گیا۔ اسی معنی میں ہے کالباحث عن المدیۃ۔ مدیہ اسکا اردو میں معنی چھری ہے۔ اور اردو میں بھی مشہور ہے کہ اپنے پاؤں میں کلہاڑی مارنا یہ مثال اس وقت دیتے ہیں جب آدمی اپنی ھلاکت کا خود سبب بنا ہو۔

وَالْجَادِعَ مَارِنَ اَنْفِهٖ بِكَفِّهٖ فَالْحَقُّ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ هُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا

ترجمہ:۔ اور مثل کاٹنے والے کے اپنے ناک کے بانسے کو اپنے ہاتھ کے ساتھ۔ پس میں لاحق کیا جاؤں ان لوگوں کے ساتھ جو خسارے میں ہیں از روئے اعمال کے وہ لوگ کہ ضائع ہوگئی ہے انکی کوشش دنیاوی زندگی میں حالانکہ وہ لوگ گمان کررہے ہیں کہ وہ اچھا کام کررہے ہیں۔

تشریح: قولہ اَلْجَادِع:۔ جدعا ﴿فتح﴾ کاٹنا۔ تجدیعا ﴿تفعیل﴾ بمعنی عیب دار کرنا۔ مُجادعۃ ﴿مفاعلہ﴾ جھگڑا کرنا۔ تجادُعا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے کو گالی گلوچ کرنا۔

قولہ مَارِن:۔ ناک کا نرم حصہ اس کی جمع موارن آتی ہے۔ مُرُوْنًا ﴿نصر﴾ نرم ہونا اگر صلہ علی ہو تو بمعنی عادی ہونا۔ تمرینا ﴿تفعیل﴾ نرم کرنا۔ اور بصلہ علی عادی بنانا۔

قولہ انفہ:۔ بمعنی ناک اسکی جمع اناف، اُنُوف آتی ہیں انفا ﴿ضرب﴾ ناک پر مارنا انفا ﴿سمع﴾ ناک چڑھانا

قولہ بکفہ:۔ بمعنی ہتھیلی اسکی جمع اکُفّ آتی ہے۔ کفّ کفًّا ﴿نصر﴾ رکنا، روکنا۔ تکفُّفا ﴿تفعل﴾ ہاتھ پھیلا کر مانگنا۔

فائدہ:۔ وَالْجَادِعُ مَارِنَ اَنْفِهٖ بِكَفِّهٖ مانند اس شخص کے جو خود کاٹنے والا تھا اپنے ناک

کے نرمے کو اپنے ہاتھ کیساتھ۔ اس ضرب المثل کا اطلاق اس وقت ہوتا ہے جب کوئی شخص بامید کامرانی وفیروزی اپنے نفس کو مشقت میں ڈالے۔

اسکا پس منظر یہ ہے کہ جذیمۃ الابرش بادشاہ نے مسماۃ زباء کے باپ کو قتل کروادیا تھا زباء نے پیغام بھیجا کہ میں اپنے باپ کا قتل معاف کرتی ہوں بشرطیکہ تو مجھ سے نکاح کرنا قبول کرلے اسکے ایک وزیر یا آزاد شدہ غلام جسکا نام قیصر تھا اس نے بادشاہ کو روکا مگر بادشاہ نہ مانا تو پھر قیصر نے نشانی بتلائی کہ اگر استقبال کے لئے بہت سے لوگ بمع ہتھیار آئیں تو اسوقت خطرہ ہوگا ورنہ نہیں اور قیصر کو ایک تیز رفتار گھوڑا دیا کہ مجھے دینا میں اس پر بھاگ آؤں گا۔ مگر باہر استقبال کے لئے چند لوگ تھے البتہ زباء کے محل کے قریب کافی لوگ مسلح تھے بادشاہ بھاگ نہ سکا زباء نے قتل کروادیا قیصر اپنا گھوڑا بھگا کر اسکے بھائی یا بھانجے عمرو بن عدی کے پاس آیا اور اسے قتل کی خبر دی۔

اور قیصر نے بدلہ لینے کے لئے یہ چالاکی کی کہ اپنے ہاتھ سے اپنی ناک کاٹ ڈالی اور زباء سے آکر یہ گڑھ دیا کہ جذیمہ کے بھانجے عمرو بن عدی نے مجھ پر الزام لگا کر کہ تو نے میرے ماموں جذیمہ کی نمک حرامی کی ہے (یعنی قتل کی سازش میں تو شریک تھا) میری ناک کاٹ ڈالی ہے اس منگھڑت افسانے کی وجہ سے قیصر زباء کا معتمد بن گیا خوب گل چھرے اڑاتا رہا حتی کہ زباء نے اس کو چند بار عراق کی طرف ساز وسامان دیکر بھیجا وہاں سے وہ نوادرات لاکر دیتا رہا۔ زباء کا گھر دو پہاڑوں کے بیچ راستہ عبور کرنے کے بعد تھا وہاں پر کسی آدمی کا جاکر قتل کرنا مشکل ترین تھا اسلئے آخری بار قیصر عراق سے چند اشخاص کو صندوق میں بند کرکے اپنے ہمراہ لایا اور زباء کو قتل کرنے میں کامیاب ہوگیا اور اس طرح سے زباء سے اپنے آقا کا قصاص لے لیا۔

قولہ الحق:۔ لحقا ولحاقا ﴿سمع﴾ ملنا جیسے واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم۔ الحاقا ﴿افعال﴾ ملانا۔ ملاحقۃ، تلاحقا ﴿مفاعلہ، تفاعل﴾ بمعنی ایک دوسرے کے پیچھے آنا اور التحاقا ﴿افتعال﴾ ملنا

قولہ الاخرین :۔یہ اخسر کی جمع ہے بمعنی نفع نقصان اٹھانے والا اخسرانا ﴿سمع﴾ گمراہ ہونا نقصان برداشت کرنا جیسے الَّذِیْنَ خسِرُوْ انفُسھُمْ ۔خُسرانا اخْسارا وتخْسیرا ﴿ضرب ،افعال ،تفعیل﴾ کمی کرنا جیسے ولا تُخْسرُوا الْمیْزان

قولہ اعمالا :۔یہ عمل کی جمع ہے بمعنی کام عملا ﴿سمع﴾ کام کرنا تعْمیْلا ﴿تفعیل﴾ کام کی اجرت دینا اعْمالا ﴿افعال﴾ حاکم بنانا تعامُلا مُعاملۃ ﴿تفاعل ،مفاعلہ﴾ ایک دوسرے سے معاملہ کرنا اسْتِعْمالا ﴿استفعال﴾ کام کرنے کو کہنا

فائدہ: عمل اور فعل میں فرق:۔عمل وہ کام جو بالقصد ہو اور فعل عام ہے بالقصد ہو یا بلا قصد ہو

قولہ ضل:۔ضلالۃ ﴿ضرب﴾ برلغت بنی تمیم اور ضلالۃ ﴿سمع﴾ برلغت اھل عجاز بمعنی گمراہ ہونا جیسے ما ضلَّ صاحِبُکُمْ وما غوی۔نیست ونابود ہونا۔بے خبر ہونا۔اضلَّ اضْلالا ﴿افعال﴾ تضْلیْلا ﴿تفعیل﴾ گمراہ کرنا جیسے واضلُّوْ کثیْرا۔

قولہ سعیھم:۔سعْیا ﴿فتح﴾ کوشش کرنا جیسے وانْ لَّیْس لِلْانسانِ الَّا ما سعٰی۔دوڑنا جیسے فلَمَّا بلغ معہُ السَّعْی اسْعاء ﴿افعال﴾ کوشش کرنا مُساعاۃ ﴿مفاعلہ﴾ کوشش میں مقابلہ کرنا۔

قولہ الحیوۃ :۔حیوۃ ﴿سمع﴾ زندہ ہونا۔ احْیاء ﴿افعال﴾ جیسے انَّ اللّٰہ یُحْی الْارْض بعْد موْتھا اور تحیَّۃ ﴿تفعیل﴾ زندہ کرنا۔لفظ حیوۃ کا اطلاق چند معنوں پر ہوتا ہے (۱) قوت نامیہ (بڑھنے والی) جیسے انَّ اللّٰہ یُحْی الْارْض بعْد موْتھا (۲) قوت حساسہ جیسے وما یسْتوِی الْاحْیآءُ ولا الْاموات (۳) قوت عقلیہ جیسے اومنْ کان میْتا فاحْییْناہُ (۴) ارتفاع غم جیسے بلْ احْیآء (۵) حیات

اخروی جیسے قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ۔

قولہ الدنیا: ۔بمعنی موجودہ زندگی جسکی جمع دنی آتی ہے اسکے اشتقاق میں دو احتمال ہیں(۱) دنا دُنُوًّا ﴿نصر﴾ سے مشتق ہے بمعنی قریب ہونا جیسے ثم دنی فتدلّی۔ علی ھذا التقدیر دنیا کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ بھی قریب الفنا ہے(۲) دنأ دُنُوء ﴿فتح﴾ سے مشتق ہے بمعنی ذلیل ہونا علی ھذا التقدیر دنیا کی وجہ تسمیہ یہ ہوگی کہ یہ بھی خسیس اور ذلیل ہے۔

قولہ یحسبون: ۔حُسْبانا ﴿سمع حسب﴾ گمان کرنا جیسے احسب النّاسُ اور حسابا ﴿نصر﴾ شمار کرنا جیسے والشّمسُ والقمر حُسْبانا اور حسابۃ ﴿کرُم﴾ شریف النسب ہونا۔احتسابا ﴿افتعال﴾ گمان کرنا۔شمار کرنا مُحاسبۃ ﴿مفاعلہ﴾ تحاسُبا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے کے حساب کی جانچ پڑتال کرنا۔

قولہ صنعا: ۔صُنْعًا ﴿فتح﴾ کام کرنا جیسے بما کانُوْا یصنعُوْن تصْنِیْعا ﴿تفعیل﴾ کاری گری کے ساتھ خوبصورت بنانا۔اصْناعا ﴿افعال﴾ مضبوط بنانا۔ مُصانعۃ ﴿مفاعلہ﴾ نرمی کرنا۔

عَلٰی اَنِّیْ وَاَنْ اَغْمَضَ لِیْ الْفَطِنُ مُتغابِیْ وَنَضَحَ عَنِّیَ الْمُحِبُّ الْمُحَابِیْ لَا اَکَادُ اَخْلَصُ مِنْ غُمْرٍ جَاهِلٍ اَوْ ذِیْ غِمْرٍ مُتَجَاهِلٍ یَضَعُ مِنِّیْ لِهٰذَا الْوَضْعِ وَیُنْدِدُ بِاَنَّهٗ مِنْ مَنَاهِی الشَّرْعِ وَمَنْ نَقَدَ الْاَشْیَاءَ بِعَیْنِ الْمَعْقُوْلِ وَاَنْعَمَ النَّظَرَ فِیْ مَبَانِیْ الْاُصُوْلِ۔

ترجمہ:۔باوجود اسکے میں جانتا ہوں اگر چہ چشم پوشی کریگا میرے لئے ذہین آدمی جو زبردستی غبی بننے والا ہے اور دفع کریگا مجھ سے میرا محبوب جو مجھے عطیہ دینے والا ہے نہیں ہے قریب کہ میں چھوٹ جاؤں ناتجربہ کار جاہل سے یا کینہ رکھنے والے سے جاہلانہ طور پر۔گھمائے گا وہ میرا

مرتبہ اس لکھنے کی وجہ سے اور چیخ و پکار کر کے کہے گا کہ یہ کتاب شریعت کے مناہیات سے ہے اور جو شخص پرکھے اشیا کو عقل کی آنکھ کے ساتھ اور گہرا کرے گا نظر کو کلام کی بنیادوں میں۔

تشریح: قولہ **اغمض**:۔غُمُوْضا ،اغماضا،تغمیضا ﴿نصر، افعال، تفعیل﴾ بمعنی چشم پوشی کرنا جیسے اَلَا اَنْ تُغْمِضُوْا فِیْہِ۔

قولہ **المتغابی**:۔غبی غباۃ ﴿سمع﴾ غبی ہونا تغابی تغابیا ﴿تفاعل﴾ خود بخود کند ذہن بننا۔تغبّی تغبّیا ﴿تفعل﴾ واستغبی استغباء ﴿استفعال﴾ غبی سمجھنا۔

قولہ **نضح**:۔نضح نضحا ﴿فتح﴾ چھینٹے مارنا۔نضح عنہ نضحا ﴿فتح﴾ دفع کرنا۔

قولہ **المحب**:۔حبّ حُبًّا ﴿ضرب﴾ محبت کرنا حبّ حُبًّا ﴿سمع، کرُم﴾ محبوب ہونا تحبیبا ﴿تفعیل﴾ محبوب بنانا جیسے ولکنّ حبّب الیکم الایمان۔ اخبابا ﴿افعال﴾ محبت کرنا جیسے واُخری تحبّونہا۔تحابی تحابیا ﴿تفاعل﴾ ومُحاباۃ ﴿مفاعلہ﴾ ایک دوسرے سے محبت کرنا۔

قولہ **المحابی**:۔حبا حباء ﴿نصر﴾ روکنا حباحنوا ﴿نصر﴾ سرین کے بل چلنا حابی مُحاباۃ ﴿مفاعلہ﴾ عطیہ دینا۔

قولہ **اکاد**:۔کاد یکادُ کَوْدا ﴿سمع﴾ قریب ہونا جیسے یکادُ البرق یخطف ابصارہم۔کاد کیدا ﴿ضرب﴾ تدبیر کرنا،مکر کرنا جیسے انّہم یکیدون کیدا واکیدُ کیدا۔

قولہ **اخلص**:۔خلص خُلُوْصا ﴿نصر﴾ خالص ہونا۔خلص عنہ منہ

خُلُوصا ﴿نصر﴾ نجات پانا اور خلص اليه خُلُوصا ﴿نصر﴾ پہنچنا۔ اخلص اِخلاصا ﴿افعال﴾ مخلص ہونا جیسے انّهٗ من عبادنا المُخلصين۔ خلّص تخليصا ﴿تفعيل﴾ نجات دینا۔ تخالص تخالُصا ﴿تفاعل﴾ وخالص مُخالصة ﴿مفاعله﴾ ایک دوسرے سے سچی دوستی رکھنا۔ اِستخلاصا ﴿استفعال﴾ چھٹکارا طلب کرنا۔

قوله غمر :۔ بمعنی ناتجربہ کار جسکی جمع اغمار آتی ہے ایک لفظ غمر بمعنی کینہ ہے جسکی جمع غُمُور آتی ہے ایک لفظ غمرة بمعنی شدت وسختی ہے جسکی جمع غمارات آتی ہے غمر غمارة ﴿نصر﴾ ناتجربہ کار ہونا۔ غمر غمرا ﴿سمع﴾ کینہ والا ہونا۔ غمر غمرًا ﴿نصر﴾ چھپنا۔ انغمر انغمارا ﴿انفعال﴾ ڈوب جانا۔ غمّر تغميرًا ﴿تفعيل﴾ رفع کرنا۔

قوله يضع :۔ وضع وضعا ﴿فتح﴾ رکھنا جیسے واكوابٌ مَّوْضُوْعة وضع وضاعة ﴿كرم﴾ خسیس ہونا

قوله يندد :۔ ندّ نُدُوْدا ﴿ضرب﴾ بھاگنا۔ ندّد تنديدا ﴿تفعيل﴾ بھگانا مرادی معنی مشہور کرنا ایک لفظ ندّ بمعنی باغی اور شریک ہے جسکی جمع انداد آتی ہے جیسے ولا تجعلُوا لله انداذا۔

قوله مناهي :۔ یہ منهیٌ کی جمع ہے جو منهی کا مخفف ہے بمعنی ممنوع چیز نهی نهيا ﴿فتح﴾ منع کرنا جیسے ارأيت الّذی ينهی۔ انهی انهاء ﴿افعال﴾ ونهّی تنهية ﴿تفعيل﴾ بمعنی روکنا۔ انتهی انتهاء ﴿افتعال﴾ کسی شئ کی انتہاء کو پہنچنا ،رکنا جیسے لئن لّم تنته لارجمنّک۔ تنهّی تنهُّيا ﴿تفعل﴾ رکنا۔ ایک لفظ نُهية بمعنی عقل ہے جسکی جمع نُهی آتی ہے جیسے انّ فی ذلک لايات

لِأُولِي النُّهٰى۔ نَهُوَ نهاوة ﴿کرُم﴾ کامل عقل والا ہونا۔

قولہ الشرع:۔شرع شرْعا ﴿فتح﴾ ظاہر کرنا۔شرع فی الأمر شُرُوْعا ﴿فتح﴾ بمعنی شروع ہونا۔اشْراعا ﴿افعال﴾ ظاہر کرنا،شروع کرنا۔تشْرِیْعا ﴿تفعیل﴾ ظاہر کرنا۔

قولہ نقد:۔نقد نقْدا ﴿نصر﴾ نقد ادا کرنا،کھرا کرنا۔نقَّد تنْقِیْدا ﴿تفعیل﴾ کسی کے عیوب کو ظاہر کرنا۔ناقد مُناقدة ﴿مفاعلہ﴾ کسی سے کسی معاملہ میں جھگڑا کرنا۔

قولہ بعین:۔اسکے کئی معانی آتے ہیں (۱) آنکھ جیسے والْعیْنُ بالْعیْنِ (۲) گھٹنا۔ (۳) سورج کی ٹکیہ (۴) ذات۔(۵) چشمہ۔ جیسے عیْنٰنا فیْهما تُسمّٰی سلْسبِیْلا۔ (۶) سونا۔عیِن عیْنا ﴿سمع﴾ موٹی آنکھ والا ہونا جیسے وحُوْرٌ عِیْن۔عان عیْنا ﴿ضرب﴾ نظر بدلگانا۔ اعانة ﴿افعال﴾ مدد کرنا۔عیَّن تعْیِیْنا ﴿تفعیل﴾ متعین کرنا۔تعیَّن تعیُّنا ﴿تفعل﴾ متعین ہونا۔عاین مُعایَنة ﴿مفاعلہ﴾ خود آنکھوں سے دیکھنا۔

قولہ المعقول:۔بمعنی عقل یہ ان مصادر میں سے ہے جو مفعول کے وزن پر آتے ہیں جیسے مَیْسُوْر مَعْسُوْر۔

قولہ انعم:۔نعِم نعْما ﴿سمع﴾ خوش حال ہونا نعُم نُعُوْمة ﴿کرُم﴾ نرم ونازک ہونا انْعم انْعاما ﴿افعال﴾ خوش حال کرنا جیسے انْعمْت علیْهِمْ یہاں اسکا معنی ہے گہرا کرنا نعَّم تنْعِیْما ﴿تفعیل﴾ نرم ونازک بنانا جیسے فاکرمهٗ ونعَّمهٗ۔ایک لفظ نِعم بمعنی چوپایہ ہے اسکی جمع انْعام آتی ہے۔

قولہ النظر:۔نظرا ﴿نصر﴾ دیکھنا جیسے افلا ینْظُرُوْن الی الْابِل .انْظارا ﴿افعال﴾ مہلت دینا جیسے قال انْظِرْنِیْ الٰی یوْم یُبْعثُوْن.ناظر مُناظرة

﴿مفاعلہ﴾ بحث ومباحثہ کرنا اسْتِنْظارا ﴿استفعال﴾ مہلت طلب کرنا اور انتظارا ﴿افتعال﴾ انتظار کرنا جیسے وانتظِرُوا انَّا مُنتظِرُون۔

قولہ مَبَانِی:۔ یہ مبنی کی جمع ہے جو مِنی کا مخفف ہے بمعنی بنیاد۔

قولہ الاصول:۔ یہ اصل کی جمع ہے بمعنی جڑ۔ جیسے اصْلُہا ثابتٌ وَّفرْعُہا فی السَّماء۔ اصُل اصالۃ ﴿کرُم﴾ جڑ والا ہونا۔ اصَّل تأصِیلا ﴿تفعیل﴾ جڑ والا بنانا۔ اَصل ایْصالا ﴿افعال﴾ شام کے وقت آنا۔ تأصَّل تأصُّلا ﴿تفعل﴾ جڑ والا ہونا اور اسْتِیْصالا ﴿استفعال﴾ جڑ سے اکھاڑنا۔

نَظَمَ ھٰذِہِ الْمَقَامَاتِ فِیْ سِلْکِ الْاِفَادَاتِ وَسَلَکَھَا مَسْلَکَ الْمَوْضُوْعَاتِ عَنِ الْعَجْمَاوَاتِ وَالْجَمَادَاتِ وَلَمْ یُسْمَعْ بِمَنْ نَبَا سَمْعُہٗ عَنْ تِلْکَ الْحِکَایَاتِ اَوْ اَثَّمَ رُوَاتَھَا فِیْ وَقْتٍ مِّنَ الْاَوْقَاتِ ثُمَّ اِذَا کَانَتِ الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَبِھَا اِنْعِقَادُ الْعُقُوْدِ الدِّیْنِیَّاتِ فَاَیُّ حَرَجٍ عَلٰی مَنْ اَنْشَأَ مُلَحًا لِلتَّنْبِیْہِ لَا لِلتَّمْوِیَۃِ وَنَحَا بِھَا مَنْحَی التَّھْذِیْبِ لَا الْاَکَاذِیْبِ وَھَلْ ھُوَ فِیْ ذٰلِکَ اِلَّا بِمَنْزِلَۃِ مَنْ اِنْتَدَبَ لِتَعْلِیْمٍ اَوْ ھَدٰی اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ.

ترجمہ:۔ پروئے گا وہ اس مقامات کو افادات کے دھاگے میں۔ اور شمار کرے گا اس مقامات کو ان گھڑی ہوئی کہانیوں کی جگہ (جو گھڑی گئی ہیں) جانوروں کے ساتھ اور پتھروں کے ساتھ۔ اور نہیں سنا گیا کسی شخص کے بارے میں کہ ہٹ گئے ہوں اسکے کان ان حکایات سے یا گنہگار ٹھہرایا ہو ان کہانیوں کے راویوں کو اوقات میں سے کسی وقت میں پھر جب ہیں اعمال نیات کے ساتھ اور انہی یعنی نیات کے ساتھ منعقد ہوتے ہیں دینی اعمال۔ پس کیا حرج ہے اس شخص پر جو لکھے چٹ پٹی باتیں انسانوں کو تنبیہ کرنے کے لئے نہ محض آرائش کلام کیلئے اور جس نے ارادہ کیا ہو اس کے ساتھ ارادہ کرنا تہذیب اخلاق کا نہ کہ محض جھوٹی باتوں کا۔ اور نہیں ہے وہ اس کے لکھنے میں مگر

بمنزل اس شخص کے جس نے برانگیختہ کیا ہو لوگوں کو تعلیم کیلئے یا راہنمائی کی ہو سیدھے راستے کی طرف۔

تشریح: قولہ سلک:۔ سلک سُلُوکا ﴿نصر﴾ چلنا، چلانا، داخل ہونا، داخل کرنا جیسے ماسلککم فی سقر۔ اسلک اِسلاکا ﴿افعال﴾ داخل کرنا انسلاکا ﴿انفعال﴾ داخل ہونا۔

فائدہ: نظام، خیط، سِلک اور سِمط میں فرق:۔ ان چاروں کا معنی دھاگہ ہے لیکن ان میں کچھ کچھ فرق بھی ہے جسکی تفصیل یہ ہے کہ نظام وہ دھاگہ ہے جسمیں ہر قسم کے ہار پروئے جائیں اور خیط مطلق دھاگہ ہے اس میں کوئی چیز پروئی گئی ہو یا نہ۔ سلک وہ دھاگہ جس میں موتی اور جواہرات پروئے جائیں بالفعل یا بالقوۃ۔ سمط وہ دھاگہ جسمیں جواہرات پرو دیے گئے ہوں یہ سلک سے اخص ہے۔

قولہ الافادات:۔ یہ افادۃ کی جمع ہے بمعنی فائدہ یعنی وہ زیادتی جو انسان کو حاصل ہو۔ فاد فیدا ﴿ضرب﴾ افاد افادۃ ﴿افعال﴾ فائدہ پہنچانا تفاید تفایدا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے کو فائدہ پہنچانا۔ تفیّد تفیّدا ﴿تفعل﴾ ناز سے چلنا۔ استفادۃ ﴿استفعال﴾ فائدہ طلب کرنا۔

قولہ العجماوات:۔ یہ عجماء کی جمع ہے بمعنی جانور۔ عجم عجما ﴿نصر﴾ لکڑی کو چبا کر نرم کرنا۔ عجم عجامۃ ﴿کرم﴾ زبان کی بندش (لکنت) والا ہونا عجّم تعجیما ﴿تفعیل﴾ اعجم اعجاما ﴿افعال﴾ نقطہ لگانا۔

قولہ الجمادات:۔ یہ جماد کی جمع ہے وہ شئی جس میں حیات، نشوونما کا شائبہ بھی نہ ہو جیسے پتھر۔

قولہ الحکایات:۔ یہ حکایۃ کی جمع ہے بمعنی واقعہ۔ حکی عنہ حکایۃ

﴿ضرب﴾ نقل کرنا۔ حکی حکایۃ ﴿ضرب﴾ مشابہ ہونا۔ اِحتکی اِحتکاءً ﴿افتعال﴾ مضبوط ہونا اَحکی اِحکاءً ﴿افعال﴾ باندھنا۔ حاکی مُحاکاۃً ﴿مفاعلہ﴾ مشابہ ہونا۔

قولہ وقت: ۔وقت وَقْتًا ﴿ضرب﴾ ووقّت توْقِیْتًا ﴿تفعیل﴾ وقت متعین کرنا جیسے اِنَّ الصَّلٰوۃ کانت علی الْمُؤمنِیْنَ کِتَابًا مَّوْقُوْتًا۔ وقت کی مشہور جمع اَوْقات ہے اور غیر مشہور جمع وُقُوْت ہے۔

قولہ کانت: ۔کان کَوْنًا ﴿نصر﴾ ہونا جیسے وکان الْاِنْسَانُ کَفُوْرًا۔ کوّن تکْوِیْنًا ﴿تفعیل﴾ ایجاد کرنا تکوَّن یتکوَّنُ تکوُّنًا ﴿تفعل﴾ پیدا ہونا۔ اِکْتَانَ اِکْتِیَانًا ﴿افتعال﴾ ضامن ہونا۔ اِسْتَکَانَ اِسْتِکَانَۃً ﴿استفعال﴾ عاجزی ظاہر کرنا جیسے فما اسْتَکَانُوْا لربّہم تو بھی انہوں نے خدا کے سامنے عاجزی ظاہر نہ کی۔

قولہ بالنیات: ۔یہ نِیَّۃٌ کی جمع ہے بمعنی ارادہ۔ نوی نواۃً ونِیَّۃً ونیۃً ﴿ضرب﴾ ارادہ کرنا۔ نوّی تنْوِیَۃً ﴿تفعیل﴾ حاجت پوری کرنا اَنْوی اِنْواءً ﴿افعال﴾ دور ہونا تنوّی تنوِّیًا، اِنْتَوی اِنْتِواءً ﴿تفعل افتعال﴾ ارادہ کرنا اِسْتَنْوی اِسْتِنْواءً ﴿استفعال﴾ پھینکنا۔

قولہ انعقاد: ۔عقد عقْدًا ﴿ضرب﴾ گرہ لگانا۔ اِنعقد اِنعقادًا ﴿انفعال﴾ گرہ لگنا، کسی شئ کا پختہ ہونا۔ عاقد مُعاقدۃً ﴿مفاعلہ﴾ معاہدہ کرنا جیسے عاقدتْ ایمانکُمْ اِعْتقد اِعْتِقادًا ﴿افتعال﴾ پختہ یقین رکھنا۔ ایک لفظ عقْدُ الدُّرر بمعنی موتیوں کا ہار ہے۔ ایک لفظ عہد بمعنی معاہدہ ہے جسکی جمع عُقُوْد آتی ہے ایک لفظ عُقْدۃ بمعنی مشکل بات ہے جسکی جمع عُقَد آتی ہے۔

قولہ الدینیات: ۔یہ دِیْنِیَّۃ کی جمع ہے اور دین کی طرف منسوب ہے۔

قولہ حرج:۔حرج حرجا ﴿سمع﴾ تنگ ہونا جیسے ثُمَّ لایجدُوا فی انفُسہم حرجا۔تحریجا ﴿تفعیل﴾ بمعنی تنگ کرنا۔اخرج اخراجا ﴿افعال﴾ تنگی میں ڈالنا

قولہ للتنبیہ:۔نبہ نبہا ﴿سمع﴾ وانتبہ انتباھا ﴿افتعال﴾ بیدار ہونا ۔نبّہ تنبیھا ﴿تفعیل﴾ وانبہ انباھا ﴿افعال﴾ بیدار کرنا۔

قولہ للتمویہ:۔ماہ موھا ﴿نصر﴾ بہت پانی والا ہونا اسی سے ماء بمعنی پانی ہے اسکی اصل میں دو احتمال ہیں (۱) موہ۔(۲) میہ۔واؤ یا یاء کو الف سے تبدیل کر کے ھا کو خلاف قیاس ہمزہ سے تبدیل کر دیا تو ماء ہو گیا اسکی جمع امواہ اور میاہ آتی ہیں موّہ تمویھا ﴿تفعیل﴾ کسی شی پر سونے کا پانی چڑھانا مرادی معنی ملمع سازی کرنا۔

قولہ التھذیب:۔ھذب ھذبا ﴿ضرب﴾ وھذّب تھذیبا ﴿تفعیل﴾ پاکیزہ کرنا درست کرنا۔تھذّب تھذّبا ﴿تفعل﴾ پاکیزہ ہونا۔

قولہ الاکاذیب:۔یہ اُکذُوبۃ کی جمع ہے بمعنی جھوٹ۔کذب کذبا کذبا ﴿ضرب﴾ جھوٹ بولنا جیسے انَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَکٰذِبُوْن۔کذّب تکذیبا ﴿تفعیل﴾ جھٹلانا جیسے کذّبت ثمُوْد وعاد بالْقارعۃ۔اکذب اکذابا ﴿افعال﴾ جھوٹ پر آمادہ کرنا۔تکاذب تکاذُبا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے کو جھوٹ کہنا۔

قولہ انتدب:۔ندب نُدبا ﴿نصر﴾ بلانا۔انتدب انتدابا ﴿افتعال﴾ بلاوے کا جواب دینا۔

قولہ صراط:۔اس میں تین لغتیں ہیں۔(۱) الصّراط۔(۲) الزّراط۔(۳) السّواط تینوں کا معنی راستہ ہے۔صرط صرطا ﴿نصر﴾ نگلنا۔

فائدہ:طریق،صراط اور سبیل میں فرق:۔طریق وہ راستہ جس پر عادۃ چلا

جاتا ہو یا نہ۔ سبیل وہ راستہ جس پر عادۃً چلا جاتا ہو۔ صراط بالکل سیدھا راستہ۔

شعر۔

عَلٰی اَنَّنِیْ رَاضٍ بِاَنْ اَحْمِلَ الْھَوٰی وَاَخْلُصَ مِنْہُ لَا عَلَیَّ وَلَا لِیَا

وَبِاللّٰہِ اَعْتَضِدُ فِیْمَا اَعْتَمِدُ وَاَعْتَصِمُ مِمَّا یَصِمُ وَاَسْتَرْشِدُ اِلٰی مَا یُرْشِدُ

فَمَا الْمَفْزَعُ اِلَّا اِلَیْہِ وَلَا الْاِسْتِعَانَۃُ اِلَّا بِہٖ وَلَا التَّوْفِیْقُ اِلَّا مِنْہُ وَلَا الْمَوْئِلُ اِلَّا

ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ وَبِہٖ نَسْتَعِیْنُ وَھُوَ نِعْمَ الْمُعِیْنُ۔

اس کے باوجود میں راضی ہوں اس بات پر کہ برداشت کروں میں خواہشات کے الزام کو اور چھوٹ جاؤں میں اس لکھنے سے نہ مجھ پر اس کا نقصان ہو اور نہ مجھے نفع حاصل ہو اور اللہ تعالیٰ ہی کے ساتھ میں مدد چاہتا ہوں اس چیز میں جس کا میں ارادہ کر چکا ہوں اور میں پناہ طلب کرتا ہوں اس چیز سے جو عیب دار کر دیتی ہے اور رشد وھدایت طلب کرتا ہوں اس ذات کی طرف جو ھدایت دینے والی ہے پس نہیں کوئی جائے پناہ مگر اسی کی طرف اور نہیں کوئی مدد چاہنا مگر اسی سے اور نہیں کوئی توفیق مگر اسی کی طرف سے اور نہیں کوئی پناہ دینے والا مگر وہی اسی پر میں بھروسہ کرتا ہوں اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں اور اسی کے ساتھ ہم مدد چاہتے ہیں اور وہی بہترین مدد کرنے والا ہے۔

تشریح: قولہ راض:۔ رضی رضا ﴿سمع﴾ راضی ہونا جیسے رضی اللّٰہ عنہم ورضوا عنہ۔ ارضی ارضاء۔ رضّی ترضیۃً ﴿افعال، تفعیل﴾ راضی کرنا جیسے یُرْضُوْنَھُمْ بِاَفْوَاھِھِمْ۔ تراضی تراضیا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے کی رضا طلب کرنا۔

قولہ احمل:۔ حمل حملا وحملا ﴿ضرب﴾ بوجھ اٹھانا جیسے ولیحملن اثقالھم۔ حمّل تحمیلا اور احمل احمالا ﴿تفعیل، افعال﴾ اٹھوانا جیسے

الَّذِيْن حُمِّلُو التَّوْرَاة اور تحمّل تحمُّلا ﴿تفعل﴾ بوجھ اٹھانا، برداشت کرنا۔

قولہ اعتضد:۔عضد عضُدا ﴿نصر﴾ عاضد مُعاضدة ﴿مفاعلہ﴾ مدد کرنا جیسے وما کُنتُ مُتَّخذ الْمُضلّين عضُدا ۔تعاضد تعاضُدا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے کی مدد کرنا۔اِعْتضد اعْتضادا ﴿افتعال﴾ مدد مانگنا۔

قولہ اعتمد:۔عمد عمدا ﴿ضرب﴾ قصد کرنا اعْتمد اعْتمادا ﴿افتعال﴾ اعتماد کرنا تعمَّد تعمُّدا ﴿تفعل﴾ قصداً کسی کام کو کرنا جیسے ومنْ يَّقْتُلْ مُؤْمنا مُّتعمّدا

قولہ اعتصم:۔عصم عصْمة ﴿ضرب﴾ بچانا جیسے لا عاصم الْيوْم منْ امْرِ اللّٰه۔ اعْتصم اعْتصاما ﴿افتعال﴾ بچنا، کسی چیز کو مضبوطی سے پکڑنا جیسے واعْتصمُوْ بحبْلِ اللّٰه جميْعا۔

قولہ يصم:۔ وصم وصْما ﴿ضرب﴾ عیب لگانا۔توصُّم توصُّما ﴿تفعل﴾ تکلیف اٹھانا واصم مُواصمة ﴿مفاعلہ﴾ و تواصم تواصُما ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے کو عیب لگانا۔

قولہ المفزع:۔فزع فزْعا ﴿فتح﴾ خوف کرنا فزع فزْعا ﴿سمع﴾ گھبراہٹ والا ہونا جیسے ففزع منْ فی السّموت ومنْ فی الْارْض ۔افْزع افْزاعا ﴿افعال﴾ فزّع تفْزيْعا ﴿تفعيل﴾ خوف دلانا اگر صلہ عن ہو تو معنی ہوگا گھبراہٹ دور کرنا جیسے حتّی اذا فُزّع عنْ قُلُوبهمْ۔

قولہ المونل:۔ونل وألا ﴿ضرب﴾ پناہ دینا۔

قولہ توكلت:۔وكل وُكُوْلا ﴿ضرب﴾ اوْكل ايْكالا ﴿افعال﴾ سپرد کرنا ۔وكّل توْكيْلا ﴿تفعيل﴾ وکیل بنانا توكّل توكُّلا ﴿تفعل﴾ بھروسہ کرنا جیسے

ومن يَّتوكَّل على اللّٰهفهُو حسبُهٗ۔

قولہ انیب:۔ناب نوبا ﴿نصر﴾ بار بار آنا اناب إنابة ﴿افعال﴾ رجوع کرنا جیسے ويهدِىٓ اِليهِ مَن يُنِيبُ ۔متوجہ ہونا،توبہ کرنا۔نوَّب تنويبا ﴿تفعيل﴾ باری مقرر کرنا تناوب تناوبا ﴿تفاعل﴾ باری باری کرنا إستناب إستنابة ﴿استفعال﴾ نائب بنانا اور إنتاب إنتيابا ﴿افتعال﴾ پے در پے آنا ایک لفظ نائب بمعنی قائم مقام ہے اور ایک لفظ نائبۃٌ بمعنی مصیبت ہے جسکی جمع نوائبُ آتی ہے۔

تمت المقدمة

اَلْمَقَامَةُ الْاُوْلٰی اَلصَّنْعَانِیَّةُ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

علامہ حریریؒ کی عادت ہے کہ مقامہ کو کسی شہر سے منسوب کرتے ہیں اس پہلے مقامے کو صنعاء کی طرف منسوب کیا ہے۔ صنعاء نامی ایک بستی دمشق کے قریب بھی واقع ہے لیکن یہاں وہ صنعاء مراد ہے جو یمن میں ہے اور یہ بڑا مردم خیز شہر ہے محدث عبدالرزاق بن حمام (جن کی مصنف حال ہی میں ۲۰ جلدوں میں چھپی ہے) جیسے یگانہ روزگار محدث اس شہر کے رہائشی تھے حدیث میں بھی اس شہر کے زرخیز ہونے کی الحکمۃ یمان کے الفاظ سے پیشین گوئی کی گئی ہے۔ شاید اسی وجہ سے ابوزید سروجی نے بھی اس شہر کے لوگوں کے اپنے دام میں پھنسانے کے لئے وعظ ونصیحت کی راہ اختیار کی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حارث بن حمام (مصنف کتاب) ایک دفعہ معاشی تنگدستیوں اور مصائب زمانہ سے دل برداشتہ ہوکر اپنے وطن سے دور مختلف علاقوں میں حیران وسرگردان گھوم رہے تھے کہ کوئی فیاض طبع شخص ملے جو اپنی فیاضیوں سے انہیں معاشی لحاظ سے خوشحال کردے۔ یا کوئی ادیب ملے جو ذہنی اطمینان کا سبب بنے چلتے چلتے ایک بڑی مجلس میں پہنچے جہاں ایک آتش فشاں خطیب خطاب کررہے تھے اور نہایت ہی دل سوزی کے ساتھ سامعین کو سامان دنیا سے نفرت اور اعمال صالحہ کا شوق دلا رہے تھے نیز دنیاوی دھندوں میں لوگوں کے انہماک پر تعجب کا اظہار کررہے تھے اور گناہوں سے وعیدیں سنا کر خوف دلا رہے تھے۔ الغرض عجیب وغریب انداز میں دنیا کی بے ثباتی بیان کرتے ہوئے سامعین کے جذبات بھڑکا کر انہیں آخرت کی رغبت دلا رہے تھے جب خطبہ ختم کرچکے تو لوگوں نے عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے ان پر گراں مایہ عطیات کی ہن برسادی۔ خطیب صاحب یہ سب کچھ سمیٹتے ہوئے جانے لگے تو لوگوں نے فرط محبت میں انکی مشایعت بھی کرنا چاہی لیکن انہوں نے شکریہ کے ساتھ واپس کردیا۔

حارث بن حمام تو اس گوہر بے بہا سے جدا نہیں ہوسکتے تھے چھپتے چھپاتے اس کے گھر تک پہنچ گئے مگر وہاں تو ،،خود بیمار ہیں اور دوسروں کی مسیحائی کرنے چلے ہیں،، کا معاملہ تھا جن چیزوں سے لوگوں کو منع فرمارہے تھے وہ سب کچھ ان کے آگے دھرا تھا ان کا علم وفن تو مال بٹورنے کا محض جال تھا لیکن بجائے شرمندگی کے غصہ سے آگ بگولہ ہوکر اپنے عقیدت کیش پر برس پڑے۔

حارث بن حمام نے اپنا سا منہ بنا کر واپسی کا راستہ لیا ہاں اس سب کے باوجود وہ خطیب چھوڑنے کے لائق نہیں تھے جاتے جاتے ان کے شاگرد سے انکا اتا پتا معلوم کیا تو اس نے بتایا یہ تاج الادباء اور سراج الغرباء ابوزید سروجی ہیں۔

حَدَّثَ الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ لَمَّا اِقْتَعَدْتُ غَارِبَ الْاِغْتِرَابِ وَ اَنَأَتْ تُنِّی الْمَتْرَبَةُ عَنِ الْاَتْرَابِ طَوَّحَتْ بِیْ طَوَائِحَ الزَّمَنِ اِلٰی صَنْعَاءِ الْیَمَنِ فَدَخَلْتُهَا خَاوِیَ الْوِفَاضِ بَادِیَ الْاِنْفَاضِ لَااَمْلِکُ بُلْغَةً وَلَااَجِدُ فِیْ جِرَابِیْ مُضْغَةً فَطَفِقْتُ اَجُوْبُ طُرُقَاتِهَا مِثْلَ الْهَائِمِ وَاَجُوْلُ فِیْ حَوْمَاتِهَا جَوْلَانَ الْحَائِمِ.

ترجمہ:۔ بیان کیا حارث بن ہمام نے۔ کہا جب سوار ہوا میں سفر کی کوہان پر اور دور پھینک دیا مجھے فقر و فاقہ نے ہم عمروں سے۔ اور پھینک دیا مجھے زمانے کے حوادثات نے۔ صنعاء کی طرف جو یمن کے قریب ہے۔ پس داخل ہوا میں اس میں دراں حالیکہ خالی کرنے والا تھا توشہ دان کو اور اسکے جھاڑنے کا وقت ظاہر ہونے والا تھا۔ نہیں مالک تھا میں قوت لایموت کا۔ اور نہیں پایا میں نے اپنے تھیلے میں ایک لقمہ۔ پس شروع ہوا میں کاٹ رہا تھا اس (صنعاء) کے راستوں کو مثل حیران سرگردان عاشق کے۔ اور میں گھوم رہا تھا اسکی گلیوں میں مثل گھومنے پیاسے جانور کے۔

تشریح: قولہ الصنعانیة:۔ اس میں نون خلاف قیاس ہمزہ سے مبدل ہے۔

قولہ حدث:۔ حُدُوْثًا ﴿نصر﴾ واقع ہونا حَدَثَ حَدَاثَةً ﴿نصر﴾ نیا ہونا اَحْدَثَ اِحْدَاثًا ﴿افعال﴾ ایجاد کرنا جیسے لَعَلَّ اللّٰهَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذَالِکَ اَمْرًا شاید اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی سبیل نکال دے۔ حَدَّثَ تَحْدِیْثًا ﴿تفعیل﴾ بیان کرنا اور حَادَثَ مُحَادَثَةً ﴿مفاعلہ﴾ وتحادث تحادثا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے سے گفتگو کرنا۔ تحدَّث تحدُّثا ﴿تفعل﴾ گفتگو کرنا ایک لفظ حادث بمعنی نیا ہے جو قدیم کی ضد ہے۔

قولہ الحارث:۔ حرث حرثا ﴿ضرب﴾ اگر اسکا مفعول ارض ہو تو اس کا معنی ہے کھیتی اور اگر مطلق شئی ہو تو اسکا معنی ہے کسب کرنا۔ اِحْتَرَثَ اِحْتِرَاثًا ﴿افتعال﴾ کسب کرنا

قولہ ھمام:۔یہ ھمّ سے مشتق ہے باب نَصَرَ کا مصدر ہے بمعنی ارادہ کرنے والا۔

قولہ اقتعدت:۔قعد قُعُوْدًا ﴿نصر﴾ بیٹھنا جیسے اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا۔اِقْعَد اِقْعَادًا ﴿افعال﴾ بٹھانا قَعَّدَ تَقْعِیْدًا ﴿تفعیل﴾ خدمت کرنا تَقَعَّدَ تَقَعُّدًا ﴿تفعل﴾ توقف کرنا۔اِقْتَعَدَ اِقْتِعَادًا ﴿افتعال﴾ سواری پر بیٹھنا

فائدہ:لفظ قعود اور جلوس میں فرق:۔دونوں کا معنی بیٹھنا ہے لیکن ان میں دو طرح کا فرق ہے۔

(۱)جُلُوْس میں انتقال سفل سے علو کی طرف ہوتا ہے یعنی سوئے ہوئے کو بٹھانا یا نیچے بیٹھنے والے کو اوپر بٹھانا مقصود ہو تو اِجْلِسْ کہا جائیگا۔اور لفظ قعود میں انتقال علو سے سفل کی جانب ہوتا ہے یعنی اگر کھڑے ہونے والے یا اوپر والے کو نیچے بٹھانا مقصود ہو تو اُقْعُد کہا جائیگا

(۲)جلوس میں مکث (ٹھہراؤ) ضروری نہیں ہے جبکہ قعود میں مکث ضروری ہے اسلئے اللہ تعالی نے قَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ کہا جوالس مِن الْبَیْتِ نہیں کہا۔

قولہ غارب الاغتراب:۔غرب غُرُوْبًا ﴿نصر﴾ چھپنا غَرُبَ غَرَابَةً ﴿کَرُمَ﴾ عجیب ہونا اِغْتَرَبَ اِغْتِرَابًا ﴿افتعال﴾ لغوی معنی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا مرادی معنی سفر کرنا۔

قولہ انأتنی:۔ناء نَیْأً ﴿فتح﴾ دور ہونا جیسے ونا بجانبہ۔اِنْنَاء ﴿افعال﴾ دور کرنا۔

قولہ المتربة:۔بمعنی بھوک اور غربت جیسے اَوْ مِسْکِیْنًا ذَامَتْرَبَةٍ۔تَرِبَ تَرَبًا ﴿سمع﴾ خاک آلود ہونا۔اَتْرَبَ اِتْرَابًا ﴿افعال﴾ تَرَّبَ تَتْرِیْبًا ﴿تفعیل﴾ خاک آلود کرنا۔تَارَبَ مُتَارَبَةً ﴿مفاعلہ﴾ ہم عصر ہونا جیسے عُرُبًا اَتْرَابًا۔

قولہ جرابہ :۔بمعنی تھیلا جسکی جمع اَجرُبہ ، جُرُب ،جرب آتی ہیں۔جربا ﴿سمع﴾ خارش والا ہونا۔ اجرابا ﴿افعال﴾ خارش کا پھیلنا۔تجربۃ وتجریبا ﴿تفعیل﴾ تجربہ کرنا۔

قولہ طفقت :۔طفقا ﴿سمع﴾شروع ہونا جیسے فطفق مسحا بالسُوق و الاعناق۔اطفاقا ﴿افعال﴾ کامیاب کرانا۔

قولہ اجوب:۔ جاب جوبا ﴿نصر﴾ کاٹنا جیسے جابُوا الصَّخر بالوادِ ۔اجابۃ ﴿افعال﴾ جواب دینا،قبول کرنا جیسے اجیبُوا داعی اللّٰہ۔

قولہ طرقات :۔یہ طریق (راستہ) کی جمع الاجمع ہے اور طریق کی جمع اطرُقۃ، اطرقاء اور طُرُق آتی ہیں۔طرق الرّجُلُ طرقا ﴿نصر﴾ پاؤں مارنا۔طُرُوقا ﴿نصر﴾ رات کے وقت آنا جیسے والسَّماء والطَّارقِ وما اذرك ما الطَّارق ۔ اطراقا ﴿افعال﴾ خاموش ہونا،سر جھکانا۔تطارُقا ﴿تفاعل﴾ پے در پے ہونا۔

قولہ الھائم:۔ھام ھیمًا ﴿ضرب﴾ حیران ہونا جیسے فی کُلِّ وادٍ یَّھِیمُوْن ۔ اسی سے ھائم ہے پانی کی پیاس کی وجہ سے حیران پھرنے والا اس کی جمع ھیمٌ آتی ہے۔ ھیَّم تھییما ﴿تفعیل﴾ پاگل کردینا۔تھیُّما ﴿تفعل﴾ پاگل ہونا اھتیاما ﴿افتعال﴾ حیلہ کرنا۔

قولہ اجول:۔جال جولا ﴿نصر﴾ چکر لگانا۔اجالۃ ﴿افعال﴾ گھمانا۔اجتیالا ﴿افتعال﴾ گھومنا مجاولۃ ﴿مفاعلہ﴾ ایک دوسرے کو ہٹانا۔تجاولا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے کے مقابلے میں چکر لگانا۔

قولہ حوماتہا:۔ہر چیز کی چوٹی مرادی معنی ٹیلہ۔حام حومًا ﴿نصر﴾ کسی چیز کی

تلاش میں چکر لگانا اسی سے حائم ہے بمعنی پانی کی تلاش میں چکر لگانے والا۔ جسکی جمع حوم آتی ہے۔ تحویما ﴿تفعیل﴾ مشغول رہنا۔

وَاَرُوْدُ فِیْ مَسَارِحِ لَمْحَاتِیْ وَمَسَایِحِ غَدَوَاتِیْ وَرَوْحَاتِیْ کَرِیْمًا اُخْلِقُ لَهٗ دِیْبَاجَتِیْ وَاُبُوْحُ اِلَیْهِ بِحَاجَتِیْ اَوْ اَدِیْبًا تُفَرِّجُ رُؤْیَتُهٗ غُمَّتِیْ وَتُرْوِیْ رِوَایَتُهٗ غُلَّتِیْ حَتّٰی اَدَّتْنِیْ خَاتِمَةُ الْمَطَافِ وَهَدَتْنِیْ فَاتِحَةُ الْاَلْطَافِ اِلٰی نَادٍ رَحِیْبٍ مُحْتَوٍ عَلٰی زِحَامٍ وَنَحِیْبٍ .

ترجمہ:۔ اور میں طلب کر رہا تھا اپنی نظر کی چراگاہوں اور اپنی رات اور دن کی سیاحت میں ایک سخی کو۔ کہ ذلیل کروں میں اس کے سامنے اپنے چہرے کو۔ اور ظاہر کروں میں اس کی طرف اپنی حاجت کو دیا کسی ادیب کو کہ کھول دے اس کا دیکھنا میرے غموں کو اور بجھا دے اس کی گفتگو میری پیاس کو یہاں تک کہ پہنچا دیا مجھے میرے آخری چکر نے اور راہنمائی کی میری اللہ تعالی کی مہربانی کی ابتداء نے ایک وسیع مجلس کی طرف جو مشتمل تھی بھیڑ پر اور زار و قطار رونے پر۔

تشریح: قولہ ارود:۔ راد رَوْدًا ﴿نصر﴾ کسی شی کی تلاش میں گھومنا اسی سے رائد بمعنی جاسوس ہے۔ اراد ارادۃ ﴿افعال﴾ خواہش کرنا، ارادہ کرنا جیسے یُرِیْدُ اللّٰهُ بِکُمُ الْیُسْرَ ۔ راود مُراوَدَةً ﴿مفاعلہ﴾ چاہنا اور اگر اسکا صلہ عن یا علی ہو تو معنی ہوگا فریب دینا، برائی کی ترغیب دینا، پھسلانا جیسے قَالَ هِیَ رَاوَدَتْنِیْ عَنْ نَّفْسِیْ ۔ رَوِّدْ تَرْوِیْدًا ﴿تفعیل﴾ طلب اور جستجو پر آمادہ کرنا۔ ارتاد ارتیادًا ﴿افتعال﴾ طلب کرنا۔

قولہ مسارح:۔ یہ مسرح کی جمع ہے بمعنی چراگاہ سرح سرحًا ﴿فتح﴾ چرانا، چرنا جیسے وحین تسرحون اور تسریحا ﴿تفعیل﴾ چھوڑنا جیسے وسرحوهن سراحا جمیلا۔

قولہ لمحاتی:۔ یہ لمحۃ کی جمع ہے بمعنی ایک نظر۔ لمح لمحا ﴿نصر﴾

جلدی کرنا اچانک دیکھنا جیسے کَلَمْحٍ بِالْبَصرِ. لَمَحَ تَلْمِیْحًا ﴿تفعیل﴾ آنکھ سے اشارہ کرنا۔

قولہ مسایح:۔ یہ مسیحۃ کی جمع ہے بمعنی سیر کرنے کی جگہ۔ ساح الْمَاءُ سَیْحًا ﴿ضرب﴾ پانی کا جاری ہونا۔ سیاحۃ ﴿ضرب﴾ سیر کرنا جیسے فَسِیْحُوْا فِی الْاَرْضِ چونکہ سیر کرنے والے کو بھی پانی اور کھانا کم میسر آتا ہے جس کی وجہ سے وہ بھی صائم ہی کی طرح ہو جاتا ہے اسلئے مسایح بمعنی صائم آتا ہے جیسے سابحات ای صائمات اور لفظ مسیح بھی اسی سے ہے حضرت عیسی علیہ السلام کو مسیح اسلئے کہا جاتا ہے کہ وہ بھی سیاح تھے اور دجال کو بھی مسیح اسلئے کہا گیا ہے کہ وہ بھی سیاح ہوگا۔

قولہ غداوتی:۔ یہ غداۃ کی جمع ہے بمعنی صبح۔ غدا غدوا ﴿نصر﴾ صبح کے وقت آنا جیسے اِنِ اغْدُوْا عَلٰی حَرْثِکُمْ غدی غدا ﴿سمع﴾ تغدیا ﴿تفعل﴾ صبح کے وقت کھانا کھانا غدّی تغدیۃ ﴿تفعیل﴾ صبح کا کھانا کھلانا

قولہ روحاتی:۔ یہ رَوْحَۃٌ (شام) کی جمع ہے۔

قولہ کریما:۔ اسکے دو معنی آتے ہیں (۱) شریف (۲) ایسا سخی جو سوال کے بغیر دے نیز اس میں اسکا اپنا نفع نہ ہو۔ کریمٌ کی جمع کُرماء و کِرام آتی ہیں۔

قولہ اخلق:۔ خلق خلقا ﴿ضرب﴾ پیدا کرنا، نئی بات بنانا جیسے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ. خَلُقَ خُلْقًا خلاقۃ ﴿سمع، کرم﴾ بوسیدہ ہونا پرانا ہونا۔ اَخْلَاقًا ﴿افعال﴾ بوسیدہ کرنا مرادی معنی ذلیل کرنا۔

قولہ دیباجتی:۔ دِیْبَاجَۃٌ بمعنی رخسار اس کی جمع دیابج، دیابیج آتی ہیں۔ اس کا باب مستعمل نہیں۔

قولہ ابوح :۔بوحا ﴿نصر﴾ ظاہر کرنا۔اباحۃ ﴿افعال﴾ جائز کرنا استباحۃ ﴿استفعال﴾ جائز سمجھنا۔

قولہ بحاجتی :۔ضرورت اس کی جمع حاجات اور حوائج آتی ہیں حاج حوجا ﴿نصر﴾ محتاج ہونا۔احتیاجا ﴿افتعال﴾ محتاج ہونا تحوُّجا ﴿تفعل﴾ حاجت طلب کرنا۔

قولہ تفرج :۔فرجا ﴿ضرب﴾ وفرَّج تفریجا ﴿تفعیل﴾ کھولنا، کشادہ کرنا۔ افراجا ﴿افعال﴾ وانفراجا ﴿انفعال﴾ وتفرُّجا ﴿تفعل﴾ کھلنا۔لفظ فرج کا اصل معنی دو چیزوں کا درمیانی سوراخ ہے اب اس کا اطلاق مابین الفخذین پر کیا جاتا ہے جیسے وَالَّتِیْ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا اور ایک لفظ فرج بمعنی کشادگی ہے۔

قولہ غمتی :۔غم اور حزن اس کی جمع غُمم آتی ہے۔غمَّ غمًّا ﴿نصر﴾ چھپانا غمگین کرنا۔اسی سے لفظ غمام بمعنی بادل ہے کیونکہ وہ بھی آسمان اور ستاروں کو چھپا دیتا ہے جیسے فِیْ ظُلَلٍ مِنَ الْغَمَامِ ۔اغماما ﴿افعال﴾ غمگین کرنا۔مُغامۃ ﴿مفاعلہ﴾ ایک دوسرے کو غمگین کرنا۔

قولہ غلتی :۔بمعنی سخت پیاس جسکی جمع غُلَلٌ آتی ہے غلَّ غلًا وغُلَّۃ ﴿سمع﴾ پیاسا ہونا۔غلَّ غُلُوْلا ﴿نصر﴾ مال غنیمت میں خیانت کرنا جیسے وماکان لنبیٍّ ان یَّغُلَّ ایک لفظ غُل بمعنی کھوٹ اور فریب ہے۔ایک لفظ غلَّۃ بمعنی پیداوار ہے جسکی جمع غلّات آتی ہے۔

قولہ ادتنی :۔ادی ادیا ﴿ضرب﴾ پہنچانا۔ادی تأدیۃ ﴿تفعیل﴾ اور تأدُّیا ﴿تفعل﴾ ادا کرنا، پہنچانا جیسے فَلْیُؤَدِّالَّذِیْ اؤْتُمِنَ امانتہ۔

قولہ المطاف :طاف طوفا طوافا مطافا ﴿نصر﴾ تطویفا ﴿تفعیل﴾ چکر لگانا جیسے یطوف علیھم ولدان مخلدون ۔

قولہ فاتحۃ:۔فتحا ﴿فتح﴾ کھولنا جیسے ففتحنا علیھم ابواب کل شیٔ کامیاب ہونا۔لفظ فاتحہ کا معنی ہے ہر شی کی ابتداء۔

قولہ الالطاف:۔لطفا ﴿نصر﴾ مہربانی کرنا جیسے اللہ لطیف بعبادہ ۔ لطافۃ ﴿کرم﴾ باریک ہونا۔

قولہ رحیب:۔ رحب رحبا ﴿سمع﴾ رحابۃ ﴿کرم﴾ فراخ ہونا جیسے وضاقت علیھم الارض بما رحبت۔ ارحابا ﴿افعال﴾ فراخ کرنا ترحیبا ﴿تفعیل﴾ وسیع کرنا ایک لفظ مرحبا ہے بمعنی فراخ جگہ۔

قولہ زحام:۔زحم زحما زحاما ﴿فتح﴾ تنگی کرنا بھیڑ کرنا ۔ازدحاما ﴿افتعال﴾ بھیڑ کرنا۔ تزاحما ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے پر تنگی کرنا۔

قولہ نحیب:۔یہ باب ضرب کا مصدر ہے بمعنی چیخنا چلانا نحبا ﴿نصر﴾ نذر ماننا جیسے فمنھم من قضی نحبہ۔

فَوَلَجْتُ غَابَةَ الْجَمْعِ لَاسْبُرُ مَجْلَبَةَ الدَّمْعِ فَرَأَيْتُ فِيْ بُهْرَةِ الْحَلْقَةِ شَخْصًا شَخَتَ الْخِلْقَةِ عَلَيْهِ اُهْبَةُ السِّيَاحَةِ وَلَهُ رَنَّةُ النِّيَاحَةِ وَهُوَ يَطْبَعُ الْاَسْجَاعَ بِجَوَاهِرِ لَفْظِهٖ وَيَقْرَعُ الْاَسْمَاعَ بِزَوَاجِرِ وَعْظِهٖ وَقَدْ اَحَاطَتْ بِهٖ اَخْلَاطُ الزُّمَرِ اِحَاطَةَ الْهَالَةِ بِالْقَمَرِ وَالْاَكْمَامِ بِالثَّمَرِ فَدَلَفْتُ اِلَيْهِ لِاَقْتَبِسَ مِنْ فَوَائِدِهٖ وَالْتَقِطَ بَعْضَ فَرَائِدِهٖ.

ترجمہ:۔ پس داخل ہوا میں لوگوں کے بیچ میں تا کہ آزماؤں میں آنسوؤں کے بہنے کے سبب کو۔

پس دیکھا میں نے حلقہ (گول دائرہ) کے درمیان میں ایک شخص کو جو کمزور خلقت والا تھا اس پر سیاحت کا ساز وسامان تھا اس کے لئے رونے کی آواز تھی مثل نوحہ کرنے والے کے اور وہ حال یہ ہے کہ بنا رہا تھا بجع بندی کو اپنے موتیوں جیسے نفیس الفاظ کے ساتھ۔ اور کھٹکھٹا رہا تھا لوگوں کے کانوں کو اپنے وعظ کی ڈانٹ ڈپٹ کے ساتھ۔ اور تحقیق احاطہ کر چکے تھے اس حضرت صاحب کا مختلف جماعتوں کے لوگ مثل احاطہ کرنے ھالہ کے چاند کے ساتھ۔ اور مثل احاطہ کرنے جھلی کے پھلوں کے ساتھ۔ پس آہستہ آہستہ چلا میں اس کی طرف تا کہ حاصل کروں میں اس کے کچھ فوائد۔ اور تا کہ میں چن لوں اسکے یکتا موتیوں میں سے کچھ۔

تشریح: قولہ ولجت :۔ وَلَجَا وُلُوْجًا ﴿ضرب﴾ داخل ہونا جیسے حتّٰی یلج الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاط ۔ اِیْلَاجًا ﴿افعال﴾ داخل کرنا۔

قولہ غَابَّة :۔ وہ وسط جس میں چیز چھپ جائے اس کی جمع غَابات آتی ہے۔ غَیْبًا ﴿ضرب﴾ چھپنا جیسے اَمْ کَانَ مِنَ الْغَائِبِیْنَ ایک لفظ غِیابة ہے بمعنی زمین کا گہرا حصہ، کنواں جیسے فِیْ غِیَابَةِ الْجُبِّ۔

قولہ الجمع :۔ لوگوں کی جماعت جس کی جمع جُمُوْع آتی ہے۔ جَمْعًا ﴿فتح﴾ جمع کرنا جیسے وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۔ تَجْمِیْعًا ﴿تفعیل﴾ جمع کرنا۔ اِجْمَاعًا ﴿افعال﴾ اتفاق کرنا، اکٹھا کرنا جیسے فَاَجْمِعُوْا کَیْدَکُمْ۔ اِجْتِمَاعًا ﴿افتعال﴾ جمع ہونا جیسے قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ ۔

قولہ مجلبة :۔ کسی چیز کے حاصل کرنے کا سبب۔

قولہ الدمع :۔ آنسو اس کی جمع ادمع اور دُمُوْعٌ آتی ہیں۔ دَمْعًا ﴿فتح، سمع﴾ آنسو بہا: جیسے تَرٰی اَعْیُنَهُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ۔

قولہ بهرة :۔ بمعنی وسط جس کی جمع بُهَر آتی ہے جیسے ظُلْمَة کی جمع ظُلَم آتی ہے۔ بهر

بَهْرًا ﴿فتح﴾ غالب ہونا۔ مُبَاهَرَةً ﴿مفاعلہ﴾ فتح کرنے میں مقابلہ کرنا۔ اِبْتِهَارًا ﴿افتعال﴾ کسی کام میں پوری کوشش کرنا۔

قولہ الحلقہ:۔ بمعنی ہر گول چیز اسکی جمع حَلَق حِلَاق حَلَقات آتی ہیں۔ حَلَقًا ﴿سمع﴾ حلق کے درد والا ہونا۔ تَحْلِيقًا ﴿تفعیل﴾ اِحْتِلَاقًا ﴿افتعال﴾ منڈوانا جیسے مُحَلِّقِيْنَ رُؤُسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ایک لفظ حلق ہے بمعنی گلا جسکی جمع اَحلاق آتی ہے۔

قولہ شخص:۔ بمعنی دور سے نظر آنے والا انسانی جسم جمع اَشْخُص اَشْخاص شُخُوص و شِخاصٌ آتی ہیں۔ شَخَصًا ﴿فتح﴾ اونچا ہونا شَخَاصَةً ﴿کرم﴾ موٹا ہونا تَشْخِيْصًا ﴿تفعیل﴾ متعین کرنا۔ تَشَخُّصًا ﴿تفعل﴾ متعین ہونا۔

قولہ شخت:۔ بمعنی کمزور جسم والا جسکی جمع شَخَاة آتی ہے شُخُوْتًا ﴿کرم﴾ کمزور جسم والا ہونا۔

قولہ اھبۃ:۔ سامان سفر جسکی جمع اُهُب آتی ہے اسکا مجرد مستعمل نہیں ہے البتہ مزید سے ابواب آتے ہیں تأهِيْبًا ﴿تفعیل﴾ تأهُّبًا ﴿تفعل﴾ تیار ہونا۔

قولہ رنۃ:۔ رَنِيْنًا ﴿ضرب﴾ آواز رونا، فریاد کرنا۔

قولہ النیاحۃ:۔ ناحَ نَوْحًا ونِيَاحًا ونِيَاحَةً ﴿نصر﴾ نوحہ کرنا۔

قولہ یطبع:۔ طَبَعَ طَبْعًا ﴿فتح﴾ مہر لگانا اور اگر صلہ علی ہو تو معنی ہوگا مہر لگانا جیسے فَطَبَعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ طَبَعَ طَبَعًا ﴿سمع﴾ میل کچیل والا ہونا، عیب دار ہونا۔

قولہ اسجاع:۔ یہ سَجْع کی جمع ہے بمعنی وہ کلام جو ہم وزن ہو۔ سَجَعَ سَجْعًا ﴿فتح﴾ ایسی کلام کرنا جسکا اختتام ایک ہی نمونہ پر ہو۔

قولہ بجواھر:۔ یہ جوْھر کی جمع ہے اور وہ جوْھرۃ کی جمع ہے بمعنی موتی۔

قولہ یقرع:۔ قَرَعَ قَرْعًا ﴿فتح﴾ کھٹکھٹانا جیسے اَلْقَارِعَةُ مَا الْقَارِعَةُ. تقْرِیْعًا ﴿تفعیل﴾ جھڑکنا مُقَارَعَةً ﴿مفاعلہ﴾ باہمی قرعہ اندازی کرنا۔ اس مادہ سے ایک لفظ قَرِیْعٌ ہے بمعنی سردار۔

قولہ الاسماع:۔ یہ سمْعٌ کی جمع ہے بمعنی کان۔ سَمِعَ سَمْعًا ﴿سمع﴾ سننا جیسے سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا۔ اِسْمَاعًا تَسْمِیْعًا ﴿افعال وتفعیل﴾ سنانا جیسے لَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا۔ اِسْتِمَاعًا ﴿افتعال﴾ کان لگا کر سننا جیسے فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا۔

قولہ زواجر:۔ یہ زَاجِرَةٌ کی جمع ہے بمعنی ڈانٹ زَجْرًا ﴿نصر﴾ ازْدِجَارًا ﴿افتعال﴾ ڈانٹنا جیسے مَا فِیْهِ مُزْدَجَر۔

قولہ احاطت:۔ حَوْطًا ﴿نصر﴾ اِحَاطَةً ﴿افعال﴾ احاطہ کرنا جیسے اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْئٍ مُحِیْطٌ۔

قولہ اخلاط:۔ یہ خَلْطٌ کی جمع ہے بمعنی ملی ہوئی چیز۔ خَلَطًا ﴿نصر﴾ اِخْلَاطًا ﴿افعال﴾ ملانا۔ اِخْتِلَاطًا ﴿افتعال﴾ ملنا جیسے فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ۔

قولہ الزمر:۔ یہ زُمْرَةٌ کی جمع ہے بمعنی لوگوں کی جماعت جیسے وَسِیْقَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا۔ زَمْرًا ﴿نصر، ضرب﴾ بانسری بجانا ایک لفظ مِزْمَارٌ ہے بانسری جسکی جمع مَزَامِیْر آتی ہے۔

قولہ الھالة:۔ بمعنی چاند کا دائرہ جسکی جمع ھالات آتی ہے۔ ھَالَ ھَوْلًا ﴿نصر﴾ خوفناک کرنا۔ تَھْوِیْلًا ﴿تفعیل﴾ خوف دلانا۔ تَھَوُّلًا ﴿تفعل﴾ خوفناک ہونا۔

قولہ بالقمر:۔بمعنی چاند جسکی جمع اَقمار آتی ہے۔ قَمْرًا ﴿سمع﴾ بہت سفید ہونا قَمْرًا ﴿نصر﴾ جوئے میں غالب آنا۔ قَمْرًا ﴿ضرب﴾ جوا کھیلنا ایک لفظ قِمار ہے بمعنی جوا۔

قولہ الاکمام:۔یہ کِمّ کی جمع ہے بمعنی غلاف ثمر جیسے وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَکْمام۔ کَمَّ کَمًّا ﴿نصر﴾ چھپانا ایک لفظ کَمّ بمعنی مقدار ہے اور ایک لفظ کُمّ بمعنی آستین ہے

قولہ الثمر:۔یہ ثمرۃ کی جمع ہے بمعنی پھل۔ ثُمُوْرًا ﴿نصر﴾ پھل والا ہونا۔

قولہ دلفت :۔دلفا ﴿ضرب﴾ آہستہ آہستہ چلنا۔

قولہ اقتبس:۔قَبْسًا ﴿ضرب﴾ آگ سے آگ لینا اقتباسا ﴿افتعال﴾ حاصل کرنا جیسے اُنْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِکُمْ۔

قولہ التقط :۔ لُقْطًا ﴿نصر﴾ اِلْتِقَاطًا ﴿افتعال﴾ زمین سے کسی شئ کو اٹھانا مرادی معنی حاصل کرنا اور جمع کرنا ایک لفظ لُقْطَۃ ہے۔زمین پر گری پڑی شئ ۔ایک لفظ لَقِیط بمعنی کسی جاندار شئ کا زمین سے اٹھانا اور ایک لفظ لقط ہے بمعنی غیر جاندار شئ جو زمین سے اٹھائی جائے۔

قولہ فرائدہ:۔یہ فَرِیْدَۃٌ کی جمع ہے بمعنی یگانہ موتی۔فَرَادَۃً ﴿نصر﴾ وَفُرُدًا ﴿ضرب﴾ اکیلا ہونا۔

فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ حِیْنَ خَبَّ فِیْ مَجَالِہٖ وَھَدَرَتْ شَقَاشِقُ اِرْتِجَالِہٖ اَیُّھَا السَّادِرُ فِیْ غُلَوَائِہٖ اَلسَّادِلُ ثَوْبَ خُیَلَائِہٖ اَلْجَامِحُ فِیْ جَھَالَاتِہٖ اَلْجَانِحُ اِلٰی خُزَعْبِلَاتِہٖ اِلَامَ تَسْتَمِرُّ عَلٰی غَیِّکَ وَتَسْتَمْرِیُٔ مَرْعٰی بَغْیِکَ وَحَتَّامَ تَتَنَاھٰی فِیْ زَھْوِکَ وَلَاتَنْتَھِیْ عَنْ لَھْوِکَ تَبَارَزَ بِمَعْصِیَتِکَ مَالِکَ

نَاصِيَتِکَ وَتَجْتَرِئُ بِقُبْحِ سِيْرَتِکَ عَلٰى عَالِمِ سَرِيْرَتِکَ وَتَتَوَارٰى عَنْ قَرِيْبِکَ وَاَنْتَ بِمَرْاٰى رَقِيْبِکَ .

ترجمہ:۔ پس سنا میں نے اس کو کہہ رہا تھا جب گھوم رہا تھا اپنے چکر لگانے کی جگہ میں اور آواز کر رہے تھے اس کے فی البدیہ کہنے کے تھوک۔ اے نڈر جرأت مند حد سے بڑھنے میں، اے لٹکانے والے تکبر کی چادر کو، اے سرکشی کرنے والے اپنی جہالت میں، اے مائل ہونے والے باطل اور جھوٹی باتوں کی طرف۔ کب تک ڈٹا رہیگا تو اپنی گمراہی پر، اور کب تک چرتا رہیگا تو اپنی ظلم کی چراگاہ میں، اور کب تک تو رکے گا اپنے تکبر میں، اور کب تک نہیں باز آئیگا تو اپنے لہو ولعب سے، اور مقابلہ کرتا ہے تو اپنی معصیت کے ساتھ اپنی پیشانی کے مالک کا۔ اور جرأت کرتا ہے تو اپنی بری عادات کے ساتھ اپنے رازدان پر۔ اور چھپتا ہے تو اپنے قریبی رشتہ دار سے دراں حالیکہ تو اپنے نگہبان کے سامنے ہے۔

تشریح: قولہ خب:۔ خَبَّ خَبًّا ﴿نصر﴾ تیز دوڑنا اور خَبَّ خَبًّا ﴿سمع﴾ دھوکہ باز ہونا۔

قولہ مجالہ:۔ یہ جَال جَوْلًا باب نَصَر (چکر لگانا) سے اسم ظرف ہے۔

قولہ ھدرت:۔ ھَذْرًا ﴿ضرب﴾ بلبلانا ھَذْرًا ﴿نصر﴾ ضائع کرنا، ضائع ہونا، گرانا۔

قولہ شقاشق:۔ یہ شَقْشَقَة کی جمع ہے بمعنی وہ جھاگ جس کو اونٹ مستی کے وقت نکالے

قولہ ارتجالہ:۔ اِرْتِجَالًا ﴿افتعال﴾ فی البدیہ کلام کرنا اور یہ رجل سے مشتق ہے یعنی پاؤں پر کھڑے کھڑے کلام کرنا۔

قولہ السادر:۔ سدر سَدْرًا ﴿ضرب﴾ لٹکانا سَدْرًا ﴿سمع﴾ غافل ہونا، لاپرواہ ہونا۔ ایک لفظ سِدْرَة ہے بمعنی بیری کا درخت جس کی جمع سِدْر آتی ہے۔

قولہ غلوائه :۔حد سے تجاوز کرنا۔غُلُوًّا ﴿نصر﴾ زیادتی کرنا جیسے لاتغلُوا فی دِیْنِکُمْ۔

قولہ السادل :۔سدْلًا ﴿نصر،ضرب﴾ لٹکانا۔

قولہ ثوب:۔بمعنی کپڑا اسکی جمع اثوابٌ ثیابٌ و اثوبٌ آتی ہیں۔ثوبًا ﴿نصر﴾ رجوع کرنا اور کپڑے کو اس لئے ثوب کہا جاتا ہے کہ وہ بھی فنا کی طرف رجوع کر جاتا ہے اور ایک لفظ ثواب ہے بمعنی وہ بدلہ جو کسی فعل حسن پر دیا جائے بدلہ کو ثواب اس لئے کہتے ہیں کہ وہ بھی عبد کی طرف لوٹ آتا ہے۔

قولہ خیلائه :۔تکبر اور غرور۔

قولہ الجامح:۔جَمْحًا ﴿فتح﴾ لغوی معنی سرکشی کرنا مرادی معنی دوڑنا چھوڑنا

قولہ جهالاته:۔یہ جهالةٌ (نادانی) کی جمع ہے۔

قولہ الجانح :۔جُنُوْحًا ﴿نصر،فتح﴾ مائل ہونا جیسے اِنْ جنحُوا لِلسَّلْمِ فاجْنَحْ لَہا۔

قولہ خزعبلاته:۔یہ خُزعبلةٌ کی جمع ہے بمعنی منگھڑت باتیں۔

قولہ الام:۔یہ الی حرف جار اور ما استفہامیہ سے مرکب ہے کیونکہ قاعدہ ہے کہ جب حرف جار ما استفہامیہ پر داخل ہوتا ہے تو الف کو حذف کر دیا جاتا ہے اس کی مثالیں قرآن کریم میں بہت ہیں جیسے فیم انت اصل میں فیما تھا اور بم یرجعُ ،لم تقولُون،عمَّ یتسائلُوْن اصل میں بما لما اور عمّا تھے۔

قولہ تستمر:۔مُرُوْرًا ﴿نصر﴾ گزرنا جیسے واذا مرُّوْا بہم یتغامزُوْن۔ مرارةً ﴿نصر،سمع﴾ کڑوا ہونا اِسْتَمرَّ اِسْتِمْرارًا ﴿استفعال﴾ ہمیشگی کرنا۔

قولہ غیک:۔یہ غَیًّا ﴿ضرب﴾ کا مصدر ہے بمعنی گمراہ ہونا۔

قولہ تستمرئ:۔مرُءَ مراءۃ ﴿کرُم﴾ بمعنی کسی چیز کو آسانی سے نگل لینا۔اگر مصدر مُرُوْءۃ ہوتو معنی ہوگا صاحب مروت ہونا۔اِستِمْراء ﴿استفعال﴾ خوشگوار سمجھنا۔

قولہ مرعی:۔رَعْیًا ﴿فتح﴾ سے اسم ظرف ہے بمعنی چراگاہ۔

قولہ بغیک:۔زیادتی اور ظلم۔

قولہ حتام:۔یہ حتی جار اور ما استفہامیہ سے مرکب ہے۔

قولہ زھوک:۔زَھا زَھْوا ﴿نصر﴾ متکبر ہونا۔اِزْھاء ﴿افعال﴾ تکبر کرنا۔

قولہ لھوک:۔لَھْوا ﴿نصر﴾ کھیلنا جیسے اِنَّما الْحیوۃُ الدُّنْیا لعِبٌ وَّلھْو۔لَھا ﴿سمع﴾ مشغول ہونا۔لَھًی تَلْھِیَۃ ﴿تفعیل﴾ اَلْھاءٌ ﴿افعال﴾ مشغول کرنا جیسے اَلْھٰکُمُ التَّکاثُر۔اور غافل کرنا۔

قولہ تبارز:۔برز بُرُوْزا ﴿نصر﴾ ظاہر ہونا جیسے لبرز الَّذِیْن کُتِب علَیْھِمُ الْقتْلُ۔برزا ﴿سمع﴾ گمشدگی کے بعد ظاہر ہونا۔اِبْرازا ﴿افعال﴾ ظاہر کرنا تبْرِیْزا ﴿تفعیل﴾ پاخانہ کرنا، نکالنا مُبارزۃ ﴿مفاعلہ﴾ تبارُزا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے سے مقابلہ کرنا۔

قولہ بمعصیتک:۔نافرمانی گناہ اس کی جمع معاصِیُ آتی ہے۔عصا عصًی ﴿ضرب﴾ نافرمانی کرنا جیسے وَمنْ یَّعْصِ اللّٰہ ورسُوْلَہٗ۔عصا عصْوا ﴿نصر﴾ لاٹھی مارنا۔

قولہ ناصیتک:۔پیشانی جیسے ھُو اٰخِذٌ بنا صیتِھا۔اس کی جمع ناصیات ونَواصِیُ آتی ہیں۔نصا نصْوا ﴿نصر﴾ پیشانی کے بال پکڑنا۔

مُناصاۃ ﴿مفاعلہ﴾ تناصُیا ﴿تفاعل﴾ لڑائی کے وقت ایک دوسرے کی پیشانی کے بال پکڑنا۔

قولہ تجتریٔ:۔ جرء جراءۃ ﴿کرُم﴾ جرأت کرنا دلیری کرنا۔ تجریئنا ﴿تفعیل﴾ جرأت دلانا۔ اجتراء ﴿افتعال﴾ دلیر ہونا۔

قولہ قبح:۔ قبحا قباحۃ ﴿کرُم﴾ بدصورت ہونا جیسے ھُمْ من الْمقبُوْحِیْن۔ قبَّح تقبیحا ﴿تفعیل﴾ اقبح اقباحا ﴿افعال﴾ قبیح بنانا۔

قولہ سیرتک:۔ بمعنی عادت اور طریقہ اسکی جمع سیر آتی ہے سار سیرا ﴿ضرب﴾ چلنا سیَّر تسییرا ﴿تفعیل﴾ اسار اسارۃ ﴿افعال﴾ چلانا۔ ایک لفظ سیر بمعنی تسمہ ہے جس کی جمع سُیُوْر و اسْیار آتی ہیں۔

قولہ سریرتک:۔ بمعنی راز اس کی جمع سرائر آتی ہے سرَّ سرًّا ﴿نصر﴾ خوش ہونا جیسے تسُرُّ النَّاظِرِیْن تسریرا ﴿تفعیل﴾ خوش کرنا۔ اسرارا ﴿افعال﴾ چھپانا جیسے یعْلَمُ ما یُسِرُّوْن و ما یُعْلِنُوْن۔ ایک لفظ سِرّ بمعنی راز ہے اس کی جمع اسْرار آتی ہے۔

قولہ تتواری:۔ وری وریا ﴿ضرب﴾ چھپانا۔ مُوارا۔ۃ ﴿مفاعلہ﴾ جیسے لباسا یُوارِیْ سوْاٰتِکُمْ۔ توارُیا ﴿تفاعل﴾ چھپنا جیسے توارت بالْحجاب۔

قولہ قریبک:۔ قرُب قرابۃ ﴿کرُم﴾ رشتہ دار ہونا۔ قُربا ﴿سمع، کرُم﴾ قریب ہونا جیسے ولا تقْربا ھٰذِہ الشَّجرۃ۔ تقْرِیْبا ﴿تفعیل﴾ قریب کرنا۔ جیسے ولا الْملٰئکۃُ الْمُقرَّبُوْن۔ تقارُبا، مُقاربۃ ﴿تفاعل، مفاعلۃ﴾ ایک دوسرے کے قریب ہونا۔

قولہ بمرای:۔ یہ اسم ظرف ہے۔ رأیا ورُؤیۃ ﴿فتح﴾ دیکھنا جیسے ارأیت الَّذیْ یَنْھٰی۔

قولہ رقیبک:۔ نگہبان، محافظ، منتظر، دشمن، جمع رُقباء۔ رُقُوْبًا ﴿نصر﴾ نگہبانی اور انتظار کرنا جیسے لَایَرْقُبُوْنَ فِیْ مُؤْمِنٍ۔ مُراقبۃً تراقُبًا ﴿مفاعلہ، تفاعل﴾ ایک دوسرے کی نگہبانی کرنا۔

وَتَسْتَخْفِیْ مِنْ مَمْلُوْکِکَ وَمَا تَخْفٰی خَافِیَۃٌ عَلٰی مَلِیْکِکَ اَتَظُنُّ اَنْ سَتَنْفَعُکَ حَالُکَ اِذْ اَنَ اِرْتِحَالُکَ اَوْ یُنْقِذُکَ مَالُکَ حِیْنَ تُوْبِقُکَ اَعْمَالُکَ اَوْ یُغْنِیْ عَنْکَ نَدَمُکَ اِذَا زَلَّتْ قَدَمُکَ اَوْ یَعْطِفُ عَلَیْکَ مَعْشَرُکَ یَوْمَ یَضُمُّکَ مَحْشَرُکَ .

ترجمہ:۔ اور چھپتا ہے تو اپنے مملوک سے حالانکہ نہیں چھپ سکتی کوئی چھپنے والی شی تیرے مالک سے۔ کیا گمان کرتا ہے تو کہ نفع دے گی تجھ کو تیری ظاہری حالت (عزت و مال وغیرہ) جس وقت قریب ہوگا تیری موت کا وقت، یا چھڑالیگا تجھ کو تیرا مال جس وقت ہلاک کردیں گے تجھ کو تیرے اعمال، یا بے پرواہ کردیگی تجھ کو تیری ندامت جب پھسلیں گے تیرے قدم۔ یا مہربانی کریگا تجھ پر تیرا قبیلہ جس دن ملیگا تجھ کو تیرا محشر۔

تشریح: قولہ تستخفی:۔ خفی خُفْیۃً ﴿سمع﴾ پوشیدہ ہونا۔ اخفاء ﴿افعال﴾ پوشیدہ کرنا جیسے اِنِّیْ اَعْلَمُ بِمَا اُخْفَیْتُمْ وَمَا اَعْلَنْتُمْ۔ اِسْتِخْفَاءً ﴿استفعال﴾ چھپنا پوشیدہ ہونا جیسے یَسْتَخْفُوْا مِنْہُ۔ ایک لفظ خافیۃ ہے بمعنی پوشیدگی جیسے لَا تَخْفٰی مِنْکُمْ خَافِیَۃٌ اس کی جمع خوافی آتی ہے۔

قولہ مملوکک:۔ ملکا ﴿ضرب﴾ مالک ہونا جیسے مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ

اِمْلاکًا ﴿افعال﴾ تَمْلِیْکًا ﴿تفعیل﴾ مالک بنانا۔تملُّکًا ﴿تفعل﴾ مالک بننا۔

قولہ ملیکک:۔بمعنی بادشاہ اس کی جمع مُلکاء آتی ہے اور یہ اسمائے حسنی میں سے ہے کَمَا فِی الْقُرْآن عِنْدَ مَلِیْکٍ مُقْتَدِر۔

قولہ الظن:۔یہ ظَنَّ سے مشتق ہے بمعنی گمان،شک،تہمت،ظنّ کی جمع ظُنُوْن آتی ہے کَمَا فِی الْقُرْآن وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰہِ الظُّنُوْنَا۔ظَنًّا ﴿نصر﴾ گمان کرنا کبھی یہ ظن یقین کے معنی میں بھی آتا ہے کَمَا فِی الْقُرْآن اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلَاقٍ حِسَابِیَہْ۔وَظَنُّوْا اَنَّہُمْ قَدْ کُذِبُوْا۔

قولہ ستنتفعک:نَفْعًا ﴿فتح﴾ نفع دینا انْتِفَاعًا ﴿افعال﴾ نفع پہنچانا اسی سے نَافِع ہے جو اسماء حسنی میں سے ہے۔

قولہ حالک:۔اس کی جمع اَحْوَالٌ آتی ہے۔حَوْلًا ﴿نصر﴾ ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف پھرنا جیسے لَا یَبْغُوْنَ عَنْہَا حِوَلًا ۔تَحَوُّلًا ﴿تفعل﴾ پھرنا۔تَحْوِیْلًا ﴿تفعیل﴾ پھیرنا اِحْتِیَالًا ﴿افتعال﴾ حیلہ کرنا۔

اَلْفَرْقُ بَیْنَ الْحَالِ وَالشَّانِ:۔شان امور کبیرہ پر بولا جاتا ہے کَمَا فی القرآن کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَأْن اور حال امور صغیرہ پر بولا جاتا ہے۔

قولہ آن:۔ آنَ یَئِیْنُ اَیْنًا ﴿ضرب﴾ قریب ہونا۔

قولہ ارتحالا:۔رِحْلًا ﴿فتح﴾ اِرْتِحَالًا ﴿افتعال﴾ کوچ کرنا،رحلت کرنا۔ تَرْحِیْلًا ﴿تفعیل﴾ کوچ کرانا۔

قولہ یتقذك:۔ تَقْذًا ﴿نصر﴾ چھڑانا جیسے وَکُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَۃٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَکُمْ مِنْہَا ۔اِنْقَاذًا ﴿افعال﴾ چھڑانا،نجات دلانا۔

قولہ مالک :۔بمعنی دولت اس کی جمع اموال آتی ہے۔ مَوْلًا ﴿نصر، سمع﴾ مالدار ہونا۔ تمَوُّلًا ﴿تفعل﴾ مالدار ہونا۔تَمْوِیْلًا ﴿تفعیل﴾ مالدار بنانا یہ اس صورت میں ہے جب مال اجوف واوی سے ہو اور اگر اجوف یائی ہو تو مَیْلًا ﴿ضرب﴾ مائل ہونا۔

قولہ حین:۔ بمعنی دھر، وقت مبہم، چالیس سال، چھ ماہ۔اس کی جمع اَحْیان آتی ہے اور جمع الجمع اَحایِیْن ۔حَیْنًا ﴿ضرب﴾ وقت کا آنا کما فی القرآن ھَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِنَ الدَّھْرِ ۔

قولہ توبقک :۔وَبْقًا ﴿ضرب،حسب﴾ ہلاک ہونا کما فی القرآن و جعلْنَا بَیْنَھُمْ مُوْبِقًا۔ اِباقَۃً ﴿افعال﴾ ہلاک کرنا جیسے اَوْ یُوْبِقْھُنَّ بِمَا کَسَبُوْا

قولہ یغنی :۔ غِنًی وغُنْیَۃً ﴿ضرب،سمع﴾ بے نیاز ہونا جیسے وَاِنَّ اللّٰہَ لَھُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْد۔ اِغْنَاءً ﴿افعال﴾ بے نیاز کرنا جیسے وَوَجَدَکَ عَائِلًا فَاَغْنٰی ۔تَغْنِیَۃً ﴿تفعیل﴾ مالدار کرنا، گانا گانا۔

قولہ زلت :۔زِلَّۃً ﴿سمع،ضرب﴾ پھسلنا جیسے فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْکُمُ الْبَیِّنٰت ۔لڑکھڑانا۔اِزْلَالًا ﴿افعال﴾ پھسلانا۔ کما فی القرآن فَاَزَلَّھُمَا الشَّیْطٰن ۔

قولہ قدمک:۔ قدم کی جمع اَقْدام آتی ہے کما فی القرآن بِالنَّوَاصِیْ وَالْاَقْدام ۔قُدُوْمًا ،قِدَمًا ﴿نصر﴾قدما ﴿کرم﴾ آنا، آگے بڑھنا۔

قولہ یعطف:۔عَطْفًا ﴿ضرب﴾ مہربانی کرنا اگر صلہ عن ہو تو اعراض کرنا الی ہو تو مائل ہونا تَعَطُّفًا ﴿تفعل﴾ مہربان ہونا۔ تَعْطِیْفًا ﴿تفعیل﴾ منہ پھیرنا۔

قولہ معشرک :۔بمعنی قبیلہ اس کی جمع مَعَاشِر آتی ہے۔عَشْرًا

﴿نصر﴾ تعشیرا ﴿تفعیل﴾ دسواں حصہ لینا۔ اعشارا ﴿افعال﴾ دس حصے بنانا۔ مُعاشرۃ ﴿مفاعلہ﴾ مل جل کر زندگی بسر کرنا جیسے وعاشِرُوْھُنَّ بالْمَعْرُوْفِ۔

قولہ یضمک:۔ ضمًّا ﴿نصر﴾ ملانا جیسے واضْمُمْ یدَكَ الی جناحِک۔ وکما فی الحدیث لاتضامُّوْن فی رُؤیتہ۔ تضمیما ﴿تفعیل﴾ ملانا۔ تضمُّمًا ﴿تفعل﴾ انضماما ﴿انفعال﴾ ملنا۔

هَلَّا انْتَهَجْتَ مَحَجَّةَ اهْتِدَائِکَ وَعَجَّلْتَ مُعَالَجَةَ دَائِکَ وَفَلَلْتَ شَبَاةَ اعْتِدَائِکَ وَقَدَعْتَ نَفْسَکَ فَهِیَ اَکْبَرُ اَعْدَائِکَ اَمَاالْحِمَامُ مِیْعَادُکَ فَمَا اِعْدَادُکَ وَبِالْمَشِیْبِ اِنْذَارُکَ فَمَا اِعْذَارُکَ وَفِی اللَّحْدِ مَقِیْلُکَ فَمَا قِیْلُکَ وَاِلَی اللهِ مَصِیْرُکَ فَمَنْ نَصِیْرُکَ طَالَمَا اَیْقَظَکَ الدَّهْرُ فَتَنَاعَسْتَ وَجَذَبَکَ الْوَعْظُ فَتَقَاعَسْتَ۔

ترجمہ:۔ کیوں نہیں چلتا تو اپنی ہدایت کے سیدھے راستے پر۔ اور کیوں نہیں جلدی کرتا تو اپنی بیماری کے علاج میں۔ اور کیوں نہیں کند کرتا تو اپنے ظلم کی تیز دھار کو۔ اور کیوں نہیں روکتا تو اپنے نفس کو حالانکہ وہ تیرے دشمنوں میں سے سب سے بڑا دشمن ہے۔ کیا نہیں ہے موت وعدہ تیرا پس کیا ہے تیاری تیری۔ اور کیا نہیں ڈرایا تجھ کو تیرے بڑھاپے نے پس کیا عذر ہوگا تیرا۔ کیا نہیں ہے لحد تیرے سونے کی جگہ پس کیا جواب ہوگا تیرا۔ اور کیا نہیں ہے اللہ کی طرف لوٹنا تیرا پس کون مددگار ہوگا تیرا۔ بہت دفعہ جگایا تجھ کو زمانے نے پس تو اونگھتا رہا اور بہت دفعہ کھینچا تجھے وعظ ونصیحت نے پس تو زبردستی پیچھے ہٹتا رہا۔

تشریح: قولہ انتھجت:۔ ﴿فتح﴾ نھجا ونُھُوْجا واضح ہونا۔ انفعال انتھاجا واضح راستے پر چلنا۔ النَّھْجُ والْمِنْھاج واضح راستہ کما فی القرآن ولِکُلٍّ جعلنا منکم شِرْعۃً ومِنْھاجا۔ اس کی جمع مناھیج آتی ہے۔

قولہ عجلت:۔ ﴿سمع﴾ عجلا ﴿تفعیل﴾ تعجیلا جلدی کرنا کما فی القرآن ولا تعجل بالقرآن

فائدہ: عجلت اور سرعت میں فرق:۔ عجلت کا معنی ہے تقدیم الشئ قبل وقتہ کسی کام کو اس کے وقت سے پہلے کرنا اور یہ مذموم ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے ولا تعجل بالقرآن اور سرعت کا معنی ہے تقدیم الشیئ الی اقرب اوقاتہ کسی کام کو اس کے وقت کے پہلے حصہ میں کرنا اور یہ محمود ہے کما فی القرآن وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم۔

قولہ معالجۃ:۔ ﴿نصر﴾ علجا۔ علاج میں غالب آنا۔ معالجۃ ﴿مفاعلہ﴾ علاج کرانا۔

قولہ دائک:۔ اسم جامع لکل عیب ومرض فی الرجال ظاہرا او باطنا اسکی جمع ادواء آتی ہے داء ﴿سمع﴾ بیمار ہونا۔

قولہ فللت:۔ فلا ﴿نصر﴾ کند کرنا توڑنا کما فی حدیث ام زرع شجک او فلک او جمع کلا لک۔ افلالا ﴿افعال﴾ ظاہر کرنا۔

قولہ شباۃ:۔ تیز دھار اس کی جمع شبوات آتی ہے ﴿نصر﴾ شبوبا دھار تیز کرنا۔

قولہ اعتدائک:۔ یہ العداء سے مشتق ہے عدوا ﴿نصر﴾ حملہ کرنا، دشمنی کرنا، حد سے تجاوز کرنا۔ اعتداء ﴿افتعال﴾ ظلم میں حد سے تجاوز کرنا کما فی القرآن انّ اللّٰہ لا یحبّ المعتدین اسی سے عدوا بمعنی دشمن ہے اس کی جمع اعداء آتی ہے

قولہ قدعت:۔ ﴿فتح﴾ قدعا۔ روکنا۔ کما فی الحدیث قدعوا النفوس فانہا طلعۃ۔

قولہ اکبر:۔کبارۃ ﴿کرم﴾ بڑا ہونا جیسے کبُر مقتًا عِندَاللّٰہِ ﴿سمع﴾ کِبرًا۔عمر میں بڑا ہونا ﴿تفعیل﴾ تکبیرا اللہ اکبر کہنا جیسے ولتُکبّرُوا اللّٰہ علی ما ھداکُم ﴿تفعل﴾ تکبُّرًا اپنے تئیں بڑا سمجھنا ﴿مفاعلہ﴾ مُکابرۃ دشمنی کرنا۔

قولہ الحمام:۔حَمَّ حمًّا ﴿نصر﴾ گرم کرنا۔حَمَّ حَمَمًا ﴿سمع﴾ سیاہ ہونا۔ تحمِیمًا ﴿تفعیل﴾ سیاہ کرنا۔تحمَّم تحمُّمًا ﴿تفعل﴾ سیاہ ہونا ایک لفظ حمَّام بمعنی غسل خانہ ہے اس کی جمع حمامات آتی ہے اور ایک لفظ حمام بمعنی کبوتر ہے ایک لفظ حُمَّۃ ہے کوئلہ جس کی جمع حمم آتی ہے۔

قولہ میعادك:۔وَعَدَا عِدۃً مِیعَادً ﴿ضرب﴾ وعدہ کرنا جیسے وعداللّٰہُ الَّذِیْنَ آمَنُوْا مِنکُمْ اِیعَادًا ﴿افعال﴾ وعدہ کرنا مُواعَدۃً ﴿مفاعلہ﴾ تواعُدًا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے سے وعدہ کرنا جیسے لَوْ تواعَدتُّمْ لاَخْتلفْتُمْ فِی الْمِیْعادِ

قولہ اعدادك:۔عدًّا ﴿نصر﴾ شمار کرنا جیسے وعدھُمْ عدًّا۔اِعْدَادًا ﴿افعال﴾ تیار کرنا جیسے لاعدوالہ عدۃ۔

قولہ المشیب:۔شَابَ شَیْبًا ومَشِیْبًا ﴿ضرب﴾ بوڑھا ہونا، بالوں کا سفید ہونا جیسے وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَیْبًا۔تَشْبِیْبًا ﴿تفعیل﴾ واِشابۃً ﴿افعال﴾ بوڑھا کرنا

قولہ انذراك:۔نَذَرَ نَذْرًا ﴿نصر، ضرب﴾ منت ماننا جیسے اِنّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا۔نَذِرَ نَذْرًا ﴿سمع﴾ ڈرنا۔اِنْذَارًا ﴿افعال﴾ ڈرانا جیسے فَاَنْذَرْتُکُمْ نَارًا تلظّٰی۔

قولہ اعذارك:۔یہ عُذْر کی جمع ہے باب افعال کا مصدر ہے بمعنی اظہار کرنا۔ عُذْرًا ﴿نصر﴾ معذرت کرنا۔

قولہ اللحد:۔قبر کی ایک جانب میت کے رکھنے کی جگہ۔اسکی جمع لُحُود والْحاد آتی ہیں اور ایک لفظ شق ہے بمعنی قبر کے درمیان میت رکھنے کی جگہ۔لَحَدَ لَحْدًا ﴿فتح﴾ قبر میں دفن کرنا۔

قولہ مقیلک:۔یہ اسم ظرف ہے قَیْلُوْلَۃ سے بمعنی قیلولہ کرنے کی جگہ۔

قولہ مصیرک:۔لوٹنے کی جگہ جیسے وَاِلَیْہِ الْمَصِیْر ۔صَارَ صَیْرًا مَصِیْرًا وَصَیْرُوْرَۃً ﴿ضرب﴾ لوٹنا تَصْیِیْرًا ﴿تفعیل﴾ اِصَارَۃً ﴿افعال﴾ لوٹانا۔

قولہ نصیرک:۔نَصْرًا ﴿نصر﴾ مدد کرنا جیسے فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ تَنْصِیْرًا ﴿تفعیل﴾ نصرانی بنانا۔تَنَصُّرًا ﴿تفعل﴾ نصرانی ہونا مُنَاصَرَۃً ﴿مفاعلہ﴾ تَنَاصُرًا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے کی مدد کرنا جیسے مَالَکُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ۔

قولہ طالما:۔ما کافہ ہے طَالَ طُوْلًا ﴿نصر﴾ لمبا ہونا جیسے فَطَالَ عَلَیْھِمُ الْاَمَدُ ۔اِطَالَۃً ﴿افعال﴾ تَطْوِیْلًا ﴿تفعیل﴾ لمبا کرنا یہاں طالما بہت دفعہ، بسا اوقات کے معنی میں ہے۔

قولہ ایقظک:۔یَقَظَ یَقْظًا ﴿سمع﴾ بیدار ہونا اِیْقَاظًا ﴿افعال﴾ بیدار کرنا۔

قولہ تناعست:۔نَعَسَ نُعْسًا ﴿سمع﴾ اور نَعْسًا ﴿نصر﴾ نیند کرنا تَنَاعُسًا ﴿تفاعل﴾ خود بخود (بتکلف) نیند کرنا ایک لفظ نُعَاس ہے بمعنی اونگھ جیسے اِذْ یُغَشِّیْکُمُ النُّعَاسَ۔

قولہ جذبک:۔جَذَبَ جَذْبًا ﴿ضرب﴾ اِجْتِذَابًا ﴿افتعال﴾ کھینچنا۔

قولہ تقاعست:۔قَعَسَ قُعْسًا ﴿سمع﴾ سینے کا باہر نکلنا اور کمر کا اندر ہو جانا۔

تقاعُسا ﴿تفاعل﴾ سینے کا نکالنا مرادی معنی بتکلف تکبر کرنا۔

وَتَجَلَّتْ لَکَ الْعِبَرُ فَتَعَامَیْتَ وَحَصْحَصَ لَکَ الْحَقُّ فَتَمَارَیْتَ وَاَذْکَرَکَ الْمَوْتُ فَتَنَاسَیْتَ وَاَمْکَنَکَ اَنْ تُوَاسِیَ فَمَا اٰسَیْتَ تُؤْثِرُ فَلْسًا تُوْعِیْهِ عَلٰی ذِکْرِ تَعْیِهٖ وَتَخْتَارُ قَصْرًا تُعْلِیْهِ عَلٰی بِرِّ تُوْلِیْهِ وَتَرْغَبُ عَنْ هَادٍ تَسْتَهْدِیْهِ اِلٰی زَادٍ تَسْتَهْدِیْهِ وَتُغْلِبُ حُبَّ ثَوْبٍ تَشْتَهِیْهِ عَلٰی ثَوَابٍ تَشْتَرِیْهِ یَوَاقِیْتُ الصَّلَاتِ اَعْلَقُ بِقَلْبِکَ مِنْ مَوَاقِیْتِ الصَّلٰوةِ وَمُغَالَاةُ الصَّدُقَاتِ اَثْرَ عِنْدَکَ مِنْ مُوَالَاةِ االصَّدَقَاتِ.

ترجمہ:۔ اور ظاہر ہوگئی تھی تیرے لیے عبرت پس تو زبردستی اندھا بنتا رہا۔اور ظاہر ہوگیا تھا تیرے لئے حق پس تو شک کرتا رہا۔اور یاد کرایا تجھ کو موت نے پس تو زبردستی بھولتا رہا۔اور ممکن تھا تیرے لئے کہ تو غم خواری کرتا پس تو نے غم خواری نہیں کی ۔ترجیح دیتا ہے تو ایسے پیسوں کو جنکو تو خزانہ کرتا ہے ایسی نصیحت پر جس پر کان دھرنے چاھئیں ۔اور پسند کرتا ہے تو بلند بلند محل کو ایسی نیکی پر جسکو تجھے سرانجام دینا چاہیے اور اعراض کرتا ہے تو ایسے ھادی سے جس سے تو ھدایت یاب ہوسکتا ہے ایسے کھانے کی طرف جسکو تو ھدیہ کے طور پر طلب کرتا ہے۔اور غالب ہے تجھ کو ایسے کپڑوں کی محبت جن کی تو خواھش کرتا ہے ایسے ثواب پر جسکو تو خرید سکتا ہے۔قیمتی ھدیے زیادہ چمٹے ہوئے ہیں تیرے دل کے ساتھ نمازوں کے اوقات سے۔اور گراں مہریں زیادہ افضل ہیں تیرے نزدیک پے در پے صدقہ کرنے سے۔

تشریح:قولہ تجلت:جلا جلاء ﴿نصر﴾ واضح ہونا روشن ہونا۔تجلّیا ﴿تفعل﴾ روشن ہونا جیسے وَالنَّهارِ اذا تجلّٰی۔ تجلیۃ ﴿تفعیل﴾ روشن کرنا۔

قولہ العبر:۔ یہ عبرۃ کی جمع ہے بمعنی گزری ہوئی شئی میں غور کر کے تعجب کرنا۔عبر عُبُوْرا ﴿نصر﴾ گزرنا جیسے اَلْاعابِرِیْ سبیلٍ۔ تعبیرا ﴿تفعیل﴾ بولنا،خوابوں

کی تعبیر بیان کرنا۔

قولہ تعامیت: عمی عمًی ﴿سمع﴾ اندھا ہونا جیسے فعمُوْ وصمُّوْ تعمیۃ ﴿تفعیل﴾ اندھا کرنا تعامُیا ﴿تفاعل﴾ تکلف اندھا بننا۔

قولہ حصحص: ۔حصحصۃ ﴿فعللہ﴾ بمعنی ظاہر ہونا۔حصَّ حصًا ﴿نصر﴾ ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔حصَّص تحصیصا ﴿تفعیل﴾ ظاہر ہونا۔

قولہ فتماریت: ۔مَرٰی مرْیا ﴿ضرب﴾ شک کرنا جیسے فَلَاتَکُنْ فِیْ مِرْیَۃٍ مِّنْ لِّقَائِہٖ۔ تمارُیا ﴿تفاعل﴾ تکلف شک کرنا جیسے افتُمارُوْنَہٗ علی ما یری

قولہ الموت: ۔ مات مَوْتًا اور مات میْتًا ﴿نصر ضرب﴾ مرنا جیسے یٰلَیْتَنِیْ مِتُّ قَبْلَ ھٰذَا، تمْوِیْتًا ﴿تفعیل﴾ اور اماتۃ ﴿افعال﴾ مارنا جیسے اَمَاتَہُ اللّٰہُ ایک لفظ مَیِّت ہے جو حیات کی ضد ہے اسکی جمع اَمْوات موتی اور میتون آتی ہیں ایک لفظ میت ہے بمعنی مردہ اسکی جمع میتون آتی ہے۔

قولہ تناسیت: ۔نسِیَ نسْیًا نِسْیَانًا ﴿سمع﴾ بھولنا جیسے فَاِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْت۔ اِنْسَاءً ﴿افعال﴾ بھلانا جیسے وَمَا اَنْسٰنِیْہُ اِلَّا الشَّیْطٰن۔ تناسُیا ﴿تفاعل﴾ تکلف بھولنا۔

قولہ امکنک: ۔ مکُن مکانۃ ﴿کرُم﴾ مرتبہ والا ہونا۔ اِمْکَانًا ﴿افعال﴾ تمْکِیْنًا ﴿تفعیل﴾ قدرت دینا جیسے وَلَقَدْ مَکَّنّٰکُمْ فِی الْاَرْضِ۔

قولہ تواسی: ۔اسی اسْوًا ﴿نصر﴾ علاج کرنا۔ اسی اسًا ﴿سمع﴾ غمگین ہونا جیسے فَلَاتَاْسَ عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْن۔ مُواساۃ ﴿مفاعلہ﴾ غم خواری کرنا۔

قولہ توثر: ۔ اثر اثْرًا ﴿نصر، ضرب﴾ نقل کرنا۔ ایْثَارًا ﴿افعال﴾ ترجیح دینا

جیسے بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا۔ایک لفظ اثر ہے بمعنی نشان، حدیث، سنت، مدت اسکی جمع آثار آتی ہے جیسے عَلٰى آثَارِهِمْ يُهْرَعُوْنَ

قولہ فلسا:۔بمعنی پیسہ اسکی جمع فُلُوْس، اَفْلُس اور اَفْلاس آتی ہیں۔ اِفْلاسًا ﴿افعال﴾ مفلس ہونا۔ تَفْلِيْسًا ﴿تفعیل﴾ قاضی کا کسی کو مفلس قرار دینا۔

قولہ توعیہ:۔وَعٰى وَعْيًا ﴿ضَرَبَ﴾ جمع کرنا، یاد کرنا جیسے تَعِيَهَا اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ۔ اِيْعَاءً ﴿افعال﴾ جمع کرنا حفاظت کرنا جیسے جَمَعَ فَاَوْعٰى۔

قولہ تختار:۔ خَارَ خَيْرًا ﴿ضَرَبَ﴾ صاحب خیر ہونا۔ تَخْيِيْرًا ﴿تفعیل﴾ اختیار دینا۔ تَخَيُّرًا اور اِخْتِيَارًا ﴿تفعل، افتعال﴾ اختیار کرنا جیسے وَلَقَدِ اخْتَرْنَاهُمْ عَلٰى عِلْمٍ۔

قولہ قصرا:۔بمعنی محل جیسے وَقَصْرٍ مُّشِيَّدٍ اسکی جمع قُصُوْر آتی ہے قصر قَصْرًا ﴿نصر، ضرب﴾ بند کرنا جیسے حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِى الْخِيَامِ قُصُوْرًا ﴿نصر﴾ کوتاہی کرنا قَصَارَةً ﴿کرم﴾ چھوٹا ہونا۔ تَقْصِيْرًا ﴿تفعیل﴾ جیسے مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ۔ اِقْتِصَارًا ﴿افتعال﴾ چھوٹا کرنا۔

قولہ تعلیہ:۔عَلَا عُلُوًّا ﴿نصر﴾ بلند ہونا جیسے اَلَّا تَعْلُوْا عَلَىَّ۔ اِعْلَاءً ﴿افعال﴾ بلند کرنا۔

قولہ بر:۔بمعنی نیکی جیسے لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ ایک "ا" بر ہے گندم اور بر جنگل بَرًّا ﴿سمع﴾ نیکی کرنا جیسے وَبَرًّا بِوَالِدَيْهِ۔

قولہ تولیہ:۔وَلِىَ وَلْيًا ﴿حسب﴾ والی ہونا، نزدیک ہونا جیسے اَللّٰهُ وَلِىُّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا۔ تَوْلِيَةً ﴿تفعیل﴾ والی بنانا۔ اِيْلَاءً ﴿افعال﴾ حاکم بنانا۔ مُوَالَاةً ﴿مع علیہ

پے در پے ہونا۔

قولہ ترغب:۔ رغب رغبا رغبۃ ﴿سمع﴾ اگر صلہ فی ہو تو خواہش کرنا جیسے یدعوننا رغبا ورھبا رغبت کرنا اور اگر صلہ الی ہو تو مائل ہونا اور اگر صلہ عن ہو تو اعراض کرنا ومن یرغب عن ملۃ ابراھیم۔

قولہ زاد:۔ توشہ۔ جسکی جمع ازواد آتی ہے زاد زودا ﴿نصر﴾ توشہ لینا تزویدا ﴿تفعیل﴾ ازادۃ ﴿افعال﴾ توشہ دینا۔ تزودا ﴿تفعل﴾ توشہ لینا جیسے وتزودوا فان خیر الزاد التقوی۔ استزادۃ ﴿استفعال﴾ توشہ مانگنا۔

قولہ تغلب:۔ غلب غلبۃ ﴿ضرب﴾ غالب ہونا جیسے غلبت علینا شقوتنا۔ تغلیبا ﴿تفعیل﴾ غالب بنانا۔ تغلبا ﴿تفعل﴾ غالب ہونا۔

قولہ تشتھیہ:۔ شھا شھوۃ اور شھی شھوۃ ﴿نصر، سمع﴾ اور اشتھاء ﴿افتعال﴾ خواہش کرنا جیسے ولکم فیھا ما تشتھی انفسکم۔

قولہ تشتریۃ:۔ شری شراء ﴿ضرب﴾ جیسے وشروہ بثمن بخس، اشتراء ﴿افتعال﴾ جیسے اشتروا الحیوۃ الدنیا خریدنا۔ بیچنا۔

قولہ یواقیت:۔ یہ یاقوت کی جمع ہے بمعنی رنگ برنگ قیمتی پتھر۔

قولہ الصلات:۔ یہ صلۃ کی جمع ہے بمعنی تحفہ انعام۔ وصل وصلا صلۃ ﴿ضرب﴾ پہنچنا جیسے الا الذین یصلون الی قوم ملنا۔ اوصل ایصالا ﴿افعال﴾ ملانا جیسے ویقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل توصلا ﴿تفعل﴾ پہنچنا۔

قولہ اعلق:۔ علق علقا ﴿سمع﴾ بمعنی لگنا۔ تعلیقا ﴿تفعیل﴾ تعلقا

﴿تفعل﴾ لڑکانا۔

قولہ مواقیت:۔یہ مِیْقات کی جمع ہے بمعنی وقت۔ وَقَت وقْتا ﴿ضرب﴾ جیسے کِتابًا مَوْقُوْتًا ۔ تَوْقِیْتا ﴿تفعیل﴾وقت متعین کرنا۔

قولہ مغالاۃ:۔غَلا غُلُوًّا ﴿نصر﴾تجاوز کرنا جیسے لَا تَغْلُوْ فِیْ دِیْنِکُمْ ۔ مُغَالاۃ ﴿مفاعلہ﴾ گراں ہونا۔

قولہ الصدقات:۔یہ صدقۃ کی جمع ہے بمعنی مہر۔خیرات صَدَق صَدْقا ﴿نصر﴾ سچ بولنا جیسے رِجالٌ صدقُوْا ما عاھدُوا اللّٰہ علیہ صدقۃ ﴿نصر﴾ تَصَدُّقا ﴿تفعل﴾ خیرات کرنا جیسے والْمُتَصَدِّقِیْن وَالْمُتَصَدِّقٰت تَصْدِیْقا ﴿تفعیل﴾ سچا جاننا جیسے مُصَدِّقٌ لِّما معَھُمْ مُصادَقۃ ﴿مفاعلہ﴾سچی دوستی قائم کرنا

وَصِحَافُ الْاَلْوَانِ اَشْھٰی اِلَیْکَ مِنْ صَحَائِفِ الْاَدْیَانِ وَدُعَابَۃُ الْاَقْرَانِ آنَسُ لَکَ مِنْ تِلَاوَۃِ الْقُرْآنِ تَأْمُرُ بِالْعُرْفِ وَتَنْتَھِکُ حِمَاہُ وَتَحْمِیْ عَنِ النُّکْرِ وَلَاتَتَحَامَاہُ وَتُزَحْزِحُ عَنِ الظُّلْمِ ثُمَّ تَغْشَاہُ وَتَخْشَی النَّاسَ وَاللّٰہُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَاہُ ثُمَّ اَنْشَدَ.

ترجمہ:۔اور رنگ برنگے پیالے زیادہ مرغوب ہیں تیری طرف دینی کتابوں سے اور خوش گپیاں ہم عمروں سے زیادہ مانوس کرنے والی ہیں تجھے (زیادہ محبوب ہیں تجھے) تلاوت قران سے۔حکم کرتا ہے تو اچھی باتوں کا اور پردہ دری کرتا ہے تو اچھی باتوں کی حدود کی۔اور روکتا ہے تو برے کاموں سے اور خود نہیں بچتا تو۔اور دور رکھتا ہے دوسروں کو ظلم سے پھر ڈھانپ لیتا ہے تو اس ظلم کو ۔اور ڈرتا ہے تو لوگوں سے اور اللہ تعالیٰ زیادہ حقدار ہے کہ تو اس سے ڈرے پھر شعر کہا

تشریح:قولہ صحاف:یہ صحفۃ کی جمع ہے بمعنی وہ پیالہ جس سے پانچ آدمی سیر

ہوسکیں اسکی تصغیر صُحَیْفَة آتی ہے بمعنی وہ پیالہ جس سے ایک ہی آدمی سیر ہوسکے۔ایک لفظ منکللة ہے بمعنی وہ پیالہ جس سے دوتین آدمی سیر ہوسکیں۔ایک لفظ جفنة ہے وہ پیالہ جس سے ان گنت آدمی سیر ہوسکیں تصحیفا ﴿تفعیل﴾ تصفُحا ﴿تفعل﴾ غلطی کرنا۔اِصحافا ﴿افعال﴾ صحیفے جمع کرنا۔ایک لفظ صحیفة ہے وہ چیز جس پہ لکھا جائے اسکی جمع صحائف اور صُحُف آتی ہیں جیسے صُحُفُ اِبْراهِيْم و مُوْسٰى۔ ایک لفظ مُصْحَف ہے ما جُمِعَتْ فِيْهِ الصَّحائِف۔

قولہ دعابة:۔بمعنی ہنسی اور مذاق دعب دعبا ﴿فتح﴾ خوش طبعی کرنا مُداعبة ﴿مفاعلہ﴾ تداعبا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے سے خوش طبعی کرنا۔

قولہ الاقران:۔یہ قرن کی جمع ہے بمعنی ہم عمر ساتھی۔قرن قرنا ﴿ضرب﴾ ملانا۔قرن قرنا ﴿سمع﴾ بڑے سینگوں والا ہونا۔ مُقارَنة ﴿مفاعلہ﴾ اِقْتِرانا ﴿افتعال﴾ ملنا جیسے مَعَهُ الْمَلٰئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ۔ایک لفظ قَرْن بمعنی سینگ ہے جس کی جمع قُرُوْن آتی ہے۔

قولہ تأمر:۔امر امْرا ﴿نصر﴾ حکم کرنا جیسے قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ۔ایمارا ﴿افعال﴾ حکم کرنا۔ تأمِیرا ﴿تفعیل﴾ امیر بنانا، حاکم بنانا۔ مُوامرة ﴿مفاعلہ﴾ مشورہ کرنا۔

قولہ تنتهک:۔نهک نهکا ﴿فتح﴾ غالب ہونا۔نهُک نهاکة ﴿کرم﴾ دلیر ہونا اِنْتِهاکا ﴿افتعال﴾ توہین کرنا، پردہ دری کرنا۔

قولہ حماه:۔بمعنی چراگاہ۔حمی حمْیا ﴿ضرب﴾ روکنا، حفاظت کرنا۔ حمِیَ حمًا و اِحْماءً ﴿سمع، افعال﴾ گرم کرنا جیسے یوم یُحْمٰی علیها فی نار جهنَّم۔ تحامُیا ﴿تفاعل﴾ تحمِّیا ﴿تفعل﴾ اِحْتِماءً ﴿افتعال﴾، روکنا بچنا۔

قولہ تَزَحْزَح:۔زحزح زَحْزَحة ﴿فعلله﴾دور کرنا۔

قولہ الظلم:۔ ظلم ظُلْمًا ﴿ضرب﴾ظلم کرنا جیسے فقدْ ظلم نفسه۔ ظلم ظَلَمًا ﴿سمع﴾اظلامًا ﴿افعال﴾ تاریک ہونا جیسے فاذا هُمْ مُظْلِمُوْن۔ تظْلِيمًا ﴿تفعيل﴾ ظلم کی طرف نسبت کرنا۔

قولہ تغشاه:۔غشِی غشْيًا ﴿سمع﴾ تغْشِية ﴿تفعيل﴾ تغشُّيًا ﴿تفعل﴾ ڈھانپنا جیسے واذا غشِيهُمْ موْجٌ ۔اِغْشاء ﴿افعال﴾ڈھکوانا۔

قولہ تخشی:۔خشِی خشْيًا خشْيَةً ﴿سمع﴾ ڈرنا جیسے اِنَّما يخْشى اللّٰه مِنْ عِبادِه الْعُلَماء۔ تخْشِية ﴿تفعيل﴾ڈرانا۔

قولہ انشد:۔ نشد نشْدًا ﴿نصر﴾ گم شدہ چیز تلاش کرنا۔انْشادًا ﴿افعال﴾ گم شدہ چیز کی پوچھ گچھ کرنا۔شعر پڑھنا۔

وتَبًّا لِطَالِبِ دُنْيًا ... تَنْمِی اِلَيْهَا اِنْصَابَهُ

مَا يَسْتَفِيْقُ غَرَامًا بِهَا ... وَفَرْطَ صَبَابَهُ

وَلَوْ دَرٰى لَكَفَاهُ ... مِمَّا يَرُوْمُ صُبَابَهُ

ثُمَّ اِنَّهُ لَبَّدَ عَجَاجَتَهُ وَغَيَّضَ مُحَاجَتَهُ وَاعْتَضَدَ شَكْوَتَهُ وَتَأَبَّطَ هَرَاوَتَهُ فَلَمَّا رَنَتِ الْجَمَاعَةُ اِلٰى تَحَفُّزِهٖ وَرَأَتْ تَأَهُّبَهُ لِمُزَايَلَةِ مَرْكَزِهٖ اَدْخَلَ كُلٌّ مِنْهُمْ يَدَهُ فِیْ جَيْبِهٖ فَاَقْعَمَ لَهُ سَجْلًا مِنْ سَيْبِهٖ وَقَالَ اِصْرِفْ هٰذَا فِیْ نَفَقَتِكَ اَوْ فَرِّقْهُ عَلٰى رُفْقَتِكَ فَقَبِلَهُ مِنْهُمْ مُغْضِيًا وَانْثَنٰى عَنْهُمْ مُثْنِيًا وَجَعَلَ يُوَدِّعُ مَنْ يُشَيِّعُهُ لِيَخْفٰى عَلَيْهِ مَهْيَعُهُ وَيُسَرِّبُ مَنْ يَتْبَعُهُ لِكَیْ يُجْهَلَ مَرْبَعُهُ

ترجمہ:۔

ہلاکت ہو دنیا طلب کرنے والے کیلئے جس نے پھیر دیا دنیا کی طرف اپنے میلان کو
نہیں ہوش میں آتا از روئے محبت کے اسکے ساتھ اور انتہائی سخت قسم کے عشق کے
اور کاش جان لیتا دنیا کی حقیقت کو البتہ کافی ہو جاتا اس کو
اس چیز سے جسکا انسان قصد کرتا ہے سابہ کا (بچی ہوئی بقیہ چیز)

پھر حضرت صاحب نے صاف کیا اپنے غبار کو اور خشک کیا اپنے تھوک کو اور کندھے پر رکھا اپنے مشکیزے کو اور بغل میں لیا اپنے ڈنڈے کو۔ پس جب محسوس کیا جماعت نے اس کی تیاری کو اور دیکھا اسکی تیاری کو اپنی جگہ سے جدا ہونے کے لئے تو داخل کیا ان میں سے ہر ایک نے اپنے ہاتھ کو اپنی جیب میں۔ پس بھر دیا اس کا ڈول عطایا سے اور کہا خرچ کر اس کو اپنے خرچے میں یا تقسیم کر اس کو اپنے ساتھیوں میں۔ پس قبول کر لیا اس نے انکے پیسوں کو ان سے چشم پوشی کرتے ہوئے اور لوٹا ان سے تعریف کرتے ہوئے اور شروع ہوا کہ الوداع کہتا تھا اس شخص کو جو ساتھ ساتھ چلتا اس کے تا کہ مخفی رہے اس پر اس کا راز اور جدا کر دیتا تھا اس شخص کو جو پیچھے چلتا اس کے تا کہ مجہول رہے اس کا گھر۔

تشریح قولہ تبًّا :۔تبَّ تبًّا ﴿ضرب﴾ ہلاک ہونا جیسے تبَّتْ یدا ابیْ لهب وَتبَّ .تَتْبِیْبًا ﴿تفعیل﴾ ہلاک کرنا جیسے ما زادُوْهُمْ غیْر تتْبِیْب ایک لفظ تباب ہے بمعنی ہلاکت۔

قولہ ثنی :۔ثنی ثنْیا ﴿ضرب﴾ موڑنا جیسے الا انَّهُمْ یثْنُوْن صُدُوْرهُمْ۔ ثَنَاء ﴿ضرب﴾ تعریف کرنا اثناء ﴿افعال﴾ پھیرنا تعریف کرنا انْثناء ﴿انفعال﴾ مڑنا

قولہ انصبابہ:صبَّ صبًّا ﴿نصر﴾ پلٹنا، ڈالنا جیسے انَّا صببنا الماء صبًّا تصْبِیْبًا ﴿تفعیل﴾ گرانا صبابۃ ﴿سمع﴾ فریفتہ ہونا۔ انْصبابا ﴿انفعال﴾

گرنا مرادی معنی قائل ہونا۔

قولہ یستفیق:۔فاق فوقا ﴿نصر﴾ بلند ہونا جیسے ورفعنا فوقکم الطور۔ تفویقا ﴿تفعیل﴾ فضیلت دینا۔ افاقۃ ﴿افعال﴾ صحت یاب ہونا۔ استفاقۃ ﴿استفعال﴾ ہوش میں آنا۔

قولہ غراما:۔بمعنی اشتیاق، ایسی محبت جو دل کو مصیبت میں مبتلا کردے نقصان، ہلاکت عزم عزما ﴿سمع﴾ چمٹنا۔ایک لفظ مغرم بمعنی تاوان ہے جیسے یتخذ ما ینفق مغرما جسکی جمع مغارم آتی ہے۔

قولہ یروم:۔ رام روما ﴿نصر﴾ قصد کرنا۔تزویما ﴿تفعیل﴾ ٹھہرنا۔

قولہ صبابہ:۔وہ دودھ یا پانی جو برتن میں باقی رہ جائے مراد اس سے کوئی بھی تھوڑی چیز ہے اسکی جمع صبابات آتی ہے

قولہ لبد:۔لبد لبدا ﴿نصر، سمع﴾ ٹھہرنا۔تلبیدا ﴿تفعیل﴾ ٹھہرانا۔

قولہ عجاجتہ:۔بمعنی وہ غبار جسکو ہوا اڑائے۔عج عجا وعجیجا ﴿نصر﴾ آواز بلند کرنا تعجیجا ﴿تفعیل﴾ غبار اڑانا۔

قولہ غیض:۔غاض غیضا ﴿ضرب﴾ انغیاضا ﴿انفعال﴾ خشک ہونا جیسے وغیض الماء۔ تغییضا ﴿تفعیل﴾ کم کرنا۔

قولہ مجاجتہ:۔بمعنی تھوک۔مج مجا ﴿نصر﴾ تھوکنا۔

قولہ شکوتہ:۔بمعنی چھوٹا مشکیزہ۔اسکی جمع شکوات آتی ہے شکا شکوا وشکایۃ ﴿نصر، ضرب﴾ شکایت کرنا جیسے انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ

قولہ تأبط:۔تأبطا ﴿تفعل﴾ بغل میں لینا یہ ابط سے ماخوذ ہے جسکی جمع اباط آتی ہے

قولہ هراوته:۔ بمعنی موٹا ڈنڈا جسکی جمع هراوات و هری آتی ہیں۔ هراهرًا ﴿نصر﴾ لاٹھی مارنا۔

قولہ رنت:۔ رنا رنوا ﴿نصر﴾ بھول کر دیکھنا تاکنا۔

قولہ تحفزه:۔ حفز حفزا ﴿ضرب﴾ کسی کو اٹھانے کیلئے دھکا دینا، جلدی کرنا۔ تحفزا ﴿تفعل﴾ جلدی کرنا۔

قولہ مزايلة:۔ زوالا ﴿نصر﴾ جدا ہونا۔ زيلا ﴿ضرب﴾ ازالة تزييلا ﴿افعال، تفعيل﴾ جدا کرنا جیسے فزيلنا بينهم۔ زايل مزايلة ﴿مفاعله﴾ جدا ہونا

قولہ مركزه:۔ بمعنی گاڑنے کی جگہ اسی سے رکاز بمعنی مدفون خزانہ ہے کما فی الحديث وفي الركاز الخمس ۔ ركز ركوزا ﴿نصر﴾ گاڑنا۔

قولہ جيبه:۔ بمعنی گریبان مجازا سینہ بھی مراد ہوتا ہے جیسے وليضربن بخمرهن على جيوبهن جاب جيبا ﴿ضرب﴾ گریبان لگانا، جیب لگانا۔ تجييبا ﴿تفعيل﴾ گریبان لگانا۔ جيب بمعنی جیب جسکی جمع جيوب آتی ہے۔

قولہ افعم:۔ فعم فعامة ﴿كرم﴾ بھر جانا۔ فعما ﴿فتح﴾ افعم افعاما ﴿افعال﴾ پر کرنا۔

قولہ سجلا:۔ بمعنی ڈول اسکی جمع سجال اور سجول آتی ہیں سجل سجلا ﴿نصر﴾ پلٹنا۔

قولہ سيبه:۔ بمعنی عطیہ جمع سيوب۔ ساب سيبا۔ بلا روک ٹوک چلنا مرادی معنی عطیہ دینا اسی سے سائبة ہے وہ اونٹنی جسے مشرکین بتوں کے نام پر چھوڑ دیا کرتے تھے۔

قولہ نفقتك:۔ نفق نفاقا ﴿نصر، سمع﴾ خرچ ہونا، ختم ہونا، کم ہونا۔ انفاقا

﴿افعال﴾ خرچ کرنا جیسے وَانْفِقُوْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔

قولہ فرقہ :۔فَرق فَرْقًا ﴿نصر﴾ جدا کرنا جیسے فَافْرُقْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ۔ تَفَرُّقًا ﴿تفعل﴾ افْتِرَاقًا ﴿افتعال﴾ تَفَارُقًا مُفارقة ﴿تفاعل، مفاعلہ﴾ جدا ہونا۔ تَفْرِیْقًا ﴿تفعیل﴾ جدا کرنا جیسے لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْہُمْ۔

قولہ رفقتک :۔یہ رَفِیق (ساتھی) کی جمع ہے رَفَقَ رِفْقًا ﴿نصر﴾ نفع دینا۔ رِفْقًا ﴿نصر، سمع، کرُم﴾ مہربانی کرنا۔ رفاقة ﴿کرُم﴾ ساتھی ہونا۔ اِرْفَاقًا ﴿افعال﴾ مہربانی کرنا، نفع پہنچانا۔

قولہ مغضیا:۔غَضًا غَضُوْا ﴿نصر﴾ اِغْضَاءً ﴿افعال﴾ چشم پوشی کرنا۔

قولہ یشیعہ:۔شَیْعًا ﴿ضرب﴾ پھیلنا۔ تَشْیِیْعًا ﴿تفعیل﴾ کسی کو رخصت کرنے کیلئے جانا مرادی معنی پیچھے لگنا

قولہ مھیعہ :۔بمعنی کشادہ اور کھلا راستہ جمع مَھَایِع آتی ہے۔ ھَاعَ ھَیْعًا ﴿ضرب﴾ پھیلنا۔

قولہ یسرب:۔سَرَبَ سُرُوْبًا ﴿نصر﴾ ظاہر ہونا، بہنا، چلنا۔ تَسْرِیْبًا ﴿تفعیل﴾ چھوڑنا ایک لفظ سَرَب ہے بمعنی تہہ خانہ۔

قولہ مربعہ :۔وہ منزل جہاں موسم بہار گزارا جائے مراد مطلق منزل ہے ایک لفظ رَبْعٌ ہے منزل جمع اَرْبع ، رُبُوْع آتی ہیں۔ رَبَعَ رَبْعًا ﴿فتح﴾ ٹھہرنا۔ رُبُوْعًا موسم بہار کا آنا۔

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ ھَمَّامٍ فَاَتْبَعْتُہٗ مُوَارِیًا عَنْہُ عَیَانِیْ وَقَفَوْتُ اِثْرَہٗ مِنْ حَیْثُ لَا یَرَانِیْ حَتّٰی اِنْتَھٰی اِلٰی مَغَارَةٍ فَانْسَابَ فِیْھَا عَلٰی غَرَارَةٍ فَاَمْھَلْتُہٗ رَیْثَمَا خَلَعَ نَعْلَیْہِ وَغَسَلَ رِجْلَیْہِ ثُمَّ ھَجَمْتُ عَلَیْہِ فَوَجَدْتُہٗ مُثَافِنًا

لِتَلْمِيْذِهٖ عَلٰى خُبْزٍ سَمِيْذٍ وَجَدْيٍ حَنِيْذٍ وَقُبَالَتُهُمَا خَابِيَةُ نَبِيْذٍ فَقُلْتُ لَهٗ يَا هٰذَا اَيَكُوْنُ ذَاكَ خَبَرُكَ وَهٰذَا مُخْبَرُكَ فَزَفْرَزَفْرَةَ الْقَيْظِ وَكَادَ يَتَمَيَّرُ مِنَ الْغَيْظِ وَلَمْ يَزَلْ يُحَمْلِقُ اِلَيَّ حَتّٰى خِفْتُ اَنْ يَّسْطُوَ عَلَيَّ فَلَمَّا اَنْ خَبَتْ نَارُهٗ وَتَوَارٰى اَوَارُهٗ اَنْشَدَ۔

لَبِسْتُ الْخَمِيْصَةَ اَبْغِي الْخَبِيْصَةَ وَاَنْشَبْتُ شِصِّيْ فِيْ كُلِّ شِيْصَهٗ

ترجمہ:۔ کہا حارث بن ہمام نے پس پیچھے ہوا میں اس کے دراں حالیکہ چھپانے والا تھا میں اس سے اپنے جسم کو، اور چلا میں اس کے قدموں کے نشانات پر اس حیثیت سے کہ وہ مجھے نہ دیکھے حتی کہ پہنچا وہ ایک غار کی طرف۔ پس داخل ہوا وہ غار میں غفلت کے ساتھ۔ پس مہلت دی میں نے اس کو اتنی دیر کہ وہ اتار لے اپنے جوتوں کو اور دھو لے اپنے پاؤں کو۔ پھر اچانک داخل ہوا میں اس پر پس پایا میں نے اس کو اس حال میں کہ بیٹھا ہوا تھا تلمیذ کے ساتھ خالص سفید آٹے (میدہ) کی روٹی پر اور بھنے ہوئے بکرے پر اور ان دونوں کے سامنے انگور کی شراب کا مٹکا تھا۔ پس میں نے کہا اس کو اے بد بخت کیا وہ تیرا ظاہر ہے اور یہ تیرا باطن ہے پس اس نے جوش مارا مثل جوش مارنے آگ کے (آگ بگولہ ہو گیا) اور قریب تھا وہ پھٹ جاتا غصہ کی وجہ سے ہمیشہ گھورتا رہا میری طرف حتی کہ میں نے خوف کیا کہ وہ مجھ پر حملہ کر دے پس جب بجھ گئی اس کے غصہ کی آگ اور مخفی ہو گیا اس کا غصہ تو شعر کہا

پہنتا ہوں میں منقش چادر اور طلب کرتا ہوں میں مزین حلوہ ☆ اور لگایا ہوا ہے میں نے اپنا جال ہر شکار کے لئے ☆

تشریح: قولہ عیانی:۔ بمعنی شخص، ذات جمع عین اور اعیُنۃ آتی ہیں۔

قولہ قفوت:۔ قفا قفوا ﴿نصر﴾ پیچھے لگنا جیسے لا تقف ما لیس لک بہ علمٌ۔ تابعداری کرنا۔ تقفیۃ ﴿تفعیل﴾ آنا، پیچھے چلانا جیسے وقفّینا من بعدہ

بالرُّسُل. تقفُّيا ﴿تفعل﴾ پیچھا کرنا۔

قولہ مغارۃ:۔ بمعنی گڑھا کھودنے کی جگہ یہاں مراد غار ہے اسکی جمع مغارات آتی ہے۔

قولہ انساب:۔ سَاب سَیْبا ﴿ضرب﴾ تیز چلنا، جلدی چلنا۔ انْسِبَابا ﴿انفعال﴾ کھسکنا۔

قولہ غرارۃ:۔ غُرُوْرًا ﴿نصر﴾ دھوکہ دینا جیسے مَاغَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْم۔ غَرارَۃ ﴿سمع﴾ ناتجربہ کار ہونا شریف ہونا، غافل ہونا۔

قولہ امھلتہ:۔ مَهَلَ مَهْلا ﴿فتح﴾ اِمْهَالا ﴿افعال﴾ مہلت دینا جیسے اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا۔

قولہ ریثما:۔ ما مصدریہ ہے رَاثَ رَيْثًا ﴿ضرب﴾ دیر کرنا۔ تَرْيِيْثًا ﴿تفعیل﴾ تھکنا۔ اِرَاثَۃ ﴿افعال﴾ دیر کرانا۔

قولہ خلع:۔ خَلْعًا ﴿فتح﴾ اتارنا جیسے فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ۔

قولہ نعلیہ:۔ یہ نَعْلٌ (جوتی) کا تثنیہ ہے۔ اسکی جمع نِعَال آتی ہے نَعْلا ﴿سمع﴾ اِنْتِعَالا ﴿افتعال﴾ تَنَعُّلا ﴿تفعل﴾ جوتی پہننا۔ نَعْلا ﴿فتح﴾ جوتی دینا۔

قولہ غسل:۔ غَسْلا ﴿ضرب﴾ دھونا جیسے فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ ایک لفظ غُسْل ہے بمعنی نہانا غَسْل بمعنی آلۂ غسل۔ اِغْتِسَالا ﴿افتعال﴾ جیسے حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا. تَغْسِيْلا ﴿تفعیل﴾ نہانے میں مبالغہ کرنا۔

قولہ ھجمت:۔ ھَجَمَ هُجُوْمًا ﴿نصر﴾ داخل ہونا، کرنا۔

قولہ مثافنا:۔ ثَفَنَ ثَفْنا ﴿ضرب﴾ لازم پکڑنا مُثَافَنَۃ ﴿مفاعلہ﴾ گھٹنے سے گھٹنا ملانا مرادی معنی مصاحب ومجالس ہونا۔ قولہ تلمیذ:۔ بمعنی شاگرد جمع تلامِیذ اور

تلامُذ آتی ہیں اسکا باب مستعمل نہیں۔

قولہ خبز:۔روٹی اسکی جمع اَخبَاز آتی ہے خَبَزَ خُبزًا ﴿ضَرَبَ﴾ اختباز ﴿افتعال﴾ روٹی پکانا۔خبّاز روٹی پکانے والا۔

قولہ سمیذ:۔باریک آٹا میدہ یہ اسم جامد ہے۔

قولہ جدی:۔بکری کا بچہ جمع جِداء آتی ہے جَدی جَدیًا ﴿ضَرَبَ﴾ عطیہ لینا جَدْوًا ﴿نَصَرَ﴾ عطیہ دینا۔ اِجْتِداء ﴿افتعال﴾ اِستِجْداء ﴿استفعال﴾ عطیہ مانگنا۔

قولہ حنیذ:یہ مَحْنُوذٌ کے معنی میں ہے یعنی بھنا ہوا گوشت حَنَذَ حَنذًا ﴿ضَرَبَ﴾ بھوننا

قولہ قبا لتھما:۔بمعنی سامنے۔

قولہ خابیۃ:۔بمعنی مٹکا اسکی جمع خَوابِیُ ہے خَبَأَ خَبْأً ﴿فَتَحَ﴾ چھپانا جیسے اَلَّذِیْ یَخْرُجُ الْخَبْأَ ۔اِختِباء ﴿افتعال﴾ چھپنا۔

قولہ نبیذ:۔کھجور یا انگور کا نچوڑا ہوا پانی اسکی جمع اَنبِذَۃٌ ہے نَبَذًا ﴿ضَرَبَ﴾ پھینکنا جیسے فَنَبَذُوْہُ وَرَاءَ ظُھُوْرِھِمْ تَنْبِیْذًا ﴿تفعیل﴾ اِنْبَاذًا ﴿افعال﴾ اِنْتِبَاذًا ﴿افتعال﴾ نبیذ بنانا۔

قولہ خبرك:۔بمعنی خبر مرادی معنی ظاہر جمع اَخْبُرٌ اور اَخَابِیْر آتی ہیں۔خَبْرًا، خُبْرَۃً، خِبْرًا ﴿نَصَرَ﴾ آزمانا، جاننا جیسے وَاللّٰہُ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ۔خُبْرًا ﴿سَمِعَ کَرُمَ﴾ حقیقت حال سے واقف ہونا۔اِخْبَارًا تَخْبِیْرًا ﴿افعال، تفعیل﴾ خبر دینا آگاہ کرنا اِخْتِبَارًا ﴿افتعال﴾ آزمانا ایک لفظ مُخْبَرٌ ہے لغوی معنی خبر کی جگہ مرادی معنی باطن۔

قولہ فزفر:۔زَفَرَ زَفْرًا وَزَفْرَۃً ﴿ضَرَبَ﴾ لمبی لمبی سانس لینا اسی سے لفظ زَفِیْر ہے

بمعنی گدھے کی آواز کا ابتدائی حصہ جیسے لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْق۔

قولہ القیظ:۔قَاظَ قَيْظًا ﴿ضرب﴾سخت گرم ہونا۔

قولہ یتمیز:۔مَازَ مَيْزًا ﴿ضرب﴾تَمْيِيْزًا ﴿تفعيل﴾اِمَازَة ﴿افعال﴾جدا کرنا۔تَمَيُّزًا ﴿تفعل﴾ اِمْتِيَازًا ﴿افتعال﴾پھٹنا جدا ہونا۔

قولہ الغیظ:۔ غَيْظًا ﴿ضرب﴾غصہ دلانا جیسے لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّار۔

قولہ یحملق:۔حَمْلَقَ حَمْلَقَةً ﴿فعلله﴾۔گھور گھور کر دیکھنا۔

قولہ یسطو:۔سَطَا سَطْوًا ﴿نصر﴾حملہ کرنا۔

قولہ خبت:۔خَبَا خَبْوًا ﴿نصر﴾بجھنا جیسے كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَاهُمْ سَعِيْرًا۔ تَخْبِيَةً ﴿تفعيل﴾ اِخْبَاءً ﴿افعال﴾ بجھانا۔

قولہ نارہ:۔آگ اس کی جمع نِيْرَان ہے۔ نُوْرًا ﴿نصر﴾ روشن ہونا۔ تَنْوِيْرًا ﴿تفعيل﴾اِنَارَةً ﴿افعال﴾ روشن کرنا ایک لفظ نُوْر بمعنی روشنی ہے اس کی جمع اَنْوار آتی ہے۔

قولہ اوارہ:۔شعلہ جمع اوَرٌ ہے۔

قولہ لبست:۔لَبَسَ لَبْسًا ﴿ضرب﴾ ملانا جیسے وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ لُبْسًا ﴿سمع﴾ پہننا جیسے وَيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا۔ اِلْبَاسًا ﴿افعال﴾ چھپانا۔تَلْبِيْسًا ﴿تفعيل﴾ پہنانا۔

قولہ الخمیصة:۔سیاہ اونی کمبل اس کی جمع خمائص آتی ہے خَمِصَ خَمْصًا ﴿نصر﴾لاغر کرنا۔خُمُوْصًا ﴿كرم﴾لاغر ہونا۔

قولہ الخبیصہ:۔کھجور اور گھی سے بنا ہوا حلوہ۔خَبَصَ خَبْصًا ﴿ضرب﴾ ملانا،

خلط ملط کرنا۔

قولہ انشبت :۔نشب نُشُوبًا ﴿سمع﴾ لٹکنا، گڑنا۔اِنشابًا ﴿افعال﴾ تنشیبًا ﴿تفعیل﴾ گاڑنا لٹکانا۔

قولہ شصبی :۔وہ کانٹا جس کے ساتھ مچھلی کا شکار کیا جائے۔

قولہ شیصہ:۔شکار۔اس کا باب مستعمل نہیں۔

وَصَیَّرْتُ وَعْظِیْ اُحْبُوْلَة اُرِیْغَ الْقَنِیْصَ بِهَا وَالْقَنِیْصَهْ
وَالْجَانِیَ الدَّهْرُ حَتّٰی وَلَجْتُ بِلُطْفِ اِحْتِیَالِیْ عَلَی اللَّیْثِ عِیْصَهْ
عَلٰی اَنَّنِیْ لَمْ اَهَبْ صَرْفَهٗ وَلَا نَبَضَتْ لِیَ مِنْهُ فَرِیْصَهْ
وَلَاشَرَعَتْ بِیْ عَلٰی مَوْرِدٍ یُدَنِّسُ عِرْضِیْ نَفْسٌ حَرِیْصَهْ
وَلَوْ اَنْصَفَ الدَّهْرُ فِیْ حُکْمِهٖ لَمَا مَلَّکَ الْحُکْمَ اَهْلَ النَّقِیْصَهْ

ثُمَّ قَالَ لِیْ اُدْنُ فَکُلْ وَاِنْ شِئْتَ فَقُمْ وَقُلْ فَالْتَفَتُّ اِلٰی تِلْمِیْذِهٖ وَقُلْتُ عَزَمْتُ عَلَیْکَ بِمَنْ یُسْتَدْفَعُ بِهِ الْاَذٰی لِتُخْبِرَنِیْ مَنْ ذَا فَقَالَ هٰذَا اَبُوْ زَیْدِنِ السُّرُوْجِیْ سِرَاجُ الْغُرَبَاءِ وَتَاجُ الْاُدَبَاءِ فَانْصَرَفْتُ مِنْ حَیْثُ اَتَیْتُ وَقَضَیْتُ الْعَجَبَ مِمَّا رَاَیْتُ.

ترجمہ:۔اور بنایا ہے میں نے اپنے وعظ ونصیحت کو شکار کا آلہ ☆ اور تلاش کرتا ہوں میں نر شکار اس کے ذریعے اور مادہ شکار ☆ اور مجبور کردیا ہے مجھے زمانے نے حتی کہ داخل ہوتا ہوں میں ☆ اپنے عمدہ قسم کے حیلوں کے ساتھ شیر پر اس کے گھر میں ☆ اس کے باوجود میں نہیں ڈرا زمانے کے حوادثات سے ☆ اور نہیں حرکت کی میرے لئے زمانے کے حوادثات سے میرے شانہ کے گوشت نے ☆ اور نہیں داخل کیا مجھے کسی ایسے مورد (گھاٹ) پر ☆ جو میلا کردے میری عزت کو

میری حریص طبعیت نے ☆ اور اگر انصاف کرتا زمانہ اپنے فیصلہ میں ☆ البتہ نہ مالک بناتا فیصلہ کا کمینے شخص کو ☆

پھر کہا مجھے قریب ہو جا اور کھا لے اور اگر چاہتا ہے تو پس کھڑا ہو اور کہہ دے۔ پس متوجہ ہوا میں اس کے تلمیذ کی طرف اور کہا میں نے قسم دیتا ہوں میں تجھ پر اس ذات کی کہ جس کے ساتھ دفع کی جاتی ہیں تکلیفیں تا کہ بتائے تو مجھے کون ہے یہ شخص پس کہا اس نے یہ ابوزید سروجی ہے غرباء کا چراغ ہے اور ادباء کا تاج ہے پس لوٹا میں جہاں سے آیا تھا اور پورا کیا میں نے تعجب کو اس سے جو میں نے دیکھا۔

تشریح: قولہ احبولۃ:۔ بمعنی جال حبل حبلا ﴿نصر﴾ رسی باندھنا حُبلا ﴿سمع﴾ حاملہ ہونا تحبیلا ﴿تفعیل﴾ احبالا ﴿افعال﴾ حاملہ کرنا۔ ایک لفظ حبلٌ بمعنی رسی ہے جیسے واعتصموا بحبل اللہ جمیعا اسکی جمع حبالٌ آتی ہے ایک لفظ حابُولٌ بمعنی پھانسی ہے۔

قولہ اریغ:۔ راغ روغا ﴿نصر﴾ کسی چیز کو خفیہ طریقے سے تلاش کرنا ارا غۃ ﴿افعال﴾ مکروفریب سے طلب کرنا مرادی معنی مطلقا تلاش کرنا۔

قولہ القنیص:۔ مذکر شکار اور قنیصۃ مؤنث شکار۔ قنصا ﴿ضرب﴾ اقتناصا ﴿افتعال﴾ شکار کرنا۔

قولہ الجانی:۔ لجأ لجأ ﴿فتح﴾ الجاء ﴿افتعال﴾ مجبور ہونا محتاج ہونا الجاء ﴿افعال﴾ تلجیۃ ﴿تفعیل﴾ مجبور کرنا۔

قولہ اللیث:۔ شیر جمع لُبُوث اور مَلیثۃ آتی ہیں۔ تلییثا ﴿تفعیل﴾ شیر کی مانند ہونا۔ لاث لوثا ﴿نصر﴾ بھیگنا۔ تلویثا ﴿تفعیل﴾ بھگونا، ملوث کرنا۔

قولہ عیصہ:۔ ہر شی کا ٹھکانا اسکی جمع عیصان اور اغیاص آتی ہیں۔

قولہ لم اهب:۔ هاب هيْبَةً ﴿سمع﴾ خوف کرنا تهْيِيْبًا ﴿تفعيل﴾ خطرناک بنانا اِهابَةً ﴿افعال﴾ ڈانٹنا۔

قولہ صرفه:۔بمعنی حادثہ اس کی جمع صُرُوْفٌ آتی ہے۔

قولہ نبضت:۔نَبَضَ نبْضًا ﴿ضرب﴾ حرکت کرنا ایک لفظ نبض ہے وہ رگ جس سے انسان کی صحت اور بیماری معلوم کی جاتی ہے۔

قولہ فريصه:۔خوف کے وقت کندھے کے گوشت کا حرکت کرنا۔اس کی جمع فرائص آتی ہے فَرَصَ فرْصًا ﴿ضرب﴾ شانے کے گوشت کا حرکت کرنا۔

قولہ يدنس:۔دَنِسَ دَنَسًا ﴿سمع﴾ میلا کچیلا ہونا، عیب دار ہونا۔تَدْنِيْسًا ﴿تفعيل﴾ عیب دار کرنا، میلا کرنا۔

قولہ عرضی :۔بمعنی عزت اس کی جمع اَعْراض آتی ہے عَرَضَ عَرْضًا ﴿ضرب﴾ پیش کرنا جیسے ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ ۔عَرَاضَةً ﴿كرم﴾ چوڑا ہونا۔تَعْرِيْضًا ﴿تفعيل﴾ کسی پر ڈھال کے بات کرنا جیسے فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ ۔اِعْرَاضًا ﴿افعال﴾ منہ پھیرنا جیسے وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ

قولہ حريصه:۔بمعنی حرص، لالچ، شِدَّةُ الْاِرَادَةِ اِلَى الْمَطْلُوْبِ حَرِصَ حَرَصًا ﴿سمع، ضرب﴾ جیسے وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ وَاحْتِرَاصًا ﴿افتعال﴾ لالچ کرنا۔

قولہ انصف:۔ نَصَفَ نَصْفًا ﴿نصر﴾ آدھا لینا تَنْصِيْفًا ﴿تفعيل﴾ آدھا کرنا۔ اِنْصَافًا ﴿افعال﴾ انصاف کرنا۔

قولہ التقیصہ:۔ نَقَصَ نَقْصًا ﴿نصر﴾ کم ہونا جیسے وَنَقْصٍ مِنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۔ تَنْقِیْصًا ﴿تفعیل﴾ اِنْتِقَاصًا ﴿افعال﴾ کم کرنا۔

قولہ فالتفت:۔ لَفَتَ لَفْتًا ﴿ضرب﴾ جیسے اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا۔ تَلْفِیْتًا ﴿تفعیل﴾ پھیرنا، موڑنا اِلْتِفَاتًا ﴿افتعال﴾ متوجہ ہونا۔

قولہ الاذی:۔ اَذًی ﴿سمع﴾ تکلیف والا ہونا تَأْذِیَۃً ﴿تفعیل﴾، اِیْذَاءً ﴿افعال﴾ تکلیف پہنچانا جیسے اَلَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ النَّبِیَّ۔

قولہ سراج:۔ چراغ اس کی جمع سُرُج ہے جیسے وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا سَرِجَ سَرَجًا ﴿سمع﴾ جھوٹ بولنا، خوبصورت ہونا تَسْرِیْجًا ﴿تفعیل﴾ مزین کرنا اِسْرَاجًا ﴿افعال﴾ زین کسنا، چراغ جلانا۔

قولہ تاج:۔ شاہی ٹوپی اس کی جمع اَتْوَاج وَتِیْجَان آتی ہیں تَاجَ تَیْجًا ﴿نصر﴾ تَتَوُّجًا ﴿تفعل﴾ تاج پہننا تَتْوِیْجًا ﴿تفعیل﴾ تاج پہنانا۔

پہلا مقامہ ایک نظر میں

مقامات کی ہر دہائی کا پہلا مقامہ زہدیہ (وعظ ونصیحت پر مشتمل) ہے تو اس مقامہ میں ایک خطیب کی زبانی زہد بیان کیا گیا ہے جو آپ بالتفصیل پڑھ چکے مقامات کے خطیب کی خطابت کے جوہر سمجھنے سے پہلے عرب میں رائج خطابت کا سمجھنا ضروری ہے چنانچہ خطباء عرب سجع بندی کے ساتھ متضاد چیزیں بیان کر کے سامعین کو برانگیختہ کیا کرتے ہیں۔

حارث بن ہمام نے اپنے خطیب کا تعارف کراتے ہوئے **وھو یطبع الاسجاع بجواھر لفظہ** الخ نثر میں شاعری کی کیا عمدہ مثال قائم کی ہے حتی کہ علامہ تفتازانی نے مختصر المعانی میں صنعت ارصاد کی مثال میں اسی کو پیش کیا ہے آمدم برسر مطلب۔

ابوزید سروجی نے **ایھا السادر فی غلوائہ وما تخفی خافیۃ علی ملیکک** ۔ کتنے بہترین انداز میں انسان کی غفلت بیان کر کے ہلا انتبجت فہی اکبر اعدائک ہلا حرف تحضیض سے سامعین کو بھڑکاتے ہوئے فکر آخرت کی رغبت دلائی ہے۔

نیز **اما الحمام میعادک فمن نصیرک** استفہامیہ جملوں سے کس طرح دنیا میں انہماک سے خوف اور آخرت کی رغبت دلائی مزید برآں **توثر فلسا توعیہ علی ثواب تشتریہ** سے دنیا طلبی اور طول امل پر کس اندوہ ناک انداز میں ندامت دلاتے ہوئے دار آخرت کی طرف راغب کیا ہے اگر ساری تقریر پر مجموعی نظر ڈالی جائے تو بلاشبہ عباسی عہد کے فن خطابت کا ایک نادر نمونہ ہے۔

اَلْمَقَامَةُ الثَّانِيَةُ الْحُلْوَانِيَّةُ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ مقامہ حلوانیہ شہر کی طرف منسوب ہے حلوان بغداد اور ہمدان کے درمیان واقع ایک شہر کا نام ہے جسے حلوان بن علی نے بسایا تھا حضرت جریر بن عبداللہ نے ۱۹ھ میں فاروقی دور کے اندر اسے فتح کیا حلوان نامی ایک بستی مصر میں اور ایک حلوان نیشاپور میں بھی ہے مگر مشہور حلوان بغداد ہی ہے۔ امام بخاری و امام مسلم کے شیخ حسن بن علی حلوانی اسی حلوان کے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حارث بن ہمام کو بچپن ہی سے علوم ادبیہ سے دل بستگی تھی ۔عمر کے بڑھنے کیساتھ ساتھ یہ شوق بھی بڑھتا گیا جوانی میں تو ان کی تمام تر کوششوں کا میدان ہی یہی تھا چنانچہ اس کی دھن میں حلوان پہنچے وہاں ان کی ملاقات ایک عجیب شخص سے ہوئی جو اپنے نسب میں مختلف قسم کی ڈینگیں مار رہا تھا کبھی اپنا نسب شاہان فارس سے جاملاتا اور گاہے اپنے تئیں ملوک شام سے منسوب کرتا اس سب کے باوجود وسعت علم ،فصاحت و بلاغت اور حسن اخلاق اس کی ایسی خوبیاں تھیں جو اس کے تمام عیوب پر پردہ ڈال کر لوگوں کے دل موہ لیتی تھیں ۔حارث بن ہمام نے بھی اس کا دامن تھام لیا اب خوب مجلسیں ،ادبی مذاکرے اور مشاعرے ہوتے مگر مصائب وحوادث نے اسے بزم یاراں سے جلدی ہی جدا کر دیا یہ جدائی حارث بن ہمام پر کس قدر شاق گذری اسے وہ خود بیان کرتے ہیں

فمار اقني من لاقني بعد بعده ولا شاقني من ساقني لوصاله

ولالاح مذند ند لفضله ولا ذوخلا ل حاز مثل خلاله

حَكَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ كَلِفْتُ مُذْ مِيطَتْ عَنِّيَ التَّمَائِمُ وَنِيطَتْ بِي الْعَمَائِمُ بِأَنْ أَغْشَى مَعَانَ الْأَدَبِ وَأُنْضِيَ إِلَيْهِ رِكَابَ الطَّلَبِ لِأَعْلَقَ مِنْهُ بِمَا يَكُونُ لِيْ زِينَةً بَيْنَ الْأَنَامِ وَمُزْنَةً عِنْدَالْعُوَامِ وَكُنْتُ لِفَرْطِ الْلَهَجِ بِاقْتِبَاسِهِ وَالطَّمْعِ فِيْ تَقَمُّصِ لِبَاسِهِ أُبَاحِثُ كُلَّ مَنْ جَلَّ وَقَلَّ وَاسْتَسْقِي الْوَبْلَ وَالطَّلَّ وَاتَعَلَّلُ بِعَسٰى وَلَعَلَّ.

ترجمہ:۔ حکایت کی حارث بن ہمام نے کہا مجھے پسند ہے جس وقت دور کئے گئے مجھ سے تعویذات اور باندھ دی گئیں مجھ پر پگڑیاں ۔ یہ کہ ڈھانپ لوں میں ادب کی مجلسیں اور لاغر کردوں میں اس کی طرف طلب کی سواریوں کو تا کہ حاصل کروں میں ان مجلسوں سے وہ چیز جو ہو میرے لیے زینت لوگوں میں اور از روئے بارش کے شدت پیاس کے وقت۔ اور میں انتہائی عشق کی وجہ سے اس کے حاصل کرنے کے ساتھ اور انتہائی طمع کی وجہ سے اس کا لباس پہننے میں مناظرہ کرتا تھا ہر بڑے اور چھوٹے آدمی سے اور پانی طلب کرتا تھا ہر بڑی بڑی اور چھوٹی چھوٹی بارش سے اور میں مشغول رہتا تھا امید اور طمع کے ساتھ

تشریح: قولہ کلفت:۔ کَلِفَ کَلَفًا ﴿سمع﴾ عاشق ہونا محبت کرنا تَکْلِیْفًا ﴿تفعیل﴾ دشوار کام کا حکم دینا جیسے لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا تکلیف دینا تَکَلُّفًا ﴿تفعل﴾ بناوٹی محبت کرنا جیسے وَمَا اَنَا مِنَ الْمُتَکَلِّفِیْنَ مشقت برداشت کرنا۔

قولہ میطت: مَاطَ مَیْطًا مِیَاطًا ﴿ضرب﴾ اِمَاطَةً ﴿افعال﴾ زائل کرنا جدا کرنا تَمْیِیْطًا ﴿تفعیل﴾ ہٹوانا، زائل کرنا۔

قولہ التمائم:۔ یہ تَمِیْمَةٌ کی جمع ہے بمعنی تعویذ۔ تَمَّ تَمًّا تَمَامًا ﴿ضرب﴾ پورا ہونا جیسے وَتَمَّتْ کَلِمَةُ رَبِّکَ۔ تَتْمِیْمًا ﴿تفعیل﴾ اِتْمَامًا ﴿افعال﴾ پورا کرنا

قولہ نیطت:۔ناط نوطا ﴿نصر﴾ تنویطا ﴿تفعیل﴾ اناطة ﴿افعال﴾ لٹکانا انتیاطا ﴿افتعال﴾ لٹکنا

قولہ العمآئم:۔یہ عمامة (پگڑی) کی جمع ہے عمّ عُمُوما ﴿نصر﴾ عام ہونا عمًّا ﴿نصر﴾ شامل ہونا عُمُومة ﴿نصر﴾ چچا ہونا۔ تعمیما ﴿تفعیل﴾ پگڑی بندھوانا، عام کرنا۔ اعمامًا ﴿افعال﴾ پگڑی بندھوانا، چچا والا ہونا اعتماما ۔تعمّما استعاما ﴿افتعال، تفعل، استفعال﴾ پگڑی باندھنا۔

قولہ اغشی:۔غشی غشیا ﴿سمع﴾ ڈھانپنا جیسے واذا غشیھُم موجٌ مرادی معنی داخل ہونا۔

قولہ معان:۔مکان، منزل معن معنا ﴿فتح﴾ آہستہ آہستہ بہنا معنا ﴿سمع﴾ سیراب ہونا امعانًا ﴿افعال﴾ کسی چیز کی طلب میں مبالغہ کرنا۔

قولہ انضی:۔نضی نضوا ﴿نصر﴾ اتارنا۔ انضاء ﴿افعال﴾ تنضّیا ﴿تفعل﴾ لاغر کرنا۔ تنضیة ﴿تفعیل﴾ اتارنا۔

قولہ رکاب:۔اصل میں اونٹ کی سواری کو کہا جاتا تھا لیکن بعد میں مطلق سواری کیلئے استعمال ہونے لگا رکب رُکُوبا ﴿سمع﴾ سوار ہونا جیسے فاذا رکبُوْ فی الْفُلْک ارکابا ﴿افعال﴾ سوار کرنا۔ ترکیبا ﴿تفعیل﴾ ملانا ترکیب دینا۔

قولہ لاعلق:۔علق علقا ﴿سمع﴾ لٹکنا مرادی معنی حاصل کرنا۔

قولہ زینة:۔مُایُزیَّن بہ جمع ازیان آتی ہے زان زینا ﴿ضرب﴾ تزیینا ﴿تفعیل﴾ ازانة ﴿افعال﴾ مزین کرنا جیسے زُیّن للنّاس حُبُّ الشّھوات۔ تزیّنا ﴿تفعل﴾ مزین ہونا۔

قولہ مزنة:۔سفید بادل بارش جمع مُزن آتی ہے جیسے، انتُم انزلتُموہُ مِنَ الْمُزْنِ مزن مزْنًا ﴿نصر﴾ چلا جانا

قولہ الاوام:۔ پیاس کی شدت۔أم اوْمًا ﴿نصر﴾ سخت پیاسا ہونا۔

قولہ الھج:۔لھِج لَھَجًا ﴿سمع﴾ فریفتہ ہونا، حریص ہونا۔

قولہ الطمع:۔طَمَعًا ﴿سمع﴾ طعامۃ ﴿کرم﴾ لالچ کرنا جیسے انَّا نَطْمعُ انْ یَّغْفِرَلَنا ربُّنا خطایانا۔ تطمِیعًا ﴿تفعیل﴾ لالچ پر برانگیختہ کرنا۔ اِطْماعًا ﴿افعال﴾ طمع دلانا۔

قولہ تقمص :۔قَمَصَ قَمْصًا ﴿نصر﴾ پاؤں اٹھا کر دوڑنا تَقْمِیْصًا ﴿تفعیل﴾ قمیص پہنانا تَقَمُّصًا ﴿تفعل﴾ قمیص پہننا۔ایک لفظ قمیص ہے بمعنی کرتہ جیسے انْ کَانَ قَمِیْصُہٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ جسکی جمع اقْمِصۃ آتی ہے۔

قولہ جل:۔جَلَّ جَلالَۃً وجَلالًا ﴿ضرب﴾ بڑے مرتبے والا ہونا جیسے ذُوالْجَلالِ وَالْاِکْرَامِ اجْلالًا ﴿افعال﴾ تعظیم کرنا۔

قولہ استسقی:۔ سَقْیًا ﴿سمع﴾ اِسْقاءً ﴿افعال﴾ پلانا جیسے نُسْقِیْکُمْ مِمَّا فِیْ بُطُوْنِہا اِسْتِسْقَاءً ﴿استفعال﴾ پانی طلب کرنا جیسے وَاِذِاسْتَسْقٰی مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ۔

قولہ الوبل:۔بمعنی موٹے موٹے قطرات والی بارش (موسلا دھار) جیسے اصابہا وابلٌ۔وَبَلَ السَّماءُ وَبْلًا۔وَبْلًا ﴿ضرب﴾ آسمان کا موسلا دھار بارش والا ہونا۔

قولہ الطل:۔شبنم اسکی جمع طلال آتی ہے طَلَّتِ الْاَرْضُ طَلًّا ﴿ضرب﴾ زمین کا شبنم والا ہونا جیسے فَاِنْ لَّمْ یُصِبْہا وابلٌ فطلٌ۔

قولہ اتعلل:۔ عِلَّۃ﴿ضرب،نصر﴾ بیمار ہونا۔ عَلًا﴿ضرب،نصر﴾ دوسری دفعہ کوئی کام کرنا تَعْلِیْلًا ﴿تفعیل﴾ اِعْلَالًا ﴿افعال﴾ علت بیان کرنا مشغول کرنا۔ تَعَلُّلًا ﴿تفعل﴾ مشغول ہونا مرادی معنی دل بہلانا۔

قولہ بعسی:۔ امید جیسے عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یُّھْلِکَ عَدُوَّکُمْ ۔ یہ افعال مقاربہ میں سے ہے کبھی شک کیلئے آتا ہے کبھی یقین کیلئے اور جب اسکی نسبت اللہ تعالی کی طرف ہو تو ایجاب اور لزوم کے معنی میں آتا ہے۔

قولہ لعل:۔ یہ توقع اور امید کیلئے آتا ہے جیسے فلعلّک باخعٌ نفسک اور جب اسکی نسبت اللہ تعالی کی طرف ہو تو ان کے معنی میں ہوتا ہے۔

فَلَمَّا حَلَلْتُ حُلْوَانَ وَقَدْ بَلَوْتُ الْاِخْوَانَ وَسَبَرْتُ الْاَوْزَانَ وَخَبَرْتُ مَاشَانَ وَزَانَ اَلْفَیْتُ بِھَا اَبَا زَیْدِ السَّرُوْجِیَّ یَتَقَلَّبُ فِیْ قَوَالِبِ الْاِنْتِسَابِ وَیَخْبِطُ فِیْ اَسَالِیْبِ الْاِکْتِسَابِ فَیَدَّعِیْ تَارَۃً اَنَّہٗ مِنْ آلِ سَاسَانَ وَیَعْتَزِیْ مَرَّۃً اِلٰی اَقْیَالِ غَسَّانَ وَیَبْرُزُ طَوْرًا فِیْ شِعَارِ الشُّعَرَاءِ وَیَلْبَسُ حِیْنًا کِبَرَ الْکُبَرَاءِ بَیْدَ اَنَّہٗ مَعَ تَلَوُّنِ حَالِہٖ وَتَبَیُّنِ مُحَالِہٖ یَتَجَلّٰی بِرُوَآءٍ وَرِوَایَۃٍ وَمُدَارَۃٍ وَدِرَایَۃٍ وَبَلَاغَۃٍ رَائِعَۃٍ وَبَدِیْھَۃٍ مُطَاوَعَۃٍ وَاٰدَابٍ بَارِعَۃٍ وَقَدَمٍ لِاِعْلَامِ الْعُلُوْمِ فَارِعَۃٍ وَکَانَ لِمَحَاسِنِ الْاٰتِہٖ یُلْبَسُ عَلٰی عِلَّاتِہٖ وَلِسَعَۃِ رِوَایَتِہٖ یُصْبِیْ اِلٰی رُؤْیَتِہٖ وَلِخَلَابَۃِ عَارِضَتِہٖ یُرْغَبُ عَنْ مُعَارَضَتِہٖ وَلِعَذُوْبَۃِ اِیْرَادِہٖ یُسْعَفُ بِمُرَادِہٖ.

ترجمہ:۔ پس جب داخل ہوا میں حلوان شہر میں اس حال میں کہ میں آزما چکا تھا دوستوں کو اور میں امتحان لے چکا تھا لوگوں کے مرتبے کا اور میں پہچان چکا تھا اس چیز کو جو عیب دار کر دیتی ہے

اور جو مزین کرتی ہے ملا میں حلوان شہر میں ابوزید سروجی سے پھرتا تھا وہ نسب کے سانچوں میں اور لڑکھڑاتا تھا وہ کمائی کے طریقوں میں۔ پس دعوی کرتا تھا کبھی کہ وہ ساسان کی آل (ملوک فارس) سے ہے اور نسبت کرتا تھا کبھی غسان کے سرداروں (ملوک شام) کی طرف۔ اور ظاہر ہوتا تھا کبھی شعراء کے لباس میں، اور پہنتا تھا کبھی بزرگوں کا لباس، باوجود اس کے رنگ برنگے حال کے اور ظاہر ہونے جھوٹ کے مزین تھا خوبصورتی کے ساتھ اور نقل احادیث کے ساتھ اور حسن اخلاق کے ساتھ اور علم کی گہرائی کے ساتھ اور ایسی بلاغت کے ساتھ جو تعجب میں ڈالنے والی تھی اور ایسی بداہت کے ساتھ جو اس کے حکم کے تابع تھی اور بزرگ آداب کیساتھ اور ایسے قدموں کیساتھ جو علوم کے پہاڑوں کی طرف چڑھنے والے تھے۔ پس اس کے آلات کی خوبصورتی کی وجہ سے پردہ ڈالا جاتا تھا اس کے عیوب پر اور اس کی روایات کی کثرت کی وجہ سے میلان کیا جاتا تھا اس کے دیکھنے کی طرف اور اس کی قوت کلام کے دھوکہ کی وجہ سے اعراض کیا جاتا تھا اس کے مقابلہ سے اور اس کے لطائف کی مٹھاس کی وجہ سے پورا کیا جاتا تھا اس کا مطلوب۔

تشریح: قولہ حللت:۔ حَلَّ حُلُوْلًا ﴿نصر، ضرب﴾ داخل ہونا حُلَّةً ﴿ضرب، نصر﴾ کھولنا جیسے واحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ حلال ہونا۔ تحْلِیْلًا ﴿تفعیل﴾ حلال کرنا اِحْلَالًا ﴿افعال﴾ احرام سے نکلنا، حلال کرنا جیسے اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰو۔

قولہ بلوت:۔ بَلَا بَلْوًا ﴿نصر﴾ آزمانا جیسے ولَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ۔ بَلِیَ بَلَاءً ﴿سمع﴾ بوسیدہ ہونا۔ تَبْلِیَةً ﴿تفعیل﴾ اِبْلَاءً ﴿افعال﴾ بوسیدہ کرنا۔

قولہ الاخوان:۔ جیسے وقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ یہ اخ کی جمع ہے بمعنی بھائی اَخَا اَخْوًا ﴿نصر﴾ بھائی ہونا مُوَاخَاةً ﴿مفاعلہ﴾ بھائی چارگی کرنا۔

تأخية ﴿تفعيل﴾ بھائی بنانا۔

قولہ الاوزان:۔ یہ وزن کی جمع ہے بمعنی مقدار وزن وزنا ﴿ضرب﴾ تولنا جیسے وزنُوْ بالقسطاس المستقیم توازُنا ﴿تفاعل﴾ وزن میں برابری کرنا۔

قولہ شان:۔شان شینا ﴿ضرب﴾ عیب لگانا۔

قولہ الفیت:۔لفا لفوا ﴿نصر﴾ کم کرنا۔الفاء ﴿افعال﴾ پانا۔

قولہ قوالب:۔ یہ قالب کی جمع ہے بمعنی سانچہ۔

قولہ الانتساب:۔نسب نسبا ﴿ضرب﴾ نسب بیان کرنا۔انتسابا ﴿افتعال﴾ نسب ظاہر کرنا۔

قولہ یخبط:۔خبطا ﴿ضرب﴾ ٹیڑھا چلنا، دیوانہ بننا، روندنا۔تخبُطا ﴿تفعل﴾ دیوانہ بنانا جیسے یتخبَّطُهُ الشَّیطانُ من المسّ۔

قولہ اسالیب:۔ یہ اُسلُوب کی جمع ہے بمعنی فن، طریقہ، راستہ، روش۔سلب سلبا ﴿نصر﴾ چھیننا جیسے وان یَّسلُبهُمُ الذُّبابُ نفی کرنا۔

قولہ الاکتساب:۔کسبا ﴿ضرب﴾ جیسے وانفقُوْ من طیّبت ما کسبتُمْ اکتسابا ﴿افتعال﴾ حاصل کرنا تکسیبا ﴿تفعیل﴾ اکسابا ﴿افعال﴾ حاصل کرانا۔

قولہ فیدعی:۔دعا دُعآء ﴿نصر﴾ پکارنا جیسے اغیر اللّٰه تدعُون ادعاء ﴿افتعال﴾ دعوی کرنا، تمنا کرنا جیسے ولکُم فیها ما تدَّعُون۔

قولہ تارة:۔بمعنی کبھی ایک مرتبہ اسکی جمع تارات آتی ہے۔

قولہ ساسان:۔ یہ فارس کے بادشاھوں کا لقب ہوتا تھا۔

قولہ یعتزی:۔عزی عزیا ﴿ضرب﴾نسبت کرنا۔عزاء ﴿سمع﴾مصیبت پر صبر کرنا۔ تعزیۃ ﴿تفعیل﴾تسلی دینا۔تعازیا ﴿تفاعل﴾ایک دوسرے کو تسلی دینا۔ اعتزاء ﴿افتعال﴾منسوب ہونا،دعوی کرنا۔

قولہ مرۃ:۔کبھی،ایک بار اسکی جمع مرات آتی ہے۔

قولہ اقیال:۔یہ قیل (سردار) کی جمع ہے اور سردار کو قیل اسلئے کہا جاتا کہ وہ بولتا بہت ہے یا قیلولہ بہت کرتا ہے۔

قولہ غسان:۔شام کے قریب واقع ایک گھاٹ جہاں قوم سبا سیل عرم سے بھاگ کر آباد ہوئی تھی۔

قولہ طورا:۔بمعنی کبھی جمع اطوار۔طار طورا ﴿نصر﴾قریب ہونا۔

قولہ بید:۔باد بیدا ﴿ضرب﴾ھلاک ہونا جیسے ان تبید ھذہ ابدا۔ابادۃ ﴿افعال﴾ھلاک کرنا یہاں بید غیر کے معنی میں ہے اور اسکی اضافت ہمیشہ ایسے جملہ کی طرف ہوتی ہے جسکے شروع میں ان ہو۔

قولہ محالہ:۔احال احالۃ ﴿افعال﴾پھیرنا۔محال باب افعال سے اسم مفعول ہے بمعنی پھیرا ہوا۔مرادی معنی جھوٹ ہے۔

قولہ برواء:۔اچھا منظر اسکی جمع ارویۃ آتی ہے۔

قولہ مدارۃ:۔دری دریا ﴿ضرب﴾دھوکہ دینا۔درایۃ ﴿ضرب﴾جاننا جیسے ما کنت تدری ما الکتب مداراۃ ﴿مفاعلہ﴾حسن سلوک کرنا۔

قولہ رائعۃ:۔روعا ﴿نصر﴾گھبراہٹ میں ڈالنا،تعجب میں ڈالنا۔ترویعا ﴿تفعیل﴾ اراعۃ ﴿افعال﴾ ڈرانا

قولہ بارعة:۔بَرَع بَراعَة ﴿فتح،سمع، کرم﴾فائق ہونا،بلند ہونا۔

قولہ لاعلام:۔یہ علم کی جمع ہے جھنڈا،علامت، پہاڑ کی چوٹی۔

قولہ فارعة:۔فَرَع فُرُوْعًا ﴿فتح﴾ چڑھنا۔

قولہ آلاته:۔یہ آلۃ کی جمع ہے بمعنی ہتھیار مرادی معنی علم۔

قولہ لسعة:۔ وَسِعَ وَسْعًا وُسْعَةً ﴿سمع﴾فراخ ہونا جیسے انَّ اَرْضِیْ وَاسِعَةٌ

قولہ یصبی:۔صَبَا صَبْوًا صُبُوًّا ﴿نصر﴾مشتاق ہونا، مائل ہونا۔

قولہ لخلابته:۔خَلَبَ خَلْبًا ﴿نصر﴾نرم کلامی سے دھوکہ دینا۔

قولہ عارضته:۔لغوی معنی پیش آنے والی چیز مرادی معنی قوت کلام۔

قولہ لعذوبته:۔عَذُبَ عَذُوْبَةً ﴿کرم﴾ میٹھا اور خوش گوار ہونا جیسے هذا عَذْبٌ فُرَاتٌ ۔عَذْبًا ﴿ضرب﴾ شدت پیاس سے کھانا چھوڑ دینا۔اِعْذَابًا ﴿افعال﴾میٹھا کرنا۔تَعْذِیْبًا ﴿تفعیل﴾عذاب دینا جیسے لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِیْدًا ۔ اِسْتِعْذَابًا ﴿استفعال﴾ میٹھا سمجھنا، میٹھا پانا۔

قولہ یسعف:۔سَعَفَ سَعْفًا ﴿فتح﴾اِسْعَافًا ﴿افعال﴾حاجت پوری کرنا مُسَاعَفَةً ﴿مفاعلہ﴾مدد کرنا

فَتَعَلَّقْتُ بِاِهْدَابِهٖ لِخَصَائِصِ آدَابِهٖ وَنَافَسْتُ فِیْ مُصَافَاتِهٖ لِنَفَائِسِ صِفَاتِهٖ شعر۔

فَكُنْتُ بِهٖ اَجْلُوْهُمُوْمِیْ وَاَجْتَلِی ... زَمَانِیَ طَلْقَ الْوَجْهِ مُلْتَمِعَ الضِّیَا

اَرٰی قُرْبَهٗ قُرْبِیْ وَمَغْنَاهُ غُنْیَتِیْ ... وَرُؤْیَتُهٗ رَیًّا وَمَحْیَاهُ لِیْ حَیًّا

وَلَبِّثْنَا عَلٰی ذَالِکَ بُرْهَةً ... یُنْشِئُ لِیْ كُلَّ یَوْمٍ نَزْهَةً

وَيَـدْرَأُ عَـنْ قَلْبِـيْ شُبْهَةً

اِلٰى اَنْ جَدَحْتُ لَهُ يَدُ الْاِمْلَاقِ كَأْسَ الْفِرَاقِ وَاَغْرَاهُ عَدَمُ الْعُرَاقِ بِتَطْلِيْقِ الْعِرَاقِ وَلَفَظَتْهُ مَعَاوِزُ الْاِرْفَاقِ اِلٰى مَفَاوِيْزِ الْاٰفَاقِ وَنَظَمَهُ فِيْ سِلْكِ الرِّفَاقِ خَفُوْقُ رَأْيَةِ الْاِخْفَاقِ.

ترجمہ:۔ پس چمٹ گیا میں اس کے دامن کے ساتھ اسکے آداب کی خصوصیات کی وجہ سے اور فخر کرتا تھا میں اس کے ملنے میں اس کی اچھی نفیس صفات کی وجہ سے۔ شعر پس میں اس سرد جی کی وجہ سے دور کرتا تھا اپنے غموں کو اور دیکھتا تھا میں ☆ اپنے زمانے کو خوش چہرے والا خوب روشن (چمکدار) ☆ گمان کرتا تھا میں اس کے قریب رہنے کو رشتہ داری اور اس کے گھر کو بے پرواہی ☆ اور اس کے دیکھنے کو سیرابی اور اس کی زندگی کو اپنے لیے آب حیات (بارش) ☆ اور ٹھہرے ہم اس پر ایک مدت (یعنی ایک زمانہ) ☆ پیدا کرتا تھا میرے لیے ہر دن تروتازگی ☆ اور دور کرتا تھا میرے دل سے شبہات کو ☆

یہاں تک کہ حرکت دی اس کو بھوک کے ہاتھ نے فراق کے پیالے کی طرف اور برانگیختہ کیا اس کو ہڈی کے نہ ہونے نے عراق کے چھوڑنے کے ساتھ اور پھینکا اس کو سہولت اور نرمی کے نہ ہونے نے زمانے کے اطراف کی طرف اور پرویا اس کو مسافروں کے دھاگے میں تنگی کے جھنڈے کی حرکت نے۔

تشریح: قولہ باھدابہ :۔ یہ ھدب کی جمع ہے بمعنی پلکیں، طرف ثوب ھذبا ﴿سمع﴾ لمبی پلکوں والا ہونا۔

قولہ خصائص :۔ یہ خاصۃ کی جمع ہے وہ چیز جو کسی کے ساتھ خاص ہو۔ خصّ خُصُوْصًا ﴿نصر﴾ تخصیصًا ﴿تفعیل﴾ خاص کرنا۔ خصاصۃ ﴿ضرب، نصر﴾ محتاج ہونا اختصاصًا ﴿افتعال﴾ کسی کو کسی چیز کے ساتھ مختص کرنا

جیسے یختصُّ برحمته منْ یَّشاء۔

قولہ نافست:۔نفُس نفاسة ﴿کرم،سمع﴾مرغوب ہونا مُنافسة ﴿مفاعلہ﴾ رغبت کرنا ایک لفظ نفیس ہے بمعنی مرغوب چیز اسکی جمع نفائس آتی ہے۔

قولہ مصافاته:۔صفُوا صُفُوًّا ﴿نصر﴾ صاف ہونا تصفیة ﴿تفعیل﴾ صاف کرنا مُصافاة ﴿مفاعلہ﴾ اصْفاء ﴿افعال﴾ خالص محبت کرنا،دوستی کرنا۔

قولہ طلق:۔خندہ پیشانی اسکی جمع اطلاق آتی ہے یہ عبس کی ضد ہے۔طَلُق طَلاقَة ﴿کرم﴾ چھوڑنا،کشادہ پیشانی والا ہونا۔

قولہ ملتمع:۔لمع لمْعا ﴿فتح﴾ روشن ہونا،چمکنا۔تلْمِیعا ﴿تفعیل﴾ الْماعا ﴿افعال﴾ روشن کرنا۔

قولہ ضیآء:۔روشنی اسکی جمع اضْواءٌ آتی ہے ضاء ضوْءً ﴿نصر﴾ روشن ہونا تضْوِیة ﴿تفعیل﴾ اضائة ﴿افعال﴾ روشن کرنا جیسے فلمّا اضاء ت ما حوْلَهٗ

قولہ قربی:۔رشتہ داری۔ **قولہ مغناه:**۔بمعنی منزل۔

قولہ غنیة:۔بے پرواہی۔

قولہ لبثنا:۔لبث لبْثا ﴿سمع﴾ ٹھہرنا جیسے قال کمْ لبثْتُمْ تلْبِیثا ﴿تفعیل﴾ الْباثا ﴿افعال﴾ ٹھہرانا

قولہ برهة:۔کچھ زمانہ برہ بُرْها ﴿فتح﴾ کاٹنا۔برها ﴿سمع﴾ سفید ہونا۔

قولہ نزهة: سیر وتفریح نزُه نزاهة ﴿کرم﴾ برائی سے دور ہونا تروتازہ ہونا تنْزِیها ﴿تفعیل﴾ برائی سے دور کرنا

قولہ یدرأ:۔درء درْأً ﴿فتح﴾ اِدراء ﴿افعال﴾ دفع کرنا،دور کرنا۔

قولہ جدحت:۔جَدَحَ جَدْحًا ﴿فتح﴾ خلط ملط کرنا حرکت دینا۔تَجْدِیْحًا ﴿تفعیل﴾ ملانا۔

قولہ الاملاق:۔مَلِقَ مَلَقًا ﴿سمع﴾ چاپلوسی کرنا۔اِمْلَاقًا ﴿افعال﴾ محتاج ہونا

قولہ کأس :۔جیسے وَکَأْسٍ مِّنْ مَّعِیْن بمعنی پیالہ اسکی جمع اَکْأُسٌ کُؤُوْسٌ و کِئَاس آتی ہیں۔

قولہ اغراہ:۔غَرِیَ غَرَارَۃً ﴿سمع﴾ چمٹنا،لازم ہونا۔اِغْرَاءً ﴿افعال﴾ برانگیختہ کرنا

قولہ عدم:۔عَدِمَ عَدْمًا ﴿سمع﴾ نیست ونابود ہونا،معدوم ہونا۔اِعْدَامًا ﴿افعال﴾ معدوم کرنا۔

قولہ العراق:۔یہ عرق کی جمع ہے چوسی ہوئی ہڈی۔ عَرِقَ عَرَقًا ﴿سمع﴾ پسینے والا ہونا۔

قولہ معاوز :۔یہ معوز کی جمع ہے لغوی معنی پرانا کپڑا۔مرادی معنی تنگدستی۔عَازَ عَوْزًا ﴿نصر﴾ عَوِزَ عَوْزًا ﴿سمع﴾ محتاج ہونا۔

قولہ مفاوز:یہ مفازۃ (نجات،کامیابی،ھلاکت،بیاباں) کی جمع ہے۔فَازَ فَوْزًا ﴿نصر﴾ کامیاب ہونا جیسے اُولٰئِکَ ھُمُ الْفَائِزُوْن۔ اَفَازَ اِفَازَۃً ﴿افعال﴾ کامیاب کرنا۔

قولہ الافاق:۔یہ افق کی جمع ہے بمعنی اطراف جیسے سَنُرِیْھِمْ آیَاتِنَا فِی الْآفَاقِ۔ اَفِقَ اَفَقًا ﴿سمع،کرم﴾ علم میں انتہا کو پہنچنا۔

قولہ الرفاق:۔یہ رفقۃ کی جمع ہے بمعنی دوست۔

قولہ خفوق:۔خَفَقَ خَفْقًا خُفُوْقًا ﴿ضرب﴾ حرکت دینا۔اِخْفَاقًا ﴿افعال﴾

محروم ہونا، ناکام ہونا۔

قولہ رأیۃ:۔بمعنی جھنڈا اسکی جمع رایات آتی ہے۔

فَشَحَذَ لِلرِّحْلَةِ غِرَارَ عَزْمَتِهٖ وَظَعَنَ يَقْتَادُ الْقَلَبَ بِاَزِمَّتِهٖ۔

فَمَا رَاقَنِیْ مَنْ لَّا قَنِیْ بَعْدَ بُعْدِهٖ وَلَاشَاقَنِیْ مَنْ سَاقَنِیْ لِوِصَالِهٖ

وَلَالَاحَ مُذْنَذَّ نِدٌّ لِفَضْلِهٖ وَلَاذُوْخِلَالٍ حَازَ مِثْلَ خِلَالِهٖ

وَاسْتَسَرَّ عَنِّیْ حِيْنًا لَااَعْرِفُ لَهٗ عَرِيْنًا وَلَا اَجِدُ عَنْهُ مُبِيْنًا فَلَمَّااُبْتُ مِنْ غُرْبَتِیْ اِلٰی مَنْبَتِ شُعْبَتِیْ حَضَرْتُ دَارَ كُتُبِهَا الَّتِیْ هِیَ مُنْتَدَى الْمُتَأَدِّبِيْنَ وَمُلْتَقَى الْقَانِتِيْنَ مِنْهُمْ وَالْمُتَغَرِّبِيْنَ فَدَخَلَ ذُوْلِحْيَةٍ كَثَّةٍ وَهَيْئَةٍ رَثَّةٍ فَسَلَّمَ عَلَى الْجُلَّاسِ وَجَلَسَ فِیْ اُخْرَيَاتِ النَّاسِ ثُمَّ اَخَذَيُبْدِیْ مَافِیْ وِطَابِهٖ وَيُعْجِبُ الْحَاضِرِيْنَ بِفَصْلِ خِطَابِهٖ فَقَالَ لِمَنْ يَلِيْهِ مَاالْكِتَابُ الَّذِیْ تَنْظُرُ فِيْهِ فَقَالَ دِيْوَانُ اَبِیْ عُبَادَةَ الْمَشْهُوْرِ لَهٗ بِالْاِجَادَةِ فَقَالَ هَلْ عَثَرْتَ لَهٗ فِيْمَا لَمَحْتَهٗ عَلٰی بَدِيْعِ اِسْتَمْلَحْتَهٗ فَقَالَ نَعَمْ قَوْلَهٗ .

ترجمہ:۔ پس تیز کیا اس نے کوچ کرنے کے لئے اپنے ارادے کی دھار کو اور چلا اس حال میں کہ کھینچ رہا تھا دل کو اپنی نکیلوں (لگام) کے ساتھ

پس نہیں اچھا لگا مجھے وہ شخص جو ملا مجھے اس کی جدائی کے بعد ☆ اور نہیں شوق دلایا مجھے اس شخص نے جو برانگیختہ کرتا مجھے اپنے ملنے کی طرف ☆ اور نہیں ظاہر ہوا جب سے وہ غائب ہوا کوئی ہم مثل اس کی فضیلت جیسا ☆ اور نہ کوئی اچھی عادات والا جو جمع کرے مثل اس کی عادات کے۔

اور پوشیدہ رہا مجھ سے ایک زمانہ نہیں جانتا تھا میں اس کے گھر کو اور نہیں پایا میں نے اس کے بارہ میں کوئی مخبر (خبر دینے والا) پس جب لوٹا میں اپنے سفر سے اپنے قبیلے کے اگنے کی جگہ (وطن) کی طرف۔ حاضر ہوا میں اپنے دار الکتب میں وہ جو ادیبوں کے بیٹھنے کی جگہ تھی اور مقیم

لوگوں کے ملنے کی جگہ تھی ان میں سے اور مسافروں کے ملنے کی جگہ تھی۔ پس داخل ہوا ایک گھنی داڑھی والا اور پراگندہ شکل والا۔ پس سلام کیا اس نے بیٹھنے والوں پر اور بیٹھ گیا لوگوں کے آخر میں پھر شروع ہوا کہ ظاہر کرتا تھا جو کچھ اس کے برتن میں ہے (مافی الضمیر کو) اور اس نے تعجب میں ڈال دیا حاضرین کو اپنے عمدہ خطاب کے ساتھ۔ پس کہا اس نے اس شخص کو جو اس کے متصل تھا کون سی کتاب ہے جس میں تو دیکھ رہا ہے پس اس شخص نے کہا یہ دیوان ابی عبادہ ہے گواہی دی گئی ہے اس کے لئے کھرے ہونے کی پس کہا سروجی نے کیا مطلع ہوا ہے تو اس کے لئے اس میں جو دیکھی ہے تو نے کسی اچھائی پر جس کو تو نے ممکن سمجھا ہو۔ پس اس نے کہا ہاں یہ اس کا قول۔

تشریح: قولہ فشحذ: ۔شَحَذَ شَحْذًا ﴿نصر﴾ تَشْحِيْذًا اِشْحَاذًا ﴿تفعیل، افعال﴾ تیز کرنا۔

قولہ ظعن: ۔ظَعَنَ ظَعْنًا ﴿فتح﴾ کوچ کرنا جیسے يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ۔

قولہ بازمتہ: ۔یہ زمام (لگام) کی جمع ہے۔ زَمَّ زَمًّا ﴿نصر﴾ باندھنا۔

قولہ راقنی: ۔رَاقَ رَوْقًا ﴿نصر﴾ تعجب میں ڈالنا۔ تَرْوِيْقًا ﴿تفعیل﴾ صاف کرنا۔ اِرَاقَةً ﴿افعال﴾ بہانا۔

قولہ لاقنی: ۔اسمیں دو احتمال ہیں (۱) یہ ناقص ہے اور صیغوی لحاظ سے باب مفاعلہ سے ماضی ہے اور ضرورت شعری کی وجہ سے آخری حرف الف کو حذف کر دیا گیا ہے۔ لَاقَى مُلَاقَاةً ﴿مفاعلہ﴾ ملاقات کرنا۔

(۲) یہ اجوف یائی ہے۔ لَاقَ لَيْقًا لِيَاقًا ﴿ضرب﴾ چمکنا اور یہی احتمال راجح ہے۔

قولہ شاقنی: ۔شَاقَ شَوْقًا ﴿نصر﴾ شوق دلانا۔ تَشْوِيْقًا ﴿تفعیل﴾ شوق پر برانگیختہ کرنا۔

قولہ ساقنی:۔ساق سوقا ﴿نصر﴾ چلانا،ھانکنا مرادی معنی برانگیختہ کرنا۔

قولہ لاح:۔لاح لوحا ﴿نصر﴾ ظاھر ہونا۔ لوّح تلویحا ﴿تفعیل﴾ دور سے اشارہ کرنا۔

قولہ خلال:۔یہ خُلَّۃ (دوستی) اور خُلَّۃ (خصلت) کی جمع ہے۔خلَّ خلًّا ﴿نصر﴾ کم ہونا۔

قولہ حاز:۔حاز حوزا ﴿نصر﴾ جمع کرنا۔

قولہ استسر:۔اِستِسرارًا ﴿استفعال﴾ چھپنا۔

قولہ عرینا:۔لغوی معنی شیر کے رہنے کی جگہ۔مرادی معنی مطلق مکان جمع عرن ہے۔

قولہ ابت:۔اب اوبا ﴿نصر﴾ تأویبا ﴿تفعیل﴾ رجوع کرنا،لوٹنا جیسے انَّ اِلَینا ایابھُمْ۔

قولہ غربتی:۔غرب غربا ﴿نصر﴾ جانا مرادی معنی مسافر ہونا غُربۃ ﴿کرم﴾ پردیسی ہونا غرابۃ ﴿کرم﴾ پوشیدہ ہونا۔تغرُّبا ﴿تفعل﴾ سفر سے آنا۔

قولہ منبت:۔یہ اسم ظرف ہے نبت نبتا ﴿ضرب﴾ اگنا۔تنبیتا انباتا ﴿تفعیل،افعال﴾ اگانا جیسے فانبتنا فیھا حبًّا۔

قولہ شعبتی:۔قبیلہ،فرقہ،شاخ اسکی جمع شُعُب شعاب آتی ہیں۔شعب شعبا ﴿فتح﴾ جمع کرنا۔

قولہ منتدی:۔ندا ندوا ﴿نصر﴾ اِنتِداء ﴿افتعال﴾ مجلس میں حاضر ہونا۔

قولہ مُلتَقٰی:۔اِلتقاء ﴿افتعال﴾ ملنا یہ اسم ظرف ہے۔

قولہ القاطنین:۔یہ قاطن (ٹھہرنے والا، مقیم) کی جمع ہے۔ قَطَنَ قُطُوْنًا ﴿نصر﴾ ٹھہرنا، مقیم ہونا۔

قولہ لحیۃ:۔بمعنی داڑھی اسکی جمع لُحی آتی ہے۔ لَحَا لَحْیًا ﴿فتح﴾ ملامت کرنا۔ اَلْحَاءٌ ﴿افعال﴾ قابل ملامت کام کرنا۔ اِلْتِحَاءٌ ﴿افتعال﴾ داڑھی کا اگنا۔

قولہ کثۃ:۔کَثَّ کَثَاثَۃً کُثُوْثَۃً ﴿ضرب﴾ کَثْثًا ﴿سمع﴾ کسی شے کا گھنا اور گنجان ہونا

قولہ ھیئۃ:۔﴿ضرب، سمع، کرم﴾ ھیئۃً اچھی صورت والا ہونا۔

قولہ رثۃ:۔رَثُوْثَۃً ﴿ضرب﴾ اَرْثَاثًا ﴿افعال﴾ پرانا ہونا مرادی معنی پراگندہ ہونا۔

قولہ وطابہ:۔یہ وَطْبٌ کی جمع ہے بمعنی دودھ کا مشکیزہ مراد مطلق مشکیزہ اس کی جمع اَوْطُب اور اَوْطَاب آتی ہیں اس کا باب مستعمل نہیں۔

قولہ دیـــــوان:۔وہ کتاب جس میں کسی خاص آدمی کے اشعار وقصائد جمع کے گئے ہوں

دُوْنًا ﴿نصر﴾ کم مرتبے والا ہونا

قولہ المشھود:۔شَھِدَ شُھُوْدًا ﴿نصر﴾ حاضر ہونا۔ شَھَادَۃً ﴿سمع﴾ گواہی دینا جیسے وَاَنْتُمْ تَشْھَدُوْن۔ اِشْھَادٌ ﴿افعال﴾ گواہ بنانا۔

قولہ الاجادۃ:۔جَادَ جُوْدًا جُوْدَۃً ﴿نصر﴾ عمدہ ہونا جُوْدًا جُوْدَۃً ﴿نصر﴾ سخاوت کرنا اِجَادَۃٌ ﴿افعال﴾ عمدہ بنانا، کھرا کرنا۔

قولہ عثرت:۔عَثَرَ عَثْرًا ﴿سمع، نصر، کرم﴾ پھسلنا، مطلع ہونا جیسے فَاِنْ عُثِرَ عَلٰی اَنَّھُمَا اسْتَحَقَّا اِثْمًا۔ تَعْثِیْرًا ﴿تفعیل﴾ اِعْثَارٌ ﴿افعال﴾ پھسلانا۔

؎ کَاَنَّمَا تَبْسِمُ عَنْ لُؤْلُؤٍ مُنَضَّدٍ اَوْ بَرَدٍ اَوْ اَقَاحِ

فَاِنَّہٗ اَبْدَعَ فِی التَّشْبِیْہِ الْمُوْدَعِ فِیْہِ فَقَالَ لَہٗ یَا لَلْعَجَبَ

وَلِضَيْعَةِ الْاَدَبِ لَقَدِ اسْتَسْمَنْتَ يَاهٰذَا ذَا وَرَمٍ وَنَفَخْتَ فِيْ غَيْرِ ضَرَمٍ اَيْنَ اَنْتَ عَنِ الْبَيْتِ النَّدَرِ الْجَامِعِ مُشَبَّهَاتِ الثَّغْرِ وَانْشَدَ

نَفْسِي الْفِدَاءُ لِثَغْرٍ رَاقَ مُبْتَسَمُهٗ ... وَزَانَهٗ شَنَبٌ نَاهِيْكَ مِنْ شَنَبٍ

يَفْتَرُّ عَنْ لُؤْلُؤٍ رَطْبٍ وَعَنْ بَرَدٍ ... وَعَنْ اَقَاحٍ وَعَنْ طَلٍّ وَعَنْ حَبَبٍ

فَاسْتَجَادَهٗ مَنْ حَضَرَ وَاسْتَحْلَاهُ وَاسْتَعَادَهٗ مِنْهُ وَاسْتَمْلَاهُ وَسُئِلَ لِمَنْ هٰذَا الْبَيْتُ وَهَلْ حَيٌّ قَائِلُهٗ اَوْ مَيِّتٌ. فَقَالَ اَيْمُ اللّٰهِ لِلْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُتَّبَعَ وَلِلصِّدْقِ حَقِيْقٌ بِاَنْ يُسْتَمَعَ اَنَّهٗ يَاقَوْمُ لَنُجَيِّكُمْ مُذِ الْيَوْمِ قَالَ فَكَاَنَّ الْجَمَاعَةَ ارْتَابَ بِعَزْوَتِهٖ وَاَبَتْ تَصْدِيْقَ دَعْوَتِهٖ فَتَوَجَّسَ مَا هَجَسَ فِيْ اَفْكَارِهِمْ وَفَطِنَ لِمَا بَطَنَ مِنْ اِسْتِنْكَارِهِمْ.

ترجمہ:۔ پس اس نے کہاہاں اس کا یہ قول۔

گویا کہ محبوبہ ہنستی ہے موتیوں سے ☆ تہہ بتہہ یا اولوں سے یا گل بابونہ سے ☆

پس تحقیق اس نے ظاہر کیا ہے تشبیہ کو جو اس بیت میں ودیعت رکھی گئی ہے (اس نے عجیب بنایا ہے تشبیہ کو جو اس میں رکھی گئی ہے) پس کہا سروجی نے اس کو ہائے افسوس اور اے ادب کو ہلاک کرنے والے البتہ تحقیق موٹا سمجھا ہے تو نے اے کمینے ورم والی چیز کو۔ اور پھونکا ہے تو نے نہ جلنے والی لکڑی میں کہاں ہے تو بیت سے (دور ہے تو شعر سے) جو نادر ہے جمع کرنے والا ہے دانتوں کی تشبیہات کو اور شعر پڑھا

میری جان قربان ہو محبوبہ کے دانت پر جس نے حسین بنایا ہے موضع تبسم کو ☆ اور زینت دیتی ہے اس کو چمک کافی ہے تجھ کو وہ چمک ☆ ہنستی ہے تروتازہ موتیوں سے اور اولوں سے ☆ اور گل بابونہ سے اور شگوفہ (کلی) سے اور پانی کے بلبلوں سے ☆

پس اچھا سمجھا اس کو لوگوں نے جو حاضر تھے اور میٹھا سمجھا اس کو اور قابل اعادہ سمجھا اسکو

اوراس کے لکھوانے کا مطالبہ کیا اور سوال کیا گیا اس بت والے کے بارے میں اور کیا زندہ ہے اس کا کہنے والا یا مرگیا ہے پس کہا اس نے اللہ کی قسم حق زیادہ لائق ہے کہ اس کی اتباع کی جائے اور البتہ صدق زیادہ لائق ہے کہ اس کو سنا جائے تحقیق وہ اے قوم سرگوشی کر رہا ہے تم سے ابھی آج کے دن۔ راوی نے کہا پس گویا کہ جماعت نے شک کیا اپنی طرف نسبت کرنے کا اور انکار کیا اس کے دعوی کی تصدیق کرنے کا پس محسوس کرلیا سروجی نے اس بات کو جو کھٹک رہی تھی ان کی فکروں میں اور سمجھ گیا جو مخفی تھا ان کے انکار سے۔

تشریح: قولہ تبسم:۔ بسم بَسْمًا ﴿ضرب﴾ تبسُّما ﴿تفعل﴾ جیسے فتبسَّم ضاحِكًا مِنْ قَوْلِها ، اِبْتِسامًا ﴿افتعال﴾ مسکرانا۔

قولہ منضد:۔ نَضْدًا ﴿ضرب﴾ تَنْضِيْدًا ﴿تفعیل﴾ تہہ بہ تہہ رکھنا اوپر نیچے رکھنا جیسے وطَلْحٍ مَّنْضُوْد

قولہ برد:۔ اولہ بَرَدَ بَرْدًا ﴿نصر﴾ تَبْرِيْدًا ﴿تفعیل﴾ ٹھنڈا کرنا بَرُوْدَة ﴿کرم﴾ ٹھنڈا ہونا بَرُدَتِ الْاَرْضُ بَرُوْدَة ﴿کرم﴾ زمین کا اولے والا ہونا۔

قولہ اقاح :۔ یہ اقحوان کی جمع ہے اور وہ اقحوانة کی جمع ہے ایک قسم کی بوٹی جس کے پھول سفید ہوتے ہیں۔ اردو میں اسے بابونہ کہا جاتا ہے۔

قولہ استسمنت :۔ سَمُنَا ﴿سمع﴾ موٹا ہونا۔ سَمَّنَا ﴿نصر﴾ گھی والا ہونا۔ اِسْتِسْمَانًا ﴿استفعال﴾ موٹا سمجھنا۔ اِسْمَانًا ﴿افعال﴾ موٹا کرنا جیسے لَايُسْمِنُ وَلَايُغْنِىْ مِنْ جُوْع ۔

قولہ ورم:۔ سوج جمع اَوْرام آتی ہے۔ وَرِمَ وَرَمًا ﴿سمع﴾ سوجنا۔ تَوْرِيْمًا ﴿تفعیل﴾ ورم کرنا۔

قولہ نفخت:۔نَفَخَ نَفْخًا ﴿نصر﴾ پھونکنا جیسے ونُفِخَ فِی الصُّوْرِ۔

قولہ ضرم:۔ضَرَمًا ﴿سمع﴾ تَضَرُّمًا ﴿تفعل﴾ اِضْطِرَامًا ﴿افتعال﴾ بھڑکنا۔

قولہ الثغر:۔دانت اس کی جمع ثُغُوْر آتی ہے۔ ثَغَرَ ثَغْرًا ﴿فتح﴾ دانت توڑنا۔

قولہ افدی:۔فِدَاءً ﴿ضرب﴾ قربان کرنا جیسے وفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ۔

قولہ راق:۔رَوْقًا ﴿نصر﴾ صاف ہونا تعجب میں ڈالنا۔

قولہ شنب:۔شَنَبَ شَنَبًا ﴿سمع﴾ چمکدار ہونا۔

قولہ ناهيک:۔نَهِيَ نَهًى ﴿سمع﴾ چھوڑنا مرادی معنی کافی ہونا۔

قولہ يفتر:۔فَرَّ فَرًّا ﴿نصر﴾ عمر معلوم کرنے کیلئے جانور کے دانت کھولنا۔ فِرَارًا ﴿ضرب﴾ بھاگنا جیسے فَرَرْتُ مِنْكُمْ۔ اِفْتِرَارًا ﴿افتعال﴾ آہستہ ہنسنا۔

قولہ رطب:۔رَطِبَ رُطُوْبَةً ﴿سمع﴾ رَطَابَةً ﴿کرم﴾ تر ہونا مراد تر وتازہ ہونا جیسے وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِی كِتَابٍ مُّبِيْنٍ۔

قولہ طلع:۔پھول کی کلی، شگوفہ۔طُلُوْعًا ﴿نصر﴾ شگوفہ نکلنا طلوع ہونا جیسے وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ۔

قولہ حبب:۔بلبلہ۔

قولہ استحلاہ:۔حَلُوَ حَلًا حَلِیَ حَلَاوَةً ﴿کرم، نصر، سمع﴾ میٹھا ہونا۔ اِسْتِحْلَاءً ﴿استفعال﴾ میٹھا پانا، میٹھا سمجھنا۔

قولہ ایم:۔اسکی اصل اَیْمَن ہے یہ مشتق ہے یُمْن سے بمعنی برکت یا یمین سے

بمعنی دایاں ہاتھ مراد اللہ کی قدرت ہے۔اور ، ہمیشہ مبتداء محذوف قسمی کی خبر ہوتی ہے

یُمْنًا ﴿نصر﴾ برکت والا بنانا۔یمِیْنًا ﴿ضرب﴾ دائیں طرف سے لانا۔

قولہ لنجیکم:۔سرگوشی اس کی جمع انجیۃ آتی ہے۔

قولہ ارتابت:۔راب رَیْبًا ﴿ضرب﴾ جیسے فِیْ رَیْبٍ مِّمَّانَزَّلْنا ،ارابۃ ﴿افعال﴾ شک میں ڈالنا کما فی الحدیث دع ما یریبک الی ما لایریبک ۔ارْتِیابًا ﴿افتعال﴾ شک کرنا۔

قولہ فتوجس:۔وجس وجْسًا ﴿ضرب﴾ گھبرانا۔ایجاسا ﴿افعال﴾ خوف محسوس کرنا جیسے فَاَوْجَس فِیْ نَفْسِہٖ خِیْفَۃً مُّوْسٰی ۔توجُّسًا ﴿تفعل﴾ محسوس کرنا

قولہ ھجس:۔ھجْسًا ﴿نصر،ضرب﴾ کھٹکنا

قولہ افکارہم:۔یہ فکر بمعنی سوچ غور، کی جمع ہے فکر فِکْرًا ﴿نصر، ضرب﴾ تفکیرا ﴿تفعیل﴾ تفکُّرًا ﴿تفعل﴾ سوچ وبچار کرنا جیسے اولَمْ یتفکَّرُوْا فِیْ اَنْفُسِہِمْ۔

قولہ فطن:۔فطِن فطْنَۃً فُطُوْنًا ﴿سمع ،نصر﴾ جاننا۔فطانۃ ﴿کرم﴾ سمجھدار ہونا۔

قولہ بطن:۔بُطُوْنًا بطْنًا ﴿نصر﴾ پوشیدہ ہونا جیسے وماظھر منھا وما بطن۔

وَحَاذَرَاَنْ یَّفْرُطَ اِلَیْہِ ذَمٌّ فَقَرَءَ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ ثُمَّ قَالَ یَا رُوَاۃَ الْقَرِیْضِ وَاُسَاۃَ الْقَوْلِ الْمَرِیْضِ اِنَّ خُلَاصَۃَ الْجَوْھَرِ تَظْھَرُ بِالسَّبْکِ وَیَدُ الْحَقِّ تَصْعَدُ رِدَاءَ الشَّکِّ وَقَدْ قِیْلَ فِیْمَا غَبَرَ مِنَ الزَّمَانِ عِنْدَ الْاِمْتِحَانِ

يُكْرَمُ الرَّجُلُ اَوْ يُهَانُ وَهَا اَنَا قَدْ عَرَضْتُ خَبِيْئَتِیْ لِلْاِخْتِبَارِ وَعَرَضْتُ حَقِيْبَتِیْ عَلَى الْاِعْتِبَارِ فَابْتَدَرَ اَحَدٌ مَّنْ حَضَرَ وَقَالَ اَعْرِفُ بَيْتًا لَمْ يُنْسَجْ عَلٰى مِنْوَالِهٖ وَلَا سَمَحَتْ قَرِيْحَةٌ بِمِثَالِهٖ فَاِنْ اَثَرْتَ اِخْتِلَابَ الْقُلُوْبِ فَانْظِمْ عَلٰى هٰذَا الْاُسْلُوْبِ وَاَنْشَدَ۔

فَاَمْطَرَتْ لُؤْلُؤًا مِنْ نَرْجِسٍ وَسَقَتْ وَرْدًا وَعَضَّتْ عَلَى الْعُنَّابِ بِالْبَرَدِ

فَلَمْ يَكُنْ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ حَتّٰى اَنْشَدَ فَاَغْرَبَ

ترجمہ:۔ اور ڈرا وہ اس بات سے کہ بڑھے اس کی طرف مذمت پس پڑھا اس نے ان بعض الظن اثم پھر کہا اس نے اے شعر کے راویو اور اے مریض باتوں کے طبیبو تحقیق جوہر کا خلاصہ ظاہر ہوتا ہے پگھلانے کے ساتھ اور حق کا ہاتھ پھاڑ دیتا ہے شک کی چادر کو اور تحقیق کہا گیا ہے گذشتہ زمانے میں کہ امتحان کے وقت آدمی کی عزت کی جاتی ہے یا توہین کی جاتی ہے اور خوب سن لو میں پیش کر چکا ہوں اپنے علم کو امتحان کے لئے اور پیش کر چکا ہوں اپنے دماغ کو آزمائش کیلئے۔

پس جلدی کی حاضرین میں سے ایک نے اور کہا میں جانتا ہوں ایک ایسا بیت کہ نہیں بنا گیا آج تک اس کی لکڑی پر اور نہیں جرأت کی کسی طبیعت نے اس جیسا شعر کہنے کی پس اگر تو پسند کرتا ہے لوگوں کے دلوں کے مائل کرنے کو پس شعر کہہ اس طریقے پر اور شعر کہا۔

☆برساتی ہے محبوبہ موتیوں (آنسوؤں) کو نرجس (آنکھ) سے اور سیراب کرتی ہے☆ رخساروں کو اور کاٹتی ہے عناب (پوروں) کو اولوں (دانتوں جو اولوں کی طرح سفید ہوتے ہیں) کے ساتھ☆

پس نہیں ٹھہرا مگر آنکھ جھپکنے کی مقدار یا اس سے بھی کم حتی کہ نادر شعر کہا۔

تشریح: قولہ حاذر:۔ حَذِرَ حَذَرًا ﴿سمع﴾ ڈرنا جیسے یَحْذَرُ الْاٰخِرَةَ۔

قولہ ذم :۔ذَمَّ ذمًّا ﴿نصر﴾ برائی بیان کرنا جیسے مذمُوما مَّذحُورا ۔

قولہ القریض: ۔اصل میں یہ مقروض کے معنی ہے (کاٹا ہوا) لیکن اب شعر کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے کیونکہ شعر بھی کاٹا ہوا ہوتا ہے۔ قرْضا ﴿ضرب﴾ بدلہ دینا، قرضہ دینا جب شعر مفعول ہو تو بمعنی پڑھنا۔

قولہ اساۃ:۔یہ آسی کی جمع ہے بمعنی معالج۔ اسا اُسُوا ﴿نصر﴾ علاج کرنا۔

قولہ خلاصۃ:۔نچوڑ، لب لباب۔

قولہ بالسبک:۔سبک سبْکا ﴿نصر، ضرب﴾ پگھلانا۔

قولہ تصْدع: ۔صدع صدْعا ﴿فتح﴾ چیرنا پھاڑنا اگر صلہ با ہو تو بمعنی ظاہر کرنا جیسے فاصْدعْ بما تُؤمر

قولہ ردآء:۔وہ چادر جس سے نصف اسفل چھپایا جاتا ہے اسکی جمع ارْدیۃ آتی ہے۔ ردی رَدْیا ﴿ضرب﴾ توڑنا۔ رَدیا ﴿سمع﴾ ھلاک ہونا جیسے واتَّبع ھواہُ فتَرْدی۔

قولہ غبر:۔غَبَرَ غُبُوْرا ﴿نصر﴾ گرد آلود ہونا جیسے وُجُوْہٌ یَّوْمئذٍ علَیْھا غَبَرۃ۔

قولہ خبئیتی:۔بمعنی پوشیدگی اسکی جمع خبایا آتی ہے۔

قولہ حقیبتی:۔بمعنی وہ تھیلا جس میں توشہ ڈالا جائے اسکی جمع حقائب آتی ہے۔ حَقَبَ حَقْبا ﴿سمع﴾ روکنا، بند کرنا۔

قولہ ابتدر:۔بُدُوْرا ﴿نصر﴾ اِبْتِدارا ﴿افتعال﴾ مُبادَرۃ وبدارا ﴿مفاعلہ﴾ جلدی کرنا جیسے لَا تَاْکُلُوْھا اِسْرافا وَّبِدارا۔

قولہ لم ینسج:۔نسج نسجا ﴿ضرب﴾ بننا۔

قولہ منوالہ:۔وہ لکڑی جس پر جولاھا کپڑا لپیٹتا ہے اسکی جمع مناوِیل آتی ہے یہاں مراد طریقہ ہے۔

قولہ سمحت:۔سمح سماحا بخشش کرنا۔

قولہ اختلاب:۔خلب خلبا ﴿نصر﴾ اختلابا ﴿افتعال﴾ نرم کلامی سے دھوکہ دینا اور فریفتہ کرنا۔

قولہ امطرت:۔مطر مطرا ﴿نصر﴾ برسنا۔ امطارا ﴿افعال﴾ برسانا جیسے وامطرنا علیھم حجارۃ من السماء۔

قولہ نرجس:۔یہ نرگس کا معرب ہے بمعنی چنبیلی کا پھول یہاں آنکھ سے کنایہ ہے۔

قولہ وردا:۔یہ وردۃ کی جمع ہے (گلاب کا پھول) یہاں رخسار سے کنایہ ہے۔

قولہ عضت:۔عضّ عضّا ﴿سمع﴾ کاٹنا جیسے عضّوا علیکم الانامل۔

قولہ العناب:۔یہ ایک سرخ رنگ کی بوٹی ہے یہاں پوروں یا ہونٹوں سے کنایہ ہے۔

قولہ فاغرب:۔اغرابا ﴿افعال﴾ عجیب چیز لانا۔

سَأَلْتُهَا حِيْنَ زَارَتْ نَضْوَ بُرْقُعِهَا ۔۔۔ اَلْقَانِيْ وَايْدَاعَ سَمْعِيْ اَطْيَبَ الْخَبَرُ

فَزَحْزَحَتْ شَفَقًا غَشّٰى سَنَا قَمَرٍ ۔۔۔ وَ سَاقَطَتْ لُؤْلُؤًا مِنْ خَاتِمٍ عَطِرُ

فَحَارَ الْحَاضِرُوْنَ لِبَدَاهَتِهٖ وَاعْتَرَفُوْا بِنَزَاهَتِهٖ فَلَمَّا آنَسَ اِسْتِئْنَاسَهُمْ بِكَلَامِهٖ وَانْصَبَابَهُمْ اِلٰى شِعْبِ اِكْرَامِهٖ اَطْرَقَ كَطَرْفَةِ الْعَيْنِ ثُمَّ قَالَ دُوْنَكُمْ بَيْتَيْنِ اٰخَرَيْنِ وَانْشَدَ۔

وَاَقْبَلَتْ يَوْمَ جَدَّ الْبَيْنُ فِيْ حُلَلٍ ۔۔۔ سُوْدٍ تَعَضُّ بَنَانَ النَّادِمِ الْحَصِرِ

فَلاحَ لَیْلٌ عَلٰی صُبْحٍ اَقَلَّهُمَا غُصْنٌ وَضَرَّسَتِ الْبِلَّوْرَ بِالدُّرَرِ

فَحِیْنَئِذٍ اِسْتَسْنَی الْقَوْمُ قِیْمَتَهٗ وَاسْتَغْزَرُوْا دِیْمَتَهٗ وَاَجْمَلُوْا عِشْرَتَهٗ وَجَمَّلُوْا قِشْرَتَهٗ

۔ سوال کیا میں نے محبوبہ سے جس وقت زیارت ہوئی اس کے برقع اتارنے کا ☆ سرخ اور ودیعت رکھنے کا میرے کان میں اچھی بات کو ☆ پس ہٹایا اس نے نقاب کو جس نے ڈھانپ رکھا تھا چاند جیسے چہرے کو ☆ اور گرایا موتیوں کو معطر انگوٹھی (انگوٹھی جیسے گول چہرے) سے ☆

پس حیران ہو گئے حاضرین اس کی بداہت کی وجہ سے اور اعتراف کیا انہوں نے اس کی براءت (پاکیزگی کلام) کا۔ پس جب معلوم کر لیا سروجی نے ان کے مانوس ہونے کو اپنی کلام کی طرف اور ان کے میلان کو اپنے اعزاز کے طریقے کی طرف گردن جھکائی مثل جھپکنے آنکھ کے یعنی تھوڑی دیر پھر کہا لودو اور بیت سن لو اور شعر پڑھا

۔ اور سامنے آئی محبوبہ جس دن جدائی یقینی ہوئی لباس میں ☆ جو سیاہ تھا کاٹ رہی تھی پوروں کو پشیمان آدمی کی طرح خاموشی سے (یعنی جو بات نہ کر سکے) ☆ پس چھا چکی تھی رات صبح پر اٹھا رکھا تھا ان دونوں کو ☆ نرم و نازک ٹہنی نے اور کاٹ رہی تھی بلور (بلور جیسے پوروں) کو موتیوں (موتیوں جیسے دانتوں) کے ساتھ ☆

پس اس وقت بڑا سمجھا قوم نے اسکی قیمت کو اور زیادہ سمجھا اسکی بارش کو اور اچھا کیا اسکے رہنے سہنے کو اور خوبصورت بنایا اسکے لباس کو۔

تشریح: قولہ زارت:۔ زار زورا ﴿نصر﴾ زیارت کرنا۔

قولہ نضو:۔ نضا نضوا ﴿نصر﴾ اتارنا، کھولنا۔

قولہ برقعها:۔ بمعنی نقاب۔ برقع برقعة ﴿فعللة﴾ برقع اوڑھنا۔

قولہ القانی:۔ قنا قنوا ﴿نصر﴾ (سرخ رنگ والا ہونا) سے اسم فاعل ہے۔

قولہ شفقا:۔ وہ سرخی جو غروب آفتاب کے بعد ظاہر ہوتی ہے یہاں سرخ نقاب سے کنایہ ہے

قولہ سنا:۔ سنا سنوا ﴿نصر﴾ چمکدار ہونا جیسے یکاد سنا برقه یذهب بالابصار۔

قولہ ساقطت:۔ سقط سُقُوطا ﴿نصر﴾ گرنا جیسے وان یَّروا کسفا مّن السَّماء ساقطا۔ إسقاطا ﴿افعال﴾ جیسے فاسقط علینا کسفا مّن السَّماء مُساقطة ﴿مفاعلہ﴾ گرانا۔

قولہ عطر:۔ بمعنی معطر۔ خاتم عطر سے مراد چہرہ ہے عطر عطرا ﴿سمع﴾ خوشبودار ہونا۔

قولہ شعب:۔ پہاڑی راستہ مراد مطلق راستہ اسکی جمع شعاب آتی ہے۔

قولہ اطرق:۔ طُرُوقا ﴿نصر﴾ رات کے وقت آنا جیسے والسَّماء والطَّارق إطراقا ﴿افعال﴾ خاموش ہونا سر جھکانا نظر نیچی رکھنا۔

قولہ کطرفة:۔ آنکھ کی جھپک۔ طرف طرفا ﴿نصر﴾ جھپکانا جیسے قبل ان یَّرتدَّ الیک طرفک۔

قولہ جد:۔ جدَّ جدًّا ﴿ضرب﴾ کوشش کرنا، متحقق ہونا۔

قولہ حلل:۔ یہ حُلَّة کی جمع ہے (ازار، چادر) مراد پوشاک۔

قولہ سود:۔ یہ اسود (کالا) کی جمع ہے۔

قولہ بنان:۔ انگلیوں کے پورے۔ بنَّ بنًّا ﴿ضرب﴾ اقامت کرنا، ٹھہرنا۔

قولہ اقلهما:۔ اقلالا ﴿افعال﴾ کم کرنا مراد اٹھانا۔

قولہ غصن:۔شاخ جمع اغصان اور غصون آتی ہیں۔ غصن غصنا ﴿ضرب﴾ ٹہنی کاٹنا۔

قولہ ضرست:۔ضرسا ﴿ضرب﴾ تضریسا ﴿تفعیل﴾ دانت سے کاٹنا۔

قولہ البلور:۔شیشہ مراد پورے

قولہ استسنی:۔سنی سناء ﴿سمع﴾ بلند ہونا۔ استسناء ﴿افتعال﴾ بلند سمجھنا۔

قولہ استغزروا:۔غزر غزارۃ ﴿کرم﴾ کثیر ہونا۔ استغزارا ﴿استفعال﴾ بہت سمجھنا۔

قولہ دیمتہ:۔وہ بارش جس میں نہ کڑک ہو نہ بجلی ہو مگر ایک دن مسلسل برستی رہے اس کی جمع دیم آتی ہے بعض کے نزدیک وہ بارش جو پانچ دن تک برستی رہے اور عند البعض وہ بارش جو ایک دن یا ایک رات یا اس سے زیادہ مسلسل برستی رہے والاول اصح ۔دام دوما ﴿نصر﴾ ہمیشہ رہنا۔

قولہ اجملوا:۔جمالا ﴿کرم﴾ حسین وجمیل ہونا کما فی الحدیث انّ اللّٰہ جمیلٌ یُحبُّ الجمال ۔تجمیلا ﴿تفعیل﴾ اجمالا ﴿افعال﴾ حسین بنانا۔

قولہ قشرتہ:۔چھلکا۔قشر قشرا ﴿ضرب،نصر﴾ تقشیرا ﴿تفعیل﴾ چھلکا اتارنا۔یہاں قشر لباس سے کنایہ ہے۔

(قَالَ الْمُخْبِرُ بِهٰذِهِ الْحِكَايَةِ) فَلَمَّا رَأَيْتُ تَلَهُّبَ جَذْوَتِهٖ وَتَأَلُّقَ جَلْوَتِهٖ اَمْعَنْتُ النَّظَرَ فِيْ تَوَسُّمِهٖ وَسَرَّحْتُ الطَّرْفَ فِيْ مِيْسَمِهٖ فَاِذَا هُوَ شَيْخُنَا السُّرُوْجِيُّ وَقَدْ اَقْمَرَ لَيْلُهُ الدُّجُوْجِيُّ فَهَنَّأْتُ نَفْسِيْ بِمَوْرِدِهٖ

وَابْتَدَرْتُ اِسْتِلَامَ يَدِهٖ وَقُلْتُ لَهٗ مَا الَّذِیْ اَحَالَ صِفَتَکَ حَتّٰی جَهِلْتُ مَعْرِفَتَکَ وَاَیُّ شَیْئٍ شَیَّبَ لِحْیَتَکَ حَتّٰی اَنْکَرْتُ حِلْیَتَکَ فَاَنْشَأَ یَقُوْلُ

وَقْعُ الشَّوَائِبِ شَیَّبْ ۔۔۔ وَالدَّهْرُ بِالنَّاسِ قُلَّبْ

اِنْ دَانَ یَوْمًا لِشَخْصٍ ۔۔۔ فَفِیْ غَدٍ یَتَغَلَّبْ

فَلَا تَثِقْ بِوَمِیْضٍ ۔۔۔ مِنْ بَرْقِهٖ فَهُوَ خُلَّبْ

وَاصْبِرْ اِذَا هُوَ اَضْرٰی ۔۔۔ بِکَ الْخُطُوْبَ وَاَلَّبْ

فَمَا عَلَی التِّبْرِ عَارٌ ۔۔۔ فِی النَّارِ حِیْنَ یُقَلَّبْ

ثُمَّ نَهَضَ مُفَارِقًا مَوْضِعَهٗ وَمُسْتَصْحِبًا الْقُلُوْبَ مَعَهٗ.

ترجمہ:۔ (فرمایا اس حکایت کو نقل کرنے والے یعنی حارث بن ہمام نے) جب دیکھا میں نے اسکے چنگاری کے بھڑکتے ہوئے شعلے کو اور اس کے چہرے کی چمک کو گہرا کیا میں نے نظر کو اس کے سمجھنے میں۔ اور چھوڑا میں نے آنکھ کو اس کی علامات میں پس وہ ہمارا شیخ ابوزید سروجی تھا اور تحقیق سفید ہو چکی تھی اس کی سیاہ رات۔ پس مبارک باد دی میں نے اپنے آپ کو اس کے آنے کے ساتھ اور جلدی کی میں نے اس کے ہاتھ کے چومنے کے ساتھ اور کہا میں نے اس کو کس چیز نے بدل دیا تیری حالت کو یہاں تک کہ جاہل رہا میں تیرے پہچاننے سے اور کس چیز نے سفید کر دیا ہے تیری داڑھی کو حتی کہ میں اوپرا رہا ہوں تیری شکل پہچاننے سے پس اس نے شعر کہا

مصائب کا واقع ہونا بوڑھا کر دیتا ہے☆ اور زمانہ لوگوں کے ساتھ پھرتا رہتا ہے☆ اگر جھکتا ایک دن کسی شخص کے لئے☆ پس کل میں وہ غالب آجاتا ہے☆ پس نہ اعتماد کیجئے چمک کے ساتھ☆ بجلی سے کیونکہ یہ دھوکہ باز ہے☆ اور صبر کیجئے جب زمانہ چمٹ دے☆ ساتھ مصائب کو اور جمع کر دے☆ پس نہیں ہے سونے پر عار☆ آگ میں جس وقت الٹ پلٹ کیا جاتا ہے☆

پھر کھڑا ہوا اپنی جگہ سے جدا ہونے کیلئے اس حال میں کہ لے جانے والا تھا لوگوں کے

دلوں کو اپنے ساتھ۔

تشریح :قولہ تلھب:۔لھب لھبا ﴿سمع﴾ جیسے سیصلی نارا ذات لھب تلھُبا ﴿تفعل﴾ بھڑکنا تلھیبا ﴿تفعیل﴾ الھابا ﴿افعال﴾ بھڑکانا۔

قولہ جذوتہ:۔اس کی جیم پر تینوں حرکتیں جائز ہیں بمعنی بھڑکتا ہوا انگارہ جیسے وجذوۃ من النار۔جذا جذوا ﴿نصر﴾ سیدھا کھڑا ہونا۔

قولہ تألق:۔الق القا ﴿سمع﴾ تألقا ﴿تفعل﴾ ائتلاقا ﴿افعال﴾ چمکنا۔

قولہ جلوتہ:۔بمعنی روشنی یہاں چہرے سے کنایہ ہے۔

قولہ توسمہ:۔وسما ﴿ضرب﴾ داغ لگانا جیسے سنسمہ علی الخرطوم۔ توسما ﴿تفعل﴾ علامت طلب کرنا ایک لفظ میسم ہے علامت، حسن و جمال اس کی جمع مياسم آتی ہے۔

قولہ الطرف:۔نظر اس کی جمع اطراف آتی ہے۔

قولہ الدجوجی:۔تاریک رات اس کی جمع دیاجیج آتی ہے۔دج دجیجا ﴿ضرب﴾ آہستہ چلنا دجًا ﴿ضرب﴾ لڑکانا۔

قولہ الشوائب:۔یہ شائبۃ کی جمع ہے بمعنی غیب یہاں مراد مصیبت ہے۔ شاب شوبا ﴿نصر﴾ خلط ملط کرنا، ملانا جیسے لشوبا من حمیم گرم پانی ملا کر۔ اشیابا ﴿افعال﴾ اشتیابا ﴿افتعال﴾ ملانا۔

قولہ قلب:۔یہ اسم مبالغہ کا صیغہ ہے بہت پلٹنے والا۔

قولہ تثق:۔وثق وثقا وثوقا ﴿حسب﴾ اعتماد بھروسہ کرنا۔توثیقا ﴿تفعیل﴾ مضبوط کرنا۔

قولہ بومیض:۔چمک۔ومض ومضا ﴿ضرب﴾ چمکنا۔

قولہ برقہ:۔بجلی اسکی جمع بُرُوق آتی ہے۔ برقا ﴿نصر﴾ چمکنا روشن ہونا جیسے فیہ ظُلُمٰتٌ وَّرعدٌ وَّبرق

قولہ خلب:۔یہ اسم مبالغہ ہے بمعنی بہت دھوکہ دینے والا۔

قولہ واصبر:۔صبر صبرًا ﴿ضرب﴾ روکنا صبر کرنا جیسے والصّٰبرین فی البأساء والضّرّاء اگر صلہ علی ہوتو بمعنی بہادری کرنا اور اگر عن ہوتو رک جانا۔ تصبیرا ﴿تفعیل﴾ اِصبارا ﴿افعال﴾ صبر دلانا۔

قولہ اضریٰ:۔ضری ضرًی ﴿سمع﴾ حملہ کرنا۔اِضراء ﴿افعال﴾ بھڑکانا۔

قولہ الخطوب:۔یہ خطب کی جمع ہے بمعنی امر شدید، ہلاکت، مصیبت۔

قولہ الب:۔الب الُبا ﴿نصر، ضرب﴾ تألیبا ﴿تفعیل﴾ جمع کرنا۔

قولہ التبر:۔یہ تبرۃ کی جمع ہے وہ سونا جس پر مہر نہ لگی ہو اور جس پر مہر لگی ہو اسے عین کہا جاتا ہے۔ تبر تبرًا ﴿نصر﴾ ہلاک ہونا۔تبرا تتبیرا ﴿ضرب، تفعیل﴾ ہلاک کرنا جیسے وکُلًا تبَّرنا تتبیرا۔

قولہ عار:اس کی جمع اعیار آتی ہے۔عار عیرا ﴿ضرب﴾ عیب لگانا۔

دوسرا مقامہ ایک نظر میں

اس مقامہ میں فنی حیثیت سے یہی کافی ہے کہ مقامات کے ہیرو ابوزید سروجی نے ابوعبادہ بحتری جیسے نادر روزگار شاعر (جن کے بارے صاحب دیوان حماسہ ابوتمام نے کہا تھا (انت واللہ یا بنی امیر الشعراء غدا بعدی) کا مقابلہ کیا ہے۔

ابوعبادہ نے تو محبوبہ کے دانتوں کی تعریف پر ہی اکتفا کیا تھا وہ بھی تشبیہ الجمع سے نیز حرف تشبیہ بھی کان اختیار کیا جو تشبیہ میں تشکیک پیدا کرتا ہے۔ مگر ابوزید سروجی کے شعر ایک دفعہ پھر پڑھئے تفسی الفداء راق مبسمہ الخ کہ محبوبہ کے منہ کی بھی تعریف کر دی وہ بھی تشبیہ سے نہیں بلکہ استعارہ سے جس سے شعر کی لذت دوچند ہو جاتی ہے مقصد اس سارے تیے پانچے کا یہ ہے کہ طالب علم محنت کر کے بڑے بڑوں سے سبقت لے سکتا ہے۔

المقامة الثالثة الدينارية

اس مقامہ میں دینار کی مدح کے نہایت عمدہ پل باندھے گئے ہیں۔اور مذمت بھی نہایت دلچسپ انداز میں کی گئی ہے جس کی نظیر ادب کی کتابوں میں بمشکل آپ کو ملے گی شاید اسی لیے علامہ حریری نے اپنی عادت سے ہٹ کر اسے دینار کی طرف منسوب کیا ہے۔

ایک دفعہ حارث بن ہمام اپنے چند رفقاء کے درمیان فروکش تھے اور سب اپنا اپنا کلام پیش کررہے تھے ناگاہ ایک پراگندہ حالت بوڑھا وارد ہوا اس نے نازک اور لطیف تشبیہوں سے بھرپور اپنا کلام سنایا تو۔

صحن چمن کو اپنی بہاروں پہ ناز تھا　　وہ آئے تو سب بہاروں پہ چھا گئے

کا سماں بندھ گیا حارث بن ہمام نے تعجب سے دیکھا تو وہی خطیب (ابوزید سروجی) آج ایک شاعر کے لباس میں تھے شاید اب عمر ڈھل جانے کی وجہ سے خطابت چھوڑ کر اس جال کو اپنا چکے ہوں مگر زیادہ ٹھہرے نہیں بلکہ چند نصیحتیں کر کے تمام مجمع اپنا مداح بناتے ہوئے چل دیے۔

ایک دن حارث بن ہمام چند مخلص دوستوں کے ہمراہ بزم طرب سجائے نادر واقعات اور اشعار کا مذاکرہ کر رہے تھے تو اچانک ایک شخص پھٹے پرانے لباس میں ملبوس لنگڑاتا ہوا آیا اور نہایت فصاحت کے ساتھ اپنی سابقہ خوشحالی کی تفصیل بیان کرنے لگا تاکہ اہل مجلس اپنا ہی بھائی بند گمان کرتے ہوئے کرم کا معاملہ کریں تمام اہل مجلس فصیح و بلیغ کلام سے متاثر ہوئے اور مزید بھی کچھ سننا چاہا۔ حارث بن ہمام نے جیب سے ایک دینار نکال کر کہا کہ اسکی منظوم مدح کر دے تو یہ تیرا ہے تو نوارد نے فی البدیہ ایک نظم کہی جس کا خلاصہ یہ ہے

دنیا کی چہل پہل، چمن کی شادابی، رنج و غم کا ہنگامہ، اور ویرانی دشت سب اسی کے دم سے ہے حتی کہ شرک کا ڈر نہ ہوتا تو کہتا سب سے بڑھ کر قادر یہی ہے۔ حارث بن ہمام نے وہ دینار اس کے ہاتھ تھمایا اور دوسرا لکار کر کہنے لگا اس کی مذمت کر دے تو یہ بھی تیرا ہے اسے تو دینار سے کام تھا فوراً تمام برائیوں کا منبع اسی دینار کو قرار دیا حارث بن ہمام تاڑ گیا کہ یہ حضرت ابوزید سروجی ہی ہو سکتے ہیں اور یہ ساری ان کی ملمع سازی ہے اس نے بھی اقرار کر لیا اور عذر لنگ میں حوادث زمانہ کا حوالہ دیا۔

؎ کہ ہر قدم پر نت نئے سانچے میں ڈھل جاتے ہیں میری مثل کے لوگ

رَوَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ نَظَمَنِیْ وَاَخْدَانًا لِیْ نَادٍ لَمْ یَخِبْ فِیْهِ مُنَادٍ وَلَا کَبَاقَدْحُ زَنَادٍ وَلَاذَکَتْ نَارُعِنَادٍ فَبَیْنَا نَحْنُ نَتَجَاذَبُ اَطْرَافَ الْاَنَاشِیْدِ وَنَتَوَارَدُ طَرْفَ الْاَسَانِیْدِ اِذْ وَقَفَ بِنَا شَخْصٌ عَلَیْهِ سَمَلٌ وَفِیْ مَشْیَتِهٖ قَزَلٌ فَقَالَ یَا اَخَائِرَ الذَّخَائِرِ وَبَشَائِرَ الْعَشَائِرِ عِمُوْا صَبَاحًا وَانْعَمُوْا اِصْطِبَاحًا وَانْظُرُوْا اِلٰی مَنْ کَانَ ذَا نَدِیٍّ وَنَدًی وَجِدَةٍ وَجَدًی وَعَقَارٍ وَقُرًی وَمَقَارٍ وَقَرًی.

ترجمہ:۔ روایت کی حارث بن ہمام نے کہا جمع کیا مجھے اور میرے دوستوں کو ایک مجلس نے کہ نہیں خالی لوٹا اس مجلس میں کوئی سائل اور نہیں بے آگ رہی چقماق کی رگڑ، اور نہیں بلند ہوئی حسد اور کینہ کی آگ۔ اسی اثناء میں کہ ہم بحث کررہے تھے مختلف قسم کے اشعار میں اور ہم وارد ہورہے تھے (یعنی غور وفکر کررہے تھے) نادر واقعات میں کہ اچانک کھڑا تھا ہمارے ساتھ ایک شخص کہ اس کے اوپر ایک پھٹا پرانا کمبل تھا اور اس کے چلنے میں لنگڑاپن تھا پس کہا اس نے اے ذخیرہ کرنے والے سخیو! اور اے اپنے خاندان کو خوش خبری دینے والو تمہیں صبح مبارک ہو اور صبح کی شراب غنیمت ہو اور دیکھو اس شخص کی طرف جو ایک دن مجلس والا تھا اور سخاوت والا تھا اور غنی تھا اور عطیہ والا تھا اور زمین والا تھا اور بستیوں والا تھا اور مواضع والا تھا اور مہمان نواز تھا۔

تشریح: قولہ الدینارية:۔ مالک بن دینارؒ سے کسی نے پوچھا کہ دینار کی حقیقت کیا ہے جواب دیا کی وہ دین اور نار ہے یعنی اگر صحیح راستہ میں خرچ ہو تو دین ہے اور اگر غلط صرف کیا جائے تو آگ ہے۔

قولہ اخدانا:۔ جمع ولا مُتَّخِذات اَخْدان یہ خِدْن کی جمع ہے بمعنی دوست۔ خَدِنَ خَدْنًا ﴿سمع﴾ خفیہ دوست ہونا۔ مُخادنة ﴿مفاعلہ﴾ دوست بنانا۔

قولہ لم یخب :۔خیبۃ ﴿ضرب﴾ محروم ہونا، ناکام ہونا جیسے وقد خاب من دسّٰھا تخییبا ﴿تفعیل﴾ اخابۃ ﴿افعال﴾ محروم کرنا۔

قولہ کبا:۔ کبا کبُوا ﴿نصر﴾ بے آگ ہونا مراد بے فائدہ ہونا۔

قولہ زناد:۔یہ زند کی جمع ہے بمعنی چقماق کی اوپر والی لکڑی یا پتھر اور نچلی لکڑی کو زندۃ کہتے ہیں یہاں زناد سے مراد چقماق ہے۔زند زندا ﴿سمع﴾ پیاسا ہونا۔تزنیذا ﴿تفعیل﴾ چقماق سے آگ نکالنا۔

قولہ ذکت:۔ ذکا ذکُوا ﴿نصر﴾ بھڑکنا شعلہ مارنا ذکاء ﴿نصر﴾ سریع الفہم اور ذھین ہونا ذکاۃ ﴿نصر﴾ ذبح کرنا۔

قولہ عناد:۔حسد،بغض،دشمنی۔عند عُنُوْدا ﴿نصر﴾ عندا ﴿ضرب﴾ عندا ﴿سمع﴾ تجاوز کرنا جیسے کُلُّ کُفَّار عنید حق سے باطل کی طرف مائل ہونا۔مُعاندۃ ﴿مفاعلہ﴾ مخالفت کرنا۔

قولہ الاناشید :۔یہ اُنشُوْدۃ کی جمع ہے وہ شعر جو ایک دوسرے کے سامنے پڑھے جائیں مراد مطلق اشعار۔

قولہ طرف:۔یہ طرفۃ کی جمع ہے عجیب چیز۔

قولہ الاسانید:۔یہ اسناد کی جمع ہے مراد وہ اخبار ہیں جو اپنے اہل کی طرف منسوب ہوں

قولہ سمل:۔پرانا کپڑا جمع اسمال ہے۔سمل سُمُوْلا ﴿سمع﴾ سمالۃ ﴿کرم﴾ کپڑے کا پرانا ہونا۔

قولہ قزل :۔قزل قزْلا ﴿ضرب﴾ لنگڑے کی طرح چلنا۔قزل قزلا ﴿سمع﴾ لنگڑا ہونا۔

قولہ اخائر:۔یہ اخیرٌ کی جمع ہے بمعنی بہت اچھی چیز۔ خار خیرة ﴿ضرب﴾ پسند کرنا۔

قولہ الذخائر:۔یہ ذخیرة کی جمع ہے وہ شئ جسے آئندہ کی ضرورت کیلئے محفوظ کیا جائے ذُخرا ﴿فتح﴾ محفوظ کرنا

قولہ بشائر:۔یہ بشارة کی جمع ہے خوش خبری۔

قولہ العشائر:۔یہ عشیرة کی جمع ہے بمعنی قبیلہ۔

قولہ عموا:۔وعم وغما ﴿ضرب،حسب﴾ خوش حال رہنا۔

قولہ انعموا:۔نعم نعُما ﴿نصر،ضرب،سمع﴾ انعاما ﴿افعال﴾ خوش حال ہونا۔اچھا کرنا۔

قولہ اصطباحا:۔﴿افتعال﴾ صبح کے وقت شراب پینا، چراغ جلانا یہاں مراد معنی اول ہے۔

قولہ ندِیَ:۔بمعنی مجلس۔ قولہ ندٰی:۔سخاوت۔

قولہ جِدَة:۔مالداری،تونگری۔ قولہ جدٰی:۔عطیہ۔

قولہ عقار:۔زمین،گھر کا سامان،غیر منقولی جائیداد اس کی جمع عقارات آتی ہے۔ عقر عقرًا ﴿ضرب﴾ زخمی کرنا جیسے فکذّبوہُ فعقروہا.عقر عقارة ﴿سمع،کرم﴾ بانجھ ہونا جیسے وامرأتیُ عاقر۔

قولہ قری:۔جیسے وماکان ربُک لیُھلک القُرٰی۔یہ قریة(بستی) کی جمع ہے جیسے واسئل القریة ۔قری قرُوا ﴿نصر﴾ جمع کرنا۔

قولہ مقار:۔ یہ مقراۃ کی جمع ہے وہ پیالہ یا دیگ جس میں مہمان کیلئے طعام ادا یا جائے۔

قولہ قری:۔قری قُری ؔ ضرب ؔ میزبانی کرنا۔

فَمَازَالَ بِهٖ قُطُوْبُ الْخُطُوْبِ وَحُرُوْبُ الْكُرُوْبِ وَشَرَرُ شَرِّ الْحُسُوْدِ وَانْتِيَابُ النُّوْبِ السُّوْدِ حَتّٰى صَفِرَتِ الرَّاحَةُ وَقَرِعَتِ السَّاحَةُ وَغَارَالْمَنْبَعُ وَنَبَاالْمَرْبَعُ وَاَقْوَى الْمَجْمَعُ وَاقَضَّ الْمَضْجَعُ وَاسْتَحَالَتِ الْحَالُ وَاَعْوَلَ الْعِيَالُ وَخَلَتِ الْمَرابِطُ وَرَحِمَ الْغَابِطُ وَاَوْدَى النَّاطِقُ وَالصَّامِتُ وَرَثٰى لَنَا الْحَاسِدُ وَالشَّامِتُ وَآلَ بِنَا الدَّهْرُ الْمُوْقِعُ وَالْفَقْرُ الْمُدْقِعُ اِلٰى اَنِ احْتَذَيْنَا الْوَحٰى وَاغْتَذَيْنَا الشَّجٰى وَاسْتَبْطَنَّا الْجَوٰى وَطَوَيْنَا الْاَحْشَاءَ عَلَى الطَّوٰى.

ترجمہ:۔ پس ہمیشہ رہی اس کے ساتھ مصائب کی بوچھاڑ اور غموں کے حملے اور حاسدین کے شر کی چنگاریاں اور پے در پے رہے مصائب ہلاک کرنے والے حتی کہ خالی ہوگیا ہاتھ، اور خالی ہوگیا صحن۔ اور خشک ہوگیا پانی کا چشمہ، اور ناموافق ہوگیا مکان، اور ختم ہوگئیں مجلسیں، اور کھردری ہوگئی سونے کی جگہ، اور متغیر ہوگیا اس کا حال، اور چیخ و پکار کرنے لگے بچے، اور خالی ہوگئے اصطبل، اور غبطہ کرنے والے رحم کرنے لگے، اور ہلاک ہوگئے ناطق (جانور) اور صامت (درھم و دینار) اور مرثیہ کہنے لگے ہمارے لئے حاسد اور شامت (جو بری حالت دیکھ کر خوش ہو) اور لوٹا ہمارے ساتھ زمانہ ہلاک کرنے والا اور فقر غبار آلود کرنے والا۔ یہاں تک کہ ہم نے جوتا بنایا ننگے پاؤں کو، اور غذا بنایا ہڈی کو، اور پیٹ میں ڈالا ہم نے سوزش کو، اور لپیٹا ہم نے انتڑیوں کو بھوک پر۔

تشریح: قولہ قطوب:۔قُطُوبًا ؔ ضرب ؔ ترش رو ہونا۔

قولہ حروب:۔ یہ حرب کی جمع ہے (لڑائی)۔ حرب حربا ﴿نصر﴾ لڑائی کرنا۔

قولہ الکروب:۔ یہ کرب (غم ومشقت) کی جمع ہے جیسے فنجّینہ واھلہ من الکرب العظیم۔ کرب کربا ﴿نصر﴾ بے چین ہونا۔

قولہ شرور:۔ یہ شررۃ (چنگاری) کی جمع ہے۔ شرًا ﴿نصر﴾ برائی کی طرف نسبت کرنا ایک لفظ شر بمعنی برائی ہے جیسے اولئک شرٌ مکانا اسکی جمع شرور آتی ہے۔

قولہ الحسود:۔ وہ آدمی جو طبعی طور پر حاسد ہو اس کی جمع حسد آتی ہے۔ حسد حسدا ﴿نصر﴾ حسد کرنا جیسے ومن شر حاسد اذا حسد۔

فائدہ:۔ ایک شئ حسد ہے اور ایک غبطہ: حسد کہ ایک انسان کسی کی نعمت کو دیکھ کر دل میں یہ تمنا کرے کہ یہ نعمت اس سے زائل ہو کر مجھے مل جائے یہ حرام ہے۔ اور غبطہ کہ انسان نعمت کو دیکھ کر دل میں یہ تمنا کرے کہ یہ نعمت تو اس کے پاس ہی رہے اور اس جیسی مجھے بھی مل جائے یہ جائز ہے

قولہ انتیاب:۔ ناب نوبۃ ﴿نصر﴾ انتیابا ﴿انفعال﴾ پے در پے آنا، باری باری آنا۔ انابۃ ﴿افعال﴾ رجوع کرنا جیسے انّ ابراھیم لحلیمٌ اوّاہٌ مُنیب۔

قولہ النوب:۔ یہ جمع ہے نوبۃ کی بمعنی مصیبت اور حادثہ۔

قولہ السود:۔ یہ اسود (کالا) کی جمع ہے۔

قولہ صفرت:۔ صفر صفرا ﴿سمع﴾ خالی ہونا۔ صفیرا ﴿ضرب﴾ سیٹی بجانا۔ صُفرۃ ﴿کرم﴾ زرد ہونا جیسے فتراہ مصفرًا۔

قولہ الراحۃ:۔ ہتھیلی اس کی جمع راحات آتی ہے۔ راح روحا ﴿سمع﴾ فراخ ہونا۔

قولہ قرعت:۔ قرع قرعا ﴿سمع﴾ خالی ہونا۔

قولہ الساحة:۔صحن اس کی جمع ساحات آتی ہے۔

قولہ المنبع:۔نبع نبعا نبوعا ﴿سمع،نصر﴾ نباعا ﴿کرم﴾ چشمہ سے پانی ابلنا۔منبع چشمہ اس کی جمع منابع آتی ہے ایک لفظ ینبوع ہے بمعنی چشمہ اور پانی کا بہت بڑا نالہ جس کی جمع ینابیع آتی ہے جیسے فسلکہ ینابیع فی الارض۔

قولہ نبأ:۔نبوا ﴿نصر﴾ ناموافق ہونا۔

قولہ اقوی:۔قوی قیًا قوایۃ ﴿سمع﴾ خالی ہونا۔ قوۃ ﴿سمع﴾ قوی ہونا جیسے من اشدّ منّا قوّۃ۔اقواء ﴿افعال﴾ خالی ہونا۔

قولہ اقض:۔قضّ قضًّا ﴿سمع﴾ اقضاضا ﴿افعال﴾ کھردرا ہونا۔ انقضاضا ﴿انفعال﴾ ٹوٹنا جیسے یریدُ ان ینقضّ فاقامہ۔سخت ہونا۔

قولہ المضجع:۔لیٹنے کی جگہ۔ضجع ضجعا ﴿فتح﴾ پہلو کے بل لیٹنا۔

قولہ اعول:۔عال عولا ﴿نصر﴾ ظلم کرنا۔اعوالا ﴿افعال﴾ چیخ چلا کر رونا۔

قولہ العیال:۔اولاد۔عال عیلا ﴿ضرب﴾ محتاج کرنا،ہونا،کثیر العیال ہونا۔

قولہ خلت:۔خلا خلوا خلوًّا ﴿نصر﴾ خالی ہونا۔

قولہ المرابط:۔مربط کی جمع ہے اصطبل۔ربط ربطا ﴿نصر،ضرب﴾ باندھنا جیسے لولا ان ربطنا علی قلبہا۔مضبوط کرنا۔

قولہ الغابط:۔غبط غبطۃ ﴿ضرب﴾ کسی کی نعمت دیکھ کر دل میں تمنا کرنا کہ وہ مجھے بھی مل جائے۔

قولہ اودی:۔ودیا دیۃ ﴿ضرب﴾ خون کی چٹی ادا کرنا جیسے فدیۃ مسلّمۃ الی

اهله۔ ایداء ﴿افعال﴾ ھلاک ہونا۔

قوله الناطق:۔نُطقا ﴿ضرب﴾ بولنا یہاں مال ناطق مراد ہے یعنی حیوانات۔

قوله الصامت:۔صمت صمتا ﴿نصر﴾ چپ ہونا کما فی الحدیث من صمت نجا یہاں مراد مال صامت یعنی دراھم ودنانیر ہیں۔

قوله رثی:۔رثوًا ﴿نصر﴾ رحم کرنا۔ رثیا ﴿ضرب﴾ میت پر اسکے محاسن یاد کر کے رونا جسے مرثیہ کہا جاتا ہے۔

قوله الشامت:۔شمت شماتة ﴿سمع﴾ کسی کو مصیبت میں مبتلا دیکھ کر خوش ہونا یعنی کسی کا بدخواہ ہونا جیسے لاتُشمت بی الاعداء۔

قوله الموقع:۔وقعا ﴿فتح﴾ واقع ہونا جیسے واذا وقع القول علیهم۔ وقعا ﴿ضرب﴾ گرنا ایقاعا ﴿افعال﴾ ھلاک کرنا۔

قوله الفقر:۔فقر فقرا ﴿نصر﴾ تفقیرا ﴿تفعیل﴾ کھودنا۔ فقارة ﴿کرم﴾ افتقارا ﴿افتعال﴾ محتاج ہونا۔

قوله المدقع:۔دقع دقعا ﴿سمع﴾ خاک میں ملنا، ذلیل ہونا۔ اذقاعا ﴿افعال﴾ خاک میں ملانا مراد ذلیل کرنا

قوله احتذینا:۔حذا حذوا ﴿نصر﴾ جوتی پہنانا۔ اِحتذاء ﴿افتعال﴾ جوتا بنانا ایک لفظ حذاء ہے جوتا ایک لفظ حذّاء ہے موچی۔

قوله الوجی:۔وجی وجیا ﴿سمع﴾ چلتے ہوئے پاؤں کا گھسنا مراد بغیر جوتے کے چلنا

قوله اغتذینا:۔غذا غذاء ﴿نصر﴾ غذا کھانا۔ اِغتذاء ﴿افتعال﴾ غذا بنانا۔

قوله الشجی:۔شجی شجی ﴿سمع﴾ ہڈی پھنسنے کی وجہ سے حلق کا گھٹنا یہاں غم

اورحزن سے کنایہ ہے۔

قولہ استبطنا:۔بطن بُطُوْنا ﴿نصر﴾ پوشیدہ ہونا جیسے ما ظهر منها وما بطن۔ اِستِبْطانا ﴿استفعال﴾ پیٹ میں ڈالنا۔

قولہ الجوی:۔جوی جوی ﴿سمع﴾ غم وعشق کی وجہ سے جلن کا لاحق ہونا۔

قولہ طوینا :۔طوی طیًا ﴿ضرب﴾ لپیٹنا جیسے یوم نطوی السماء کطی السجل للکتب طوی ﴿سمع﴾ لپٹنا ایک لفظ طوی ہے بمعنی بھوک۔

قولہ الاحشاء:۔یہ حشی کی جمع ہے بمعنی انتڑی۔حشی حشوا ﴿نصر﴾ بھرنا۔

وَاكْتَحَلْنَا السُّهَادَ وَاسْتَوْطَنَا الْوِهَادَ وَاسْتَوْطَأْنَا الْقَتَادَ وَتَنَاسَيْنَا الْأَقْتَادَ وَاسْتَطْبَنَا الْحَيْنَ الْمُجْتَاحَ وَاسْتَبْطَأْنَا الْيَوْمَ الْمُتَاحَ فَهَلْ مِنْ حُرَاسٍ اَوْسَمْحِ مُوَاسٍ فَوَالَّذِیْ اِسْتَخْرَجَنِیْ مِنْ قَيْلَةَ لَمَدُ اَمْسَيْتُ اَخَا عَيْلَةٍ لَا اَمْلِكُ بَيْتَ لَيْلَةٍ (قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ)فَاَوَيْتُ لِمَفَاقِرِهٖ وَلَوَيْتُ اِلٰی اِسْتِنْبَاطِ فِقْرِهٖ فَاَبْرَزْتُ دِيْنَارًا وَقُلْتُ لَهٗ اِخْتِبَارًا اِنْ مَدَحْتَهٗ نَظْمًا فَهُوَ لَكَ حَتْمًا فَانْبَرٰی يُنْشِدُ فِی الْحَالِ مِنْ غَيْرِ اِنْتِحَالٍ .

ترجمہ:۔اور سرمہ بنایا ہم نے بیداری کو،اور وطن بنایا ہم نے گڑھے کو،اور روندا ہم نے کانٹے دار درخت کو،اور بھول گئے ہم کجاووں کو،اور اچھا سمجھا ہم نے موت کو جو جڑ سے اکھیڑنے والی ہو، اور مؤخر سمجھا ہم نے آج تک اپنے مقدر کو۔پس کیا کوئی شریف غم خوار یا سخی مددگار ہے قسم ہے اس ذات کی جس نے نکالا مجھے عربیوں کے قبیلے سے تحقیق رات گزاری میں نے اس حال میں کہ میں بھوک کا بھائی تھا نہیں مالک میں رات کی روزی کا۔(کہا حارث بن حمام نے) پس میں نرم دل ہوا اس کی مختلف قسم کی احتیاجیوں کی وجہ سے اور مائل ہوا میں اسکی مسجع کلام کے سننے کی طرف

پس ظاہر کیا میں نے ایک دینار اور کہا میں نے اسکو امتحان کے طور پر اگر تعریف کرے تو اس کی نظم یعنی شعر کی صورت میں پس یہ تیرے لئے ہے یقینی طور پر پس آگے بڑھا اور شعر کہنے لگا فورا بغیر کسی کی طرف نسبت کرنے کے۔

تشریح:قولہ اکتحلنا:۔کحل کحلا ﴿نصر،فتح﴾ سرمہ لگانا۔ اکتحالا ﴿افتعال﴾ سرمہ بنانا۔

قولہ السھاد:۔بیداری۔ سہد سہدا ﴿سمع﴾ بیدار ہونا۔

قولہ استوطنا:۔وطن وطنا ﴿ضرب﴾ ٹھہرنا۔استیطانا ﴿استفعال﴾ وطن بنانا۔

قولہ الوھاد:۔یہ وھدۃ کی جمع ہے پست زمین۔ توھیدا ﴿تفعیل﴾ بستر بچھانا۔

قولہ استوطأنا: وطیا ﴿سمع﴾ روندنا۔ وطاءۃ ﴿کرم﴾ نرم ہونا استیطاء ﴿استفعال﴾ نرم سمجھنا

قولہ القتاد:۔یہ قتادۃ کی جمع ہے وہ درخت جس کے سوئی کی مانند بڑے بڑے کانٹے ہوں۔قتد قتدا ﴿سمع﴾ خاردار درخت کھانے کی وجہ سے اونٹ کا پیٹ کے درد والا ہونا

قولہ الاقتاد:۔یہ قتد کی جمع ہے بمعنی کجاوہ کی لکڑی یہاں مراد کجاوہ ہے۔

قولہ استطبنا:۔طاب طیبا ﴿ضرب﴾ اچھا ہونا تطییبا ﴿تفعیل﴾ اچھا کرنا استطابۃ ﴿استفعال﴾ اچھا سمجھنا۔

قولہ الحین:۔ھلاکت۔حان حینا وقت کا قریب ہونا ھلاک ہونا۔

قولہ المجتاح:۔جاح جوحا ﴿نصر﴾ ھلاک کرنا۔ اجتیاحا ﴿افتعال﴾ بیخ کنی کرنا۔

قولہ استبطأنا :۔بطأ بطاء ۃ ﴿کرم﴾ إبطاء ﴿افعال﴾ تبطئۃ ﴿تفعیل﴾ دیر کرنا جیسے وانّ مِنکُم لمنْ لَّیُبطِّئنّ ۔استبطاء ﴿استفعال﴾ کسی کو دور سمجھنا یا دیر کرنے والا سمجھنا۔

قولہ المتاح:۔تاح تیحا ﴿ضرب﴾ مقدر ہونا۔توحا ﴿نصر﴾ تیار ہونا۔

قولہ حر:۔حرّ حرًّا حرارۃ ﴿نصر، ضرب﴾ گرم کرنا۔حرارا ﴿سمع﴾ آزاد ہونا حُریّۃ ﴿سمع﴾ اصلی آزاد ہونا جیسے اَلحُرُّ بالحُرّ۔

قولہ قیلۃ :۔عرب کا ایک قبیلہ جو قیلہ بنت ارقم غسّانیہ (ام الاوس و الخزرج) کی طرف منسوب ہے

قولہ امسیت:۔إمساء ﴿افعال﴾ شام کرنا یہاں اَمسیتُ صرتُ کے معنی میں ہے

قولہ عیلۃ:۔عال عیلۃ ﴿ضرب﴾ محتاج ہونا۔

قولہ بیت:۔رات کی خوراک۔ بات بیتا بیتوتۃ ﴿ضرب﴾ رات گزارنا۔

قولہ فاویت:۔اویۃ ﴿ضرب﴾ رحم کرنا اگر صلہ الی ہو تو معنی ہے ٹھکانا لینا جیسے اذ اوی الفتیۃُ إلی الکہف اترنا، پناہ دینا۔إیواء ﴿افعال﴾ کسی کو جگہ دینا جیسے تُؤوِی الیک منْ تشاء۔

قولہ لمفاقرہ:۔یہ خلاف قیاس فقر (تنگدستی) کی جمع ہے جیسا کہ مذاکیر ذکرٌ کی۔

قولہ لویت:۔لوی لیًّا ﴿ضرب﴾ مائل ہونا تلویۃ ﴿تفعیل﴾ مائل کرنا جیسے یلوٗن اَلسنتہُم بالکتب

قولہ استنباط:۔نبط نُبوطا ﴿نصر﴾ نکلنا۔استنباطا ﴿استفعال﴾ لغوی معنی خوب زمین کھود کر پانی نکالنا اصطلاحی معنی اپنے فہم سے معانی کی پوشیدگی ظاہر کرنا۔

قولہ فقرہ:۔یہ فقرۃ کی جمع ہے بمعنی پسندیدہ جملے، بہترین اشعار کے قصیدے۔

قولہ حتما:۔حتم حتما ﴿ضرب﴾ واجب ہونا، یقینی ہونا۔

قولہ فانبری:۔بری بریا ﴿ضرب﴾ چھیلنا تراشنا۔انبراء ﴿انفعال﴾ چھلنا مراد تیار ہونا۔

قولہ انتحال:۔نحل نحولا ﴿فتح، سمع، کرم﴾ کمزور ہونا نحلا ﴿فتح﴾ عطیہ دینا انتحالا ﴿افتعال﴾ کسی دوسرے کا شعر اپنی طرف منسوب کرنا۔مراد جھوٹ بولنا

اَكْرِمْ بِهٖ اَصْفَرَ رَاقَتْ صُفْرَتُهٗ ۔۔۔ جَوَّابُ آفَاقٍ تَرَامَتْ سَفْرَتُهٗ

مَا ثُوْرَةٌ سُمْعَتُهٗ وَشُهْرَتُهٗ ۔۔۔ قَدْ اُزْدِعَتْ سِرُّ الْغِنٰى اَسِرَّتُهٗ

وَقَارَنَتْ نُجْحَ الْمَسَاعِيْ حَظْرَتُهٗ ۔۔۔ وَحُبِّبَتْ اِلَى الْاَنَامِ غُرَّتُهٗ

كَاَنَّمَا مِنَ الْقُلُوْبِ نُقْرَتُهٗ ۔۔۔ بِهٖ يَصُوْلُ مَنْ حَوَتْهُ صُرَّتُهٗ

وَاِنْ نَقَانَتْ اَوْتَوَانَتْ عِتْرَتُهٗ ۔۔۔ يَا حَبَّذَا نُضَارُهٗ وَنَضْرَتُهٗ

وَحَبَّذَا مَغْنَاتُهٗ وَنُصْرَتُهٗ ۔۔۔ كَمْ آمِرٍ بِهٖ اِسْتَبَتْ اِمْرَتُهٗ

وَمُتْرَفٍ لَوْلَا دَامَتْ حَسْرَتُهٗ ۔۔۔ وَجَيْشِ هَمٍّ هَزَمَتْهُ كَرَّتُهٗ

وَبَدْرِتَمٍّ اَنْزَلَتْهُ بَدْرَتُهٗ ۔۔۔ وَمُسْتَشِيْطٍ تَتَلَظّٰى جَمْرَتُهٗ

اَسَرَّ نَجْوَاهُ فَلَانَتْ شِرَّتُهٗ ۔۔۔ وَكَمْ اَسِيْرٍ اَسْلَمَتْهُ اُسْرَتُهٗ

اَنْقَذَهٗ حَتّٰى صَفَتْ مَسَرَّتُهٗ ۔۔۔ وَحَقِّ مَوْلٰى اَبْدَعَتْهُ فِطْرَتُهٗ

لَوْلَا التُّقٰى لَقُلْتُ جَلَّتْ قُدْرَتُهٗ

ترجمہ:۔کیا ہی خوب ہے اس کی زردی بھلی لگتی ہے اس کی زردی ☆ اطراف کے چکر کاٹنے والا ہے لمبے چوڑے ہیں اس کے سفر ☆ منقول ہوتا ہے اس کا ذکر اور اس کی شہرت ☆ تحقیق ودیعت رکھا گیا ہے غنا کا راز اس کی لکیروں میں ☆ اور ملی ہوئی ہے کوشش کرنے والے کی کامیابی

کواسکی حرکت ☆ اورمحبوب کی گئی ہے لوگوں کی طرف اس کی زینت ☆ گویا کہ وہ دلوں کا ٹکڑا ہے ☆ اس کی وجہ سے جھگڑا کرتا ہے وہ شخص کہ جمع کرتی ہے اس کو اسکی تھیلی ☆ اگرچہ ہلاک ہو چکے ہوں یا کمزور ہو چکے ہوں اس کے خاندان ☆ کیا ہی خوب ہے اس کا خالص سونا اور اس کی رونق ☆ اور کتنی اچھی ہے اس کی منفعت اور اس کی نصرت ☆ کتنے حاکم ہیں کہ اس کے ذریعے قائم ہے انکی حکومت ☆ اور کتنے مالدار ہیں کہ اگر نہ ہو یہ دینار ہمیشہ رہیں گی ان کی حسرتیں ☆ اور کتنے غموں کے لشکر ہیں کہ شکست دی ہے انکو اس کے بار بار آنے نے ☆ اور کتنے کامل چاند کے ٹکڑے ہیں کہ نیچے کرتی ہے ان کو دینار کی تھیلی ☆ اور کتنے غصہ والے ہیں کہ بھڑکتی ہے انکی آگ ☆ سرگوشی کرتا ہے ان کے ساتھ یہ دینار پس بجھ جاتی ہے انکی چنگاری ☆ اور کتنے قیدی ہیں کہ چھوڑ رکھا ہے انکو انکے قبیلے نے ☆ چھڑا دیتا ہے یہ دینار اس کو حتی کہ پوری ہو جاتی ہے اس کی خوشی ☆ اور قسم ہے اللہ تعالی کی جس نے نئے سرے سے اس کی پیدائش کی ☆ اگر شرک کا ڈر نہ ہوتا تو میں کہہ دیتا وہ سب سے بڑا قادر مطلق ہے ☆

تشریح: قولہ اکرم بہ:۔ یہ فعل تعجب کا صیغہ ہے بمعنی وہ کس قدر باعزت ہے۔

قولہ جواب:۔ یہ مبالغہ کا صیغہ ہے بمعنی بہت سفر کرنے والا اجاب جوبا ﴿نصر﴾ کاٹنا جیسے وثمود الذین جابوا الصخر بالواد۔

قولہ سفرتہ:۔ سفورا ﴿نصر﴾ روشن ہونا سفر کے ارادہ سے نکلنا جیسے وان کنتم مرضی او علی سفر۔

قولہ سمعتہ:۔ دکھلاوا۔ **فائدہ:۔** سمعۃ اور ریا میں فرق یہ ہے کہ ریا فعال میں ہوتا ہے اور سمعۃ اقوال میں یہاں آوازۂ شہرت مراد ہے۔ قولہ شہرتہ ۔ شہر شہرا ﴿فتح﴾ اشتہارا ﴿افتعال﴾ مشہور کرنا۔

قولہ اسرتہ:۔ یہ سرار کی جمع ہے بمعنی خطوط نقوش۔

قولہ نجح:۔ نجح نجحا نجاحا ﴿فتح﴾ کامیاب کرنا۔

قولہ المساعی: یہ مسعی کی جمع ہے بمعنی کوشش سعیا ﴿فتح﴾ کوشش کرنا جیسے وسعی فی خرابہا

قولہ خطرتہ:۔خطر خطرا ﴿ضرب﴾ حرکت کرنا ٹہلنا۔

قولہ غرتہ:۔غرّ غُرّۃ ﴿فتح﴾ خوبصورت چہرے والا ہونا۔

قولہ تقرتہ:۔سونے کا پگھلا ہوا ٹکرا، خالص سونا۔اسکی جمع تقر نقار آتی ہیں۔

قولہ یصول:۔صال صولا ﴿نصر﴾ حملہ کرنا۔

قولہ حوتہ:۔حوی حیًا ﴿ضرب﴾ احتواء ﴿افتعال﴾ جمع کرنا، شامل ہونا۔

قولہ صرتہ:۔تھیلی جسکی جمع صُرر آتی ہے۔ صرّ صُرًا ﴿نصر﴾ باندھنا۔

قولہ توانت:۔ونی ونیا ﴿ضرب﴾ توانیا ﴿تفاعل﴾ کمزور ہونا۔

قولہ عترتہ :۔اہل وعیال۔ عتر عترا ﴿ضرب﴾ مضبوط ہونا، حرکت کرنا۔ عتیرۃ ﴿ضرب﴾ ذبح کرنا۔

قولہ نضارہ:۔یہ نُضرۃ کی جمع ہے بمعنی تروتازگی، خالص سونا نضر نُضُورا ﴿سمع﴾ نضارۃ ﴿کرم﴾ تروتازہ ہونا، سرسبز وشاداب ہونا جیسے وُجُوہٌ یَّومئذ نَّاضرۃ ۔

قولہ استبت:۔تبّ تبًا ﴿نصر﴾ ہلاک کرنا۔ استتبابا ﴿استفعال﴾ درست ہونا، کامل ہونا۔

قولہ امرتہ:۔حکومت ولایت۔

قولہ مترف: ترفا ﴿سمع﴾ مالدار ہونا جیسے واترفنھم فی الحیوۃ الدنیا

قولہ حسرتہ :۔افسوس اسکی جمع حسرات آتی ہے حسرا حسرۃ ﴿سمع﴾ افسوس کرنا جیسے فتقعد ملوما محسورا.

قولہ کرتہ :۔بمعنی بار بار حملہ کرنا اسکی جمع کرات آتی ہے۔ کرّ کرّورا ﴿فتح﴾ بار بار حملہ کرنا۔

قولہ بدرتہ:۔وہ تھیلی جس میں دس ہزار درھم ہوں جمع بدرات آتی ہے۔

قولہ مستشیط:۔شاط شیطا ﴿ضرب﴾ شعلہ مارنا۔استشاطۃ ﴿استفعال﴾ غصہ والا ہونا۔

قولہ تتلظی:۔لظی لظیا ﴿سمع﴾ تلظّیا ﴿تفعل﴾ بھڑکنا جیسے نارا تلظّی۔

قولہ جمرتہ :۔چنگاری جمع جمر اور جمرات آتی ہیں۔ جمر جمرا ﴿نصر، ضرب﴾ اکٹھا ہونا، چنگاری دینا

قولہ اسیر :۔بمعنی ماسور یعنی قید کیا ہوا جیسے یتیما وّاسیرا اسکی جمع اسارات آتی ہے اسرا ﴿ضرب﴾ قید کرنا۔

قولہ اسلمتہ:۔اسلاما ﴿افعال﴾ فرمانبردار ہونا مراد چھوڑ دینا۔

قولہ اسرتہ:۔خاندان قبیلہ اسکی جمع اسر ہے۔

قولہ صفت:۔صفا صفوا ﴿نصر﴾ صاف ہونا۔

قولہ مسرتہ:۔ بمعنی خوشی جمع مسرات ہے۔

قولہ التقی:۔تقی تقی (ضرب) پرہیز کرنا،ڈرنا۔

ثُمَّ بَسَطَ يَدَهُ بَعْدَ مَا اَنْشَدَ وَقَالَ اَنْجَزَ حُرٌّ مَّا وَعَدَ وَسَحَّ خَالٌ اِذَارَعَدَ فَنَبَذْتُ الدِّيْنَارَ اِلَيْهِ وَقُلْتُ خُذْهُ غَيْرَ مَاسُوْفٍ عَلَيْهِ فَوَضَعَهُ فِيْ فِيْهِ وَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُمَّ فِيْهِ ثُمَّ شَمَّرَ لِلْاِنْثِنَاءِ بَعْدَ تَوْفِيَةِ الثَّنَاءِ فَنَشَأَتْ لِيْ مِنْ فُكَاهَتِهٖ نَشْوَةُ غَرَامٍ سَهَّلَتْ عَلَيَّ اِئْتِنَافَ اِغْتِرَامٍ فَجَرَّدْتُ لَهُ دِيْنَارًا آخَرَ وَقُلْتُ لَهُ هَلْ لَكَ فِيْ اَنْ تَذُمَّهُ ثُمَّ تَضُمَّهُ فَاَنْشَدَ مُرْتَجِلاً وَشَدَا عَجِلًا اَلْاَشْعَارُ

تَبًّا لَهُ مِنْ خَادِعٍ مُمَاذِقٍ ۔۔۔ اَصْفَرَ ذِيْ وَجْهَيْنِ كَالْمُنَافِقِ

يَبْدُوْ بِوَصْفَيْنِ لِعَيْنِ الْوَامِقِ ۔۔۔ زِيْنَةُ مَعْشُوْقٍ وَلَوْنُ عَاشِقِ

وَحُبُّهُ عِنْدَ ذَوِي الْحَقَائِقِ ۔۔۔ يَدْعُوْ اِلٰى اِرْتِكَابِ سُخْطِ الْخَالِقِ

ترجمہ:۔پھر پھیلایا اس نے اپنے ہاتھ کو اس کی تعریف کرنے کے بعد اور کہا پورا کرتا ہے شریف آدمی جو وعدہ کرتا ہے۔اور برستا ہے بادل جس وقت گرجتا ہے۔پس پھینکا میں نے دینار اس کی طرف اور کہا میں نے لے لے اس کو بغیر اس پر افسوس کیے پس رکھا اس کو اسنے اپنے منہ میں اور کہا برکت دے اللہ اس میں پھر ارادہ کیا اس نے لوٹنے کا تعریف پوری کرنے کے بعد پس پیدا ہوئی میرے لیے اس کی فکاہت (خوش طبعی) سے عشق کی مستی،آسان ہوگیا مجھ پر نئے سرے سے چٹی دینا پس ظاہر کیا میں نے اسکے واسطے ایک اور دینار اور کہا میں نے اسکو کیا ہے تیرے لیے کہ تو اس کی مذمت کرے اور پھر تو ملا لے اس کو پہلے کے ساتھ پس وہ شعر پڑھنے لگا جلدی سے اور گانے لگا جلدی سے اشعار☆۔ ہلاکت ہو اس کیلئے کیونکہ یہ دھوکہ باز ہے☆ زرد ہے دو چہروں والا ہے مثل منافق کے☆ ظاہر ہوتا ہے دو وصفوں کے ساتھ دیکھنے والے کی آنکھ کیلئے ☆ معشوق کی زینت اور عاشق کے رنگ کے ساتھ☆ اور اس کی محبت حقائق والوں کے ہاں☆ بلاتی ہے

اللہ تعالی کے غضب کے ارتکاب کی طرف ☆

تشریح: قولہ انجز:۔ نجز نجزا ﴿نصر﴾ انجازا ﴿افعال﴾ پورا کرنا۔

قولہ سح:۔ سحًا ﴿نصر﴾ بہنا

قولہ خال:۔ وہ بادل جسکے متعلق برسنے کا گمان ہو لیکن نہ برسے۔ خال خیلا ﴿سمع﴾ خیال کرنا۔

قولہ رعد:۔ رغدا ﴿نصر﴾ گرجنا جیسے ورغدٌ وَبرق۔

قولہ ماسوف:۔ اسف اسفا ﴿سمع﴾ تأسیفا ﴿تفعیل﴾ افسوس کرنا۔

قولہ فیہ:۔ بمعنی فم اسکی جمع افواہ آتی ہے۔ فاہ فوہا ﴿فتح﴾ بولنا۔

قولہ بارك:۔ برك بركا ﴿نصر﴾ بیٹھنا۔ مُبارکة ﴿مفاعلہ﴾ برکت کی دعا کرنا، برکت ڈالنا۔

قولہ شمر:۔ شمر شمرا ﴿نصر﴾ تیز چلنا۔ تشمیرا ﴿تفعیل﴾ سمیٹنا مراد تیار ہونا

قولہ نشوة:۔ نشی نشوا ﴿سمع﴾ تنشیة ﴿تفعیل﴾ نشہ والا ہونا مست ہونا

قولہ غرام:۔ عشق ومحبت۔ غرم غرما ﴿سمع﴾ قرضہ ادا کرنا۔ اغترامًا ﴿افتعال﴾ اپنے اوپر تاوان لازم کرنا

قولہ ائتناف:۔ انف انفا ﴿سمع﴾ ناک چڑھانا۔ ائتنافا ﴿افتعال﴾ ازسرنو کام کرنا۔

قولہ شدا:۔ شدا شذوا ﴿نصر﴾ طرز لگانا۔

قولہ مماذق:۔ مذق مذقا ﴿نصر﴾ ملانا۔ مُماذقة ﴿مفاعلہ﴾ کھوٹ کرنا

یعنی دوستی میں خالص نہ ہونا۔

قولہ الوامق:۔ومق ومقا ﴿ضرب﴾محبت کرنا۔

قولہ معشوق :۔ عشقا ﴿سمع﴾ انتہائی محبت کرنا،عشق کرنا۔ مغشوق بمعنی محبوب۔عاشق بمعنی محب اسکی جمع عشاق آتی ہے۔

قولہ ذوی الحقائق:۔اس سے مراد انبیاء وصلحا ہیں۔

قولہ سخط:۔ناراضگی۔ سخط سخطا ﴿سمع﴾ناراض ہونا جیسے اذا هُمْ يسْخطُون۔

لَوْلَاهُ لَمْ تُقْطَعْ يَمِيْنُ سَارِقٍ ... وَلَابَدَتْ مَظْلَمَةٌ مِنْ فَاسِقٍ

وَلَا اشْمَأَزَّ بَاخِلٌ مِنْ طَارِقٍ ... وَلَاشَكَا الْمَمْطُوْلُ مَطْلَ الْعَائِقِ

وَلَا اسْتُعِيْذَ مِنْ حَسُوْدٍ رَاشِقٍ ... وَشَرُّ مَا فِيْهِ مِنَ الْخَلَائِقِ

اَنْ لَّيْسَ يُغْنِيْ عَنْكَ فِي الْمَضَائِقِ ... اِلَّا اِذَا فَرَّ فِرَارَ الْاٰبِقِ

وَاهًا لِمَنْ يَقْذِفُهُ مِنْ حَالِقٍ ... وَمَنْ اِذَا نَاجَاهُ نَجْوَى الْوَامِقِ

قَالَ لَهُ قَوْلَ الْمُحِقِّ الصَّادِقِ ... لَا اَرَى فِيْ وَصْلِكَ لِيْ فَفَارِقِ

فَقُلْتُ لَهُ مَا اَعْزَرَ وَبْلَكَ فَقَالَ وَالشَّرْطُ اَمْلَكُ فَنَفَحْتُهُ بِالدِّيْنَارِ الثَّانِيْ وَقُلْتُ لَهُ عَوِّذْهُمَ بِالْمَثَانِيْ فَاَلْقَاهُ فِيْ فَمِهِ وَقَرَنَهُ بِتَوْأَمِهِ وَانْكَفَأَ يَحْمَدُ مَغْدَاهُ وَيَمْدَحُ النَّادِيْ وَنَدَاهُ

ترجمہ:۔اور اگر نہ ہوتا وہ تو نہ کاٹا جاتا چور کا دایاں ہاتھ ☆ اور نہ ظاہر ہوتا گناہ کسی فاسق سے ☆ اور نہ تنگ نظری کرتا کوئی بخیل رات کو آنے والے مہمان سے ☆ اور نہ شکایت کرتا قرض خواہ مقروض کے ٹال مٹول کی اور نہ پناہ مانگی جاتی حسد کرنے والے کے صدمے سے ☆ اور عادات میں سے سب سے زیادہ بری عادت اس میں ☆ یہ ہے کہ نہیں نفع دیتا تجھ کو تنگی کے وقت ☆ مگر

جب بھاگے بھاگنے والے غلام کی طرح ☆ شاباش ہے اس شخص کیلئے جو پھینکے اس کو اپنے اوپر سے ☆ اور اس شخص کیلئے کہ جب سرگوشی کرے اس کے ساتھ مثل مخلص دوست کی سرگوشی کے ☆ کہدے وہ اس کو حق اور سچی بات ☆ کہ نہیں دیکھتا میں تیرے ملنے میں اپنے لیے کوئی فائدہ پس بھاگ جا (جادورہٹ) ☆

پس کہا میں نے کیا خوب ہے تیرے علم کی بارش پس کہا اس نے اور شرط زیادہ حق دار ہے پس پھینکا میں نے اس کی طرف دوسرا دینار اور کہا میں نے اسکو کہ تعویذ بنا ان دونوں کا فاتحہ کے ساتھ پس ڈالا اس نے اسکو اپنے منہ میں اور ملا لیا اسکو اس دینار کے ساتھ اکٹھے (یعنی دونوں کو ملا لیا مثل جڑواں بچوں کے) اور لوٹا اس حال میں کہ تعریف کر رہا تھا اپنے صبح کے آنے کی اور تعریف کر رہا تھا مجلس والوں کی اور انکے عطیوں کی۔

تشریح: قولہ مظلمة: ۔بمعنی ظلم۔ اسکی جمع مظالم ہے۔

قولہ فاسق: ۔فسق فسقا فسوقا ۔ضرب، نصر، کرم ۔حق واصلاح کے طریقہ سے تجاوز کرنا، بدکار ہونا جیسے فسق عن امر ربه۔

قولہ اشماز: ۔شمز شمزا ۔نصر ۔نفرت کرنا۔ تشمزا ۔تفعل ۔سکڑنا۔ اشمیزازا ۔افعیلال ۔منقبض ہونا جیسے إشمأزت قلوب الذين لايؤمنون بالاخرة ۔

قولہ باخل: ۔بخیل جمع بخال آتی ہے۔ بخلا بخلا ۔سمع ۔بخل کرنا جیسے الذين يبخلون ويأمرون الناس بالبخل۔

قولہ الممطول: ۔مطل مطلا امتطالا ۔نصر، افتعال ۔دل مٹول کرنا۔

قولہ العائق: ۔عاق عوقا ۔نصر ۔تعویقا ۔تفعیل ۔اعاقة ۔افعال ۔روکنا جیسے قد يعلم الله المعوقين منكم۔

قولہ راشق:۔رشق رشقا ﴿نصر﴾ تیر پھینکنا نظر بد لگانا طعنہ دینا۔

قولہ الخلائق:۔یہ خلیقۃ کی جمع ہے بمعنی فطرت، عادت۔

قولہ المضائق:۔یہ مضیق کی جمع ہے تنگ جگہ۔ضیقا ﴿ضرب﴾ جیسے وضاقت علیہم الارض بما رحبت ۔تضیقا ﴿تفعل﴾ تنگ ہونا۔اضاقۃ ﴿افعال﴾ تضییقا ﴿تفعیل﴾ تنگ کرنا جیسے لتضیقوا علیہن۔

قولہ الأبق:۔ابق ابقا ﴿ضرب﴾ غلام کا بھاگنا آبق بھاگا ہوا غلام اس کی جمع اُبّاقٌ ابق آتی ہیں۔

قولہ واھا:۔اسم جامد ہے بوقت تعجب بولا جاتا ہے۔

قولہ حالق:۔حلقا ﴿ضرب﴾ مونڈنا جیسے ولا تحلقوا رؤوسکم حالق ایسے پہاڑ کو بھی کہا جاتا ہے جس پر کوئی سبزہ نہ ہو یہاں یہی مراد ہے۔

قولہ مااغزر:۔ما اکثر فعل تعجب کے معنی میں ہے۔غزُر غزارۃ ﴿کرم﴾ کثیر ہونا

قولہ وبلک:۔تیز بارش۔وبل وبلا ﴿ضرب﴾ لگاتار بارش جیسے اصابہا وابلٌ

قولہ الشرط: شرُطا ﴿نصر﴾ لازم کرنا۔ایک لفظ شرط ہے بمعنی علامت۔جمع اشراط ہے جیسے فقد جاء اشراطُہا۔

قولہ املک :۔زیادہ حق دار۔والشرطُ املکُ یہ ایک مثل ہے جسکا قائل اول افعی جرھمی ہے یہ عرب کا ایک دانشور آدمی تھا اس نے یہ جملہ اس وقت کہا جب دو شخص اس کے سامنے فیصلہ کیلئے آئے ان میں سے ایک نے اپنے اوپر شرط لازم کی تھی لیکن پورا کرنے سے گریز کر رہا تھا۔

قولہ فتفحتہ:۔نفحا ﴿فتح﴾ خوشبو پھیلنا اگر صلہ بابو تو بمعنی دینا۔مُنافحۃ

﴿مفاعله﴾ جھگڑا کرنا

قولہ بالمثانی:۔ یہ مثنٰی کی جمع ہے بمعنی دہرایا ہوا اور مثانی سورۃ فاتحہ کا لقب ہے جیسے وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِيْ کیونکہ اس کی سات آیات ہیں اور ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہیں۔

قولہ فالقاہ:۔ لقاء ﴿سمع﴾ ملنا جیسے لَا يَرْجُوْنَ لِقَائَنَا۔ اُلقاء ﴿افعال﴾ ڈالنا جیسے اِذَا اُلْقُوْا فِيْهَا۔

قولہ قرنہ:۔ قرنًا ﴿ضرب﴾ ملانا۔

قولہ انکفأ:۔ کفأ کفاء ﴿فتح﴾ انکفاء ﴿انفعال﴾ پھرنا، واپس ہونا۔ اکفاء ﴿افعال﴾ جھکا دینا۔ مُکافئۃ ﴿مفاعله﴾ تکافئنا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے کو بدلہ دینا

قولہ مغداہ:۔ صبح کے وقت جانے کی جگہ یہاں صرف صبح مراد ہے

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ فَنَاجَانِيْ قَلْبِيْ بِاَنَّهٗ اَبُوْزَيْدٍ وَاَنَّ تَعَارُجَهٗ لَكَيْدٌ فَاسْتَعَدْتُّهٗ وَقُلْتُ لَهٗ قَدْ عَرَفْتُ بِوَشْيِكَ فَاسْتَقِمْ فِيْ مَشْيِكَ فَقَالَ اِنْ كُنْتَ اِبْنَ هَمَّامٍ فَحُيِّيْتَ بِاِكْرَامٍ وَحُيِّيْتَ بَيْنَ كِرَامٍ فَقُلْتُ اَنَاالْحَارِثُ فَكَيْفَ حَالُكَ وَالْحَوَادِثُ .فَقَالَ اَتَقَلَّبُ فِي الْحَالَيْنِ بُؤْسٍ وَرَخَاءٍ وَانْقَلِبُ مَعَ الرِّيْحَيْنِ زَعْزَعٍ وَرُخَاءٍ فَقُلْتُ كَيْفَ اِدَّعَيْتَ الْقَزَلَ وَمَا مِثْلُكَ مَنْ هَزَلَ فَاسْتَسَرَّ بِشْرُهٗ اَلَّذِيْ كَانَ تَجَلّٰى ثُمَّ اَنْشَدَ حِيْنَ وَلّٰى .

تَعَارُجُكَ لَارَغْبَةً فِي الْعَرَجِ ۔۔۔ وَلٰكِنْ لِاَقْرَعَ بَابَ الْفَرَجِ

وَاُلْقِيَ حَبْلِيْ عَلٰى غَارِبِيْ ۔۔۔ وَاَسْلُكُ مَسْلَكَ مَنْ قَدْ مَرَجْ

فَاِنْ لَامَنِيْ الْقَوْمُ قُلْتُ اعْذِرُوْا ۔۔۔ فَلَيْسَ عَلَى اَعْرَجٍ مِنْ حَرَجْ

ترجمہ:۔ کہا حارث بن ہمام نے پس سرگوشی کی میرے دل نے کہ وہ ابوزید سروجی ہے اور تحقیق اس کا لنگڑا پن اس کا دھوکہ ہے پس واپس بلایا میں نے اس کو اور کہا میں نے اسکو تحقیق پہچان چکا ہوں میں آپ کی عمدہ کلام کی وجہ سے پس صحیح کر اپنی چال کو۔ کہا اس نے اگر تو حارث بن ہمام ہے پس زندہ رکھا جائے تو اعزاز واکرام کے ساتھ اور زندہ رہے تو معزز لوگوں کے درمیان میں نے کہا میں حارث بن ہمام ہوں پس کیا حال ہے تیرا اور حوادثات کا پس کہا اس نے میں پھرتا ہوں دو حالتوں میں یعنی تنگی اور وسعت میں اور پھرتا ہوں میں دو ہواؤں یعنی تیز وتند اور نرم ہوا کے ساتھ پس کہا میں نے اس کو کیسے زبردستی بلایا تو نے لنگڑے پن کو اور نہیں کوئی تیری مثل مذاق کرنے والا پس پوشیدہ ہوگئی اس کی خوشی جو ظاہر تھی اور کہا جب پھرا

ے میں نے لنگڑا پن اختیار کیا ہے نہیں ہے رغبت لنگڑے پن میں ☆ اور لیکن کھٹکھٹاتا ہوں میں وسعت کے دروازے کو ☆ اور ڈالا ہے میں نے اپنی رسی کو اپنی گردن پر ☆ اور چلتا ہوں میں ایسے راستے پر شتر بے مہار کی طرح ☆ پس اگر ملامت کرے مجھے قوم تو کہتا ہوں میں معذور سمجھ مجھے پس نہیں ہے لنگڑے پر کوئی حرج ☆

تشریح: قولہ تعارجہ:۔ عُرُوْجًا ﴿نصر، ضرب﴾ چڑھنا جیسے تعْرُجُ الْملٰئکۃُ والرُّوْحُ الیہ ۔ عرجا ﴿سمع، فتح﴾ لنگڑا ہونا۔ تعریجا ﴿تفعیل﴾ اعراجا ﴿افعال﴾ لنگڑا بنانا تعارُجا ﴿تفاعل﴾ تکلف لنگڑا بننا

قولہ بوشیک:۔ وشی وشْیا ﴿ضرب﴾ توشیۃ ﴿تفعیل﴾ مزین کرنا یہاں حسن کلام مراد ہے۔

قولہ فحییت:۔ حیی حیوۃ ﴿سمع﴾ زندہ رہنا۔ احیاء ﴿افعال﴾ زندہ کرنا جیسے یُحیی الارض بعد موتہا۔ تحیۃ ﴿تفعیل﴾ دراز کرنا، سلام کرنا، باقی رکھنا۔

قولہ بؤس:۔ بَؤُس بَئْسا ﴿کرم﴾ بہادر ہونا۔ بُؤْسا ﴿سمع﴾ سخت محتاج ہونا

بنس فعل ماضی جامد جو بنس سے بنا ہے اور مذمت کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ ابناسا ﴿افعال﴾ مصیبتوں میں مبتلا کرنا۔ ابتناسا ﴿افتعال﴾ غمگین کرنا جیسے فلا تبتئس

قولہ رخاء:۔ یہ نصر ،فتح ،سمع ،کرم کا مصدر ہے بمعنی نرم ہونا جیسے تخرئ بامرہ رُخاء .ارخاء ﴿افعال﴾ نرمی کرنا۔

قولہ زعزع :۔سخت آندھی۔ زعزعۃ ﴿فعللہ﴾ سخت حرکت دینا۔تزعزعا ﴿تفعلل﴾ ہلنا۔

قولہ رخاء:۔نرم ہوا۔

قولہ مرج :۔مرج مرجا ﴿سمع﴾ خراب ہونا ،فاسد ہونا جیسے فہم فی امر مَرِیج .مرج مرجا ﴿نصر﴾ خلط ملط کرنا۔ امراجا ﴿افعال﴾ ملانا۔

تیسرا مقامہ ایک نظر میں

ایک بادشاہ کے سامنے بینگن رکھے گئے بادشاہ کو بڑے پسند آئے اور کہا کہ کیا عمدہ سبزی ہے پاس بیٹھے ایک مصاحب نے بھی طرح لگائی کہ اس سے بہترین کوئی سبزی ہی نہیں بادشاہ نے مطبخ میں بینگن ہی پکنے کا حکم کر دیا ایک ہفتہ کے متواتر استعمال سے بادشاہ کی طبیعت اکتائی تو وہی مصاحب کہنے لگا اس جیسی بدترین کوئی سبزی ہی نہیں پھر کہنے لگا جی میں بینگن کا نوکر نہیں ہوں بلکہ بادشاہ سلامت کا ہوں۔

زیر نظر بظاہر تو یہ مقامہ بھی اسی طرح کا لطیفہ ہی لگتا ہے کہ پہلے دینار مدح کے عوض ملنے کی امید تھی تو زمین و آسمان کے قلابے ملا دیئے پھر مذمت کے بدلے ملنا تھا تو فی الفور دینار کو فلک سے فرش پر پٹخ مارا لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ مصنف دولت و دنیا کی حقیقت طلباء کے سامنے واشگاف کرنا چاہتے ہیں اس لئے یہ طریقہ اختیار کیا تا کہ مکمل طور پر دولت کی حقیقت طلباء کے دلوں جاگزین ہو جائے۔

نیز یہ بھی بتلانا مقصود ہے کہ کسی چیز کے بارے تحقیق مطلوب ہو تو ہر پہلو سے غور کرنا چاہیے پھر مدح و مذمت کی دونوں نظمیں تو ادبیات میں اعلیٰ مقام کی حامل ہیں ہی علاوہ ازیں حارث بن ہمام کا کلام فوضعه فی فیه بارک اللهم فیه مماثل و متشابہ کی اور ثم شمر للانشاء بعد توفية الثناء متجانسین ناقص کی کیا عمدہ مثالیں ہیں۔

المقامة الرابعة الدمياطية

یہ مقامہ ایک قدیم شہر دمیاط کی طرف منسوب ہے جو مصر سے ۳۰ فرسخ دور دریائے شور کے کنارے واقع ہے اور وہیں دریائے نیل بھی ختم ہو جاتا ہے ۲۳۸ھ میں متوکل باللہ کے زمانے رومیوں نے اس شہر پر حملہ کر کے اہل شہر کا قتل عام کیا تھا اہل علاقہ کی پرزور درخواست پر خلیفہ نے وہاں ایک مظبوط قلعہ تعمیر کیا ۶۱۴ھ میں انگریز نے اس پر قبضہ کر لیا لیکن جلد ہی ۶۱۸ھ میں مسلمانوں نے اس پر قبضہ کر لیا۔

قحط سالی کے ایام میں حارث بن ہمام کو دمیاط شہر کا سفر درپیش ہوا اتفاقاً ان دنوں حارث بن ہمام اقتصادی لحاظ سے خوشحال ہونے کی وجہ سے عامۃ الناس کے منظور نظر اور بھائی چارہ کے محور تھے چنانچہ اس سفر میں بہت سے ساتھی ان کے ہم رکاب ہو گئے یہ سفر کہیں ٹھہرے بغیر نہایت سرعت سے جاری تھا۔

ایک دفعہ رات کی تاریکی کی وجہ سے ایک جگہ قافلہ فروکش ہوا رات کو دو شخصوں کی سرگوشی میر کارواں (حارث بن ہمام) کے کان میں کھٹکی اس نے گفتگو عمدہ ہونے کی وجہ سے ساری سرگوشیاں سنیں ایک ان میں سے نہایت ہی فصیح پیرائے میں اپنا دستور زندگی بیان کر رہا تھا جس کا لب لباب یہ تھا کہ میں برائی کا بدلہ بھی نیکی سے دیتا ہوں۔ دوسرا اس سے بھی بیغ انداز میں کہہ رہا تھا بھئی میں نے تو خسارے کا سودا کبھی نہیں کیا بلکہ ہر شخص کو اس کے کیے کا بدلہ دیتا ہوں

ساری گفتگو سننے کے بعد دیکھا تو اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی جس طرح قحط سالی کے باوجود چند خوشحالوں میں سے ایک تھے اسی طرح ادبیات کے قحط الرجال کے بھی وہ فرد فرید ابوزید سروجی اور ان کے صاحبزادے ہیں چنانچہ دوسرے ہمسفروں سے بھی اپنے مرشد و شیخ کا تعارف کرایا انہوں نے قدردانی کرتے ہوئی حسن فصاحت سے مالا مال پر عطیات کی بارش برسادی شیخ سروجی کا جب مقصد پورا ہو گیا اور کپڑے بدلنے کا بہانا بنا کر حسب عادت

یامن غدا لی ساعدا	ومساعدا دون البشر
ولکننی مذلم ازل	ممن اذا طعم انتشر

کہتے ہوئے قافلہ سے جدا ہوئے۔

اَخْبَرَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ ظَعَنْتُ اِلٰى دِمْيَاطَ عَامَ هَيَاطٍ وَمِيَاطٍ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ مَرْمُوْقُ الرَّخَاءِ مَوْمُوْقُ الْاِخَاءِ اَسْحَبُ مَطَارِفَ الثَّرَاءِ وَاَجْتَلِى مَعَارِفَ السَّرَّاءِ فَرَافَقْتُ صَحْبًا قَدْ شَقُّوْا عَصَا الشِّقَاقِ وَارْتَضَعُوْا اَفَاوِيْقَ الْوِفَاقِ حَتّٰى لَاحُوْا كَاَسْنَانِ الْمِشْطِ فِى الْاِسْتِوَاءِ وَكَالنَّفْسِ الْوَاحِدَةِ فِى الْتِئَامِ الْاَهْوَاءِ وَكُنَّا مَعَ ذَالِكَ نُسِيْرُ النَّجَاءَ وَلَانَرْحَلُ اِلَّا كُلَّ هَوْجَاءَ

وَاِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا اَوْ وَرَدْنَا مَنْهَلًا اِخْتَلَسْنَا اللُّبْثَ وَلَمْ نُطِلِ الْمُكْثَ فَعَنَّ لَنَا اَعْمَالُ الرِّكَابِ فِىْ لَيْلَةٍ فَتِيَّةِ الشَّبَابِ غُدَا فِيَّةِ الْاِهَابِ فَاَسْرَيْنَا اِلٰى اَنْ نَّضَا اللَّيْلُ شَبَابَهٗ وَسَلَتِ الصُّبْحُ خِضَابَهٗ فَحِيْنَ مَلَلْنَا السُّرٰى وَمِلْنَا اِلَى الْكَرٰى صَادَفْنَا اَرْضًا مُخَضَّلَةَ الرُّبَا مُعْتَلَّةَ الصَّبَا.

ترجمہ:۔ خبر دی حارث بن ہمام نے کہا کوچ کیا میں نے دمیاط شہر کی طرف چیخ وپکار اور تنگی والے سال میں اور میں ان دنوں میں دوستوں کا منظور نظر تھا اور بھائی چارے کیلئے پسند کیا جاتا تھا میں تان چکا تھا مالداری کی چادر اور دیکھتا تھا میں خوشی کے چہروں کو، پس سفر کیا میں نے ایسے ساتھیوں کے ساتھ کہ جنہوں نے پھاڑ دیا تھا اختلاف کے ڈنڈے کو اور دودھ پیا تھا اتفاق کے تھنوں سے حتی کہ ظاہر ہوئے وہ مثل کنگھی کے دندانوں کے برابری میں اور مثل ایک نفس کے خواہشوں کے جمع ہونے میں۔ اور ہم اسی حالت میں جلدی جلدی سفر کر رہے تھے اور نہیں سوار ہوتے تھے ہم مگر ہر تیز رو اونٹنی پر۔

اور جب اترتے ہم کسی جگہ پر یا وارد ہوتے ہم کسی تالاب میں تو اچک لیتے ہم ٹھہرنے کو اور نہ زیادہ دیر ٹھہرتے، پس پیش آیا ہمارے لیے سواریوں کو کام میں اناسخت سیاہ رات میں مثل کالے کوے کے چمڑے کے پس چلتے رہے ہم یہاں تک کہ اتار لیا رات نے اپنی جوانی کو اور دور کر دیا صبح نے اس کے خضاب کو پس اس وقت اکتا گئے تھے ہم چلنے سے اور رغبت کی ہم نے

سونے کی طرف پایا ہم نے ایسی زمین کو جو سرسبز ہونے والی تھی اور نرم ہوا والی تھی۔

تشریح:۔قولہ ظعنت:۔ظعنا ﴿فتح﴾ کوچ کرنا، سفر کرنا جیسے یوم ظعنکم ویوم إقامتکم۔اور اگر صلہ علی ہو تو بمعنی داخل ہونا اور من ہو تو نکلنا۔اظعانا ﴿افعال﴾ کوچ کرانا۔

قولہ عام:۔سال اس کی جمع اعوام آتی ہے۔عام عوما ﴿نصر﴾ تیرنا۔

قولہ هیاط:۔هاط هیطا ﴿ضرب﴾ مُهایطة هیاطا ﴿مفاعلہ﴾ شور مچانا۔

قولہ میاط:۔ماط میطا ﴿ضرب﴾ اماطة ﴿افعال﴾ مُمایطة میاطا ﴿مفاعلہ﴾ جدا کرنا جھڑکنا۔هیاط اور میاط یہ سختی اور قحط سالی سے کنایہ ہیں۔

قولہ مرموق:۔رمق رمقا ﴿نصر﴾ ترمیقا ﴿تفعیل﴾ دیر تک دیکھنا۔

قولہ الاخاء:۔اخی إخاء ﴿مفاعلہ﴾ بھائی چارگی کرنا۔

قولہ اسحب:۔سحب سحبا ﴿فتح﴾ کھینچنا۔

قولہ مطارف:۔مطرف کی جمع ہے بمعنی منقش چادر۔طرف طرافة ﴿کرم﴾ عجیب اور نیا ہونا۔

قولہ الثراء:۔ثری ثراء ﴿نصر، سمع﴾ بہت مالدار ہونا۔

قولہ صحبا:۔یہ صاحب کی جمع ہے بمعنی ساتھی مالک، وزیر گورنر جیسے اذ یقول لصاحبہ۔

قولہ الاستواء:۔سوی سوی ﴿سمع﴾ مستقیم ہونا۔

قولہ شقوا:۔شق شقا ﴿نصر﴾ چیرنا، جدا کرنا جیسے ثم شققنا الارض شقا۔

شَاق مُشَاقَّۃً وَشِقَاقًا ﴿مفاعلہ﴾ دشمنی کرنا۔

قولہ عصا: ۔لاٹھی جیسے قال ھی عصای ۔جمع عصی آتی ہے۔ عصا عصوًا ﴿نصر﴾ لاٹھی مارنا۔عصی عصا ﴿سمع﴾ لاٹھی لینا۔عضیانا ﴿ضرب﴾ نافرمانی کرنا۔

قولہ ارتضعوا: ۔رضع رضعا ﴿سمع،فتح﴾ ارتضاعا ﴿افتعال﴾ دودھ پینا۔ ارضاعا ﴿افعال﴾ دودھ پلانا جیسے والوالدات یُرضِعْن اولادھُنَّ حولَیْنِ کاملَیْنِ۔

قولہ افاویق: ۔یہ فیقۃ کی جمع ہے بمعنی وہ دودھ جو دو دوھنیوں کے درمیان تھنوں میں جمع ہوجائے ۔فاق فیقا ﴿ضرب﴾ مرنا۔ افاوِیق سے مراد مطلق دودھ ہے

قولہ کاسنان: ۔یہ سن کی جمع ہے بمعنی دانت جیسے السِّنَّ بالسِّنِّ ۔سنَّ سنًّا ﴿نصر﴾ تیز کرنا۔

قولہ المشط: ۔کنگھی جمع امشاط ہے۔ مشط مشطا ﴿نصر،ضرب﴾ تمشیطا ﴿تفعیل﴾ کنگھی کرنا۔

قولہ التنام: ۔لئم لئما ﴿فتح﴾ تلئیما ﴿تفعیل﴾ الئاما ﴿افعال﴾ جمع کرنا التئاما ﴿افتعال﴾ جمع ہونا

قولہ النجاء: ۔نجا نجوا ﴿نصر﴾ سرگوشی کرنا۔نجاۃ ﴿نصر﴾ نجات پانا جیسے محاورہ ہے نجا فلانٌ من فلان ۔ نجاء ﴿نصر﴾ تیز چل کر آگے بڑھنا۔انجاء ﴿افعال﴾ جیسے فانجینا الذین آمنوا۔ تنجیۃ ﴿تفعیل﴾ نجات دینا جیسے نجّیناھم بسحر۔

قولہ هوجاء:۔تیز رفتار اونٹنی۔ هوج هوجا﴿سمع﴾ بیوقوف جلد باز ہونا۔

قولہ منهلا :۔وہ گھاٹ جس سے پہلی دفعہ پانی پیا جائے اس کی جمع مناهل آتی ہے۔ نهل نهلا ﴿سمع﴾ پہلی مرتبہ پینا، پیاسا ہونا۔قولہ اختلسنا :۔خلس خلسا ﴿ضرب﴾ اختلاسا ﴿افتعال﴾ چک لینا۔

قولہ فعن:۔عنَّ عنًّا ﴿نصر﴾ اعتنانا ﴿افتعال﴾ پیش آنا۔اعنانا ﴿افعال﴾ تعنينا ﴿تفعيل﴾ لگام میں ڈوری ڈالنا۔قولہ فتية:۔مضبوط۔

قولہ الشباب:۔شبَّ شبيبا شبابا ﴿ضرب﴾ جوان ہونا فتية الشباب سے مراد انتہائی سیاہ رات ہے۔

قولہ غدافية:۔یہ غداف کی طرف منسوب ہے بمعنی کالا کوا اسکی جمع غدفان آتی ہے۔غدف غدفا ﴿نصر،ضرب﴾ بہت دینا۔اغدافا ﴿افعال﴾ سخت سیاہ ہونا۔

قولہ نضا:۔نضوا ﴿نصر﴾ کھولنا دور کرنا۔

قولہ سلت:۔سلتا ﴿ضرب﴾ زائل کرنا۔

قولہ خضابه:۔بمعنی رنگ۔خضب خضبا ﴿ضرب﴾ تخضيبا ﴿تفعيل﴾ رنگ دینا۔

قولہ مللنا :۔ملَّ ملًّا ملالا ﴿سمع﴾ تنگ دل ہونا، اکتانا۔

قولہ الكرى :۔اونگھ، نیند اس کی جمع اکراء آتی ہے۔كرى كزوا ﴿نصر﴾ کزیا ﴿ضرب﴾ کھودنا۔کراء ﴿ضرب﴾ چوپایہ کرایہ پر دینا۔كرى ﴿سمع﴾ نیند کرنا، اونگھنا۔

قولہ صادفنا:۔صدف صدفا ﴿ضرب﴾ پھرنا اور اگر صدہ عن ہو تو اعراض

کرنا جیسے فمن اظلم ممن کذب بآیات اللّٰہ وصدف عنہا۔مُصادفۃ ﴿مفاعلہ﴾ پانا۔اِصْدافا ﴿افعال﴾ پھیرنا۔

قولہ مخضلۃ:۔خضل خضلا ﴿سمع﴾ اخْضَلَّ اِخْضِلالا ﴿افعلال﴾ تر ہونا،سرسبز ہونا۔تخضیلا ﴿تفعیل﴾ تر کرنا۔

قولہ الربا:یہ ربوۃ (ٹیلے،اونچی جگہ) کی جمع ہے جیسے الی ربوۃ ذات قرار وَّ معین ربا ربوا ﴿نصر﴾ بڑھنا جیسے انزلنا علیہا الماء اھتزّت وربت۔

قولہ معتلۃ:عَلَّ عَلًّا ﴿نصر،ضرب﴾ دوسری بار پینا عِلَّۃ ﴿ضرب﴾ بیمار ہونا اِعتلالا ﴿افتعال﴾ مریض ہونا۔اِعتلتِ الرّیح اِعتلالا ﴿افتعال﴾ نرم ہونا

قولہ الصبا:۔وہ ہوا جو مشرق کی جانب سے چلے اس کی جمع صبوات آتی ہے صَبَتِ الرِّیحُ ،صبا صبوا ﴿نصر﴾ ہوا کا مشرق کی جانب سے چلنا۔

فَتَخَيَّرْنَاهَا مُنَاخًا لِلْعِيْسِ وَمَحَطًّا لِلتَّعْرِيْسِ فَلَمَّا حَلَّهَا الْخَلِيْطُ وَهَذَابِهَا الْاَطِيْطُ وَالْغَطِيْطُ سَمِعْتُ صَيْتًا مِنَ الرِّجَالِ يَقُوْلُ لِسَمِيْرِهٖ فِيْ الرِّحَالِ كَيْفَ حُكْمُ سِيْرَتِكَ مَعَ جِيْلِكَ وَجِيْرَتِكَ فَقَالَ اَرْعَى الْجَارَ وَلَوْجَارَ وَاَبْذُلُ الْوِصَالَ لِمَنْ صَالَ وَاَحْتَمِلُ الْخَلِيْطَ وَلَوْ اَبْدَى التَّخْلِيْطَ وَاَوْدَ الْحَمِيْمَ وَلَوْجَرَّعَنِيَ الْحَمِيْمَ وَاُفْضِلُ الشَّفِيْقَ عَلَى الشَّقِيْقِ وَاَفِيْ لِلْعَشِيْرِ وَاِنْ لَّمْ يُكَافِيْ بِالْعَشِيْرِ وَاَسْتَقِلُّ الْجَزِيْلَ لِلنَّزِيْلِ وَاَغْمِرُ الزَّمِيْلَ بِالْجَمِيْلِ وَاُنْزِلُ سَمِيْرِيْ مَنْزِلَةَ اَمِيْرِيْ وَاُحِلُّ اَنِيْسِيْ مَحَلَّ رَأْيِسِيْ وَاُوْدِعُ مَعَارِفِيْ عَوَارِفِيْ وَاُوْلِيْ مُرَافِقِيْ مَرَافِقِيْ وَاُلِيْنُ مَقَالِيْ لِلْقَالِيْ وَاُدِيْمُ تَسَالِيْ عَنِ السَّالِيْ وَاَرْضٰى مِنَ الْوَفَاءِ بِاللَّفَاءِ وَاَقْنَعُ مِنَ الْجَزَاءِ

بِاَقَلَّ الْاَجْزَاءِ وَلَا اَتَظَلَّمُ حِيْنَ اُظْلَمُ وَلَا اَنْقُمُ وَلَوْ لَدَغَنِيْ الْاَرْقَمُ.

ترجمہ:۔ پس پسند کیا ہم نے اس کو اونٹوں کے بٹھانے کیلئے اور بقیہ رات گزارنے کے لئے پس جب اتر گئے اس جگہ میں ساتھی اور رک گئیں اس جگہ کے ساتھ کجاووں کی آوازیں اور خراٹے سنا میں نے ایک بلند آواز کو مردوں میں سے کہہ رہا تھا اپنے رات گزارنے والے ساتھی کو کجاووں میں کیسے فیصلہ کرتی ہے تیری عادت اپنے قبیلے اور اپنے ہمسائے کے ساتھ پس کہا اس نے، حفاظت کرتا ہوں میں پڑوسی کی اگر چہ وہ ظلم کرے اور خرچ کرتا ہوں میں محبت کو اس شخص کیلئے جو حملہ کرے اور برداشت کرتا ہوں ساتھی کی تکلیف کو اگر چہ ظاہر کرے وہ منافقت کو اور محبت کرتا ہوں میں دوست سے اگر چہ پلائے وہ مجھ کو گرم پانی اور ترجیح دیتا ہوں میں دوست کو حقیقی بھائی پر اور پورا پورا حق دیتا ہوں دوست کو اگر چہ نہ بدلہ دے وہ مجھے دسویں حصے کا اور کم سمجھتا ہوں عطایا کو مہمان کیلئے اور ڈھانپ لیتا ہوں میں دوست کو احسانات کے ساتھ اور اتارتا ہوں میں اپنے ساتھی کو اپنے حاکم کی جگہ اور اتارتا ہوں میں اپنے محب کو اپنے سردار کی جگہ اور ودیعت رکھتا ہوں میں اپنے پہچاننے والوں میں اپنے عطایا کو اور دیتا ہوں میں اپنے دوستوں کو اپنے منافع اور نرم کرتا ہوں میں اپنی بات کو دشمنوں کیلئے اور میں ہمیشہ خیریت دریافت کرتا رہتا ہوں اس دوست کے بارے میں جو مجھے بھلا دے اور میں راضی ہو جاتا ہوں کثیر عطایا کے مقابلے میں مٹھی بھر بدلہ کے ساتھ اور میں قناعت کرتا ہوں عوض میں کم سے کم جزاء کے ساتھ اور میں نہیں شکایت کرتا جب میں ظلم کیا جاؤں اور میں نہیں انتقام لیتا اگر چہ ڈس لے مجھے زہریلا سانپ۔

تشریح:۔قولہ مناخا:۔ اونٹ بٹھانے کی جگہ۔ اِنَاخَۃ ﴿افعال﴾ اونٹ بٹھانا۔ اِسْتِنَاخَۃ ﴿استفعال﴾ اونٹ کا بیٹھنا اس کا مجرد مستعمل نہیں۔

قولہ للعیس:۔ یہ اعْیَس کی جمع ہے بمعنی بھورا اونٹ۔

قولہ محطا:۔ اترنے کی جگہ۔ حَطَّ حَطًّا ﴿نصر﴾ اِنْحِطَاطًا ﴿انفعال﴾ اترنا۔

کسی چیز کو اوپر سے نیچے اتارنا جیسے کہا جاتا ہے حططت الرحل میں نے سواری سے پالان اتار کر نیچے رکھا۔

قولہ للتعریس:۔عرس عرسا ﴿نصر﴾ خوش کرنا آرام کرنا اگر مصدر عرسا ہو تو جماع کرنا۔عرسا ﴿سمع﴾ اگر مصدر بابہ تو محبت کرنا تعریسا ﴿تفعیل﴾ سفر میں رات کے آخری حصہ میں آرام کرنے کیلئے اترنا۔ایک لفظ عرس ہے بمعنی خیمہ کی درمیانی طناب کا کھمبا۔ایک لفظ عرس ہے بمعنی دلہن اور ایک لفظ عُرس ہے بمعنی طعام ولیمہ ایک لفظ عروس ہے بمعنی دولہا اور دلہن۔

قولہ الخلیط:۔شریک،خلط ملط کرنے والا،شوہر،ساتھی یہاں آخری معنی مراد ہے جمع خُلطاء اور خُلط آتی ہیں جیسے وانّ کثیرا من الخُلطاء لیبغی .اختلاطا ﴿افتعال﴾ کسی چیز کا دوسروں کے ساتھ مل جانا۔جیسے فاختلط به نبات الارض۔

قولہ هدأ:۔هدأ هدأ ﴿فتح﴾ ساکن ہونا۔

قولہ الاطیط:۔بمعنی کجاوہ کی لکڑیوں کا آواز کرنا۔اطّ اطیطا ﴿ضرب﴾ آواز کرنا،چرچرانا۔

قولہ الغطیط:۔غطّ غطّا ﴿نصر﴾ اغطاطا ﴿افعال﴾ غوطہ دینا۔غطّ غطیطا ﴿ضرب﴾ نیند میں خراٹے مارنا۔

قولہ صیتا:۔بلند آواز والا ہونا۔صوت بمعنی آواز جیسے انّ انکر الاصوات لصوت الحمیر۔صات صوتا ﴿نصر﴾ تصویتا اصاتة ﴿تفعیل، افعال﴾ آواز دینا۔انصیاتا ﴿انفعال﴾ چپ رہنا جیسے واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا۔

قولہ لسمیرہ: ۔سمر سمرا ﴿نصر﴾ قصہ گوئی کرنا، رات کے وقت گفتگو کرنا جیسے مُستکبرین به سامرا تهجرُون ۔سُمرة ﴿سمع، کرم﴾ گندم گوں ہونا۔

قولہ جیلک: ۔ایک قسم کے لوگوں کا گروہ، قبیلہ، اقارب۔اس کی جمع اجیال آتی ہے۔ جال جوْلا ﴿نصر﴾ چکر لگانا۔

قولہ جیرتک: ۔یہ جار کی جمع ہے بمعنی پڑوسی جیسے والجار ذی القُربی والجار الجُنُب جار جوْرا ﴿نصر﴾ اگر صلہ الی ہو تو معنی ہے میلان کرنا جیسے ومنها جائر اور اگر من ہو تو اعراض کرنا اور علی ہو تو ظلم کرنا۔اجارة ﴿افعال﴾ پناہ دینا جیسے وهو يُجيرُ ولا يُجارُ عليه۔

قولہ التخلیط: ۔یہ باب تفعیل کا مصدر ہے بمعنی ایک شئ کا دوسری شئ کے ساتھ ملانا مرادی معنی برائی کرنا، دھوکہ دینا، منافقت کرنا۔

قولہ اود: ۔ودَّ وُدًّا ﴿سمع﴾ محبت کرنا جیسے وجعل بينكُم مودَّة وَرحمة۔

قولہ الحمیم: ۔دوست، مخلص جیسے ولا صديق حميم ۔جمع احماء آتی ہے۔اور گرم پانی جیسے وسُقُوا ماءً حميما اس کی جمع حمائم آتی ہے۔حمًا ﴿نصر﴾ گرم کرنا۔

قولہ جرعنی: ۔جرْعا ﴿سمع، فتح﴾ اجتراعا ﴿افتعال﴾ یکبارگی پینا تجريعا ﴿تفعیل﴾ گھونٹ گھونٹ پلانا۔تجرّعا ﴿تفعل﴾ تھوڑا تھوڑا پینا جیسے يتجرَّعُهُ ولا يكادُ يُسيغُه۔

قولہ الشفیق: ۔مہربان دوست شفقا ﴿سمع﴾ مہربان ہونا اگر صلہ من ہو تو خوف کرنا جیسے وهُمْ من السَّاعة مُشفقُون۔

قولہ الشقیق: ۔پھاڑنے والا مراد سگا بھائی کیونکہ دو بھائی بھی ایک ہی پیٹ کو پھاڑ کر باہر آتے ہیں۔شقًا ﴿نصر﴾ پھاڑنا جیسے ثُمَّ شققنا الارض شقًا۔

قولہ للعشیر: ۔بمعنی دوست جمع عُشراء آتی ہے اور عشیر بمعنی دسواں حصہ اس کی جمع اعشراء آتی ہے عشراء دس ماہ کی گابھن اونٹنی جمع عشار آتی ہے جیسے واذاالعشارُ عُطِّلت۔

قولہ الجزیل: ۔بہت بڑی چیز جمع اجزال ہے۔جزالۃ ﴿کرم﴾ بہت بڑا ہونا۔ اجزالا ﴿افعال﴾ بہت دینا۔

قولہ النزیل: ۔مہمان اسی سے النُّزل بمعنی مہمانی ہے جیسے نُزُلا مِّنْ عِنْدِ اللّٰہ

قولہ الزمیل: ۔بمعنی ردیف (جو سواری پر پیچھے سوار ہو)۔زمل زملا ﴿نصر﴾ پیچھے بٹھانا۔تزمیلا ﴿تفعیل﴾ چھپانا لپیٹنا۔

قولہ رئیسی: ۔سردار جمع رُؤساء آتی ہے رؤس رؤاسۃ ﴿سمع، کرم﴾ سردار ہونا ترئیسا ﴿تفعیل﴾ ارأسا ﴿افعال﴾ سردار بنانا۔

قولہ معارفی: ۔چہرے کے محاسن، خوبیاں پہچاننے والے لوگ۔

قولہ عوارفی: ۔یہ عارفۃ کی جمع ہے بمعنی عطیہ۔

قولہ مرافقی: ۔یہ مرفق کی جمع ہے بمعنی کہنی جیسے وایدیکم الی المرافق اور جیسے ویهیئ لکم من امرکم مرفقا۔

قولہ للقالی: ۔قلا قلوًا ﴿نصر﴾ گوشت بھوننا۔قلا قلیًا ﴿ضرب﴾ قلاء ﴿سمع﴾ بغض رکھنا۔

قولہ تسالی: ۔یہ باب فتح کا مصدر ہے بمعنی بار بار سوال کرنا۔

قولہ السالی:۔سَلا سُلُوًّا ﴿نصر﴾ بھول جانا۔

قولہ باللفاء:۔تھوڑی چیز۔لَفِیَ لَفًا ﴿سمع﴾ ہمیشہ رہنا۔اَلْفاء ﴿افعال﴾ ہمیشہ رکھنا۔

قولہ اقنع:۔قَناعَۃً ﴿نصر،سمع﴾ تھوڑی چیز پر صبر کرنا جیسے واطْعِمُوا الْقانِعَ وَالْمُعْتَرَّ۔قَنَعًا ﴿فتح﴾ ذلیل ہونا۔

قولہ لاانتقم:۔نَقَمَ نَقْمًا ﴿ضرب﴾ اِنْتِقامًا ﴿افتعال﴾ بدلہ لینا انتقام لینا جیسے فَانْتَقَمْنا مِنَ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا

قولہ لدغنی:۔لَدَغَ لَدْغًا ﴿ضرب﴾ ڈسنا۔اَلْداغًا ﴿افعال﴾ ڈسوانا۔

قولہ الارقم:۔بمعنی چتی دار سانپ جمع ارقم ہے۔رَقْمًا ﴿ضرب﴾ تَرْقِیْمًا ﴿تفعیل﴾ لکھنا۔

فَقَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَيْكَ يَا بُنَيَّ اِنَّمَا يُضَنُّ بِالضَّنِيْنِ وَيُنَافَسُ فِي الثَّمِيْنِ لٰكِنْ لَا آتِيْ غَيْرَ الْمُوَاتِيْ وَلَا اَسِمُ الْعَاتِيْ بِمُرَاعَاتِيْ وَلَا اُصَافِيْ مَنْ يَّأْبٰى اِنْصَافِيْ وَلَا اُوَاخِيْ مَنْ يُّلْغِي الْاَوَاخِيْ وَلَا اُمَالِيْ مَنْ يُّخِيْبُ اٰمَالِيْ وَلَا اُبَالِيْ بِمَنْ صَرَمَ حِبَالِيْ وَلَا اُدَارِيْ مَنْ جَهِلَ مِقْدَارِيْ وَلَا اُعْطِيْ زِمَامِيْ مَنْ يُّخْفِرُ ذِمَامِيْ وَلَا اَبْذُلُ وِدَادِيْ لِاَضْدَادِيْ وَلَا اَدَعُ اِيْعَادِيْ لِلْمُعَادِيْ وَلَا اَغْرِسُ الْاَيَادِيْ فِيْ اَرْضِ الْاَعَادِيْ وَلَا اَسْمَحُ بِمُوَاسَاتِيْ لِمَنْ يَّفْرَحُ بِمَسَاتِيْ وَلَا اَرٰى اِلْتِفَاتِيْ اِلٰى مَنْ يَّشْمَتُ بِوَفَاتِيْ وَلَا اَخُصُّ بِحِبَائِيْ اِلَّا اَحْبَائِيْ وَلَا اَسْتَطِيْبُ لَذَائِيْ غَيْرَ اَوِدَّائِيْ وَلَا اَمْلِكُ خُلَّتِيْ مَنْ لَّا يَسُدُّ خَلَّتِيْ وَلَا اَصْفِيْ نِيَّتِيْ لِمَنْ يَّتَمَنّٰى مَنِيَّتِيْ وَلَا اُخْلِصُ دُعَائِيْ لِمَنْ

لَا يُفْعِمُ وِعَائِیْ وَلَا اُفْرِغُ ثَنَائِیْ عَلٰی مَنْ یُّفَرِّغُ اِنَائِیْ.

ترجمہ:۔ پس کہا اس کو اسکے ساتھی نے ہلاکت ہو تیرے لیے اے میرے پیارے بیٹے سوا اس کے نہیں کہ بخل کیا جاتا ہے بخیل کے ساتھ اور رغبت کی جاتی ہے قیمتی چیزوں میں لیکن میں نہیں آتا احسانات کے ساتھ جو میرے موافق نہ ہوں اور نہیں علامت لگاتا میں متکبر پر اپنی رعایات کے ساتھ اور نہیں خالص محبت کرتا اس شخص سے جو انکار کردے میری محبت کا اور نہیں بھائی بناتا میں اس شخص کو جو باطل سمجھے بھائی چارے کو اور نہیں مدد کرتا میں اس شخص کی جو ٹھکرادے میری امیدوں کو اور نہیں پرواہ کرتا میں اس شخص کی جو کاٹ دے میری محبت کی رسی کو اور نہیں مدارات (نرمی) کرتا میں اس شخص سے جو جاہل ہو میرے مرتبے سے اور نہیں دیتا میں اپنی لگام اس شخص کو جو توڑ دے میری ذمام کو (بدعہدی کرے) اور نہیں خرچ کرتا میں اپنی محبت کو اپنے دشمن کیلئے۔ اور نہیں چھوڑتا میں اپنی ڈانٹ ڈپٹ کو اپنے مخالف کیلئے اور نہیں پودا لگاتا میں اپنے عطیوں کا دشمنوں کی زمین میں اور نہیں سخاوت کرتا میں اپنی غمخواریوں کے ساتھ اس شخص کیلئے جو خوش ہو میرے غموں کے ساتھ اور نہیں جائز قرار دیتا توجہ کرنے کو اس شخص کی طرف جو خوش ہو میری موت کے ساتھ۔ اور نہیں خاص کرتا میں اپنے عطایا کو مگر اپنے دوستوں کے ساتھ اور نہیں علاج طلب کرتا میں اپنی بیماری کا اپنے دوستوں کے غیر سے اور نہیں مالک بناتا میں اپنی محبت کا اس شخص کو جو نہ پورا کرے میری حاجت کو اور نہیں خاص کرتا میں اپنی نیت کو اس شخص کیلئے جو آرزو کرے میری موت کی اور نہیں خالص کرتا میں اپنی دعاء کو اس شخص کیلئے جو نہ بھرے میرے برتن کو اور نہیں ڈالتا میں اپنی تعریف کو اس شخص پر جو خالی کردے میرے برتن کو۔

تشریح: **قولہ ویک**:۔ یہ وی اور کاف خطاب سے مرکب ہے اور ندامت کیلئے استعمال کیا جاتا ہے بعض نے کہا ہے یہ اصل میں ویلک تھا لام کو حذف کردیا تو ویک ہوگیا افسوس کے معنی میں ہے۔

قولہ بنی :۔یہ ابنٌ کی تصغیر ہے بمعنی پیارا بیٹا جیسے یا بُنَیَّ اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ ۔

قولہ یضن:۔ضَنَّ ضَنًّا ﴿سمع﴾ بخل کرنا ایک لفظ ضِنِیْنٌ ہے بمعنی بخیل جیسے وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ۔

قولہ الثمین:۔ثَمَانَةً ﴿کرم﴾ قیمتی ہونا۔

قولہ المواتی:۔یہ آتٰی مُوَاتَاةً ﴿مفاعلہ﴾ سے اسم فاعل ہے بمعنی موافقت کرنا۔

قولہ العاتی:۔عَتَا عُتُوًّا عِتْيَانًا ﴿نصر﴾ تکبر کرنا سرکشی کرنا جیسے وَعَتَوْا عُتُوًّا كَبِيْرًا۔

قولہ اصافی :۔صَفَا صَفَاءً ﴿نَصر﴾ صاف ہونا۔مُصَافَاةً ﴿مفاعلہ﴾ خالص محبت کرنا۔

قولہ الاواخی :۔یہ اَخِیَّۃ کی جمع ہے وہ رسی جسے جانور باندھنے کیلئے دونوں طرف سے زمین میں گاڑ کر اوپر حلقہ سا بنا دیا جائے یہاں مراد اسباب محبت و دوستی ہیں۔

قولہ لاامالی:۔مَلَأً مَلْأً ﴿فتح﴾ بھرنا۔مَلْأً ﴿سمع﴾ بھر جانا۔ مُمَالَئَةً ﴿مفاعلہ﴾ مدد کرنا، موافقت کرنا،

قولہ لاابالی :۔بَلَاءً ﴿سمع﴾ پرانا ہونا تَبْلِيَةً ﴿تفعیل﴾ اِبْلَاءً ﴿افعال﴾ پرانا کرنا۔مُبَالَاةً ﴿مفاعلہ﴾ پرواہ کرنا۔

قولہ صرم:۔صَرَمَ صَرْمًا ﴿ضرب﴾ کاٹنا جیسے فَاصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ تَصْرِيْمًا ﴿تفعیل﴾ کاٹنے میں مبالغہ کرنا۔

قولہ یخفر:۔خَفَرَ خَفْرًا ﴿نصر﴾ پناہ دینا حفاظت کرنا خَفْرًا خُفُوْرًا ﴿نصر﴾

اِخْفَارًا ﴿افعال﴾ عہد توڑنا بے وفائی کرنا۔

قولہ ذمامی: ۔امان، حفاظت، عہد عزت، ذمہ داری اسکی جمع اَذِمَّۃٌ ہے اور ذِمَّۃ بھی ذِمَامٌ کے معنی میں ہے اسکی جمع ذِمَمٌ آتی ہے۔ ذَمًّا ﴿نصر﴾ برائی بیان کرنا جیسے مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا۔

قولہ لاضدادی: ۔یہ ضِدّ کی جمع ہے ضَدَّ ضَدًّا ﴿نصر﴾ باز رکھنا رفع کرنا۔ اِضْدَادًا ﴿افعال﴾ ضد کرنا مُضَادَّۃً ﴿مفاعلہ﴾ مخالفت کرنا۔

قولہ ایعادی: ۔ وَعِیْدًا ﴿ضرب﴾ اِیْعَادًا ﴿افعال﴾ دھمکی دینا۔

قولہ لااغرس: ۔﴿ضرب﴾ غَرْسًا درخت لگانا۔ ﴿افعال﴾ اِغْرَاسًا۔ ﴿تفعیل﴾ تَغْرِیْسًا گاڑنا، لگانا۔ اَلْغَرْسُ الشَّجَرُ الَّذِیْ یُغْرَسُ اسکی جمع اَغْرَاس آتی ہے۔

قولہ الایادی: ۔یَدٌ بمعنی ہاتھ اسکی جمع اَیْدِیْ جیسے وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ اور جمع الجمع اَیَادِیْ آتی ہے اسکا باب مستعمل نہیں۔

قولہ الاعادی: ۔یہ اَعْدَاءٌ کی جمع ہے اور عَدُوٌّ (دشمن) کی جمع الجمع ہے جیسے یَوْمَ یُحْشَرُ اَعْدَاءُ اللّٰہِ۔

قولہ یفرح: ۔اَلْفَرْحُ یہ اَلْحُزْنُ کی نقیض ہے ﴿سمع﴾ فَرَحًا خوش ہونا کما فی القران حَتّٰی اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا ﴿افعال﴾ اِفْرَاحًا ﴿تفعیل﴾ تَفْرِیْحًا خوش کرنا۔

قولہ بمساٰتی: ۔﴿نصر﴾ سُوْءٌ ومساءۃ وسواءۃ عیب لگانا بدگمانی کرنا ﴿تفعیل﴾ تَسْوِئَۃً تَسْوِیْئًا فساد کرنا، خراب کرنا ﴿افعال﴾ اِسَاءَۃً بگاڑ کرنا۔

قولہ وفاتی:۔وفات بمعنی موت اسکی جمع وفیاتٌ ہے۔

قولہ لااستطب:۔﴿نصر﴾طبًا ﴿سمع﴾طبًا علاج کرنا۔ اِستِطابۃ ﴿استفعال﴾ علاج طلب کرنا۔

قولہ دائی:۔ داءٌ بمعنی بیماری اسکی جمع ادواء آتی ہے۔

قولہ لایسد:۔﴿نصر﴾سدًا ﴿ضرب﴾سدادًا ﴿سمع﴾سدادًا درست ہونا اِسْدَادًا ﴿افعال﴾ تَسْدِیْدًا ﴿تفعیل﴾ سیدھا کرنا، درست کرنا۔

قولہ منیتی:۔المَنِیّ الاجلُ المُقدَّرُ لِلْحَیَوان یعنی موت جمعہ منایا ۔

قولہ ولافرغ:۔﴿سمع﴾فرغا وفراغا ﴿نصر﴾فرُوْغا بمعنی خالی ہونا جیسے فاصبح فُؤادُ اُمِّ مُوْسٰی فارِغا فارغ ہونا ﴿افعال﴾اِفراغا ﴿تفعیل﴾ تَفرِیْغا پانی گرانا، فارغ کرانا کما فی القران ربَّنا افرِغ علیْنا صبرًا ۔

قولہ انائی:۔برتن جمعہ اٰنِیۃٌ جمع الجمع اوان۔

وَمَنْ حَکَمَ بِاَنْ اَبْذُلَ وَتَخْزُنَ وَاَلِیْنَ وَتَخْشُنَ وَاَذُوْبَ وَتَجْمُدَ وَاَذْکُوْ وَتَخْمُدَ لَا وَاللّٰہِ بَلْ نَتَوَازَنُ فِی الْمَقَالِ وَزْنَ الْمِثْقَالِ وَنَتَحَاذٰی فِیْ الْفِعَالِ حَذْوَ النِّعَالِ حَتّٰی نَاْمَنُ التَّغَابُنَ وَنُکْفَی التَّضَاغُنَ وَاِلَّا فَلِمَ اُعِلُّکَ وَتُعِلُّنِیْ وَاُقِلُّکَ وَتَسْتَقِلُّنِیْ وَاَجْتَرِحُ لَکَ وَتَجْرَحُنِیْ وَاَسْرَحُ اِلَیْکَ وَتُسَرِّحُنِیْ وَکَیْفَ یَجْتَلِبُ اِنْصَافٌ بِضَیْمٍ وَاَنّٰی تُشْرِقُ شَمْسٌ مَعَ غَیْمٍ وَمَتٰی اَصْحَبَ وَدٌّ بِعَسْفٍ وَاَیُّ حُرٍّ رَضِیَ بَخُطَّۃِ خَسْفٍ وَلِلّٰہِ اَبُوْکَ حَیْثُ یَقُوْلُ .

ترجمہ:۔اور کون فیصلہ کرتا ہے اس بات کا بایں طور کہ میں خرچ کرتا رہوں اور تو خزانہ کرتا رہے اور میں نرمی کرتا رہوں اور تو سختی کرتا رہے اور میں محبت میں پگھلتا رہوں اور تو جمار ہے۔اور میں

محبت میں بڑھتا رہوں اور تو بجھا رہے۔ ہرگز نہیں اللہ کی قسم بلکہ ہم تو برابری کرتے ہیں گفتگو میں مثل برابر ہونے مثقال کے اور ہم برابری کرتے ہیں فعل میں مثل برابر ہونے جوتیوں کے حتی کہ محفوظ رہتے ہیں ہم دھوکہ سے اور کفایت کئے جاتے ہیں کینہ سے وگرنہ پس کیوں میں تیرا علاج کرتا رہوں اور تو مجھے بیمار سمجھتا رہے اور میں تجھے بلند مرتبہ بناؤں اور تو مجھے حقیر سمجھتا رہے اور میں تیرے لئے کمائی کرتا رہوں اور تو مجھے زخمی کرتا رہے اور میں تیرے قریب ہوتا رہوں اور تو مجھ سے دور ہوتا رہے اور کیسے حاصل ہوسکتا ہے انصاف ظلم کے ساتھ اور کیسے چمک سکتا ہے سورج بادل کے ساتھ اور کب تک رہے گی محبت زیادتی کے ساتھ اور کونسا شریف آدمی راضی ہوتا ہے ذلت آمیز معاملہ کے ساتھ اور کیا ہی خوب کہا ہے تیرے باپ نے (اور اللہ ہی کیلئے ہے جو تیرا باپ کہتا ہے)

تشریح: قولہ تخزن:۔ ﴿نصر﴾ خُزْنًا ﴿افتعال﴾ اِخْتِزَانًا مال کا جمع ہونا اسی سے خزانۃ ہے مال جمع کرنیکی جگہ جمعہ خزائن کما فی القران وَاِنْ مِّنْ شَیْئٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهٗ۔

قولہ الین:۔ ﴿ضرب﴾ لَیْنًا نرم ہونا جو خشُوْنَة کی ضد ہے جیسے ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ اور لیّن کی جمع الیناء آتی ہے۔

قولہ تخشن:۔ ﴿کرم﴾ خُشُوْنَة وخَشَانَة سخت وکھردرا ہونا ﴿تفعل﴾ تَخَشُّنًا بہت کھردرا ہونا۔

قولہ اذوب:۔ ﴿نصر﴾ ذَوْبًا پگھلنا ﴿افعال﴾ اِذَابَة ﴿تفعیل﴾ تَذْوِیْبًا پگھلانا

قولہ المثقال:۔ اسکا اصل معنی تو ترازو ہے لیکن اب دینار پر بھی بولا جاتا ہے اسکی جمع مَثَاقِیْل آتی ہے ﴿کرم﴾ ثَقَالَة بھاری ہونا جیسے وَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ۔ ﴿افعال﴾ اِثْقَالًا ﴿تفعیل﴾ تَثْقِیْلًا بھاری بنانا بوجھل کرنا کقوله علیه السلام

لا يَدخُلُ الجَنَّةَ مَن كَانَ فِيْ قَلبِهٖ مِثقَالُ ذَرَّةٍ مِّن كِبر۔

قولہ التغابن: ۔﴿نصر﴾غبنا دھوکہ دینا ﴿تفاعل﴾تَغَابُنًا ایک دوسرے کو دھوکہ دینا۔

قولہ التضاغن:۔یہ الضَّغنُ سے مشتق ہے ﴿سمع﴾ضَغنًا کینے والا ہونا الضغن بمعنی حسد،کینہ بغض جمع اضغانا ہے کما فی القران اَن لَّن یُّخرِجَ اللّٰہُ اَضغَانَھُم ﴿تفاعل﴾تَضَاغُنًا بمعنی ایک دوسرے سے حسد کرنا۔

قولہ اعلک:۔﴿ضرب﴾عَلًا عَلًا لاشراب یا کوئی چیز دوسری دفعہ پینا ﴿افعال﴾ اِعلَالًا بیمار ہونا تَعلِیلًا ﴿تفعیل﴾ بیمار کرنا،کلمہ میں تعلیل کرنا۔

قولہ اجترح: ۔﴿فتح﴾جَرحًا ﴿تفعیل﴾تَجرِیحًا زخمی کرنا ﴿سمع﴾ جَرَحًا زخمی ہونا ﴿افتعال﴾ اِجتِرَاحًا کسی چیز کا کسب کرنا جیسے اَم حَسِبَ الَّذِیْنَ اجتَرَحُوا السَّیِّئَات۔

قولہ تسرحنی:۔﴿نصر﴾سَرحًا ﴿تفعیل﴾تَسرِیحًا چھوڑنا کما فی القران اَوْ تَسرِیحٌ بِاِحسَان وفی مقام آخر وَسَرِّحُوْھُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا

قولہ بضیم:۔بمعنی ظلم اسکی جمع ضُیُوْمٌ آتی ہے ﴿ضرب﴾ضَیْمًا ظلم کرنا۔

قولہ تشرق:۔﴿نصر﴾شَرقًا سورج کا نکلنا۔

قولہ شمس: ۔سورج جیسے اِذَا الشَّمسُ کُوِّرَتْ جمعہ شُمُوْس ﴿سمع، نصر﴾شَمسًا ﴿افعال﴾ اِشمَاسًا دن کا دھوپ والا ہونا۔

قولہ غیم:۔بادل اسکی جمع غُیُوْمٌ آتی ہے ﴿ضرب﴾غَیمًا ﴿تفعیل﴾تَغْیِیْمًا ﴿افعال﴾اِغَامَۃٌ آسمان کا بادل والا ہونا۔

قولہ بعسف:۔ ﴿ضرب﴾ عَسْفًا ظلم کرنا ﴿افعال﴾ اِعْسَافًا رات کو بے راہ چلنا ﴿تفعیل﴾ تَعْسِیْفًا بغیر علامت اور نشانی کے چلنا۔

قولہ بخطة:۔ امر وحال جمع خُطَط کما فی الحدیث اِنَّهٗ قَدْ عرض عَلَیْکُمْ خُطَّةُ رُشْدٍ فَاقْبَلُوْهَا۔

قولہ خسف:۔ بے نور ہونا اور خسوف قمر بھی اسی سے ہے کیونکہ وہ بھی گہن کے وقت بے نور ہوجاتا ہے جیسے وَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْض خَسْفُ الْاَرْض بھی اسی سے ہے بمعنی زمین میں دھنسنا کیونکہ جیسے خسوف قمر میں چاند چھپ جاتا ہے اسی طرح دھنسنے والی چیز بھی زمین میں چھپ جاتی ہے۔

جَزَیْتُ مَنْ اَعْلَقَ بِیْ وُدَّهٗ ... جَزَاءَ مَنْ یَّبْنِیْ عَلٰی اُسِّهٖ

وَکِلْتُ لِلْخِلِّ کَمَا کَالَ لِیْ ... عَلٰی وَفَاءِ الْکَیْلِ اَوْ بَخْسِهٖ

وَلَمْ اُخَسِّرْهُ وَشَرُّ الْوَرٰی ... مَنْ یَّوْمُهٗ اَخْسَرُ مِنْ اَمْسِهٖ

وَکُلُّ مَنْ یَّطْلُبُ عِنْدِیْ جَنٰی ... فَمَالَهٗ اِلَّا جَنٰی غُرْسِهٖ

لَا اَبْتَغِیْ الْغَبْنَ وَلَا اَنْثَنِیْ ... بِصَفْقَةِ الْمَغْبُوْنِ فِیْ حِسِّهٖ

وَلَسْتُ بِالْمُوْجِبِ حَقًّا لِمَنْ ... لَا یُوْجِبُ الْحَقَّ عَلٰی نَفْسِهٖ

وَرُبَّ مَذَّاقِ الْهَوٰی خَالَنِیْ ... اَصْدُقُهٗ الْوُدَّ عَلٰی لَبْسِهٖ

وَمَا دَرٰی مِنْ جَهْلِهٖ اَنَّنِیْ ... اَقْضِیْ غَرِیْمِیْ الدَّیْنَ مِنْ جِنْسِهٖ

فَاهْجُرْ مَنِ اسْتَغْبَاکَ هَجْرَ الْقِلٰی ... وَهَبْهُ کَالْمَلْحُوْدِ فِیْ رَمْسِهٖ

وَالْبَسْ لِمَنْ فِیْ وَصْلِهٖ لُبْسَةً ... لِبَاسَ مَنْ یُّرْغَبُ عَنْ اُنْسِهٖ

وَلَا تُرَجِّ الْوُدَّ مِمَّنْ یُّرٰی ... اَنَّکَ مُحْتَاجٌ اِلٰی قُرْبِهٖ

ترجمہ:۔ میں بدلہ دیتا ہوں اس شخص کو جو چمٹائے میرے ساتھ اپنی محبت کو☆ مثل جزاء دینے

اس شخص کے جو عمارت کھڑی کرے اپنی بنیاد پر ☆ اور وزن کرتا ہوں میں دوست کیلئے جیسا کہ وزن کرتا ہے وہ میرے لئے ☆ وزن کے پورا کرنے پر یا اس سے کم کے ساتھ ☆ اور نہیں خسارہ میں ڈالتا میں اسکو کیونکہ لوگوں میں سے سب سے برا ☆ وہ شخص ہے کہ جسکا آج کا دن زیادہ خسارے والا ہو اسکے گزشتہ کل سے ☆ اور ہر وہ شخص جو طلب کرتا ہے میرے پاس پھل چننے کو ☆ پس نہیں ہے اس کیلئے مگر پھل چننا اپنے ہی پودے کا ☆ اور نہیں تلاش کرتا میں دھوکہ کو اور نہیں لوٹتا میں ☆ دھوکہ کی بیع کے ساتھ اپنی فہم کے مطابق ☆ اور نہیں واجب کرتا میں حق کو اس کیلئے ☆ جو نہ واجب کرے میرے حق کو اپنے اوپر ☆ اور بہت سارے منافق لوگ خیال کرتے ہیں میرے بارے میں ☆ کہ میں اس کے ساتھ خالص محبت کرتا ہوں التباس کی بنیاد پر ☆ حالانکہ (نہیں جانتا وہ اپنی جہالت کی وجہ سے) نہیں معلوم ان جاہلوں کو تحقیق میں ☆ ادا کرتا ہوں اپنے قرض خواہ کا قرض اس کی جنس سے ☆ پس چھوڑ تو اس شخص کو جو تجھے حقیر سمجھے مثل چھوڑ دینے دشمن کے ☆ اور گمان کر تو اس کو مثل دفن کیے ہوئے کے اپنی قبر میں ☆ اور پہن تو اس شخص کیلئے کہ جس کے ملنے میں دھوکہ ہو ☆ ایسے شخص کا لباس کہ اعراض کیا جاتا ہے اس کے ساتھ محبت کرنے سے ☆ اور نہ امید رکھ تو محبت کی اس شخص سے جو خیال کرے ☆ کہ تو اسکا محتاج ہے اس کے پیسوں کی طرف۔

تشریح: قولہ جزیت:۔ ﴿ضرب﴾ جزاء بدلہ دینا جیسے وذالک جزاء من تزکی۔ اجتزاء ﴿افتعال﴾ بدلہ مانگنا، جزاء طلب کرنا۔

قولہ اسسہ:۔ اصل البناء، بنیاد و جڑ اس کی جمع اساس ہے اسی سے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے افمن اسس بنیانہ۔

قولہ کلت:۔ ﴿ضرب﴾ کیلا، مکالا ﴿تفعیل﴾ تکییلا ﴿افتعال﴾ اکتیالا ماپنا، پیمائش کرنا جیسے اذا اکتالوا علی الناس یستوفون۔ کیلا دوسرے

کو پیمائش کر کے دینا اکتیالا ﴿افتعال﴾ دوسرے سے کیل کر کے لینا۔

قولہ بخسہ :۔ ﴿فتح﴾ بخسا گھٹانا جیسے وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْن ۔ ﴿تفاعل﴾ تباخسا ایک دوسرے کو نقصان پہنچانا۔ بخسا ﴿فتح﴾ سے ایک دوسرا معنی ظلم کرنا بھی آتا ہے کما فی القرآن ولا تبخسُوا النَّاس ای لا تظلِمُوْا۔

قولہ جنی :۔ ﴿ضرب﴾ جنیا درخت سے پھل چننا ﴿ضرب﴾ جنایۃ گناہ کرنا ﴿افعال﴾ اجناء درخت کا پکے ہوئے پھل لانا۔ جانٍ اسم فاعل پھل چننے والا اس کی جمع اَجْنَاءُ اور جُنَّاءُ آتی ہیں۔ جنیٌ تازہ پھل کما فی القرآن تُساقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا۔

قولہ بصفقة :۔ ﴿نصر﴾ صفقا تالی بجانا صفقہ بمعنی بیع کیونکہ بیع کرتے ہوئے بھی عاقدین ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہیں ﴿کرم﴾ صفاقۃ بے شرم ہونا ﴿افعال﴾ اصفاقا پھیرنا ﴿مفاعلہ﴾ مُصافقۃ ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مارنا ﴿تفاعل﴾ تصافقا باہم خرید و فروخت کرنا۔

قولہ حسہ : فہم و علم ﴿ضرب﴾ حسًّا ﴿افعال﴾ احساسا معلوم کرنا ﴿سمع﴾ حسًّا یقین کرنا ﴿تفعل﴾ تحسّیا دیکھنا، ہنسنا۔

قولہ اقضی :۔ ﴿ضرب﴾ قضیا فیصلہ کرنا جیسے لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ اگر صلہ الشیٔ ہو تو بمعنی اندازہ کرنا اگر صلہ علیہ ہو تو حاجت پوری کرنا اگر صلہ اَجل ہو تو موت کا واقع ہونا ﴿مفاعلہ﴾ مُقاضاۃ کسی کو حاکم یا قاضی کے پاس لے جانا ﴿افتعال﴾ اقتضاء تقاضا کرنا، چاہنا ﴿تفاعل﴾ تقاضیا کسی مسئلہ میں قاضی کے پاس معاملہ لے جانا۔ ﴿ضرب﴾ قضاء قرض ادا کرنا ﴿افعال﴾ اقضاء قرض ادا کرنا۔

قولہ غریمی :۔ قرض خواہ۔ اَلَّذِیْ لَهُ الدَّيْنُ وَالَّذِیْ عَلَيْهِ الدَّيْنُ دونوں کیلئے

غریم کا لفظ استعمال ہوتا ہے اس کی جمع غُرَماء آتی ہے ﴿سمع﴾ غَرِمَا غَرامۃ قرض والا ہونا جیسے وَالْغَارِمِیْنَ وَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔

قولہ جنسہ :اس کی جمع اجناس ہے ﴿سمع﴾ جِنْسا پانی کا جم جانا ﴿تفاعل﴾ تَجَانُسا ہم جنس اور مشابہ ہونا

قولہ ھجر:۔ ﴿نصر﴾ ھَجْرًا چھوڑنا جیسے وَاھْجُرُوْھُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ اسی سے ھجرت وطن چھوڑنا ہے کما فی الحدیث فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ﴿مفاعلہ﴾ مُھَاجَرَۃ ہجرت کرنا، وطن چھوڑنا جیسے وَالَّذِیْنَ ھَاجَرُوْا وَ جَاھَدُوْا ۔ ﴿تفعیل﴾ تَھْجِیْر دوپہر کے وقت سفر کرنا۔

قولہ کالملحود :۔ یہ لحد سے مشتق ہے اور لحد بمعنی قبر ہے کما فی الحدیث اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَیْرِنَا اس کی جمع اَلْحَاد وَلُحُوْد آتی ہیں ﴿فتح﴾ لَحْدًا دفن کرنا، مائل ہونا ﴿افعال﴾ اَلْحَادًا بے دین ہونا، کجروی اختیار کرنا جیسے اَلَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْ اَسْمَائِہٖ۔

قولہ رمسہ :۔ رَمْس قبر اس کی جمع اَرْمَاس اور رُمُوْس آتی ہیں ﴿ضرب﴾ رَمْسًا ﴿افعال﴾ اِرْمَاسًا دفن کرنا۔

قولہ لا ترج:۔ ﴿نصر﴾ رَجَا رَجْوًا رَجَاءً امید کرنا کما فی القرآن مَا لَکُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰہِ وَقَارًا و فی الحدیث اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الرَّجَاءِ وَالْخَوْفِ ۔

قولہ محتاج :۔ ﴿نصر﴾ حَوْجًا ﴿افتعال﴾ اِحْتِیَاجًا محتاج ہونا ﴿افعال﴾ اِحْوَاجًا محتاج کرنا۔ حَاجَۃ ضرورت اس کی جمع حَوَائِج اور حَاجَات آتی ہیں۔

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ فَلَمَّا وَعَيْتُ مَا دَارَ بَيْنَهُمَا تُقْتُ اِلٰى اَنْ اَعْرِفَ عَيْنَهُمَا فَلَمَّا لَاحَ اِبْنُ ذُكَاءَ وَالْحَفَ الْجَوَّ الضِّيَاءَ غَدَوْتُ قَبْلَ اِسْتِقْلَالِ الرِّكَابِ وَاِغْتِدَاءِ الْغُرَابِ وَجَعَلْتُ اَسْتَقْرِیْ صَوْبَ الصَّوْتِ الْلَّيْلِیْ وَاَتَوَسَّمُ الْوُجُوْهَ بِالنَّظْرِ الْجَلِیْ اِلٰى اَنْ لَمَحْتُ اَبَا زَيْدٍ وَابْنَهٗ يَتَحَادَثَانِ وَعَلَيْهِمَا بُرْدَانِ رَثَّانِ فَعَلِمْتُ اَنَّهُمَا نَجِيًّا لَيْلَتِیْ وَصَاحِبَا رِوَايَتِیْ فَقَصَدْتُهُمَا قَصْدَ كَلِفٍ بِدَمَاثَتِهِمَا رَاثٍ لِرَثَاثَتِهِمَا وَاَبَحْتُهُمَا التَّحَوُّلَ اِلٰى رَحْلِیْ وَالتَّحَكُّمَ فِیْ كُثْرِیْ وَقُلِّیْ وَطَفِقْتُ اُسَيِّرُ بَيْنَ السَّيَّارَةِ فَضْلَهُمَا وَاَهَزُّ الْاَعْوَادَ الْمُثْمِرَةَ لَهُمَا اِلٰى اَنْ غُمِرًا بِالنُّحْلَانِ وَاتُّخِذَا مِنَ الْخُلَّانِ وَكُنَّا بِمُعَرَّسٍ نَتَبَيَّنُ مِنْهُ بُنْيَانَ الْقُرٰى وَنَتَنَوَّرُ نَيْرَانَ الْقِرٰى .

ترجمہ:۔ کہا حارث بن ہمام نے پس جب یاد کرلیا میں نے اس کلام کو جو دائر تھی ان دونوں کے درمیان مشتاق ہوا میں یہاں تک کہ پہچانوں میں ان کے وجود کو پس جب ظاہر ہوگئی صبح صادق اور بنا دیا فضا کو روشن چلا میں اونٹوں کے کوچ کرنے سے پہلے اور نہ مثل بیدار ہونے کوے کے اور شروع ہوا میں کہ تلاش کررہا تھا میں اپنی رات کی آواز کی سمت کو اور پہچان رہا تھا میں چہروں کو گہری نگاہ کے ساتھ۔ یہاں تک کہ دیکھا میں نے ابوزید اور اس کے بیٹے کو کہ وہ دونوں باتیں کررہے ہیں اور ان دونوں پر پرانی چادریں تھیں پس یقین کرلیا میں نے کہ تحقیق وہ دونوں میری رات میں سرگوشی کرنے والے ہیں اور میری روایت کے ہیرو ہیں پس قصد کیا میں نے ان دونوں کا مثل قصد کرنے عاشق کے ان کے حسن اخلاق کی وجہ سے اور مثل رحم کرنے والے کے ان کی بدحالی کی وجہ سے اور مباح کیا میں نے ان کے واسطے اپنے سامان کی طرف آنے کو اور اختیار دیا میں نے ان دونوں کو اپنے کثیر مال میں اور اپنے قلیل مال میں (ہمہ قسم کے مال میں اجازت دی) اور شروع ہوا میں کہ مشہور کررہا تھا قافلہ والوں کے درمیان ان کی فضیلت کو اور بلاتا

تھا میں پھل دار لکڑیوں کو ان کیلئے (قافلہ کے امیر لوگوں کو ان کی خدمت کی طرف متوجہ کرتا تھا) یہانتک کہ ڈھانپ لیے گئے وہ دونوں عطیوں کے ساتھ اور بنا لیے گئے وہ دونوں دوستوں میں سے اور ہم رات گزار رہے تھے ایسی جگہ میں کہ ظاہر ہو رہی تھیں اس جگہ سے بستی کی عمارتیں اور روشن ہو رہی تھیں بستیکی آگیں۔

تشریح: قولہ تقت:۔ ﴿نصر﴾ تَوْقًا وتَوُوْقًا ﴿تفاعل﴾ تَوَاقِیًا بمعنی مشتاق ہونا

قولہ عینہما:۔ شخص اسکی جمع اَعْیُنٌ ،عُیُوْنٌ ،اعْیان اور جمع الجمع اَعْیِنات آتی ہے۔

قولہ الحف:۔ ﴿فتح﴾ لَحْفًا ﴿افعال﴾ اَلْحافا کپڑا اوڑھنا، پہننا، باصرار مانگنا جیسے لا یَسْئلُوْن النَّاسَ اَلْحافا ﴿مفاعلہ﴾ مُلاحَفَۃً مدد کرنا۔

قولہ الجو:۔ فضا اس کی جمع اَجْواء آتی ہے کما فی القرآن اَلَمْ یَرَوْا اِلَی الطَّیْرِ مُسَخَّراتٍ فِیْ جَوِّ السَّماءِ۔

قولہ الضیاء:۔ نور اس کی جمع اَضْواء آتی ہے ﴿نصر﴾ ضَوْءً وضِیاءً روشن ہونا ﴿افعال﴾ اِضاءَۃً روشن ہونا اور کرنا کما فی القرآن فَلَمَّا اَضاءَتْ ما حَوْلَہٗ

قولہ الغراب:۔ ایک کالا پرندہ (کوا) جیسے فَبَعَثَ اللّٰہُ غُرابًا یَّبْحَثُ جمع اَغْرِبَۃ ،غُرْبانٌ ،اَغْرُبٌ اور جمع الجمع غرابیْن ہے۔

قولہ الصوت:۔ اس کی جمع اصْوات آتی ہے کما فی القرآن لاتَرْفَعُوْا اَصْواتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ ﴿نصر﴾ صَوْتًا آواز دینا ﴿تفعیل﴾ تَصْوِیْتًا آواز دینا۔

قولہ رثان:۔ ﴿ضرب﴾ رثاثۃ ورُثُوْثَۃ پرانا ہونا۔ رثیث پرانا کپڑا جمعہ رثاث

قولہ بدماثتہا:۔ ﴿کرم﴾ دَمَاثَۃً نرم خو ہونا ﴿سمع﴾ دمثًا نرم ہونا ﴿تفعیل﴾ تدمِیثًا نرم کرنا۔

قولہ اھز:۔ ﴿نصر﴾ ھزًّا حرکت دینا ﴿افتعال﴾ اھتزازًا حرکت میں آنا ﴿تفعیل﴾ تھزِیزًا حرکت دینا ﴿تفعل﴾ تھزُّزًا حرکت کرنا۔

قولہ الاعواد :۔ اعْواد اور عِیْدان جمع ہیں عُوْد کی بمعنی لکڑی ﴿نصر﴾ عَوْدًا لوٹنا، کسی کام کو دوبارہ کرنا، عادت بنالینا جیسے فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظَالِمُوْن ﴿ضرب﴾ عِیَادَۃً بیمار پرسی کرنا ﴿تفعیل﴾ تعْوِیْدًا عادی بنادینا ﴿تفعل﴾ تعوُّدًا بیمار پرسی کرنا ﴿استفعال﴾ اِسْتِعَادَۃً طلب اعادہ کرنا۔

قولہ بالنحلان: عطیہ، ہبہ اس کی جمع نُحَل آتی ہے اسی سے النُّحْلَۃ بمعنی عطیہ ہے ﴿فتح﴾ نَحْلًا ہبہ کرنا

فَلَمَّا رَأٰی اَبُوْزَیْدٍ اِمْتِلَاءَ کِیْسِہٖ وَاِنْجِلَاءَ بُؤْسِہٖ قَالَ لِیْ اِنَّ بَدَنِیْ قَدْ اِتَّسَخَ وَدَرَنِیْ قَدْ رَسَخَ اَفَتَأْذَنُ لِیْ فِیْ قَصْدِ قَرْیَۃٍ لِاَسْتَحِمَّ وَاَقْضِیَ ھٰذَا الْمُھِمَّ فَقُلْتُ اِذَا شِئْتَ فَالسُّرْعَۃَ السُّرْعَۃَ وَالرَّجْعَۃَ الرَّجْعَۃَ فَقَالَ سَتَجِدُ مَطْلِعِیْ عَلَیْکَ اَسْرَعُ مِنْ اِرْتِدَادِ طَرْفِکَ اِلَیْکَ ثُمَّ اسْتَنَّ اِسْتِنَانَ الْجَوَادِ فِی الْمِضْمَارِ وَقَالَ لِاِبْنِہٖ بَدَارِ بَدَارِ وَلَمْ نَحْلُ اَنَّہٗ غَرَّ وَطَلَبَ الْمَفَرَّ فَلَبِثْنَا نَرْقُبُہٗ رَقْبَۃَ الْاَعْیَادِ وَنَسْتَطْلِعُہٗ بِالطَّلَائِعِ وَالرُّوَّادِ اِلٰی اَنْ ھَرِمَ النَّھَارُ وَکَادَ جُرُفُ الْیَوْمِ یَنْھَارُ.

ترجمہ:۔ پس جب دیکھا ابوزید سروجی نے اپنی جیب کے بھر جانے کو اور اپنی تنگی کے کھل جانے کو کہا اس نے مجھے کہ تحقیق میرا بدن میلا ہو چکا ہے اور میل راسخ و مستحکم ہو چکی ہے کیا اجازت دیتا

ہے تو مجھے بستی کے قصد میں تا کہ میں غسل کرلوں اور اس ضروری کام کو پورا کرلوں پس کہا میں نے اس کو جب چاہتا ہے تو (اگر تیری یہی خواہش ہے) پس جلدی کر جلدی کر اور جلدی لوٹ جلدی لوٹ پس کہا سروجی نے عنقریب پائیگا تو میرے لوٹنے کو اپنے اوپر زیادہ جلدی اپنی آنکھ کے لوٹنے سے اپنی طرف پھر دوڑا مثل تیز رو گھوڑے کے میدان میں اور کہا اس نے اپنے بیٹے کو جلدی کر جلدی کر۔ (کہا حارث نے) اور نہیں خیال کیا ہم نے کہ تحقیق وہ دھوکہ باز ہے اور بھاگنا چاہتا ہے پس ہم نے بہت دیر انتظار کی مثل انتظار کرنے عیدوں کے چاند کے اور ہم معلوم کرتے رہے لشکر کے آگے آنے والے سے اور ہر آنے والے سے تالاب کی طرف یہاں تک کہ بوڑھا ہو گیا دن اور قریب تھا کہ دن کا کنارہ گر جاتا۔

تشریح: قولہ امتلاء: ﴿فتح﴾ مَلاً ﴿افتعال﴾ اِمْتِلاءٌ بھرنا، بھر جانا کما فی الحدیث اِمْلَئُوْا اَفْرَاهَكُمْ مِنَ الْقُرْآنِ۔

قولہ کیسہ: ۔کِیْس بمعنی تھیلی اس کی جمع اَکْیاس آتی ہے ﴿ضرب﴾ کِیَاسَةٌ ذہین ہونا ﴿تفعیل﴾ تَکْیِیْسًا ذہین بنانا۔ مُکَایَسَةٌ ﴿مفاعلہ﴾ عقلمندی میں مقابلہ کرنا۔

قولہ بدنی: ۔جسد انسانی اس کی جمع اَبْدان آتی ہے ﴿کرم﴾ بَدَانَةٌ موٹا ہونا، لحیم وجسیم ہونا ﴿نصر﴾ بُدْنًا بَدْنًا ﴿تفعیل﴾ تَبْدِیْنًا جسیم ہونا، سن رسیدہ ہونا کما فی الحدیث لَاتُبَادِرُوْنِیْ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ فَاِنِّیْ قَدْ بَدُنْتُ

قولہ اتسخ: ۔یہ وسخ سے مشتق ہے میل کچیل اس کی جمع اوساخ آتی ہے ﴿سمع﴾ وَسَخًا ﴿افتعال﴾ اِتِّسَاخًا ﴿تفعل﴾ تَوَسُّخًا میلا ہونا ﴿افعال﴾ اِیْسَاخًا ﴿تفعیل﴾ تَوْسِیْخًا میلا کچیلا بنانا۔

قولہ درنی: ۔دَرَنٌ بمعنی میل جمعہ اَدْرَان ﴿سمع﴾ دَرَنًا کپڑے کا میلا ہونا

﴿افعال﴾ اِذرَانًا میلا کرنا

قولہ رسخ:﴿فتح،نصر﴾ رَسْخًا گڑ جانا، پختہ ہوجانا کما فی القرآن وَ الرَّاسِخُوْنَ فِیْ الْعِلْمِ۔ ﴿افعال﴾ اِرْسَاخًا گاڑنا، ثابت کرنا۔

قولہ افتأذن:۔ ﴿سمع﴾ اَذْنًا کان لگانا اِذْنًا اجازت دینا ﴿افعال﴾ اِیْذَانًا آگاہ کرنا ﴿تفعیل﴾ تَأْذِیْنًا اذان دینا اعلان کرنا، پکارنا جیسے ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَیَّتُہَا الْعِیْرُ اسی سے مؤذن ہے اذان دینے والا اس کی جمع مُؤَذِّنُوْن ہے

قولہ فالسرعۃ السرعۃ:۔ یہ دونوں اَلْزِمْ فعل محذوف کے مفعول ہیں ﴿سمع﴾ سرعًا ﴿کرم﴾ سَرَاعَۃً وَسُرْعَۃً جلدی کرنا ﴿مفاعلہ﴾ مُسَارَعَۃً جلدی جانا جیسے وَیُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرَاتِ ﴿تفاعل﴾ تَسَارُعًا ﴿تفعل﴾ تَسَرُّعًا کسی کام میں تیزی کرنا۔

قولہ الرجعۃ:۔ ﴿ضرب﴾ رَجْعًا لوٹانا جیسے لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَی الْمَدِیْنَۃِ ﴿تفعیل﴾ تَرْجِیْعًا آواز کو حلق میں گھمانا۔ ﴿افعال﴾ اِرْجَاعًا پھیرنا ﴿مفاعلہ﴾ مُرَاجَعَۃً رجوع کرنا ﴿افتعال﴾ اِرْتِجَاعًا بمعنی واپس کرنا، ہونا۔ ﴿استفعال﴾ اِسْتِرْجَاعًا لوٹنے کی طلب کرنا۔

قولہ ارتداد:۔ ﴿نصر﴾ رَدًّا و مَرَدًّا لوٹنا، واپس کرنا، ہونا کما فی القرآن فَلَا مَرَدَّ لَہٗ ﴿تفعیل﴾ تَرْدِیْدًا واپس کردینا، تردید کرنا ﴿تفعل﴾ تَرَدُّدًا شک میں پڑنا ﴿افتعال﴾ اِرْتِدَادًا لوٹنا، مرتد ہونا، رد کرنا جیسے مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ۔

قولہ المضمار:۔ ﴿نصر﴾ ضَمْرًا ﴿کرم﴾ ضُمُوْرًا کمزور ہونا ﴿افعال﴾ اِضْمَارًا چھپانا ﴿انفعال﴾ اِنْضِمَارًا خشک ہونا ﴿افتعال﴾ اِضْطِمَارًا لاغر ہونا ﴿تفعیل﴾ تَضْمِیْرًا گھوڑے کو لاغر کرنا ضامر کمزور گھوڑا کما فی القرآن عَلٰی

کُلِّ ضَامِر اس کی جمع ضُمُر آتی ہے اور مؤنث ضَامِرة آتی ہے اور اس کی جمع ضوامر آتی ہے۔

قولہ الاعیاد:۔ یہ عیْد کی جمع ہے عید کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ لانَّہٗ یعُوْدُ کُلَّ سنَۃ بِفرْحٍ مُجَدَّدٍ۔

قولہ نستطلعہ:۔ ﴿نصر﴾ طُلُوْعًا طلوع ہونا جیسے فسبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ ﴿افعال﴾ اِطْلاعًا معلوم کرنا، کرانا۔

قولہ بالطلائع:۔ یہ طلیْعَۃ کی جمع ہے بمعنی مقدمۃ الجیش۔

قولہ ھرم:۔ ﴿سمع﴾ ھرَمًا بوڑھا ہونا اَھْرَمَ اللّٰہُ ﴿افعال﴾ اِھْرَامًا بوڑھا کرنا

قولہ النھار:۔ بمعنی دن اس کی جمع انہر ونہر آتی ہیں ﴿فتح﴾ نَہْرًا کھود کر پانی بہانا ﴿افتعال﴾ اِنْتِہارًا سائل کو جھڑکنا جیسے ولا تَقُلْ لَّہُمَا اُفٍّ وَّلا تَنْہَرْ ہُمَا ﴿افعال﴾ اِنْہارًا بہانا۔

قولہ جرف:۔ کنارہ اس کی جمع اَجْراف، جُرُوْف آتی ہیں جیسے علٰی شفا جُرُف ھار ﴿نصر﴾ جَرْفًا ﴿تفعیل﴾ تَجْرِیْفًا ﴿افتعال﴾ اِجْتِرافًا ﴿تفعل﴾ تَجَرُّفًا کسی شی کو پورا لینا یا پورا کھانا، کسی شی کا اکثر حصہ کھانا یا لینا۔

قولہ ینھار:۔ ﴿ضرب﴾ ھَیْرًا ﴿تفعل﴾ تَہَیُّرًا ﴿انفعال﴾ اِنْہِیارًا ساقط ہونا، گر جانا کما فی القرآن فانْہَارَ بِہٖ فِیْ نَارِ جَہَنَّمَ۔

فَلَمَّا طَالَ اَمَدُ الْاِنْتِظَارِ وَلَاحَتِ الشَّمْسُ فِی الْاَطْمَارِ قُلْتُ لِاَصْحَابِیْ قَدْ تَنَاھَیْنَا فِی الْمُھْلَۃِ وَتَمَادَیْنَا فِی الرِّحْلَۃِ اِلٰی اَنْ اَضْعَنَا الزَّمَانَ وَبَانَ اَنَّ الرَّجُلَ قَدْمَانَ فَتَأَھَّبُوْا لِلظَّعْنِ وَلَاتَلْوُوْا عَلٰی خَضْرَاءِ الدِّمَنِ وَ

نَهَضْتُ لِاَحْدِجَ رَاحِلَتِیْ وَاَتَجَمَّلَ لِرِحْلَتِیْ فَوَجَدْتُّ اَبَازَیْدٍ قَدْ کَتَبَ عَلٰی الْقَتَبِ حِیْنَ شَمَّرَ لِلْهَرَبِ۔

یَامَنْ غَدَا لِیْ سَاعِدًا وَمُسَاعِدًا دُوْنَ الْبَشَرِ

لَاتَحْسَبَنَّ اَنِّیْ نَأَیْ تُکَ عَنْ مَلَالٍ اَوْاَشَرْ

لٰکِنَّنِیْ مُذْ لَمْ اَزَلْ مِمَّنْ اِذَا طَعِمَ اِنْتَشَرْ

قَالَ فَاَقْرَأْتُ الْجَمَاعَةَ الْقَتَبَ لِیَعْذِرَهٗ مَنْ کَانَ عَتَبَ فَاُعْجِبُوْا بِحُرَفِیْهِ وَتَعَوَّذُوْا مِنْ آفَتِهٖ ثُمَّ اِنَّا ظَعَنَّاوَلَمْ نَدْرِ مَنِ اعْتَاضَ عَنَّا ۔

ترجمہ:۔ پس جب لمبی ہوگئی انتظار کی مدت اور ظاہر ہوگیا سورج پرانے کپڑوں میں کہا میں نے اپنے ساتھیوں کو کہ تحقیق انتہاء کردی ہم نے انتظار کرنے میں اور چھوڑ دیا ہم نے کوچ کرنے کو یہاں تک کہ ضائع کردیا ہم نے پورا ایک دن اور ظاہر ہوچکی یہ بات کہ تحقیق مرد جھوٹ بول گیا ہے پس تیاری کرو تم کوچ کرنے کیلئے اور نہ مائل ہو و تم گندگی کے سبزے پر اور کھڑا ہوا میں تاکہ پالان رکھوں میں اپنی سواری پر اور تیار کروں میں اپنے سامان کو پس پایا میں نے ابوزید سروجی کو کہ تحقیق وہ لکھ گیا ہے پالان کی لکڑی پر جب تیار ہوا بھاگنے کیلئے

☆ اے وہ شخص جو بنا میرے لیے بازو ☆ اور مدد کرنے والا سوائے اور لوگوں کے ☆ نہ گمان کرنا کہ تحقیق میں جدا ہوا ہوں ☆ تجھ سے کسی تکلیف کی وجہ سے یا کسی تکبر کی وجہ سے ☆ لیکن میں ہمیشہ سے ☆ ان لوگوں میں سے ہوں کہ جب وہ کھالیتا ہے تو وہ چلا جاتا ہے ☆

کہا اس نے پس پڑھوایا میں نے جماعت کو جو پالان کی لکڑی پر لکھا ہوا تھا تاکہ معذور سمجھے اس کو وہ شخص جو اس پر غصے تھا۔ پس سب لوگ متعجب ہوئے اس کی بکواس کی وجہ سے اور پناہ مانگی انہوں نے اس کی شرارت سے پس تحقیق کوچ کیا ہم نے اور ہم کو نہیں معلوم کہ کس نے بدلہ لیا ہماری جانب سے۔

تشریح: قولہ امد:۔انتہاء کما فی القرآن فطال علیہمُ الامد اسکی جمع اماد آتی ہے ﴿سمع﴾امدا خصہ ہونا ﴿تفعیل﴾تأمیدا کسی چیز کی مدت بیان کرنا۔

قولہ الاطمار:۔یہ طِمْرٌ کی جمع ہے پرانا کپڑا، بوسیدہ کمبل۔﴿ضرب﴾طمرا کسی چیز کو اس طرح چھپانا کہ وہ معلوم ہی نہ ہو سکے۔اگر مصدر طِمارا ہو تو معنی ہے اچھلنا، کودنا ﴿تفعیل﴾تطمیرا لپیٹنا۔

قولہ تمادینا:۔﴿افعال﴾اِمداء ﴿مفاعلہ﴾مُماداۃ مہلت دینا ﴿تفاعل﴾ تمادیا تاخیر کرنا۔

قولہ مان:۔﴿ضرب﴾مَیْنا جھوٹ بولنا۔مَیْن جھوٹا جمع مُیُوْن ہے ﴿تفاعل﴾ تمایُنا ایک دوسرے پر جھوٹ بولنا۔

قولہ خضراء:۔﴿سمع﴾خضرا سرسبز ہونا کما فی القرآن فاخرجنا منہُ خضرا نخرُجُ منہُ حبًّا مُتراکبا ﴿افعال﴾اخضارا سبز بنانا، نباتات کو سیراب کرانا ﴿تفعیل﴾تخضیرا سبز کرنا ﴿افعلال﴾ اخضرارا سبز ہونا جیسے فتُصبحُ الارضُ مُخضرَّۃ۔

قولہ لاحدج:۔﴿ضرب﴾حدجا حداجا ﴿افعال﴾اخداجا اونٹ پر بوجھ لادنا۔

قولہ القتب:۔کجاوے کی لکڑی اس کی جمع اقتاب آتی ہے ﴿نصر﴾قتبا خوب کھلانا ﴿افتعال﴾اِقتتابا اونٹ پر کجاوا باندھنا۔

قولہ للھرب:۔﴿نصر﴾ھربا بھاگنا ﴿تفاعل﴾تھاربا ایک دوسرے کے ساتھ مل کر بھاگنا۔

قولہ اشر:۔اکڑنا،مغرور ہونا ﴿افعال﴾ایشارا دانت تیز کرنا۔

قولہ انتشر:۔﴿ضرب نصر﴾نشرا پھیلانا جیسے واذاالصُّحُفُ نُشِرتْ ﴿تفعیل﴾تنشیرا ﴿تفعل﴾ تنشُّرا ﴿افتعال﴾انتشارا پھیلنا جیسے ثُمَّ اِذا اَنْتُمْ بشرٌ تنتشرُوْن۔

قولہ بخرافتہ:۔﴿سمع﴾خرفا ﴿کرم﴾خُرافۃ بڑھاپے کی وجہ سے عقل خراب ہوجانا﴿تفعیل﴾ تخریفا فساد عقل کی طرف نسبت کرنا ﴿مفاعلہ﴾مُخارفۃ خراب کرنا۔

قولہ آفتہ:۔مصیبت اس کی جمع آفات آتی ہے ﴿نصر﴾ اوفا خراب کرنا

قولہ اعتاض:۔﴿نصر﴾عوضا ﴿تفعیل﴾تعویضا ﴿افعال﴾ اعاضۃ ﴿مفاعلہ﴾مُعاوضۃ بدلہ دینا ﴿تفعل﴾تعوُّضا ﴿افتعال﴾ اغتیاضا بدلہ لینا۔

چوتھا مقامہ ایک نظر میں

عربی ادب خصوصاً اسلامی عربی ادب آج کل کے مروجہ انگلش لٹریچر اور اردو ادب کی طرح محض تفریح طبع کا سامان ہی نہیں بلکہ عربی ادب کا تہذیب اخلاق میں ایک کردار ہے جس کا جی چاہے وہ مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی مختارات من ادب العرب ہی کو دیکھ لے۔ جس میں عربی اسلامی ادب کے چند نمونے پیش کیے گئے ہیں۔

چنانچہ اس مقامہ میں مصنف نے عربی ادب کے طالب علموں کو زندگی کے دو طرح کے دستور العمل دیئے جن میں ایک کی بنیاد تقوی پر ہے اور دوسرے کی فتوی پر فنی لحاظ سے دیکھیں تو

من حكم بان ابذل واذوب وتجمد

صنعت مقابلہ کی عمدہ مثال

ارعى الجار ولو جار وان لم يكافى اللعشير

اجناس خص باسم المشابہ کی کیا بہترین نظیر ہے۔

المقامة الخامسة الكوفية

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ مقامہ کوفہ کی طرف منسوب ہے جس کو حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے ایک چھاؤنی کے طور پر بسایا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ جب اس کے گورنر ہوئے تو یہ شہر تمدنی ترقی کرنے لگا حتی کہ سولہ میل تک پھیل گیا اور جب حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی تشریف آوری ہوئی تو یہ شہر علم وادب کا گہوارہ بن گیا چنانچہ عظیم الشان علماء اور اعاظم رجال دین کی تاریخ اسی شہر سے وابستہ ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کوفہ میں ایک دفعہ حارث بن ہمام اپنے چند ساتھیوں (جو فصاحت و بلاغت میں سحبان بن وائل سے بھی فائق تھے) کے ہمراہ خوش گپیوں میں محو رہے۔ جب سونے کا ارادہ کیا تو غموں اور مصیبتوں کے مارے ایک شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا اور رات ٹھہرانے کا سوال کیا۔ حارث اور اس کے ساتھی چونکہ غایت درجہ کے مہمان نواز تھے رات گذارنے کو جگہ دی اس کی ٹال مٹول کے باوجود اس کے سامنے کھانا بھی چن دیا۔ چراغ جلانے پر حارث ابن ہمام نے پہچان لیا کہ یہ تو ہمارے دیرینہ دوست ابوزید سروجی ہیں اس کی خوشی کی انتہا نہ رہی تو دوسرے ساتھیوں کو بھی یہ خوشخبری سنائی تو سب اس نعمت غیر مترقبہ کو غنیمت سمجھتے ہوئے کہنے لگے۔

؎ کیوں نہ آنکھوں میں کٹے تا سحر آج کی رات

اور کوئی نادر واقعہ سننے کی خواہش ظاہر کی حضرت کہنے لگے یوں تو میرا ہر واقعہ اپنے اندر ایک داستان لئے ہے مگر آج تو ایک عجیب ہی واقعہ پیش آیا میں نے مکان کی دستک دی اندر سے ایک نوعمر لڑکا نکلا اور ایسی فصیح کلام کی کہ میں بھی مبہوت ہو گیا غور کرنے پر معلوم ہوا کہ میرا ہی لخت جگر ہے اور اس واقعہ کو ایسا رنگین اور مزین کر کے سنایا کہ سب کے دل بھر آئے۔

پھر دست سوال دراز کیا کہ اس کی مکاتبت کا مال جمع کرو ورنہ میرا تو جگر لخت لخت ہوئے جاتا ہے انہوں نے دل کھول کر اس کی مدد کی حارث بن ہمام کے دل میں اس بچہ کی زیارت کی تمنا ہوئی تو شیخ ابوزید کھسیانے سے ہو کر کہنے لگے عقل عیار ہے سو بھیس بنا لیتی ہے۔

حَكَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ سَمَرْتُ بِالْكُوفَةِ فِيْ لَيْلَةٍ اَدِيْمُهَا ذُوْ لَوْنَيْنِ وَقَمَرُهَا كَتَعْوِيْذٍ مِنْ لُجَيْنٍ مَعَ رُفْقَةٍ غُذُوْا بِلِبَانِ الْبَيَانِ وَسَحَبُوْا عَلٰى سَحْبَانَ ذَيْلَ النِّسْيَانِ مَا فِيْهِمْ اِلَّا مَنْ يُحْفَظُ عَنْهُ وَلَا يُتَحَفَّظُ مِنْهُ وَيَمِيْلُ الرَّفِيْقُ اِلَيْهِ وَلَا يَمِيْلُ عَنْهُ فَاسْتَهْوَانَا السَّمَرُ اِلٰى اَنْ غَرَبَ الْقَمَرُ وَغَلَبَ السَّهَرُ فَلَمَّا رَوَّقَ اللَّيْلُ الْبَهِيْمُ وَلَمْ يَبْقَ اِلَّا التَّهْوِيْمُ سَمِعْنَا مِنَ الْبَابِ نَبْأَةَ مُسْتَنْبِحٍ ثُمَّ تَلَتْهَا صَكَّةُ مُسْتَفْتِحٍ فَقُلْنَا مِنَ الْمُلِمُّ فِي اللَّيْلِ الْمُدْلَهِمِّ فَقَالَ ـ

يَا اَهْلَ ذَا الْمَغْنٰى وُقِيْتُمْ شَرًّا ... وَلَا لَقِيْتُمْ مَا بَقِيْتُمْ ضُرًّا

قَدْ دَفَعَ اللَّيْلُ الَّذِيْ اِكْفَهَرَّا ... اِلٰى ذَرَاكُمْ شَعْثًا مُغْبَرًّا

اَخَا سِفَارٍ طَالَ وَاسْبَطَرَّا ... حَتّٰى انْثَنٰى مُحْقَوْقِفًا مُصْفَرًّا

مِثْلَ هِلَالِ الْاُفْقِ حِيْنَ افْتَرَّا ... وَقَدْ عَرَا فِنَائَكُمْ مُعْتَرًّا

وَاَمَّكُمْ دُوْنَ الْاَنَامِ طُرًّا ... يَبْغِيْ قِرًى مِنْكُمْ وَمُسْتَقَرًّا

فَدُوْنَكُمْ ضَيْفًا قَنُوْعًا حُرًّا ... يَرْضٰى بِمَا اِحْلَوْلٰى وَمَا اَمَرًّا

وَيَنْثَنِيْ عَنْكُمْ يَنُثُّ الْبِرًّا

ترجمہ:۔ حکایت کی حارث بن ہمام نے کہا اس نے کہ میں کہانی کہہ رہا تھا کوفہ شہر میں ایسی رات میں کہ اس کا چمڑا دو رنگوں والا تھا (نصف اندھیری اور نصف چاندنی) اور اس کا چاند مثل تعویذ کے تھا چاندنی سے (ناقص دائرہ تھا) ایسے ساتھیوں کے ساتھ کہ جو پرورش کیے گئے تھے بیان کے دودھ کے ساتھ۔ اور وہ تان چکے تھے سحبان بن وائل پر نسیان کی چادر کو نہیں تھا ان میں سے کوئی مگر ایسا شخص کہ یاد کیا جاتا تھا اس سے (شعروں سے) اور نہیں اجتناب کیا جاتا تھا اس سے۔ اور

مائل ہوتے تھے دوست اس کی طرف اور نہیں اعراض کیا جاتا تھا اس سے۔ پس مست کر دیا تھا ہم کو کہانیوں نے یہاں تک کہ غروب ہو گیا چاند اور غالب آ گئی بیداری۔ پس جب چھا گئی سیاہ رات اور نہیں باقی رہا مگر اونگھ کا وقت تو سنی ہم نے دروازے سے کتے جیسے بھونکنے کی آواز پھر اس (آواز) کے پیچھے دروازہ کھلوانے کی کھٹک۔ پس کہا ہم نے کون ہے، آنے والا سخت اندھیری رات میں، پس کہا اس نے۔ اشعار

اے گھر والو تم محفوظ رکھے جاؤ تکلیف سے ☆ اور نہ ملو جب تک تم زندہ رہو تکلیف کو ☆ تحقیق پھینکا ہے رات نے جو کہ سخت سیاہ ہے ☆ تمہارے صحن کی طرف ایک پراگندہ اور غبار آلود شخص کو ☆ کہ جو بھائی بننے والا ہے دور دراز کے سفروں کا ☆ یہاں تک کہ ہو چکا ہے وہ کبڑا زرد رنگ والا ☆ مثل افق کے چاند کے جس وقت وہ طلوع ہوتا ہے ☆ اور تحقیق قصد کیا ہے اس نے تمہارے گھر کا اس حال میں کہ وہ سائل ہے ☆ اور ارادہ کیا ہے اس نے تمہارا تمام مخلوق کو چھوڑ کر ☆ تلاش کرتا ہے وہ تم سے مہمانی کو اور رہنے کی جگہ کو ☆ پس لے لو تم ایسے مہمان کو جو کہ انتہائی شریف ہے ☆ راضی ہو جاتا ہے اس چیز کے ساتھ جو میٹھی ہو اور اس کے ساتھ جو کڑوی ہو ☆ اور لوٹے گا تم سے اس حال میں کہ پھیلائے گا تمہارے احسان کو ☆

تشریح: قولہ ادیمہا :۔ رنگا ہوا چمڑا ﴿ضرب﴾ اُدُمًا سالن کے ساتھ کھانا کھانا ﴿کرم﴾ اُدمَۃ گندم گوں ہونا آدم بمعنی گندمی رنگ والا اِدام بمعنی سالن۔

قولہ لجین:۔ چاندی ﴿سمع﴾ لَجْنًا چمٹنا۔

قولہ بلبان:۔ بمعنی عورت کا دودھ لبنًا ﴿نصر، ضرب﴾ دودھ پلانا اِلْتِبانًا ﴿افتعال﴾ دودھ پینا اللبن بمعنی دودھ جیسے لَبَنًا خالِصًا۔

قولہ سحبان :۔ اس سے مراد سحبان بن وائل ہے اس کا نسب نامہ اس طرح ہے سحبان بن زفر بن ایاس بن عبد شمس الوائلی۔ یہ بنو ہاشم سے تعلق رکھتا تھا اور یہ قوم نہایت ذلیل تھی۔ یہ عرب کا

مشہوراور مایہ ناز فصیح و بلیغ شخص تھا اخطب الخطباء تھا مکرر الفاظ زبان پر نہیں لاتا تھا۔ایک قول کے مطابق سب سے پہلے امابعد اس نے کہا تھا جیسا کہ اس کا شعر ہے

لقد علم الحی الیمانون انی اذا قلت اما بعد انی خطیبها

اور یہ زمانہ جاہلیت میں بعث بعد الموت پر ایمان لایا اس کی عمر ایک سو اسی سال ہوئی ۔اب یہ فصاحت و بلاغت میں ضرب المثل ہے۔

قولہ ذیل:۔بمعنی دامن جمع اذیال ﴿نصر،ضرب﴾ لمبے دامن والا ہونا۔

قولہ ذیل النسیان:۔اس کی اصل یہ ہے کہ عرب میں زنا اس طرح ہوا کرتا تھا کہ زانیہ عورتیں اندھیرے مکان میں جا کر بیٹھ جاتی تھیں زانی آتے اور زنا کر کے چلے جاتے زانیہ مزنیہ کو ایک دوسرے کا علم نہ ہوتا تھا لیکن قیافہ شناس لوگ زانی کو نشانات قدم سے پہچان لیتے تھے تو زانیوں نے یہ حیلہ کیا کہ جب وہ زنا کیلئے جاتے تو بہت بڑی چادر باندھ لیتے جو زمین پر لگتی رہتی جس سے نشانات قدم مٹ جاتے۔

قولہ السهر:۔بمعنی بیداری ﴿ضرب﴾ بیدار ہونا استهارا ﴿افتعال﴾ بیدار کرنا سهار بیداری السَّاهِرة بمعنی میدان جیسے فاذاهُمْ بالسَّاهِرة۔

قولہ روق:۔ترویقا ﴿تفعیل﴾ شامیانہ کھینچنا رَوْقا رَوْقانا ﴿نصر﴾ خوش کرنا۔ رواق برآمدہ۔سائبان۔

قولہ البهیم:۔سخت سیاہ رات اس کی جمع بهم بهم آتی ہیں ﴿افعال﴾ ابهاما پوشیدہ ہونا اسی سے ایک لفظ بهیمة ہے بمعنی بکری کا بچہ۔

قولہ التهویم:۔اونگھنا ﴿تفعیل﴾ تهویما اونگھنا،سرھلانا۔ھوم ہلکی نیند ھوام سخت پیاس اھوم بڑے سروالا۔

قولہ نبأة:۔بمعنی آواز ﴿فتح﴾نبأ باریک آواز نکالنا۔

قولہ مستنبح:۔﴿استفعال﴾استنباحا کتے کی طرح بھونکنا۔نبُوح شور کرنا ﴿فتح﴾نبحا کتے کا بھونکنا۔

قولہ صکة:۔بمعنی دھکا ﴿نصر﴾صکًّا دھکا دینا۔

قولہ الملم:۔ملنے والا ﴿نصر﴾لمًّا اترنا،زیارت کرنا۔﴿افعال﴾ الماما زیارت کرنا۔

قولہ اکفهرا:۔اکفهرارا ﴿افعلال﴾بمعنی چھاجانا۔

قولہ ذراکم:۔بمعنی صحن ﴿ضرب﴾ذرًیا ﴿نصر﴾ ذرّوا اڑانا۔

قولہ محقوقفا:۔بمعنی کبڑا ﴿نصر﴾حُقُوْفا ٹیڑھا ہونا۔

قولہ طرا:۔بمعنی تمام ﴿نصر﴾طرًّا ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔طُرّہ پیشانی جمع طُرر۔

قولہ ینث:۔﴿نصر﴾نثًّا پھیلانا

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ فَلَمَّا خَلَبْنَا بِعَذُوْبَةِ نُطْقِهٖ وَعَلِمْنَا مَا وَرَاءَ بَرْقِهٖ اِبْتَدَرْنَا فَتْحَ الْبَابِ وَتَلَقَّيْنَاهُ بِالتَّرْحَابِ وَقُلْنَا لِلْغُلَامِ هَيَّأْ هَيَّأْ وَهَلُمَّ مَا تَهَيَّأَ فَقَالَ الضَّيْفُ وَالَّذِیْ اَحَلَّنِیْ ذَرَاكُمْ لَا تَلَمَّظْتُ بِقَرَاكُمْ اَوْ تَضَمَّنُوْا لِیْ اَنْ لَّا تَتَّخِذُوْنِیْ كَلًّا وَلَا تَجَشَّمُوْا لِاَجْلِیْ اَكْلًا فَرُبَّ اَكْلَةٍ هَاضَتِ الْاَكِلَ وَحَرَمَتْهُ مَاكِلَ وَشَرُّ الْاَضْيَافِ مَنْ سَامَ التَّكْلِيْفَ وَاَذَى الْمُضِيْفَ خُصُوْصًا اَذًى يَعْتَلِقُ بِالْاَجْسَامِ وَيُفْضِیْ اِلَى الْاَسْقَامِ وَمَا قِيْلَ فِی الْمِثْلِ الَّذِیْ سَارَ سَائِرُهٗ خَيْرُ الْعَشَاءِ سَوَافِرُهٗ اِلَّا لِيُعَجِّلَ التَّعَشِّیْ وَيُجْتَنَبَ اَكْلُ

اللَّيْلِ الَّذِیْ یُعَشِّیْ اَللّٰھُمَّ اِلَّا اَنْ تَقِدَ نَارُ الْجُوْعِ وَتَحُوْلَ دُوْنَ الْھَجُوْعِ.

ترجمہ:۔ کہا حارث بن ہمام نے پس جب دھوکہ دیا اس نے ہم کو اپنی میٹھی کلام کی وجہ سے، اور ہم جان چکے تھے جو کچھ اس کی چمک کے پیچھے تھا جلدی کی ہم نے دروازہ کھولنے میں اور ملے ہم اس کو مرحبا مرحبا کہہ کر اور کہا ہم نے غلام کو جلدی کر جلدی کر اور لے آ جو کچھ تیار ہے پس کہا مہمان نے قسم ہے اس ذات کی جس نے ڈالا ہے مجھے تمہارے صحن میں نہیں چکھوں گا میں تمہاری مہمانی سے یہاں تک کہ ضمانت دو تم مجھے کہ نہیں سمجھو گے تم مجھے بوجھ اور نہیں تکلف کرو گے میری وجہ سے کھانے میں پس بہت سارے کھانے ایسے ہیں کہ جو کھانے والے کو ھیضہ کر دیتے ہیں اور محروم کر دیتے ہیں اس کو بہت ساری کھانے والی چیزوں سے اور مہمانوں میں سے سب سے برا مہمان وہ ہے جو کہ تکلیف پہنچائے اور ایذاء پہنچائے میزبان کو خصوصا ایسی ایذاء اور تکلیف جو متعلق ہوتی ہے جسم کے ساتھ اور پہنچا دے اس کو مرض کی طرف اور نہیں کہا گیا اس مثال میں کہ پھیل چکی ہے اس کی خبر (مثال مشہور میں) کہ رات کے کھانوں میں سے بہتر کھانا اس میں جلدی کرنا ہے (نہیں کہا گیا یہ مثال مشہور میں) مگر تا کہ جلدی کی جائے رات کے کھانے میں اور پرہیز کیا جائے رات کے کھانے سے جو اندھا بنا دیتا ہے۔ اے اللہ تو محفوظ رکھیو۔ مگر یہ کہ بھڑک رہی ہو بھوک کی آگ اور حائل ہو چکی ہو نیند کے درمیان۔

تشریح: قولہ بالترحاب:۔ ﴿کرم﴾ رُحْبا رحابۃ کشادہ ہونا رَحب کشادہ۔

قولہ تلمظت:۔ لَمْظا ﴿نصر﴾ تلَمُّظا ﴿تفعل﴾ زبان سے لپیٹ کر کھانا مرادی معنی کھانا تلْمِیظا ﴿تفعیل﴾ چکھانا۔

قولہ کلا:۔ ﴿ضرب﴾ کَلًا کلالۃ بوجھ بننا کلّ بمعنی بوجھ کلالۃ وارث میت۔ کلۃ باریک پردہ مچھر دانی۔

قولہ ھاضت:۔ ﴿ضرب﴾ ھَیْضا بدہضمی ہونا۔

قولہ حرمته:۔ ﴿کرم﴾ حُرْمَةً حرام ہونا ﴿ضرب﴾ حِرْمَانًا محروم کرنا ﴿تفعیل﴾ تَحْرِيْمًا حرام کرنا جیسے وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ۔

قولہ سام:۔ کسی چیز کو طلب کرنے کیلئے جانا سَوَامًا مُسَاوَمَةً ﴿مفاعلہ﴾ بھاؤ طے کرنا سِيْمَا علامت جیسے سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ

قولہ الاسقام:۔ یہ سَقَمٌ کی جمع ہے ﴿کرم﴾ سَقَامَةً بیمار ہونا جیسے اِنِّيْ سَقِيْمٌ۔

قولہ العشاء:۔ شام کا کھانا عِشَاء شام کی نماز عشائین مغرب وعشاء ﴿نصر﴾ عَشْوًا میلان کرنا اگر صلہ علی ہو تو معنی ہوگا اعراض کرنا۔

قولہ سوافره:۔ یہ مسافرۃ کی جمع ہے وہ عورت جو چہرے سے نقاب اٹھائے۔

قولہ التعشي:۔ شام کا کھانا کھانا۔ قولہ یعشی:۔ ﴿سمع﴾ عَشًا رتوندی ہونا۔

قولہ الهجوع:۔ ﴿فتح﴾ هُجُوْعًا نیند کرنا جیسے وَكَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ هِجَاع غافل آدمی، بیوقوف۔

(قَالَ) فَكَأَنَّهُ اِطَّلَعَ عَلٰى اِرَادَتِنَا فَرَمٰى عَنْ قَوْسِ عَقِيْدَتِنَا لَاجَرَمَ اِنَّا اَنَسْنَاهُ بِالْتِزَامِ الشَّرْطِ وَاثْنَيْنَا عَلٰى خُلُقِهِ السَّبْطِ وَلَمَّا اَحْضَرَ الْغُلَامُ مَارَاجَ وَاَذْكٰى بَيْنَنَا السِّرَاجَ تَأَمَّلْتُهُ فَاِذَاهُوَ اَبُوْزَيْدٍ فَقُلْتُ لِصَحْبِيْ لِيَهْنِكُمُ الضَّيْفُ الْوَارِدُ بَلْ اَلْمَغْنَمُ الْبَارِدُ فَاِنْ يَّكُنْ اَفَلَ قَمَرُ الشِّعْرٰى فَقَدْ طَلَعَ قَمَرُ الشِّعْرِ اَوِ اسْتَسَرَّ بَدْرُ النَّثْرَةِ فَقَدْ تَبَلَّجَ بَدْرُ النَّثْرِ فَسَرَتْ حُمَيَّا الْمَسَرَّةِ فِيْهِمْ وَطَارَتِ السَّنَةُ عَنْ مَاقِيْهِمْ وَرَفَضُوا الدَّعَةَ الَّتِيْ كَانُوْا نَوَوْهَا وَثَابُوْا اِلٰى نَشْرِ الْفُكَاهَةِ بَعْدَ مَاطَوَوْهَا وَاَبُوْزَيْدٍ مُكِبٌّ عَلٰى اَعْمَالِ يَدَيْهِ حَتّٰى اِذَا اسْتَرْفَعَ مَا لَدَيْهِ قُلْنَا لَهُ اَطْرِفْنَا بِغَرِيْبَةٍ مِنْ غَرَائِبِ اَسْمَارِكَ

اَوْعَجِیْبَۃٍ مِنْ عَجَائِبِ اَسْفَارِکَ

فَقَالَ لَقَدْ بَلَوْتُ مِنَ الْعَجَائِبِ مَالَمْ یَرَہُ الرَّاوُوْنَ وَلَا رَوَاہُ الرَّاوُوْنَ وَاِنَّ مِنْ اَعْجَبِھَا مَا عَایَنْتُہُ اللَّیْلَۃَ قُبَیْلَ اِنْتِیَابِکُمْ وَمَصِیْرِیْ اِلٰی بَابِکُمْ فَاسْتَخْبَرْنَاہُ عَنْ طُرْفَۃِ مَرْاٰہُ فِیْ مَسْرَحِ مَسْرَاہُ فَقَالَ اِنَّ مَرَامِیَ الْغُرْبَۃِ لَفَظَتْنِیْ اِلٰی ھٰذِہِ التُّرْبَۃِ وَاَنَا ذُوْمَجَاعَۃٍ وَبُؤْسٰی وَجِرَابٍ کَفُؤَادِ اُمِّ مُوْسٰی فَنَھَضْتُ حِیْنَ سَجَا الدُّجٰی عَلٰی مَابِیْ مِنَ الْوَجٰی لِاَرْتَادَ مُضِیْفًا اَوْ اَقْتَادَ رَغِیْفًا فَسَاقَنِیْ حَادِی السَّغَبِ وَالْقَضَاءُ الْمُکَنّٰی اَبَا الْعَجَبِ اِلٰی اَنْ وَقَفْتُ عَلٰی بَابِ دَارٍ فَقُلْتُ عَلٰی بَدَارٍ.

ترجمہ:۔ پس کہا حارث بن ہمام نے گویا کہ وہ مطلع ہو چکا ہے ہمارے ارادوں پر پس تیر پھینکا ہے اس نے ہمارے ارادوں کی کمان سے مجبور امان لیا ہم نے اس کی بات کو شرط کے پورا کرنے کے ساتھ اور تعریف کی ہم نے اس کے حسن کلام کی اور جب حاضر کیا غلام نے جو کچھ تیار تھا اور جلا دیا ہمارے درمیان چراغ کو غور سے دیکھا میں نے اس کو پس وہ ابوزید سروجی تھا پس کہا میں نے اپنے ساتھیوں کو کہ مبارک ہو تم کو آنے والا مہمان بلکہ مفت کا مال غنیمت پس اگرچہ غروب ہو چکا ہے شعری (ستارہ) کا چاند پس تحقیق طلوع ہو چکا ہے شعر و شاعری کا چاند یا اگرچہ پوشیدہ ہو چکا ہے نثرہ (ستارے) کا چاند پس تحقیق ظاہر ہو چکا ہے نثر کا چاند پس دوڑ گئی خوشی کی لہر ان میں اور اڑ گئی اونگھ ان کی آنکھوں سے اور چھوڑ دیا انہوں نے آرام کا ارادہ جسکی وہ نیت کر چکے تھے اور لوٹے وہ خوش طبعی پھیلانے کی طرف بعد اس کے کہ وہ اس کو لپیٹ چکے تھے اور ابوزید سروجی متوجہ تھا اپنے ہاتھوں کے عمل پر حتی کہ جب اس نے اس چیز کے اٹھانے کی طلب کی جو اس کے سامنے تھی کہا ہم نے اسکو بیان کیجئے اپنے نادر افسانوں میں سے کوئی عجیب واقعہ یا اپنے عجیب سفروں میں سے کوئی عجیب سفر۔

پس کہا اس نے تحقیق میں آزما چکا ہوں عجائبات میں سے ایسی چیزیں کہ نہیں دیکھا ان کو دیکھنے والوں نے اور نہیں روایت کیا ان کو روایت کرنے والوں نے اور تحقیق ان عجائبات میں سے سب سے زیادہ عجیب واقعہ وہ ہے جس کو میں نے دیکھا ہے اسی رات تمہارا قصد کرنے سے کچھ پہلے اور تمہارے دروازے پر لوٹنے سے پہلے پس خبر طلب کی ہم نے اس سے اس کے دیکھے ہوئے عجیب واقعہ کے بارے میں اور اس کے رات کے چلنے کے بارے میں پس کہا اس نے بیشک میرا مقصود غربت ہے پھینکا ہے مجھے اس مٹی کی طرف اس حال میں کہ میں بھوک والا تھا اور تنگی والا تھا اور خالی تھیلے والا تھا مثل خالی ہونے موسیٰ کی ماں کے دل کے ۔کھڑا ہوا میں جس وقت چھا چکی تھی رات باوجود اس کے کہ میرے ساتھ تھکاوٹ تھی تاکہ طلب کروں میں کسی نیز بان کو یا حاصل کروں میں روٹی ۔پس چلایا مجھے چلانے والی بھوک نے اور قضاء نے جس کی نیت رکھی گئی ہے ابوالعجب ۔یہاں تک کہ کھڑا ہوا میں ایک گھر کے دروازے پر پس کہا میں نے جلدی سے۔

تشریح:قولہ قوس :۔کمان جیسے فکان قاب قوسین او ادنی اس کی جمع اَقْواس آتی ہے ﴿ضرب﴾ قِیاسًا قیاس کرنا ﴿سمع﴾قَوْسًا ٹیڑھا ہونا۔

قولہ لاجرم:۔﴿ضرب﴾جُرْمًا کاٹنا جَرِیمَۃ گناہگار ہونا جرِیْم گناہگار۔

قولہ افل:۔اَفُوْلًا ﴿نصر﴾ بےنور ہونا ماہتاب وغیرہ کا غروب ہونا جیسے فلمّا افل قال لا اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ ۔تَافُّلًا ﴿تفعل﴾ تکبر کرنا۔

قولہ تبلج:۔﴿تفعل،نصر﴾تَبَلُّجًا،بُلُوْجًا ظاہر ہونا۔

قولہ النثر:۔نَثْرًا﴿ضرب نصر﴾ پھیلانا اِنْتِثَارًا﴿افتعال﴾ بکھر جانا جیسے واِذَا الْکَوَاکِبُ انْتَثَرَتْ۔

قولہ مأقیھم:۔یہ موق کی جمع ہے بمعنی گوشۂ چشم ﴿سمع﴾ گوشۂ چشم میں میل کا

جمع ہونا۔

قولہ مکب:۔اکبابا ﴿افعال﴾ پچھاڑنا منہ کے بل گر جانا جیسے افمن یمشی مکبًا علی وجھہ ﴿نصر﴾ کبًا منہ کے بل گرانا جیسے فکبت وجوھھم فی النار۔

قولہ غرائب:۔بمعنی نادر۔ قولہ اسفارك:۔یہ سفر کی جمع ہے۔

قولہ مجاعة:۔جوعا مجاعة ﴿نصر﴾ بھوکا ہونا۔

قولہ فؤاد:۔یہ افئدۃ کی جمع ہے بمعنی دل۔

قولہ سجا:۔﴿نصر﴾ سجا سجوا سجوا چھاجانا جیسے واللیل اذا سجی سجیۃ بمعنی طبیعت جمع سجایات۔

قولہ رغیفا:۔یہ ارغفۃ کی جمع ہے بمعنی روٹی ﴿فتح﴾ رغفا گندھے ہوئے آٹے کا پیڑہ بنانا۔

قولہ حادی: حدی خوان۔

حُيِّيتُمْ يَا اَهْلَ هٰذَا الْمَنْزِلِ وَعِشْتُمْ فِيْ خَفْضِ عَيْشٍ خَضِلِ

مَا عِنْدَكُمْ لِابْنِ سَبِيْلٍ مُرْمِلٍ نِضْوِ سُرًى خَابِطِ لَيْلِ اللَّيْلِ

جَوَى الْحَشٰى عَلَى الطَّوٰى مُشْتَمِلٍ مَاذَاقَ مُذْ يَوْمَيْنِ طَعْمَ مَأْكِلِ

وَلَالَهُ فِيْ اَرْضِكُمْ مِنْ مَوْئِلٍ وَقَدْ دَجَا جُنْحُ الظَّلَامِ الْمُسْبِلِ

وَهُوَ مِنَ الْحَيْرَةِ فِيْ تَمَلْمُلٍ فَهَلْ بِهٰذَا الرَّبْعِ عَذْبُ الْمَنْهَلِ

يَقُوْلُ لِيْ اَلْقِ عَصَاكَ وَادْخُلِ وَابْشِرْ بِبِشْرٍ وَقِرًى مُعَجَّلِ

قَالَ فَبَرَزَ اِلَيَّ جَوْذَرٌ وَعَلَيْهِ شَوْذَرٌ وَقَالَ شعر

وَحُرْمَةِ الشَّيْخِ الَّذِيْ سَنَّ الْقِرٰى وَاَسَّسَ الْمَحْجُوْجَ فِيْ اُمِّ الْقُرٰى

مَا عِنْدَنَا لِطَارِقٍ إِذَا عَرَا سِوَى الْحَدِيْثِ وَالْمُنَاخِ فِي الذَّرَى

وَكَيْفَ يَقْرِيْ مَنْ نَفَى عَنْهُ الْكَرٰى طَوَى بَرَى اَعْظُمَهُ لَمَّا انْبَرٰى

فَمَا تَرٰى فِيْمَا ذَكَرْتُ مَا تَرٰى

فَقُلْتُ مَا اَصْنَعُ بِمَنْزِلِ قَفْرٍ وَمُنْزِلِ حَلْفِ فَقْرٍ وَلٰكِنْ يَا فَتٰى مَا اِسْمُكَ فَقَدْ فَتَنَنِيْ فَهْمُكَ فَقَالَ اِسْمِيْ زَيْدٌ وَمَنْشَئِيْ فَيْدٌ وَوَرَدْتُ هٰذِهِ الْمَدْرَةَ اَمْسِ مَعَ اَخْوَالِيْ مِنْ بَنِيْ عَبْسٍ.

ترجمہ: سے زندہ رکھے جاؤ تم اے اس گھر والو☆ اور زندگی بسر کرو تم تروتازہ اور عمدہ زندگی ☆ کیا ہے تمہارے پاس مسافر کیلئے جو کہ محتاج ہے☆ چلتے چلتے کمزور ہو چکا ہے سخت اندھیری رات کا بھٹکا ہوا ہے☆ اس کا باطن سوزش والا ہے بھوک پر لپٹا ہوا ہے☆ نہیں چکھا دو دنوں سے کھانے کی چیز کا مزہ☆ اور کیا نہیں ہے تمہاری زمین میں اس کیلئے جائے پناہ اور تحقیق چھا چکے ہیں لٹکے ہوئے اندھیروں کے ٹکڑے☆ اور وہ حیرت سے پریشانی میں ہے☆ پس کیا ہے اس گھر میں میٹھے پانی کا چشمہ☆ کہا اس نے ڈال دے اپنا ڈنڈا اور داخل ہو جا☆ اور خوش ہو جا تو خندہ پیشانی کے ساتھ اور جلدی والی مہمانی کے ساتھ☆

کہا ابوزید سروجی نے تحقیق ظاہر ہوا میری طرف نیل گائے کا بچہ (مراد یہاں پر خوبصورت بچہ ہے) اس پر چھوٹا سا کپڑے کا ٹکڑا تھا اور کہا اس نے شعر

قسم ہے شیخ کی عزت کی جس نے جاری کی مہمانی کی رسم☆ اور بنیاد رکھی کعبہ کی ام القری میں☆ نہیں ہے ہمارے پاس رات کو آنے والے مہمان کیلئے جب نازل ہو☆ سوائے باتوں کے اور صحن میں بٹھانے کے☆ اور کیسے مہمانی کر سکتا ہے وہ شخص کہ جس سے دور کر دیا ہو نیند کو☆ بھوک نے (ایسی بھوک کہ) چوراچورا کر دیا ہو اس نے اس کی ہڈیوں کو جب پیش آئی☆ پس کیا خیال ہے تیرا اس چیز کے بارے میں جو میں نے کہا ہے کیا خیال ہے تیرا☆

پس کہا میں نے کیا کروں گا میں خالی گھر میں اور ایسے میزبان کے ساتھ جو کہ ساتھی ہے فقر وفاقہ کا اور لیکن اے جوان کیا نام ہے تیرا پس تحقیق فتنہ میں ڈال دیا ہے مجھے تیری سمجھ نے پس کہا اس نے میرا نام زید ہے اور میری جائے پیدائش فید ہے اور آیا ہوں میں گاؤں میں کل کو اپنے ماموؤں کے ساتھ جو کہ بنی عبس سے ہیں۔

تشریح: قولہ خضل :۔خضلا ﴿سمع﴾ تر وتازہ ہونا۔قولہ مرمل: رملا ﴿نصر﴾ کھانے میں ریت کا ملانا

قولہ نضو:۔اسکی جمع اَنْضاء ہے اِنْضاء ﴿افعال﴾ لاغر ہونا۔

قولہ ام القری:۔اس سے مراد مکہ مکرمہ ہے جیسے ام القرآن سورۃ فاتحہ کو کہتے ہیں اور ام القوم سردار قوم کو کہتے ہیں اور ام الکتاب لوح محفوظ کو کہتے ہیں یعنی سورۃ فاتحہ یا کل قرآن پاک

قولہ بری:۔بَرْیًا ﴿ضرب﴾ چھیلنا۔

قولہ قفر:۔قَفْرًا ﴿سمع﴾ خالی ہونا کم ہونا۔

قولہ فید:۔مکہ کے راستے میں ایک جگہ کا نام ہے اور اس کا معنی وہ چٹیل میدان جس میں سرسبز ٹکڑا ہو اور اس میں جو جانور چریں انکو فید کہتے ہیں۔

قولہ المدرة:۔بمعنی کچا مکان اور مدر بمعنی ڈھیلا۔

قولہ اخوالی:۔یہ خال کی جمع ہے بمعنی ماموں۔

فَقُلْتُ لَهُ زِدْنِیْ اِیْضَاحًا زَادَکَ اللّٰهُ صَلَاحًا عِشْتَ وَنُعِشْتَ فَقَالَ اَخْبَرَتْنِیْ اُمِّیْ بَرَّةُ وَهِیَ کَاسْمُهَا بَرَّةٌ اَنَّهَا نَکَحَتْ عَامَ الْغَارَّةِ بِمَاوَانَ رَجُلًا مِنْ سُرَاةِ سُرُوْجٍ وَغَسَّانَ فَلَمَّا آنَسَ مِنْهَا الْاِثْقَالَ وَکَانَ بَاقِعَةً عَلٰی مَا یُقَالُ ظَعَنَ عَنْهَا سِرًّا وَهَلُمَّ جَرًّا فَمَا یُعْرَفُ اَحَیٌّ هُوَ فَیُتَوَقَّعُ اَمْ اُوْدِعَ

اَلَّلحَدَ الْبَلْقَعَ قَالَ اَبُوْزَيْدٍ فَعَلِمْتُ بِصِحَةِ الْعَلَامَاتِ اَنَّهُ وَلَدِیْ وَصَدَفَنِیْ عَنِ التَّعَرُّفِ اِلَيْهِ صَفَرُ يَدِیْ فَفَصَلْتُ عَنْهُ بِكَبَدٍ مَرْضُوْضَةٍ وَدُمُوْعٍ مَفْضُوْضَةٍ

فَهَلْ سَمِعْتُمْ يَا اُولِی الْاَلْبَابِ بِاَعْجَبَ مِنْ هٰذَا الْعُجَابِ فَقُلْنَا لَا وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ فَقَالَ اَثْبِتُوْهَا فِیْ عَجَائِبِ الْاِتِّفَاقِ وَخَلِّدُوْهَا بُطُوْنَ الْاَوْرَاقِ فَمَا سُيِّرَ مِثْلُهَا فِی الْاٰفَاقِ فَاَحْضَرْنَا الدَّوَاةَ وَاَسَاوِدَهَا وَرَقَشْنَا الْحِكَايَةَ عَلٰی مَا سَرَدَهَا ثُمَّ اسْتَبْطَنَّاهُ عَنْ مُرْتَاهُ فِی اسْتِضْمَامِ فَتَاهُ فَقَالَ اِذَا ثَقُلَ رُدْنِیْ خَفَّ عَلَیَّ اَنْ اَكْفُلَ اِبْنِیْ فَقُلْنَا اِنْ كَانَ يَكْفِيْكَ نِصَابٌ مِنَ الْمَالِ اَلْفَنَاهُ لَكَ فِی الْحَالِ فَقَالَ وَكَيْفَ لَايُقْنِعُنِیْ نِصَابٌ وَهَلْ يَحْتَقِرُ قَدْرَهُ اِلَّا مُصَابٌ.

ترجمہ:۔ پس کہا میں نے زیادہ کر میرے لیے وضاحت زیادہ کرے اللہ تعالی تیرے لیے صلاحیت کو تو زندہ رہے اور بلند مرتبہ کیا جائے پس کہا اس نے خبر دی مجھ کو میری ماں نے یعنی برہ نے اور وہ مثل اپنے نام کے برہ (نیک) ہے تحقیق اس نے نکاح کیا لوٹ مار والے سال ماوان شہر میں ایک ایسے مرد کے ساتھ جو سروج شہر کا تھا اور غسان قبیلے سے تھا پس جب محسوس کر لیا اس نے اس (اپنی بیوی) سے بوجھ (حمل) کو اور وہ چست و چالاک تھا جیسا کہ کہا جاتا ہے۔ کوچ کیا اس نے برہ سے چھپ کر اور ابھی تک چل رہا ہے پس نہیں معلوم کہ کیا وہ زندہ ہے پس انتظار کی جائے یا ودیعت رکھ دیا گیا ہے خالی قبر میں۔ کہا ابوزید سروجی نے کہ جان لیا میں نے علامات کے صحیح ہونے کی وجہ سے کہ وہ میرا بیٹا ہے اور روک دیا مجھے اپنا تعارف کرانے سے اس کی طرف میری خالی ہتھیلی نے پس جدا ہوا میں اس سے اس حال میں کہ دل پاش پاش ہو رہا تھا اور آنسو بہہ رہے تھے۔

پس کیا سنا ہے تم نے اے عقل والو کوئی زیادہ عجیب واقعہ اس عجیب واقعہ سے پس ہم نے کہا نہیں قسم ہے اس ذات کی کہ اس کے پاس کتاب کا علم ہے پس کہا سروجی نے لکھو اس کو اتفاق کے عجائبات میں اور محفوظ رکھو اس کو اوراق کے بطون میں پس نہیں مشہور ہوئی اس کی مثل زمانے میں پس حاضر کیں ہم نے قلمیں اور دواتیں اور لکھا ہم نے واقعہ کو جس طرح اس نے بیان کیا پس طلب کی ہم نے اس کی رائے اس کے لڑکے کے ملنے کے بارے میں پس کہا اس نے جب بھاری ہو جائیگی میری آستین آسان ہو جائیگا مجھ پر اپنے بیٹے کی کفالت کرنا۔ پس کہا ہم نے اگر کافی ہو جائے تجھ کو ایک مال کا نصاب (دو صد درہم) تو جمع کریں اس کو ہم تیرے لیے فورا پس کہا اس نے اور کیسے نہیں قناعت کریگا مجھے ایک نصاب اور نہیں حقیر سمجھتا اتنی مقدار کو مگر بیوقوف

تشریح: قولہ نعشت:۔ ﴿فتح﴾ نَعْشًا بمعنی اٹھانا۔

قولہ سراۃ:۔ یہ سَرِیَ کی جمع ہے بمعنی سردار۔

قولہ باقعۃ:۔ بمعنی چالاک پرندہ (یعنی کوا) اسکی جمع بواقع آتی ہے ﴿سمع﴾ بُقْعًا مختلف رنگ ہونا۔ بُقْعَۃ بمعنی زمین کا ٹکڑا اسکی جمع بُقَاع آتی ہے۔

قولہ بکبد:۔ بمعنی جگر کَبِدًا ﴿نصر، ضرب﴾ جگر پر مارنا۔ اَلْکَبِد کا معنی مشقت بھی ہے جیسے لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَد ۔

قولہ مرضوضۃ :۔ ﴿سمع﴾ چورا چورا ہونا۔

قولہ اساودھا: یہ اسودۃ کی جمع ہے اور وہ سواد کی جمع ہے بمعنی قلم۔

قولہ رقشنا:۔ رَقْشًا ﴿نصر﴾ لکھنا

قولہ سردھا :۔ ﴿نصر﴾ لگاتار بولنا سارد بمعنی موچی کہا جاتا ہے سرد الْجِلْدَ سَرْدًا بمعنی چمڑے کو سینا۔

قولہ ردنی:۔ بمعنی آستین جمع اَرْدان رُدْنًا ﴿ضرب﴾ تہہ بتہہ رکھنا۔

قولہ یحتقر:۔ حَقَارَةً ﴿کرم﴾ حقیر ہونا حقرا ﴿ضرب﴾ اِحْتِقَارًا ﴿افتعال﴾ حقیر سمجھنا۔

قَالَ الرَّاوِیْ فَالْتَزَمَ کُلٌّ مِنَّا قِسْطًا وَکَتَبَ لَهٗ بِهٖ قِطًّا فَشَکَرَ عِنْدَ ذٰلِکَ الصُّنْعَ وَاسْتَنْفَدَ فِی الثَّنَاءِ الْوِسْعَ حَتّٰی اِنَّا اسْتَطَلْنَا الْقَوْلَ وَاسْتَقْلَلْنَا الطَّوْلَ ثُمَّ اِنَّهٗ نَشَرَ مِنْ وَشْیِ السَّمَرِ مَا اَزْرٰی بِالْحِبَرِ اِلٰی اَنْ اَظَلَّ التَّنْوِیْرُ وَجَشَرَ الصُّبْحُ الْمُنِیْرُ فَقَضَیْنَاهَا لَیْلَةً غَابَتْ شَوَائِبُهَا اِلٰی اَنْ شَابَتْ ذَوَائِبُهَا وَکَمُلَ سُعُوْدُهَا اِلٰی اَنْ اِنْفَطَرَ عُوْدُهَا وَلَمَّا ذَرَّ قَرْنَ الْغَزَالَةِ طَمَرَ طُمُوْرَ الْغَزَالَةِ وَقَالَ انْهَضْ بِنَا لِنَقْبِضَ الصَّلَاتِ وَلِنَسْتَنِضَّ الْاِحَالَاتِ فَقَدْ اسْتَطَارَتْ صُدُوْعُ کَبِدِیْ مِنَ الْجَنِیْنِ اِلٰی وَلَدِیْ فَوَصَلْتُ جَنَاحَهٗ حَتّٰی سَنَّیْتُ نَجَاحَهٗ فَحِیْنَ اَحْرَزَ الْعَیْنَ فِیْ صُرَّتِهٖ بَرَقَتْ اَسَارِیْرُ مُسَرَّتِهٖ وَقَالَ لِیْ جُزِیْتَ خَیْرًا عَنْ خُطَا قَدَمَیْکَ وَاللّٰهِ خَلِیْفَتِیْ عَلَیْکَ

فَقُلْتُ اُرِیْدُ اَنْ اَتْبَعَکَ لِاُشَاهِدَ وَلَدَکَ النَّجِیْبَ وَاُنَافِثَهٗ لِکَیْ یُجِیْبَ فَنَظَرَ اِلَیَّ نَظْرَةَ الْخَادِعِ اِلَی الْمَخْدُوْعِ وَضَحِکَ حَتّٰی تَغَرْغَرَتْ مُقْلَتَاهُ بِالدُّمُوْعِ ثُمَّ اَنْشَدَ

ترجمہ:۔ کہا راوی (حارث بن ہمام) نے پس لازم کیا ہم میں سے ہر ایک نے ایک حصہ اور لکھی اس (سروجی) کیلئے اس حصے کے ساتھ دستاویز۔ پس شکر کر رہا تھا وہ اس فعل کے وقت اور خرچ کر ڈالا اس نے تعریف میں اپنی پوری طاقت کو حتی کہ لمبا سمجھا ہم نے قول (تعریف) کو اور کم سمجھا ہم نے عطیے کو پھر تحقیق پھیلایا اس نے اپنی مزین قصہ گوئی سے (ایسی قصہ گوئی) جو عیب لگاتی تھی

یمنی چادروں کو یہاں تک کہ ہوگئی روشنی اور طلوع ہوگئی صبح روشن کرنے والی پس پورا کیا ہم نے اس رات کو کہ غائب ہوگئے اس کے حوادثات یہاں تک کہ سفید ہوگئے اس کے سیاہ بال اور پوری ہوگئی اس کی سعادت یہاں تک کہ پھوٹ پڑی اس کی لکڑی۔ اور جب طلوع ہوگئیں سورج کی کرنیں کودا مثل کودنے ھرنی کے اور کہا اٹھ ہمارے ساتھ تا کہ وصول کریں ہم عطیوں کو اور تا کہ نقد وصول کریں حوالہ جات کو پس تحقیق اڑ رہے ہیں میرے دل کے ٹکڑے محبت وشوق سے میرے بچے کی طرف، پس ملا میں اس کے بازو کے ساتھ حتی کہ آسان بنادیا میں نے اسکی کامیابی کو پس جب جمع کرلیا اس نے نقدی مال کو اپنی ھمیانی میں تو چمک رہی تھیں اسکی خوشی کی لکیریں۔ اور کہا مجھے تو بدلہ دیا جائے بہتر اپنے قدموں کی مسافت سے اور اللہ تعالی خلیفہ ہے میرا تجھ پر۔

پس میں نے کہا (حارث نے) کہ میں ارادہ کرتا ہوں کہ چلوں میں تیرے ساتھ تا کہ دیکھوں میں تیرے لڑکے کو جو کہ شریف ہے اور گفتگو کروں میں اس سے تا کہ وہ جواب دے پس دیکھا اس نے میری طرف مثل دیکھنے دھوکہ دینے والے کے دھوکہ دیئے ہوئے کی طرف اور یہاں تک کہ بھر گئیں اسکی آنکھیں آنسوؤں کے ساتھ پھر شعر کہا

تشریح: قولہ قسطاً: ۔بمعنی حصہ آرزو، انصاف جیسے اَقِیْمُو الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ۔ جمع اَقساط آتی ہے ﴿ضرب﴾ حصہ لینا اَقساطًا ﴿افعال﴾ حصہ دینا تَقْسِیْطًا ﴿تفعیل﴾ تقسیم کرنا۔

قولہ قطا: ۔جمع قُطُوْط بمعنی چیک ﴿نصر﴾ عرض میں کاٹنا۔

قولہ واستنفد: ۔﴿سمع﴾ خرچ کرنا۔

قولہ بالحبر: بمعنی یمنی چادر اسکی جمع احبار آتی ہے بمعنی بڑا عالم جیسے اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَھُمْ وَرُھْبَانَھُمْ اَرْبَابًا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ حَبْرًا ﴿نصر﴾ خوش کرنا۔

قولہ ذوائبھا: ۔یہ ذَوَابَۃ کی جمع ہے بمعنی گیسو ذَأْبًا ﴿فتح﴾ جمع کرنا شکار کرنا اسی

سے ذِئب بمعنی بھیڑیا ہے جیسے فاکلہ الذئب تذأبا ﴿تفعل﴾ خباثت میں بھیڑیے جیسا ہونا۔

قولہ ذر:۔ذرا ﴿نصر﴾ چھڑکنا۔ قولہ طمر:۔طمرا ﴿ضرب﴾ کودنا۔

قولہ الصلات:۔یہ صلۃ کی جمع ہے بمعنی عطیہ۔

قولہ لنستنض:۔استنضاضا ﴿استفعال﴾ وصول کرنا۔

قولہ انافثہ:۔مُنافثۃ ﴿مفاعلہ﴾ آپس میں بحث کرنا۔ نفثا ﴿نصر﴾ تھوتھو کرنا۔ نفاثۃ بمعنی تھوک نفث بمعنی بلغم۔

قولہ تغرغرت:۔﴿تفعلل﴾ بھرنا۔

قولہ مقلتاہ:۔یہ مقلۃ کا تثنیہ ہے بمعنی آنکھ مقلا ﴿نصر﴾ دیکھنا اگر صلہ فی ہو تو بمعنی غوطہ لگانا۔

يَا مَنْ تَظَنِّي السَّرَابَ مَاءً ... لَمَّا رَوَيْتُ الَّذِيْ رَوَيْتُ

مَا خِلْتُ اَنْ يَّسْتَسِرَّ مَكْرِيْ ... وَاَنْ يُّخِيْلَ الَّذِيْ عَنَيْتُ

وَاللّٰهِ مَا بَرَّةٌ بِعِرْسِيْ ... وَلَا لِيْ اِبْنٌ بِهٖ اَكْتَنَيْتُ

وَاِنَّمَا لِيْ فُنُوْنُ سِحْرٍ ... اَبْدَعْتُ فِيْهَا وَمَا اقْتَدَيْتُ

لَمْ يَحْكِهَا الْاَصْمَعِيُّ فِيْمَا ... حَكٰى وَلَا حَاكَهَا الْكُمَيْتُ

تَخِذْتُهَا وُصْلَةً اِلٰى مَا ... تَجْنِيْهِ كَفِّيْ مَتَى اشْتَهَيْتُ

وَلَوْ تَعَافَيْتُهَا لَحَالَتْ ... حَالِيْ وَلَمْ اَحْوِمَا حَوَيْتُ

فَمَهِّدِ الْعُذْرَ اَوْ فَسَامِحْ ... اِنْ كُنْتُ اَجْرَمْتُ اَوْ جَنَيْتُ

ثُمَّ اِنَّهٗ وَدَّعَنِيْ وَمَضٰى وَاَوْدَعَ قَلْبِيْ جَمْرَ الْغَضَا.

ترجمہ:۔ اے وہ شخص کہ گمان کیا تو نے ریت کو پانی ☆ جب روایت کیا میں نے وہ جو روایت کیا ☆ نہیں خیال کیا تھا میں نے کہ چھپ جائے گا میرا مکر ☆ اور یہ کہ مشتبہ ہو جائیگی وہ چیز جسکا میں نے ارادہ کیا ☆ اللہ کی قسم نہیں ہے کوئی برہ میری بیوی ☆ اور نہیں ہے میرا کوئی بیٹا کہ جس کے ساتھ میں نے کنیت رکھی ☆ اور سوا اس کے نہیں کہ میرے پاس طرح طرح کے جادو ہیں (مختلف قسم کے طریقے) ☆ خود ایجاد کیا ہے میں نے انکو اور میں نے کسی کی اقتداء نہیں کی ☆ نہیں حکایت کیا انکو اصمعی شاعر نے اس کتاب میں ☆ جس میں وہ حکایت کرتا ہے اور نہیں بنایا ان طریقوں کو کمیت نے ☆ بناتا ہوں میں انکو ذریعہ اس چیز کی طرف (مال) ☆ کہ کماتی ہے اسکو میری ہتھیلی جب میں چاہتا ہوں ☆ اور اگر چھوڑ دیتا میں ان طریقوں کو البتہ بدل جاتی ☆ میری حالت اور میں جمع نہ کر سکتا جو میں جمع کر چکا ہوں ☆ پس قبول کر تو عذر کو یا معاف کر ☆ اگر میں نے جرم کیا ہو یا جنایت کی ہو ☆

پھر اس نے الوداع کہا مجھے اور چل پڑا اور ودیعت رکھی اس نے میرے دل میں غصے کی چنگاری۔

تشریح: قولہ فنون:۔ یہ فن کی جمع ہے۔ فنًا ﴿نصر﴾ مزین کرنا۔

قولہ الاصمعی:۔ یہ اصمع سے مشتق ہے بمعنی زیادہ ذکی و پختہ رائے انکا نام ابو سعید عبد الملک بن قریب بن علی بن اصمع ہے یہ عالم متبحر نہایت عقل مند اور صاحب فہم تھے خصوصا ان کو اشعار عرب کثیر تعداد میں یاد تھے اور شعراء کے نام بھی ازبر تھے اور انکی عادت تھی کہ عربی اصطلاحات اور خالص زبان کی تلاش میں جنگلوں میں مارے مارے پھرتے تھے اور اہل بادیہ سے لطف زبان حاصل کیا کرتے تھے۔ یہ لغت میں امام مسلمؒ کے استاذ تھے اور انکے بارہ میں یہ بھی مشہور ہے کہ ان کو چالیس ہزار نو اور قطعات یاد تھے اور یہ خلیفہ ہارون رشید عباسی کے خاص مصاحب اور مقرب بارگاہ تھے۔

قولہ الکمیت:۔ کمیت بن زید نہایت نازک خیال اور کثیر الاشعار شاعر گزرا ہے اس کی

نظمیں بہت طویل اور قصائد بہت اچھے ہوتے ہیں ان کے باپ زید حضور ﷺ کے مداح تھے

قولہ فمهد:۔مَهْدًا﴿فتح﴾ بچھانا مَهْد بمعنی گہوارہ جیسے كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا مِهَاد بمعنی بچھونا جیسے اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهَادًا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پانچواں مقامہ ایک نظر میں

مقامات کی ہر دھائی کا پانچواں مقامہ ہزلیہ ہے قصہ تو آپ سارا پڑھ چکے ابو زید سروجی کا رات کو آنا حارث بن ہمام کا خیر مقدم ابو زید سروجی کا بصورت انکار کھانا طلب کرنا کھانا لانے پر میزبان کی تکلیف کا احساس ان کی جیب کے نقصان سے عدم احساس کتنے زبردست مزاحیہ پارٹ ہیں۔

ویمیل الرفیق الیه ولا یمیل عنه

طباق سلب

فان یکن افل قمر الشعری فقد تبلج بدر النثر

طباق ایجاب اور

۔وحرمة الشیخ الذی سن القری

واسس المحجوج فی ام القری

متجانسین محرف کی کیا عمدہ مثالیں ہیں۔مصنف یہ کہانی بیان کر کے طلباء کو کہنا چاہتے ہیں کہ

کسبے کمال کن کہ عزیز جہاں شوی۔

المقامة السادسة المراغية

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ مقامہ آذربائجان کے مشہور شہر مراغہ کی طرف منسوب ہے چونکہ علامہ حریری نے اس میں علم وادب کی ایک صنعت خیفا استعمال کی ہے۔ (کہ ایک جملہ مکمل منقوط اور دوسرا جملہ نقاط سے بالکل معری) اس لئے اسے حیفا بھی کہا جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایک دفعہ حارث بن ہمام اور چند دیگر شعراء مراغہ شہر میں جمع ہوئے اور ادباء کی کمیابی پر کف افسوس ملنے لگے سب اپنی اپنی معلومات کے مدنظر فیصلہ کر چکے تھے کہ اب کوئی جدۃ الطبع ادیب نہیں رہا تو اچانک مجلس کے کنارے بیٹھے ہوئے ایک خستہ حالت اور ادھیڑ عمر شخص نے ایک درویشانہ صدا

نئی بنالیں گے ساغر تصویر شوق ہم ☆ تخیل کے مجدد تصور کے امام

لگا کر ان کی آنکھیں خیرہ کر دیں سب اہل مجلس اس مست درویش کے درپے ہوئے اس نے بھی اپنے تئیں امتحان کے لئے پیش کر دیا انہوں نے کہا کہ ایک ایسا رسالہ لکھئے کہ اس کا ایک جملہ تو مکمل منقوط اور دوسرا نقاط سے بالکل معری ہو اس درویش نے یہ فرمائش پوری کر کے ممتحنین کی عقلیں دنگ کر دیں تو اہل مجلس متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے حتی کہ بادشاہ نے بھی مصاحبت کی پیش کش کی جسے اس درویش نے ٹھکرا دیا اس پر لوگوں کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔

حارث ابن ہمام فرط محبت میں آگے بڑھے تو معلوم ہوا کہ یہ تو ہمارے پرانے کرم فرما ابوزید سروجی ہیں۔ مصاحبت ٹھکرانے کی وجہ پوچھی تو کہنے لگا بادشاہ کی مصاحبت تو محض ایک سراب ہے اس سے گداگری بدرجہا بہتر ہے جیسا کہ موجودہ دور کے بھکاریوں کے حالات (جو وقتاً فوقتاً اخبارات میں چھپتے رہتے ہیں) اس پر شاہد ہیں۔

رَوَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ حَضَرْتُ دِيْوَانَ النَّظْرِ بِالْمَرَاغَةِ وَقَدْ جَرٰى ذِكْرُ الْبَلَاغَةِ فَاجْتَمَعَ مَنْ حَضَرَ مِنْ فُرْسَانَ الْبَرَاعَةِ وَاَرْبَابِ الْبَرَاعَةِ عَلٰى اَنَّهٗ لَمْ يَبْقَ مَنْ يُنْفِحُ الْاِنْشَاءَ وَيَتَصَرَّفُ فِيْهِ كَيْفَ يَشَاءُ وَلَا خَلَفَ بَعْدَ السَّلَفِ مَنْ يَّبْتَدِعُ طَرِيْقَةً غَرَّاءَ اَوْ يَفْتَرِعُ رِسَالَةً عَذْرَاءَ وَاَنَّ الْمُفْلِقَ مِنْ كُتَّابِ هٰذَا الْاَوَانِ الْمُتَمَكِّنَ مِنْ اَزِمَّةِ الْبَيَانِ كَالْعَيَالِ عَلَى الْاَوَائِلِ وَلَوْ مَلَكَ فَصَاحَةَ سَحْبَانَ بْنَ وَائِلٍ وَكَانَ بِالْمَجْلِسِ كَهْلٌ جَالِسٌ فِي الْحَاشِيَةِ عِنْدَ مَوَاقِفِ الْحَاشِيَةِ فَكَانَ كُلَّمَا شَطَّ الْقَوْمُ فِيْ شَوْطِهِمْ وَنَشَرُوْا الْعَجْوَةَ وَالنَّجْوَةَ مِنْ نَوْطِهِمْ يُنْبِيءُ تَخَازُرُ طَرْفِهٖ وَتَشَامُخُ اَنْفِهٖ اَنَّهٗ مُخْرَنْبِقٌ لِيَنْبَاعَ وَمُجَرْمَزٌ سَيَمُدُّ الْبَاعَ وَنَابِضٌ يَبْرِي النِّبَالَ وَرَابِضٌ يَبْغِي النِّضَالَ فَلَمَّا نُثِلَتِ الْكَنَاسِنُ وَفَاتَتِ السَّكَائِنُ وَرَكَدَتِ الزَّعَازِعُ وَكَفَّ الْمُنَازِعُ وَسَكَنَتِ الزَّمَاجِرُ وَسَكَتَ الْمَزْجُوْرُ وَالزَّاجِرُ اَقْبَلَ عَلَى الْجَمَاعَةِ

ترجمہ:۔ روایت کی حارث بن ہمام نے کہا اس نے حاضر ہوا میں مناظرہ کی مجلس میں مراغہ شہر میں اور تحقیق جاری تھا بلاغت کا ذکر پس اجماع کیا ان لوگوں نے جو حاضر تھے قلم کے شہسواروں میں سے اور کمال وفضیلت کے مالکوں میں سے (اجماع کیا) اس بات پر کہ تحقیق نہیں باقی رہا کوئی شخص جو صلاحیت رکھتا ہو انشاء کی اور تصرف کر سکے اس میں جیسے چاہے اور نہیں پیچھے آیا اسلاف کے بعد کوئی شخص کہ جو ایجاد کرے کوئی واضح طریقہ یا لکھے کوئی جدید رسالہ (اور اجماع کیا اسی طرح) اس بات پر کہ تحقیق ماہر عالم اس زمانہ کے لکھنے والوں میں سے جو قادر ہو فصاحت وبلاغت کی لگاموں پر مثل عیال کے ہے اوائل پر (پہلے لوگوں پر) اگر چہ وہ مالک ہو جائے سحبان بن وائل کی فصاحت وبلاغت کا اور تھا مجلس میں ایک بوڑھا جو بیٹھا ہوا تھا کنارے پر خادموں کے بیٹھنے کی جگہ کے پاس پس جب دور نکل گئی قوم اپنے چکروں میں اور پھیلایا انہوں نے جید

اور ردی کھجوروں کو اپنے ٹوکرے سے خبر دیتا تھا اس کا آنکھ کے کنارے سے دیکھنا اور اس کی ناک کا چڑھانا تحقیق وہ سر جھکانے والا ہے تا کہ حملہ کرے اور سکڑنے والا ہے تا کہ پھیلائے ہاتھ کو اور تیار ہونے والا ہے تا کہ تراشے تیروں کو اور گھٹنوں کے بل بیٹھنے والا ہے تا کہ طلب کرے تیر اندازی کو پس جب جھاڑ دی گئیں ترکشیں اور لوٹ آیا سکون اور رک گئیں تیز آندھیاں اور رک گئے جھگڑا کرنیوالے اور ٹھہر گئیں آوازیں اور خاموش ہو گئے ڈانٹے ہوئے اور ڈانٹنے والے متوجہ ہوا وہ بوڑھا جماعت پر۔

وَقَالَ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْـًا اِدًّا وَجُزْتُمْ عَنِ الْقَصْدِ جِدًّا وَ عَظَّمْتُمُ الْعِظَامَ الرُّفَاتِ وَافْتَتُّمْ فِي الْمَيْلِ اِلٰى مَنْ فَاتَ وَغَمَصْتُمْ جِيْلَكُمُ الَّذِيْنَ فِيْهِمْ لَكُمُ الْلَذَاتِ وَمَعَهُمْ انْعَقَدَتِ الْمَوَدَّاتُ اَنَسِيْتُمْ يَا جَهَابِذَةَ النَّقْدِ وَمَوَابِذَةَ الْحَلِّ وَالْعَقْدِ مَا اَبْرَزَتْهُ طَوَارِقُ الْفَرَائِحِ وَبَرَّزَفِيْهِ الْجَذَعُ عَلَى الْقَارِحِ مِنَ الْعِبَارَاتِ الْمُهَذَّبَةِ وَالْاِسْتِعَارَاتِ الْمُسْتَعْذَبَةِ وَالرَّسَائِلِ الْمُوَشَّحَةِ وَالْاَسَاجِيْعِ الْمُسْتَمْلَحَةِ وَهَلْ لِلْقُدَمَاءِ اِذَا اَنْعَمَ النَّظَرَ مَنْ حَضَرَ غَيْرُ الْمَعَانِيْ الْمَطْرُوْقَةِ الْمَوَارِدِ الْمَعْقُوْلَةِ وَهَلِ الشَّوَارِدِ الْمَاثُوْرَةِ عَنْهُمْ لِتَقَادُمِ الْمَوَالِدِ لَا لِتَقَدُّمِ الصَّادِرِ عَلَى الْوَارِدِ وَاِنِّيْ لَاَعْرِفُ اَلْسُنَ مَنْ اِذَا اَنْشَأَ وَشٰى وَاِذَ اعَبَّرَ حَبَّرَ وَاِنْ اَسْهَبَ اَذْهَبَ وَاِذَا اَوْجَزَ اَعْجَزَ وَاِنْ بَدَهَ شَدَهَ وَمَتٰى اِخْتَرَعَ خَرَعَ فَقَالَ لَهُ نَاظُوْرَةُ الدِّيْوَانُ وَعَيْنُ اُولٰئِكَ الْاَعْيَانِ مَنْ قَارِعُ هٰذِى الصِّفَاتِ وَقَرِيْعُ هٰذِهِ الصِّفَاتِ فَقَالَ اِنَّهُ قِرْنُ مَجَالِكَ وَقَرِيْنُ جِدَالِكَ وَاِذَا شِئْتَ ذَاكَ فَرُضْ نَجِيْبًا وَادْعُ مُجِيْبًا لِتَرٰى عَجِيْبًا .

ترجمہ:۔ اور کہنے لگا البتہ تحقیق لائے ہو تم ایک عجیب امر اور تجاوز کیا ہے تم نے اعتدال سے یقینی طور پر اور بڑا سمجھا ہے تم نے بوسیدہ ہڈیوں کو اور تجاوز کیا ہے تم نے مائل ہونے میں ان لوگوں کی طرف جو فوت ہو چکے ہیں اور حقیر سمجھا ہے تم نے اپنے زمانہ کے لوگوں کو وہ لوگ کہ ان میں تمہارے ہم عمر بھی ہیں اور ان کے ساتھ منعقد ہوتی ہیں دوستیاں بھلا دیا ہے تم نے اے پرکھنے والے ماہر و اور اے حل وعقد کے حاکم و اس چیز کو کہ ایجاد کیا ہے اس کو نئی طبعیتوں نے اور بازی لے گیا ہے اس میں بکری کا بچہ ببر شیر پر صاف ستھری عبارتوں سے اور پاکیزہ استعاروں سے اور مزین مضامین سے اور نمکین پہیلیوں سے اور نہیں ہے پہلے لوگوں کے لئے جب گہرا کریں نظر کو وہ لوگ کو وہ لوگ جو حاضر ہیں سوائے ان معانی کے جو پھینکے ہوئے ہیں تالابوں میں اور باندھے ہوئے بد کنے والے کے نقل کئے گئے ہیں ان سے بوجہ چند دن مقدم ہونے کے پیدائش میں نہ بوجہ مقدم ہونے صادر (وہ شخص جو پانی بھر کر لا رہا ہو) کے وارد (وہ شخص جو پانی بھرنے کے لئے جا رہا ہو) پر اور تحقیق میں جانتا ہوں اس وقت اس شخص کو کہ جب وہ لکھتا ہے (انشاء پردازی کرتا ہے) تو مزین کرتا ہے اور جب وہ تکلم کرتا ہے کلام کو حسین بناتا ہے اور جب وہ لمبی کلام کرتا ہے تو سونا بنا دیتا ہے اور جب مختصر کلام کرتا ہے تو عاجز کر دیتا ہے اور جب وہ فی البدیہی کلام کرتا ہے تو حیران کر دیتا ہے اور جب وہ ایجاد کرتا ہے تو سینے پھاڑ دیتا ہے۔ کہا اس کو مجلس کے صدر نے اور ان موجودہ لوگوں کے سردار نے کون ہے کھٹکھٹانے والا اس بڑی چٹان کو۔ اور کون مالک ہے ان صفات کا پس کہا سروجی نے تحقیق وہ تیری مجلس کا ساتھی ہے اور تیرے جھگڑے کا رفیق ہے اور جب چاہے تو یہ بات (مجھ کو آزمانا چاہے) پس دوڑا تو تیز رو گھوڑے اور بلا تو اس حال میں کہ وہ جواب دینے والا ہوتا کہ دیکھے تو عجیب شے کو۔

فَقَالَ لَهُ يَا هٰذَا اِنَّ الْبُغَاثَ بِاَرْضِنَا لَا يَسْتَنْسِرُ وَالتَّمْيِيْزُ عِنْدَنَا بَيْنَ الْفِضَّةِ وَالْقَضَّةِ مُتَيَسِّرٌ وَقَلَّ مَنِ اسْتَهْدَفَ لِلنِّضَالِ فَخَلَصَ مِنَ الدَّاءِ

الْعُضَالِ اَوْ اِسْتَثَارَ نَقْعَ الْاِمْتِحَانِ فَلَمْ يُقَذَ بِالْاِمْتِهَانِ فَلَا تُعَرِّضْ عَرَضَكَ لِلْمَفَاضِحِ وَلَا تُعْرِضْ عَنْ نَصَاحَةِ النَّاصِحِ فَقَالَ كُلُّ امْرِئٍ اَعْرَفُ بِوَسْمِ قِدْحِهٖ وَسَيَتَفَرّٰى اللَّيْلُ عَنْ صُبْحِهٖ فَتَنَاجَتِ الْجَمَاعَةُ فِيْمَا يُسْبَرُ بِهٖ قَلِيْبُهٗ وَيُعْمَدُ فِيْهِ تَقْلِيْبُهٗ فَقَالَ اَحَدُهُمْ ذَرُوْهُ فِيْ حِصَّتِيْ لِاَرْمِيَهٗ بِحَجَرِ قِصَّتِيْ فَاِنَّهَا عُضْلَةُ الْعُقَدِ وَمَحِكُّ الْمُنْتَقِدِ فَقَلَّدُوْهُ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ الزَّعَامَةَ تَقْلِيْدَ الْخَوَارِجِ اَبَا نُعَامَةَ

ترجمہ:۔ پس کہا اس نے (سردار) ابوزید سروجی کو اے کمینے تحقیق چھوٹا سا پرندہ ہماری زمین میں گدھ نہیں بن سکتا۔ اور تمیز (فرق) کرنا ہمارے ہاں چاندی اور ٹھیکری کے درمیان آسان ہے اور بہت کم مرد ہیں کہ جنہوں نے پیش کیا ہو (اپنے آپ کو) تیر اندازی کے لئے پس اس نے چھٹکارا پایا ہوا علاج بیماری سے۔ اور بہت کم لوگ ہیں جنہوں نے اڑایا ہوا امتحان کے غبار کو پس نہ ڈال دیا گیا ہو وہ ذلت ورسوائی میں۔ پس نہ پیش کرتو اپنی عزت کو رسوائی کے لئے اور نہ اعراض کرتو نصیحت کرنے والے کی نصیحت سے پس کہا ابوزید سروجی نے ہر شخص خوب جانتا ہے اپنے تیر کی تیزی کو۔ اور عنقریب واضح ہو جائے گی رات اپنی صبح سے پس سرگوشی کی جماعت نے اس چیز کے بارے میں کہ امتحان لیا جائے اس کے ساتھ اس کے کنویں کی گہرائی کا اور ارادہ کیا جائے اس میں اس کے گھمانے کا پس کہا ان میں سے ایک نے چھوڑ دو تم اس کو میرے حصے میں تا کہ ماروں میں اس کو پتھر اپنے قصے کا پس بے شک وہ (قصہ) سخت گرہ والا اور پرکھنے کی کسوٹی ہے۔ پس قلادہ پہنایا انہوں نے اس کو اس امر میں سرداری (سردار بنایا) مثل قلادہ پہنانے خوارج کے ابونعامہ کو۔

قولہ الخوارج :. یہ جمع خارجی کی ہے بمعنی بادشاہ کا باغی ہونا جماعت کا مخالف ہونا اور مذہب خوارج کا معتقد ہونا یہاں پر مراد امیر المومنین سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے باغی ہیں

اوراتھوں نے ابونعامہ بن فجاءۃ قطری کواپنا سردار بنایا تھا۔

تعارف ابو نعامه

ابونعامہ بن فجاءۃ قطری یہ منسوب ہے قطر کی طرف تمیمی اور خارجی بھی مشہور ہے نہایت فصیح وبلیغ لیکچرار تھا شاعر عدیم النظیر تھا بہادر شاہ سوار تھا ذم الدنیا میں اس کا نہایت فصیح وبلیغ خطبہ مشہور ہے جس کی ابتداء یوں ہے فانی احذر کم الدنیا فانها حلوة خضرة حفت بالشهوات ۔خارجیوں نے اس کو بیس سال تک امیر المومنین کہہ کر سلام کیا ہے۔

قوله تقليد الخوارج ابا نعامة :۔اس کی اصل یہ ہے کہ خوارج نے زبیر بن علی کے قتل کے بعد عبید بن ہلال یشکری کو امام بنانا چاہا تو اس نے کہا کہ میں تم لوگوں کو ہر حیثیت سے اپنے سے بہتر شخص بتلائے دیتا ہوں یعنی قطری بن فجاءۃ مازنی چنانچہ خاجیوں نے اس سے بیعت کرلی۔

فَاَقْبَلَ عَلَى الْكَهْلِ وَقَالَ اِعْلَمْ اَنِّیْ اُوَالِیْ هٰذَا الْوَالِیْ وَاُرَقِّحُ حَالِیْ بِالْبَیَانِ الْحَالِیْ وَكُنْتُ اَسْتَعِیْنُ عَلٰى تَقْوِیْمِ اَوَدِیْ فِیْ بَلَدِیْ بِسَعَةِ ذَاتِ یَدِیْ مَعَ قِلَّةِ عَدَدِیْ فَلَمَّا ثَقُلَ حَاذِیْ وَنَفَدَ رَ ذَاذِیْ اَمَمْتُهٗ مِنْ اَرْجَائِیْ بِرَجَائِیْ وَدَعَوْتُهٗ لِاِعَادَةِ رُوَائِیْ وَاِرْوَائِیْ فَهَشَّ لِلْوَفَادَةِ وَرَاحَ وَغَدَا بِالْاِفَادَةِ وَرَاحَ فَلَمَّا اِسْتَاْذَنْتُهٗ فِیْ الْمَرَاحِ اِلَى الْمُرَاحِ عَلٰى كَاهِلِ الْمِرَاحِ قَالَ قَدْ اَزْمَعْتُ اَلَّا اُزَوِّدَكَ بَتَاتًا وَلَا اَجْمَعُ لَكَ شَتَاتًا اَوْ تُنْشِئَ لِیْ اَمَامَ اِرْتِحَالِكَ رِسَالَةً تُوْدِعُهَا شَرْحَ حَالِكَ حُرُوْفُ اِحْدٰى كَلِمَتَیْهَا یَعُمُّهَا النُّقَطُ وَحُرُوْفُ الْاُخْرٰى لَمْ یُعْجَمْنَ قَطُّ وَقَدْ اِسْتَانَیْتُ بَیَانِیْ حَوْلًا فَمَا اَحَارَ قَوْلًا وَنَبَّهْتُ فِكْرِیْ سَنَةً فَمَا اِزْدَادَ اِلَّا سِنَةً وَاسْتَعَنْتُ بِقَاطِبَةِ الْكُتَّابِ

فَكُلٌّ مِنْهُمْ قَطَّبَ وَتَابَ فَإِنْ كُنْتَ صَدَعْتَ عَنْ وَصْفِكَ بِالْيَقِيْنِ

ترجمہ:۔ پس متوجہ ہوا وہ بوڑھے پر اور کہا جان لے تو تحقیق میں دوست رکھتا ہوں اس حاکم کو اور سنوارتا ہوں میں اپنا حال مزین بیان کے ساتھ اور (لیکن) میں مدد چاہتا ہوں اپنے ٹیڑھے پن کے سیدھا کرنے پر اپنے شہر میں کثرت مال کے ساتھ اپنے اہل وعیال کے کم ہونے کے باوجود پس جب بوجھل ہوگئی میری پیٹھ اور ختم ہوگیا میرا مال ارادہ کیا میں نے اس کا اپنے چاروں طرف سے اور بلایا میں نے اس کو اپنی حالت کے لوٹانے کی طرف اور اپنی پیاس کے بجھانے کے لئے۔ پس خوش ہوگیا میرے آنے پر اور راحت پائی اور صبح کی فائدہ پہنچانے کے ساتھ اور شام کی جب اجازت چاہی میں نے اس سے واپس لوٹنے کے بارے میں اپنے وطن کی طرف خوشی کے کندھے پر کہا اس نے تحقیق میں پختہ ارادہ کر چکا ہوں یہ کہ نہیں زاد راہ دوں گا میں تجھ کو کچھ بھی اور نہیں جمع کروں گا میں تیرے مختلف حالات کو یہاں تک کہ لکھے تو میرے لئے اپنے کوچ کرنے سے پہلے ایک رسالہ (ایسا رسالہ) کہ ودیعت رکھے تو اس میں اپنے مختلف حالات کی تفصیل اس کے دو کلموں میں ایک کلمہ کے تمام حروف نقطوں پر مشتمل ہوں اور دوسرے کلمہ کے حروف پر کوئی نقطہ نہ ہو اور تحقیق اجازت چاہی میں نے اپنے بیان کی ایک سال پس نہیں جواب دیا میرے بیان نے ایک لفظ کا اور بیدار کرتا رہا میں اپنی فکر کو ایک سال پس نہیں زیادہ کیا اس نے مگر اونگھنے کو اور مدد چاہی میں نے بڑے بڑے کاتبوں سے پس ان میں سے ہر ایک نے کانوں کو ہاتھ لگائے اور توبہ کی پس اگر تو کھولنا چاہتا ہے اپنی صفت کو یقین کے ساتھ۔

فَأْتِ بِآيَةٍ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ فَقَالَ لَهُ لَقَدْ اِسْتَسْعَيْتَ يَعْبُوْبًا وَاسْتَسْقَيْتَ أُسْكُوْبًا وَاَعْطَيْتَ الْقَوْسَ بَارِيْهَا . وَاَنْزَلْتَ الدَّارَ بَانِيْهَا ثُمَّ فَكِّرْ رَيْثَمَا اسْتَجَمَّ قَرِيْحَتَهُ وَاسْتَدَرَّ لِقْحَتَهُ وَاَلْقِ دَوَاتَكَ وَاقْرُبْ وَخُذْ اَدَاتَكَ وَاكْتُبْ

اَلْكَرَمُ ثَبَّتَ اللهُ جَيْشَ سَعُوْدِكَ يَزِيْنُ وَاللُّوْمُ غَصَّ الدَّهْرُ جَفْنَ حَسُوْدِكَ يَشِيْنُ وَالْاَرُوْعُ يُثِيْبُ وَالْمُعْوِرُ يُخِيْبُ وَالْحَلاحِلُ يُضِيْفُ وَالْمَاحِلُ يُخِيْفُ وَالسَّمْحُ يُغْذِيْ وَالْمَحِكُ يُقْذِيْ وَالْعَطَاءُ يُنْجِيْ وَالْمَطَالُ يُشْجِيْ وَالدُّعَاءُ يَقِيْ وَالْمَدْحُ يُنْفِيْ وَالْحُرُّ يَجْزِيْ وَالْاِلْطَاطُ يُخْزِيْ وَاِطْرَاحُ ذِي الْحُرْمَةِ غَيٌّ وَمَحْرَمَةُ بَنِي الْاَمَالِ بَغْيٌ وَمَا ضَنَّ اِلَّا غَبِيْنٌ وَلَاغُبِنَ اِلَّا ضَنِيْنٌ وَلَا خَزِنَ اِلَّا شَقِيٌّ وَلَا قَبَضَ رَاحَهُ تَقِيٌّ وَمَا فَتِئَ وَعْدُكَ يَفِيْ

ترجمہ:۔ پس لے آ تو کوئی نشانی اگر تو سچوں میں سے ہے پس کہا ابوزید سروجی نے اس کو البتہ تحقیق سعی طلب کی ہے تو نے تیز رو گھوڑے سے اور پانی طلب کیا ہے تو نے موسلا دھار بارش سے اور دی ہے تو نے کمان اس کے بنانے والے کو اور تو نے اتارا ہے گھر میں اس کے بنانے والے کو پھر سوچا اس نے اتنی دیر کہ جم جائے اس کی طبیعت اور دودھ طلب کیا اپنی اونٹنی کا۔

اور (کہا اس نے) سیاہی ڈالو اپنی دواتوں میں (اپنی دواتیں سنبھال لو) اور قریب ہو جاؤ اور لے لو لکھنے کے آلے (قلمیں) اور لکھو۔

شرافت ثابت رکھے اللہ تعالیٰ تیری نیک بختیوں کے لشکر (شرافت جو مزین کرتی ہے اور کمینگی پست کرے زمانہ تیرے حاسدوں کی پلکوں کو (کمینگی) جو عیب دار کرتی ہے اور پرہیز گار بدلہ دیتا ہے۔ اور عیب لگانے والا محروم کرتا ہے اور مہمان نواز مہمانی کرتا ہے اور بخیل آدمی ڈراتا ہے اور سخی غذا دیتا ہے اور بخیل آدمی پریشان کرتا ہے اور عطیہ دینا نجات دیتا ہے اور ٹال مٹول کرنا غمگین کرتا ہے اور دعا حفاظت کرتی ہے اور تعریف کرنا عیب کو دھو دیتا ہے اور شریف آدمی بدلہ دیتا ہے اور حق سے انکار کرنا رسوا کرتا ہے اور عزت والے کو (اس کے مرتبہ سے) گرانا گمراہی ہے (عزت والے کا احترام نہ کرنا گمراہی ہے) اور امید والوں کو محروم کرنا ظلم ہے

اور نہیں بخل کرتا مگر ناقص العقل اور نہیں نقصان پہنچایا جاتا مگر بخیل آدمی اور نہیں خزانہ جمع کرتا مگر بد بخت اور نہیں روکتا اپنی ہتھیلی کو پرہیزگار اور ہمیشہ رہے تیرا وعدہ پورا ہوتا۔

وَاَرَاوُکَ تَشْفِیْ وَهِلَالُکَ یُضِیْ وَحِلْمُکَ یُغْضِیْ وَاَلَاوُکَ تُغْنِیْ وَاَعْدَاوُکَ تُثْنِیْ وَحُسَامُکَ یُغْنِیْ وَسُوْدُدُکَ یُقْنِیْ وَمُوَاصِلُکَ یَجْتَنِیْ وَمَا دِحُکَ یَقْتَنِیْ وَسَمَاحُکَ یَغِیْثُ وَسَمَاؤُکَ تَغِیْثُ وَدَرُّکَ یَفِیْضُ وَرَدُّکَ یَغِیْضُ وَمُؤَمِّلُکَ شَیْخٌ حَکَاهُ فَیٌ وَلَمْ یَبْقَ لَهُ شَیٌ اَمَّکَ بِظَنِّ حِرْصُهُ یَشِبُ وَمَدَحَکَ بِنُخَبٍ مُهُوْرُهَا تَجِبُ وَمَرَامُهُ یَخِفُّ وَاَوَاصِرُهُ تَشِفُّ وَاَطْرَاوُهُ یُجْتَذَبُ وَمَلَامُهُ یُجْتَنَبُ وَوَرَائَهُ ضَفَفٌ مَسَّهُمْ شَظَفٌ وَحَصَّهُمْ جَنَفٌ وَعَمَّهُمْ قَشَفٌ وَهُوَ فِیْ دَمْعٍ یُجِیْبُ وَوَلَهٍ یُذِیْبُ وَهَمٍّ تَضِیْفُ وَکَمَدٍ نَیِّفُ لِمَأْمُوْلٍ خَیَّبَ وَاِهْمَالٍ شَیَّبَ وَعَدُوٍّ نَیَّبَ وَهُدُوٍّ تَغَیَّبَ وَلَمْ یَزِغْ وُدُّهُ فَیُغْضَبَ وَلَا خَبُثَ عُوْدُهُ فَیُقْضَبَ وَلَا نَفَثَ صَدْرُهُ فَیُنْفَضَ وَلَا نَشَزَ وَصْلُهُ فَیُبْغَضَ وَمَا یَقْتَضِیْ کَرَمُکَ نَبْذُ حُرَمِهٖ فَبَیِّضْ اَمَلَهُ بِتَخْفِیْفِ اَلَمِهٖ یُنَتُّ حَمْدَکَ بَیْنَ عَالَمِهٖ

ترجمہ:۔ اور ہمیشہ رہیں تیرے خیالات شفا دیتے اور ہمیشہ رہے تیرا چاند چمکتا اور ہمیشہ رہے تیرا حوصلہ چشم پوشی کرتا اور ہمیشہ رہیں تیری نعمتیں غنی بناتیں اور ہمیشہ رہیں تیرے دشمن تعریف کرتے اور تیری تلوار فنا کرتی اور تیری شرافت بلند ہوتی اور ہمیشہ رہے تجھ سے ملنے والا پھل چنتا اور ہمیشہ رہے تیری تعریف کرنے والا کمائی کرتا اور ہمیشہ رہے تیری سخاوت غموں کو دور کرتی اور تیرا بادل برستا اور ہمیشہ رہے تیری بھلائی بہتی اور تیرا رد کرنا نقصان میں ڈالتا اور تیری امید کرنے والا ایک بوڑھا ہے اس کی مثال سایہ ہے اور نہیں باقی اس کے پاس کوئی چیز ارادہ کیا ہے اس نے تیرا ایسے گمان کے ساتھ کہ اس کا حرص کو دریا ہے اور تعریف کی ہے اس نے تیری

منتخب اشعار کے ساتھ ان کا مہر واجب ہے اور اسکا مقصود ہلکا پھلکا ہے اور اس کے وسائل زیادہ ہیں اور اس کا تعریف کرنا جذب کیا جاتا ہے اور اس کی علامت سے بچا جاتا ہے اور اس کے پیچھے بہت سارے بچے ہیں چھوا ہے ان کو بدحالی نے اور توڑ دیا ہے ان کو ظلم نے اور شامل ہے ان کو بدحالی اور وہ آنسو بہاتے ہوئے جواب دے رہا ہے۔ اور غم میں پگھل رہا ہے اور غم میں جو مہمان بنا ہوا ہے اور غم (بے چینی) میں جو دم بدم بڑھ رہے ہیں بسبب ☆ ایسی امید کے جس نے اس کو محروم کر دیا ہے اور نکارہ پھرنے نے بوڑھا کر دیا ہے اور دشمن دانت پیس رہے ہیں اور آرام وسکون ختم ہو گیا ہے اور نہیں تیز ھی اس کی محبت پس اس سے غصہ کیا جاوے اور نہیں خراب ہوئی اس کی لکڑی پس کاٹ دی ہے جائے اور نہیں بری بات تکلم کیا اس کے سینے نے پس جھاڑا جائے اور نہیں نافرمانی کی اس کے ملاپ نے پس اس سے بغض کیا جائے اور نہیں تقاضا کرتا تیرا کرم اس (بوڑھے) کی آبروریزی کرنے کا پس اچھا کر اس کی امید کو اس کے غموں کو ہلکا کرنے کے ساتھ پھیلائے گا

تیری تعریف کو جہان والوں میں

بَقِيْتَ لِاِمَاطَةِ شَجَبٍ وَاَعْطَاءِ نَشَبٍ وَمُدَاوَاةِ شَجَنٍ وَ مُرَاعَاةِ يَفَنٍ مَوْصُوْلًا بِخَفْضٍ وَسُرُوْرٍ غَضَّ مَا غُشِيَ مَعْهَدُ غَنِيٍّ اَوْ خُشِيَ وَهُمُ غَبِيٍّ وَالسَّلَامُ

فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ اِمْلَاءِ رِسَالَتِهٖ وَجَلٰى فِيْ هَيْجَاءِ الْبَلَاغَةِ عَنْ بَسَالَتِهٖ اَرْضَتْهُ الْجَمَاعَةُ فِعْلًا وَقَوْلًا وَاَوْسَعَتْهُ حَفَاوَةً وَطَوْلًا ثُمَّ سُئِلَ مِنْ اَيِّ الشُّعُوْبِ نِجَارُهٗ وَفِيْ اَيِّ الشِّعَابِ وَجَارُهٗ فَقَالَ

غَسَّانُ اُسْرَتِيْ الصَّمِيْمَهْ وَسُرُوْجُ تَرْبَتِي الْقَدِيْمَهْ

فَالْبَيْتُ مِثْلُ الشَّمْسِ اِشْ رَاقًا وَمَنْزِلَةً جَسِيْمَهْ

وَالرَّبْعُ كَالْفِرْدَوْسِ مَطْ ... يَبَةً وَمَنْزَهَةً وَقِيْمَهْ

وَاهًا لِعَيْشٍ كَانَ لِيْ ... فِيْهَا وَلَذَّاتٍ عَمِيْمَهْ

اَيَّامَ اَسْحَبُ مُطْرَفِيْ ... فِيْ رَوْضِهَا مَاضِي الْعَزِيْمَهْ

اَخْتَالُ فِيْ بُرْدِ الشَّبَا ... بِ وَاَجْتَلِي النِّعَمَ الْوَسِيْمَهْ

لَا اَتَّقِيْ نُوَبَ الزَّمَا ... نِ وَلَا حَوَادِثَهُ الْمُلِيْمَهْ

فَلَوْ اَنَّ كَرْبًا مُتْلِفٌ ... لَتَلِفْتُ مِنْ كُرَبِيْ الْمُقِيْمَهْ

ترجمہ:۔ باقی رکھا جائے تو غموں کو زائل کرنے کیلئے اور کثیر مال عطا کرنے کے لئے اور زخموں کا علاج کرنے کے لئے اور بوڑھے کی رعایت کرنے کے لئے (باقی رکھا جائے تو) اس حال میں کہ ملا ہوا ہو نرمی کے ساتھ اور تر و تازہ خوشیوں کے ساتھ جب تک کہ ڈھانپا جائے غنی کی مجلس کو یا خوف کھایا جائے غبی کے وہم سے۔ والسلام

پس جب فارغ ہو گیا وہ اپنا رسالہ لکھوانے سے اور ظاہر کیا اس نے بلاغت کے میدان میں اپنی شجاعت کو۔ خوش کیا اس کو جماعت نے فعل (عطیوں) کے ساتھ اور قول (تعریف) کے ساتھ اور کثرت کی جماعت نے اس کے لئے اکرام و اعزاز میں پھر سوال کیا گیا کہ کونسے قبیلہ سے ہے اس کی جڑ اور کونسی وادی میں ہے اس کا گھر پس کہا اس (ابوزید سروجی) نے شعر۔

غسان میرا خالص قبیلہ ہے اور سروج میری پرانی مٹی (جائے پیدائش) ہے ☆ پس گھر مثل سورج کے ہے از روئے چمکنے کے اور بلند مرتبہ ہونے کے ☆ اور گھر مثل جنت الفردوس کے ہے نفس کو اچھا لگنے اور صاف ستھرا ہونے اور بلند مرتبہ ہونے (قیمت) کے اعتبار سے ☆ واہ وہ زندگی جو تھی میرے لئے سروج شہر میں اور وہ لذتیں جو عام تھیں (چاروں طرف سے گھیرے ہوئے تھیں) ☆ (واہ) وہ ایام کہ جس میں کھینچتا تھا میں اپنی منقش چادر کو اپنے باغ میں پختہ ارادہ

کے ساتھ تکبر کرتا تھا میں جوانی کی چادر میں اور ظاہر ہوتا تھا میں خوبصورت نعمتوں میں۔ ☆ نہیں ڈرتا تھا میں زمانہ کی مصیبتوں سے اور نہ اس کے حوادثات سے جو دردناک ہیں (ہلاک کرنے والے) ☆ پس اگر غم ہلاک کرنے والے ہوتے البتہ ہلاک ہو چکا ہوتا میں اپنے غموں کی وجہ سے جو واقع ہو چکے ہیں۔

اَوْ يُفْتَدٰى عَيْشٌ مَضٰى لَفَدَتْهُ مُهْجَتِي الْكَرِيْمَهْ
فَالْمَوْتُ خَيْرٌ لِلْفَتٰى مِنْ عَيْشِهٖ عَيْشَ الْبَهِيْمَهْ
تَقُاتَادُهُ بُرَةَ الصَّغَا رِ اِلَى الْعَظِيْمَةِ وَالْهَضِيْمَهْ
وَتَرَى السِّبَاعَ تَنُوْشُهَا اَيْدِي الضِّبَاعِ الْمُسْتَضِيْمَهْ
وَالذَّنْبُ لِلْاَيَّامِ لَوْ لَا شُؤْمُهَا لَمْ تَنْبُ شِيْمَهْ
وَلَوِ اسْتَقَامَتْ كَانَتِ الْ اَحْوَالُ فِيْهَا مُسْتَقِيْمَهْ

ثُمَّ اِنَّ خَبَرَهٗ نَمَا اِلَى الْوَالِيْ فَمَلَا فَاهُ بِاللَّالِيْ وَسَامَهٗ اَنْ يَّنْضَوِيَ اِلٰى اَحْشَائِهٖ وَيَلِيَ دِيْوَانَ اِنْشَائِهٖ فَاَحْسَبَهُ الْحِبَاءُ وَظَلَفَهٗ عَنِ الْوِلَايَةِ الْاِبَاءُ قَالَ الرَّاوِيْ وَكُنْتُ عَرَفْتُ عُوْدَ شَجَرَتِهٖ قَبْلَ اِيْنَاعِ ثَمَرَتِهٖ وَكِدْتُ اُنَبِّهُ عَلٰى عُلُوِّ قَدْرِهٖ قَبْلَ اِسْتِنَارَةِ بَدْرِهٖ فَاَوْحٰى اِلَيَّ بِاِيْمَاضِ جَفْنِهٖ اَنْ لَّا اُجَرِّدَ عَضْبَهٗ مِنْ جَفْنِهٖ فَلَمَّا خَرَجَ بِطِيْنَ الْخُرُجِ وَفَصَلَ فَائِزًا بِاُفْلُجِ شَيْعَتِهٖ قَاضِيًا حَقَّ الرِّعَايَةِ وَلَا حِيًا لَهٗ عَلٰى رَفْضِ الْوِلَايَةِ فَاَعْرَضَ مُتَبَسِّمًا وَاَنْشَدَ مُتَرَنِّمًا

ترجمہ:۔ یا اگر فدیہ دیا جاتا گزشتہ زندگی کا البتہ فدیہ دیتا میں اس کو اپنی پیاری زندگی کا ☆ پس موت بہتر ہے اس جوان کے لئے کہ اس کی زندگی جانوروں کی زندگی کی طرح ہو ☆ کھینچتی ہے

اس کو ذلت کی نکیل بڑی بڑی مشقت کی طرف اور ظلم کی طرف ☆ اور دیکھتا ہے درندوں کو کھاتے ہیں ان کو ظالم بجو کے ہاتھ ☆ اور قصور زمانے کا ہے اگر نہ ہوتی اس زمانہ کی نحوست نہ مختلف ہوتیں طبیعتیں ☆ اور اگر صحیح ہو جائے زمانہ۔ ہو جائیں گے اب بھی احوال اس میں درست ☆

پھر تحقیق اس کی خبر پہنچ گئی حاکم کی طرف پس بھر دیا اس نے (حاکم) اس کے منہ کو موتیوں کے ساتھ اور تکلیف دی اس نے سردجی کو کہ وہ مل جائے اس کے خواص لوگوں کی طرف اور یہ کہ متولی بن جائے اس کی دار الکتابت کا پس کافی ہو چکے تھے اس کو عطیے اور روک دیا اس کو متولی بننے سے انکار نے۔ کہا راوی (حارث بن ہمام) نے پہچان چکا تھا میں اس کے درخت کی لکڑی کو اس کے پھل پکنے سے پہلے اور میں متنبہ ہو چکا تھا اس کے بلند مرتبہ پر اس کے چاند چمکنے سے پہلے پس اشارہ کیا اس نے میری طرف اپنی آنکھ کی پلکوں کے ساتھ یہ کہ نہ کھینچوں میں اس کی تلوار اس کی نیام سے پس جب نکلا وہ اس حال میں کہ خرجین بھری ہوئی تھی اور جدا ہوا اس حال میں کہ کامیاب ہونے والا تھا مقصد کے ساتھ نکلا میں اس کے ساتھ اس حال میں کہ پورا کرنے والا تھا رعایت کے حق کو اور ملامت کرنے والا تھا اس کو ولایت کے چھوڑنے پر پس منہ موڑا اس نے اس حال میں کہ ہنس رہا تھا اور شعر کہنے لگا اس حال میں کہ گا رہا تھا۔

لَجَوْبُ الْبِلَادِ مَعَ الْمُتْرَبَهْ ۔ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الْمَرْتَبَهْ

لِاَنَّ الْوُلَاةَ لَهُمْ نَبْوَةٌ ۔ وَمَعْتَبَةٌ يَالَهَا مَعْتَبَهْ

وَمَا فِيْهِمْ مَنْ يَّرُبَّ الصَّنِيْعَ ۔ وَلَا مَنْ يُشَيِّدُ مَا رَتَّبَهْ

فَلَا يَخْذَ عَنْكَ لُمُوْعُ السَّرَابِ ۔ وَلَا تَاْتِ اَمْرًا اِذَا مَا اشْتَبَهْ

فَكَمْ حَالِمٍ سَرَّهُ حِلْمُهُ ۔ وَاَدْرَكَهُ الرَّوْعُ لَمَّا انْتَبَهْ

ترجمہ:۔ شعر شہروں کا چکر لگانا فقیر بن کر زیادہ محبوب ہے مجھے عالی مرتبہ سے ☆ اس لئے کہ حاکم ان کے لئے عدم استقامت ہوتی ہے اور ڈانٹنا ہوتا ہے۔ اے لوگوں تعجب کرو اس عتاب پر

☆ اور نہیں ہوتا ان بادشاہوں میں کوئی جو تربیت کرے کاریگر کی ☆ اور نہ کوئی ایسا شخص کہ جو قائم ومضبوط رہے ان کاموں پر جن کو اس نے مرتب کیا ☆ پس نہ دھوکہ دے تجھے ریت کی چمک اور نہ آ تو کسی امر کی طرف جس وقت وہ مشتبہ ہو ☆ پس کتنے خواب دیکھنے والے ہیں کہ خوش کر دیتا ہے ان کو ان کا خواب اور پالیتی ہے اس کو گھبراہٹ جب وہ بیدار ہوتا ہے۔

☆☆☆

المقامة السابعة البرقعيدية

☆☆☆

برقعید یہ شہر کی عیدگاہ میں عید کے روز ایک خستہ حالت بوڑھا آیا ایک بھوتنی نما بوڑھی بھی اس کے ہمراہ تھی اس بوڑھی نے مجمع میں کارڈ تقسیم کئے جن میں عمدہ اور فصیح اشعار کے ذریعے بھیک مانگی گئی تھی۔ (جیسا کہ ہمارے ہاں بھی گاڑیوں، اسٹیشنوں وغیرہ پر اس کا رواج ہے شاید اس کی ایجاد کا سہرا بھی شیخ سروجی ہی کے سر ہے) مگر آج کا طریقہ کارگر نہ ہوا بلکہ بوڑھی سے ایک کارڈ بھی گم ہوگیا جس کی بوڑھے نے خوب خبر لی اور کہا کہ بد بخت شکار بھی نہیں لائی اور جال بھی کھو دیا اتفاقاً وہ کارڈ حارث بن ہمام کے ہاتھ لگا تھا وہ پڑھتے ہی خوشی سے اچھلنے لگا (کہ اس کی عید ہی اب آئی تھی) اور خیال کیا کہ یہ اشعار میرے شیخ سروجی کے ہی ہو سکتے ہیں یہ خیال کر کے شیخ سے ملاقات اور کچھ دینے کی تمنا اس کے دل میں ابلنے لگی

قدر زر گر بداند قدر ے جوہر جوہری

چنانچہ ان کا گمان درست ثابت ہوا چونکہ طبعاً مہمان نواز تھے گھر لائے اور کھانا کھلایا شیخ کھانا کھا چکنے کے بعد حارث کو کہنے لگے صابن تولیہ لائیے غسل کرنا چاہتا ہوں حارث بن ہمام ادھر گئے شیخ اپنی عادت کے مطابق چلتے بنے جیسا کہ خود ایک موقع پر انہوں نے فرمایا تھا

ولاکننی مذلم ازل ممن اذا طعم انتشر

حَكَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ اَزْمَعْتُ الشُّخُوْصَ مِنْ بَرْقَعِيْدَ وَقَدْ شِمْتُ بَرْقَ عِيْدٍ فَكَرِهْتُ الرِّحْلَةَ عَنْ تِلْكَ الْمَدِيْنَةِ اَوْ اَشْهَدَ بِهَا يَوْمَ الزِّيْنَةِ فَلَمَّا اَظَلَّ بِفَرْضِهٖ وَنَفْلِهٖ وَاَجْلَبَ بِخَيْلِهٖ وَرَجْلِهٖ اِتَّبَعْتُ السُّنَّةَ فِيْ لُبْسِ الْجَدِيْدِ وَبَرَزْتُ مَعَ مَنْ بَرَزَ لِلتَّعْيِيْدِ وَحِيْنَ الْتَأَمَ جَمْعُ الْمُصَلّٰى وَانْتَظَمَ وَاَخَذَ الزِّحَامُ بِالْكَظَمِ طَلَعَ شَيْخٌ فِيْ شَمْلَتَيْنِ مَحْجُوْبُ الْمُقْلَتَيْنِ وَقَدْ اِعْتَضَدَ شِبْهَ الْمِخْلَاةِ وَاسْتَقَادَ لِعَجُوْزٍ كَالسِّعْلَاةِ فَوَقَفَ وَقْفَةَ مُتَهَا فِتٍ وَحَيّٰى تَحِيَّةَ خَافِتٍ وَلَمَّا فَرَغَ مِنْ دُعَائِهٖ اَجَالَ خَمْسَهٗ فِيْ وِعَائِهٖ فَاَبْرَزَ مِنْهُ رِقَاعًا قَدْ كُتِبْنَ بِاَلْوَانِ الْاَصْبَاغِ فِيْ اَوَانِ الْفَرَاغِ فَنَا وَلَهُنَّ عَجُوْزَةَ الْحَيْزَبُوْنَ وَاَمَرَهَا بِاَنْ تَتَوَسَّمَ الزَّبُوْنَ فَمَنْ اَنَسَتْ نَدًى يَدَيْهِ اَلْقَتْ وَرَقَةً مِنْهُنَّ لَدَيْهِ فَاَتَاحَ لِيَ الْقَدَرُ الْمَعْتُوْبُ رُقْعَةً فِيْهَا مَكْتُوْبٌ فَقَالَ

ترجمہ:۔ حکایت کی حارث بن ہمام نے کہا اس نے ارادہ کیا میں کوچ کرنے کا برقعید شہر سے اور تحقیق دیکھ لیا تھا میں نے عید کا چاند پس مکروہ سمجھا میں نے کوچ کرنے کو اس شہر سے یہاں تک کہ دیکھ لوں میں اس شہر میں عید کا دن۔ پس جب متوجہ ہوا (آیا عید کا دن) اپنے فرائض اور نوافل کے ساتھ اور کھینچا اس نے اپنے گھوڑ سوار اور پیادہ کو اتباع کی میں نے سنت کی نیا لباس پہننے میں اور نکلا میں ان لوگوں کے ساتھ جو نکلے عید منانے کے لئے اور جس وقت مل گئیں جماعتیں عیدگاہ میں اور صفیں درست ہوگئیں اور پکڑ لیا بھیڑ نے سانس کے گھٹنے کو ظاہر ہوا ایک بوڑھا دو چادروں میں دونوں آنکھیں بند کئے ہوئے اور تحقیق وہ بغل میں لئے ہوئے تھا توبرے جیسی چیز اور کھینچ رہی تھی اس کو ایک بوڑھی عورت جو مثل بھوتنی کے تھی پس کھڑا ہوا وہ مثل کھڑا ہونے گرنے والے کے اور سلام کیا آہستہ سے سلام کرنا۔ پس جب فارغ ہوگیا اپنی دعا سے گھمایا اپنی پانچوں انگلیوں (ہاتھ) کو اپنے برتن میں پس نکالیں اس نے اس سے پرچیاں جو

لکھی گئیں تھیں مختلف رنگوں کیساتھ فارغ اوقات میں پس دے دیں وہ پرچیاں بوڑھی کو جو مکارہ تھی اور حکم دیا اس کو اس بات کا کہ علامت لگائے وہ بے وقوف مالدار کو۔ پس جو شخص کہ محسوس کرے اس کے ہاتھ کی سخاوت کو توڑ ال دے ان میں سے ایک پرچی اس کے سامنے پس مقدر کیا میرے لئے تقدیر نے جو عتاب کی گئی ہے۔ ایک رقعہ کو اس میں لکھا ہوا تھا پس کہا۔

لَقَدْ اَصْبَحْتُ مَوْقُوْذًا ... بِاَوْجَاعٍ وَاَوْجَالِ
وَمَمْنُوًّا بِمُخْتَالٍ ... وَمُحْتَالٍ وَمُغْتَالِ
وَخَوَّانٍ مِنَ الْاَخْوَا ... نِ قَالٍ لِیْ لِاِقْلَالِیْ
وَاِعْمَالٍ مِّنَ الْعُمَّا ... لِ فِیْ تَضْلِیْعِ اَعْمَالِیْ
فَكَمْ اُصْلٰی بِاَذْحَالٍ ... وَاَمْحَالٍ وَتَرْحَالِ
وَكَمْ اَخْطِرُ فِیْ بَالٍ ... وَلَا اَخْطُرُ فِیْ بَالِ
فَلَیْتَ الدَّهْرَ لَمَّا جَا ... رَاَطْفَاْلِیْ اَطْفَالِیْ
فَلَوْلَا اَنَّ اَشْبَالِیْ ... اَغْلَالِیْ وَاَغْلَالِیْ
لَمَّا جَهَّزْتُ اَمَالِیْ ... اِلٰی اٍلٍ وَلَا وَالِیْ
وَلَا جَرَرْتُ اَذْیَالِیْ ... عَلٰی مُسْحَبِ اِذْلَالِیْ
فَمِحْرَابِیْ اَحْرٰی بِیْ ... وَاَسْمَاْلِیْ اَسْمَالِیْ
فَهَلْ حُرٌّ یَرٰی تَخْفِیْ ... قَ اَثْقَالِیْ بِمِثْقَالِیْ
وَیُطْفِیْ حَرَّ بِلْبَالِیْ ... بِسِرْبَالٍ وَسِرْوَالِ

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ فَلَمَّا اِسْتَعْرَضْتُ حُلَّةَ الْاَبْیَاتِ تُقْتُ اِلٰی مَعْرِفَةِ مُلْحِمِهَا وَرَاقِمِ عَلَمِهَا فَنَا جَانِیْ الْفِكْرُ بِاَنَّ الْوُصْلَةَ اِلَیْهِ الْعَجُوْزُ

وَاَفْتَانِیْ بِاَنَّ حُلْوَانَ الْمُعَرَّفِ یَجُوْزُ فَرَصَدْتُّهَا وَهِیَ تَسْتَفْرِی الصُّفُوْفَ صَفًّا صَفًّا وَتَسْتَوْكِفُ الْاَكُفَّ كَفًّا كَفًّا وَمَا اِنْ یَنْجَحُ لَهَا عَنَاءٌ

ترجمہ:۔البتہ تحقیق میں ہو چکا ہوں کوٹا ہوا ☆ دردوں کیساتھ اور خوفوں کے ساتھ ☆ اور (ہو چکا ہوں میں) آزمایا ہوا متکبر کیساتھ اور حیلہ باز کے ساتھ اور اچانک ہلاک کرنے والے کے ساتھ ☆ اور (میں آزمایا گیا ہوں) خائن بھائیوں کیساتھ جو بغض رکھنے والے ہیں میرے ساتھ میرے فقر کی وجہ سے ☆ اور (میں آزمایا گیا ہوں) کوششوں کیساتھ عاملوں کی جانب سے ☆ میرے اعمال کو ٹیڑھا کرنے کے بارے میں ☆ پس کب تک چلتا رہونگا میں حیلوں اور مکروں اور سفروں کیساتھ ☆ اور کب تک چلتا رہونگا میں پرانے کپڑوں میں اور نہیں میں کھٹکتا کسی کے دل میں ☆ پس کاش کہ زمانہ نے جب ظلم کیا میرے بچوں پر بجھا دیتا میرے لئے بچوں کو ☆ پس اگر نہ ہوتے میرے بچے میرا طوق اور میرا چیچڑ ☆ البتہ نہ تیار کرتا میں اپنی امیدوں کو کسی بخیل خاندان کی طرف اور نہ کسی بادشاہ کی طرف ☆ اور نہ کھینچتا میں اپنے دامن کو ذلت کی راستے پر ☆ پس میرا محراب زیادہ لائق ہوتا میرے ساتھ اور میرے پرانے کپڑے زیادہ مرتبہ والے ہوتے میں لئے پس کیا ہے کوئی شریف آدمی جو دیکھے ہلکا کرنا میرے بوجھوں کو ایک مثقال کے ساتھ ☆ اور بجھا دے میرے غموں کی گرمی کو ایک قمیص اور ایک شلوار کے ساتھ ☆

پس کہا حارث بن ہمام نے پس جب چوڑا سمجھا میں نے بیتوں کی پوشاک کو تو مشتاق ہوا میں ان بیتوں کے بنانے والے کی معرفت کی طرف اور ان بیتوں کے خط کے نقاش (لکھنے والے) کیطرف پس سرگوشی کی میرے لئے فکر نے کہ ذریعہ (وسیلہ) اس کی طرف بوڑھی ہے اور فتوی دیا مجھے کہ پہچان کرانے والے کی اجرت جائز ہے پس انتظار کی میں نے بڑھیا کی اور وہ طلب کر رہی تھی صفوں کو صف بصف اور طلب کر رہی تھی ہتھیلیوں کو ہتھیلی بہ ہتھیلی۔ اور نہیں کامیاب ہوئی اس کیلئے مشقت۔

وَلَا يَرْشَحُ عَلٰى يَدِهَا اِنَاءٌ فَلَمَّا اَكْدٰى اِسْتِعْطَافُهَا وَكَدَّهَا مَطَافُهَا عَازَتْ بِالْاِسْتِرْجَاعِ وَمَالَتْ اِلٰى اِرْجَاعِ الرِّقَاعِ وَاَنْسَاهَا الشَّيْطَانُ ذِكْرَ رُقْعَتِىْ فَلَمْ تَعُجْ اِلٰى بُقْعَتِىْ وَاَبَتْ اِلَى الشَّيْخِ بَاكِيَةً لِلْحِرْمَانِ شَاكِيَةً تَحَامُلَ الزَّمَانِ فَقَالَ اِنَّا لله وَاُفَوِّضُ اَمْرِىْ اِلَى اللهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ ثُمَّ اَنْشَدَ

لَمْ يَبْقِ صَافٍ وَلَا مُصَافٍ ... وَلَا مَعِيْنٌ وَلَا مُعِيْنٌ

وَفِى الْمَسَاوِىْ بَدَا التَّسَاوِىْ ... فَلَا اَمِيْنٌ وَلَا ثَمِيْنٌ

ثُمَّ قَالَ مَنِّى النَّفْسَ وَعِدِيْهَا وَاَجْمِعِى الرِّقَاعَ وَعُدِّيْهَا فَقَالَتْ لَقَدْ عَدَدْتُّهَا لَمَّا اسْتَعَدْتُّهَا فَوَجَدْتُ يَدَ الضِّيَاعِ قَدْ غَالَتْ اِحْدَى الرِّقَاعِ فَقَالَ تَعْسًا لَكَ يَا لَكَاعِ اَنْحَرِمُ وَيُحَكِ الْقَنَصَ وَالْحِبَالَةَ وَالْقَبَسَ وَالذُّبَالَةَ اِنَّهَا لَضِغْثٌ عَلٰى اِبَّا لَهُ فَانْصَاعَتْ تَقْتَصُّ مَدْرَجَهَا وَتَنْشُدُ مُدْرَجَهَا فَلَمَّا دَانَتْنِىْ قَرَنْتُ بِالرُّقْعَةِ دِرْهَمًا وَقِطْعَةً وَقُلْتُ لَهَا اِنْ رَغِبْتِ فِى الْمَشُوْفِ الْمُعْلَمِ وَاَشَرْتُ اِلَى الدِّرْهَمِ فَبُوْحِى بِالسِّرِّ الْمُبْهَمِ وَاِنْ اَبَيْتِ اَنْ تَشْرَحِىْ فَخُذِ الْقِطْعَةَ وَاسْرَحِىْ فَمَالَتْ اِلٰى اِسْتِخْلَاصِ الْبَدْرِ التَّمِّ وَالْاَبْلَجِ الْهِمِّ وَقَالَتْ دَعْ جِدَالَكَ

ترجمہ:۔ اور نہیں ٹپکا اس کے ہاتھ ہو کوئی برتن پس جب منقطع ہو گیا اس بڑھیا کا مہربانی چاہنا اور تھکا دیا اس کو اس کے چکروں نے پناہ مانگی اس نے انا للہ وانا الیہ راجعون کے ساتھ اور مائل ہوئی رقعوں کے لوٹانے کی طرف اور بھلا دیا اس کو شیطان نے میرے رقعہ کا ذکر پس نہیں لوٹی میری جگہ کی طرف اور لوٹی وہ شیخ کیطرف روتی ہوئی محرومی کی وجہ سے شکایت کرتی ہوئی زمانے

کے ظلم کی پس کہا سروجی صاحب نے انا للہ وانا الیہ راجعون اور سپرد کرتا ہوں میں اپنا معاملہ اللہ تعالی کی طرف ولاحول ولاقوۃ الا باللہ (نہیں ہے پھرنا اور نہیں ہے قوت مگر اللہ تعالی کیساتھ) پھر شعر پڑھا

نہیں باقی رہا کوئی خاص دوست اور نہ کوئی مخلص دوست ☆ نہ کوئی جاری چشمہ اور نہ کوئی مددگار ☆ اور برائی میں ظاہر ہو چکی ہے برابری ☆ پس نہ کوئی امین ہے اور نہ کوئی قیمتی آدمی

پھر کہا اس نے (بڑھیا کو) آرزو دلا اپنے نفس کو اور وعدہ کر تو اس سے اور جمع کر تو پرچیوں کو اور شمار کر ان کو پس کہا اس نے البتہ تحقیق شمار کر لیا تھا میں نے ان کو جب واپس لوٹایا تھا میں نے ان کو پس پایا میں نے ضائع ہونے کے ہاتھ کو کہ تحقیق ہلاک ہو چکی ہے پرچیوں میں سے ایک پس کہا بوڑھے نے ہلاکت ہو تیرے لئے اے کمینی کیا ہم محروم کر دئے گئے ہیں ہلاکت ہو تیری شکار سے اور اس کے جال سے اور شعلہ سے اور بتی سے۔ تحقیق یہ پرچیاں البتہ گھاس کی گٹھڑی ہے لکڑیوں کی گٹھڑی پر پس وہ پھری اس حال میں کہ ڈھونڈ رہی تھی اپنے راستے کو اور تلاش کر رہی تھی اپنی کھوئی ہوئی چیز کو پس جب وہ میرے قریب پہنچی ملایا میں نے رقعہ کے ساتھ ایک درہم اور نصف درہم اور کہا میں نے اس کو اگر تو رغبت کرتی ہے صاف شفاف درہم میں اور اشارہ کیا میں نے درہم کی طرف پس ظاہر کر تو پوشیدہ راز کو اور اگر تو نے انکار کیا وضاحت کرنے سے تو پس لے لے یہ ٹکڑا اور چلی جا پس مائل ہوئی پورے چاند کو چھڑانے کی طرف اور چوڑی پیشانی والے بوڑھے (روشن درہم) کی طرف اور کہا مجھے چھوڑ تو اپنے جھگڑے کو

وَسَلْ عَمَّا بَدَالَکَ فَاسْتَطْلَعْتُهَا طِلْعَ الشَّيْخِ وَبَلْدَتِهِ وَالشِّعْرِ وَنَاسِجِ بُرْدَتِهِ فَقَالَتْ اِنَّ الشَّيْخَ مِنْ اَهْلِ سُرُوجٍ وَهُوَ الَّذِیْ وَشَّیَ الشِّعْرَ الْمَنْسُوْجَ ثُمَّ خَطِفَتِ الدِّرْهَمَ خَطْفَةَ الْبَاشِقِ وَمَرَقَتْ مُرُوْقَ السَّهْمِ الرَّاشِقِ فَخَالَجَ قَلْبِیْ اَنَّ اَبَا زَيْدٍ هُوَ الْمُشَارُ اِلَيْهِ وَتَاَجَّجَ كَرْبِیْ لِمُصَابِهِ

بِنَاظِرَيْهِ وَاَثَرْتُ اَنْ اُفَاجِيَهُ وَاُنَا جِيْهِ لِاَغْجُمَ عُوْدَفِرَاسَتِیْ فِيْهِ وَمَا كُنْتُ لِاَصِلَ اِلَيْهِ اِلَّا بِتَخَطِّیْ رِقَابِ الْجَمْعِ الْمَنْهِیْ عَنْهُ فِی الشَّرْعِ وَعِفْتُ اَنْ يُتَاذَّی بِیْ قَوْمٌ اَوْ يَسْرِیْ اِلَیَّ لَوْمٌ فَسَدِكْتُ بِمَكَانِیْ وَجَعَلْتُ شَخْصَهُ قَيْدَ عَيَانِیْ اِلٰی اَنْ اِنْقَضَتِ الْخُطْبَةُ وَحَقَّتِ الْوَثْبَةُ فَخَفَفْتُ اِلَيْهِ وَتَوَسَّمْتُ عَلَی الْتِحَامِ جَفْنَيْهِ فَاِذَا لِمَعِيَّتِیْ الْمَعِيَّةُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَفِرَاسَتِیْ فِرَاسَةُ اِيَاسٍ

ترجمہ:۔اور سوال کرتو اس چیز کے بارے میں جو ظاہر ہو تیرے لئے (یعنی سوال کر جو تو چاہتا ہے) پس سوال کیا میں نے اس نے شیخ کے نام کے بارے میں۔اور اس کے شہر کے بارے میں اور شعر کے بارے میں اور اس شعر کی چادر بننے والے کے بارے میں۔پس کہا اس نے تحقیق شیخ سروج والوں میں سے ہے اور یہ وہی ہے جس نے مزین کیا ہے بنے ہوئے شعروں کو پھر اچک لیا اس نے درہم مثل اچک لینے باز کے اور نکلی جلدی سے مثل نکلنے سیدھے تیر کے پس کھٹکی میرے دل میں یہ بات کہ ابوزید سروجی وہی ہے جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور بھڑکا میرا غم بوجہ اس مصیبت کے جو پہنچی اس کی دونوں آنکھوں کو اور ترجیح دی میں نے اس بات کو کہ جلدی (اچانک) پہنچوں (ملوں) میں اس کے پاس اور گفتگو کروں میں اس تا کہ آزماؤں میں اپنی فراست کی لکڑی کو اس بارے میں اور میں نہیں پہنچ سکتا تھا اس بوڑھے کی طرف مگر لوگوں کی گردنیں پھلانگنے کے ساتھ جو کہ منہی عنہ ہے شریعت میں اور مکروہ سمجھا میں نے یہ کہ تکلیف پہنچے میری وجہ سے قوم کو اور سرایت کرے میری طرف ملامت پس لازم پکڑا میں اپنی جگہ کو اور (لیکن) بنایا میں نے اس (سروجی) کے جسم کو اپنی آنکھوں کی قید (نشانہ) یہاں تک کہ ختم ہو گیا خطبہ اور واجب ہو گیا کودنا پس دوڑا میں اس کی طرف اور پہچان لیا میں اس (ابوزید سروجی) کو اس کی آنکھوں کے بند ہونے کے باوجود پس اس وقت میری ذکاوت ابن عباس جیسی تھی اور میری فراست ایاس جیسی تھی۔

فائدہ (۱):۔حضرت عباس کے بیٹے بہت ہیں مگر جب ابن عباس بولا جائے بغیر تصریح نام کے تو مراد حضرت عبداللہ بن عباس ہوتی ہیں دوسرے لڑکے مراد نہیں ہوتے۔

فائدہ (۲):۔تعارف ابن عباس اصل نام حضرت عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم القرشی الہاشمی۔حضرت ابن عباس فقیہ عالم تھے اور ذکاوۃ میں مشہور تھے آپ کے لئے حضرت نبی اکرم ﷺ نے اس طرح دعا فرمائی ہے **اللھم فقھہ فی الدین وعلمہ الحکمۃ وتاویل القرآن** اس وجہ سے آپ صرف مفسر نہیں بلکہ رئیس المفسرین بنے۔آپ حضور اقدس ﷺ کے چچازاد بھائی تھے ہجرت نبوی سے تین سال قبل پیدا ہوئے حضرت عمر فرماتے ہیں **ابن عباسؓ فتی الکھول لہ لسان سیور وقلب عقول** نیز حضرت عمر بڑے صحابہ کرام کے موجود ہونے کے باوجود ابن عباس سے مشورہ لیتے تھے آپ کی ذکاوت ضرب المثل تھی آپ کی وفات مقام طائف ۶۸ھ میں ہوئی۔

فائدہ (۳):۔

تعارف ایاس

اصلی نام ابو واثلہ ابن معاویہ ابن قرۃ ابن ایاس ابن ہلال بن زباب قرنی۔ یہ فراست میں مشہور تھے بلکہ ان کی فراست وذکاوت پر ایک مستقل کتاب لکھی گئی جس کا نام رکن ایاس آپ حضرت عمر بن عبدالعزیز (المشہور عمر ثانی) کے دور حکومت میں بصرہ کے قاضی رہے ہیں اور یہ شافعی المسلک تھے آپ کی فراست کے بہت سے واقعات ہیں۔ان میں سے صرف دو واقعے آپ کیسامنے پیش کیے جاتے ہیں۔

پہلا واقعہ:۔ایک دفعہ کتے کی آواز سن کر فرمایا کہ یہ کنوئیں کے منہ پر بھونک رہا ہے حالانکہ کتے کو دیکھا نہیں تھا تو لوگوں نے جا کر دیکھا تو ایسا ہی پایا آپ سے سوال کیا گیا تو جواب میں فرمایا اس کی بھونک کے بعد فوراً آواز بازگشت آتی تھی جس سے میں سمجھ گیا کہ یہ آواز کنویں سے آرہی ہے۔

دوسرا واقعہ:۔ ایک دفعہ دو شخص مع دو شالوں کے (ایک کی اون سبز رنگ اور دوسرے کی سرخ رنگ تھی) کے متعلق جھگڑا کرتے ہوئے آپ کے پاس آئے ان میں سے ایک نے یہ بیان کیا میں حوض میں نہانے کے واسطے اترا اور میں نے اپنی شال باہر اتار کر رکھ دی۔ اس کے بعد یہ شخص بھی میری شال کے برابر اپنی شال رکھ کر غسل کرنے کے واسطے گئے لیکن نہا کر یہ مجھ سے پہلے نکلے اور یہ میری شال کر روانہ ہو گئے۔ تو میں ان کے پیچھے دوڑا اور میں نے ان سے کہا یہ شال تو میری ہے۔ لیکن وہ یہ کہتے رہے کہ یہ شال تو میری یہ دونوں ایاس کے پاس گئے تو آپ نے فرمایا کہ اگر تمہارے پاس کوئی گواہ ہو تو لاؤ تو انہوں نے جواب دیا ہمارے پاس تو کوئی گواہ نہیں۔ تو آپ نے فرمایا تم کنگھا لاؤ تو آپ نے ایک کے سر میں کنگھی کرائی اور پھر دوسرے کے سر میں کنگھی کروائی تو ایک کے سر میں سے سرخ ڈورے نکلے اور دوسرے کے سر میں سے سبز ڈورے نکلے تو اس کے مطابق آپ نے فیصلہ فرمایا کہ سرخ ڈورے والے کو سرخ شال اور سبز ڈورے والے کو سبز شال دے دی اور آپ کا انتقال ۱۲۲ھ میں ہوا۔

فَعَرَّفْتُهُ حِيْنَئِذٍ شَخْصِيْ وَآثَرْتُهُ بِاَحَدِ قُمْصِيْ وَاَهَبْتُ بِهٖ اِلٰى قُرْصِيْ فَهَشَّ لِعَارِفَتِيْ وَعِرْفَانِيْ وَلَبّٰى دَعْوَةَ رُغْفَانِيْ وَانْطَلَقَ وَيَدِيْ زِمَامُهٗ وَظِلِّيْ اِمَامُهٗ وَالْعَجُوْزُ ثَالِثَةُ الْاَثَافِيْ وَالرَّقِيْبُ الَّذِيْ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ خَافِيْ فَلَمَّا اِسْتَحْلَسَ وُكْنَتِيْ وَاَحْضَرْتُهٗ عُجَالَةَ مُكْنَتِيْ قَالَ لِيْ يَا حَارِثُ اَمَعَنَا ثَالِثٌ فَقُلْتُ لَيْسَ اِلَّا الْعَجُوْزُ قَالَ مَادُوْنَهَا سِرٌّ مَحْجُوْزٌ ثُمَّ فَتَحَ كَرِيْمَتَيْهِ وَرَأَرَأَ بِتَوْأَمَتَيْهِ فَاِذَا سِرَاجَا وَجْهٍ يَقِدَانِ كَاَنَّهُمَا الْفَرْقَدَانِ فَابْتَهَجْتُ بِسَلَامَةِ بَصَرِهٖ وَعَجِبْتُ مِنْ غَرَائِبِ سِيَرِهٖ وَلَمْ يَلْقَنِيْ قَرَارٌ وَلَا طَاوَعَنِيْ اِصْطِبَارٌ حَتّٰى سَاَلْتُهٗ مَادَعَالَكَ اِلَى التَّعَامِيْ مَعَ سَيْرِكَ فِي الْمَعَامِيْ وَجَوْبِكَ الْمَوَامِيْ وَاِيْغَالِكَ فِي الْمَرَامِيْ فَتَظَاهَرَ بِاللُّكْنَةِ وَتَشَاغَلَ

بِاللُّهْنَةِ حَتّٰى اِذَا قَضٰى وَطَرَهُ اَتَارَ اِلَيَّ نَظْرَهُ وَاَنْشَدَ

وَلَمَّا تَعَامَى الدَّهْرُ وَهُوَ اَبُوالْوَرٰى عَنِ الرُّشْدِ فِيْ اَنْحَائِهٖ وَمَقَاصِدِهٖ

تَعَامَيْتُ حَتّٰى قِيْلَ اِنِّيْ اَخُوْعَمًى وَلَا غَرْوَانْ يَحْنُوْ الْفَتٰى حَنْوَ وَالِدِهٖ

ترجمہ:۔ پس تعارف کرایا میں نے اس وقت ابوزید کو اپنی شخصیت کا اور ترجیح دی میں نے اس کو اپنے کرتوں میں سے ایک کے ساتھ اور دعوت دی میں نے اس کو اپنی روٹی کی طرف پس خوش ہوگیا۔ وہ میرے عطیے کی وجہ سے اور میرے تعارف کی وجہ سے اور قبول کرلیا میری دعوت (روٹی) کو اور چلا وہ اس حال میں کہ میرا ہاتھ اس کی لگام تھا اور میرا سایہ اس کا امام تھا۔ اور بڑھیا چولہے کے تین پتھروں میں سے تیسرا پتھر تھی اور (چوتھا ایسا) رقیب کہ نہیں مخفی اس پر کوئی چھپنے والی چیز (یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات) پس جب وہ چٹائی پر بیٹھ گیا میرے گھر میں اور حاضر کیا میں نے اس کے پاس (کھانا) جلدی سے اپنی طاقت کے مطابق کہا اس نے مجھے اے حارث کیا ہمارے ساتھ تیسرا آدمی ہے پس کہا میں نے نہیں مگر بڑھیا کہا اس نے نہیں ہے اس کے آگے کوئی راز پوشیدہ پھر کھولا اپنی آنکھوں کو اور متوجہ ہوا اپنی دونوں آنکھوں کے ساتھ پس اس وقت کے چہرے کے دو چراغ چمک رہے تھے گویا کہ وہ دونوں ستارے ہیں (کہا حارث نے) پس خوش ہوا میں اس کی بنائی کی سلامتی کی وجہ سے اور تعجب کیا میں نے اس کی عجیب عادتوں میں سے اس عادت پر اور نہیں باقی رہا میرے لئے قرار (ٹھہرنا) اور نہیں طاقت ہوئی مجھے صبر کی حتی کہ سوال کیا میں نے اس سے کس چیز نے دعوت دی تجھے تکلفا اندھا بننے میں باوجود اس کے کہ تیرا چلنا گم نام راستوں میں ہے۔ اور تیرا کاٹنا چٹیل میدانوں کو ہے اور تیرا جلدی داخل ہونا مقاصد میں پس مدد لی اس نے لکنت کے ساتھ اور مشغول ہوگیا ناشتہ کرنے کے ساتھ حتی کہ جب پورا کر لیا اس نے اپنی حاجت کو گھمایا میری طرف اپنی نظر کو اور شعر کہا۔

اور جب اندھا بن گیا زمانہ حالانکہ وہ ابوالوری (تمام مخلوق کا باپ) ہے ☆ سیدھا چلنے سے اپنے

راستوں میں اور اپنے مقاصد میں ☆ تو اندھا بنا میں یہاں تک کہ کہا گیا تحقیق میں اندھے (ساتھی) کا بھائی ہوں ☆ اور کوئی تعجب نہیں اس بات میں کہ اقتدا کرے نوجوان اپنے والد کی اقتداء ☆

قولہ ابوالوری:۔ یہ زمانہ کی کنیت ہے اس لئے کہ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ زمانہ مؤثر ہے۔ اور یا اس لئے کہ زمانہ غالب ہے۔

ثُمَّ قَالَ اِنْهَضْ اِلَى الْمِخْدَعِ فَأْتِنِیْ بِغَسُوْلٍ يَرُوْقُ الطَّرْفَ وَيُنْقِیْ الْكَفَّ وَيُنَعِّمُ الْبَشَرَةَ وَيُعَطِّرُ النَّكْهَةَ وَيَشُدُّ اللَّثَةَ وَيُقَوِّی الْمِعْدَةَ وَلْيَكُنْ نَظِيْفَ الظَّرْفِ اَرِيْجَ الْعَرْفِ فَتِیَّ الدَّقِّ نَاعِمَ السَّحْقِ يَحْسِبُهُ اللَّامِسُ ذَرُوْرًا وَيَخَالُهُ النَّاشِقُ كَافُوْرًا وَاقْرُنْ بِهٖ خِلَالَةً نَقِيَّةَ الْاَصْلِ مَحْبُوْبَةَ الْوَصْلِ اَنِيْقَةَ الشَّكْلِ مِدْعَاةً اِلَى الْاَكْلِ لَهَا نَحَافَةُ الصَّبِّ وَصَقَالَةُ الْعَضْبِ وَاَلَةُ الْحَرْبِ وَلُدُوْنَةُ الْغُصْنِ الرَّطْبِ قَالَ فَنَهَضْتُ فِيْمَا اَمَرَ لَاَدْرَأُ عَنْهُ الْغَمَرَ وَلَمْ اَهِمْ اِلٰى اَنَّهٗ قَصَدَ اَنْ يَّخْدَعَ بِاِدْخَالِی الْمِخْدَعَ وَلَا تَظَنَّيْتُ اَنَّهٗ سَخِرَ مِنَ الرَّسُوْلِ فِیْ اِسْتِدْعَاءِ الْخِلَالَةِ وَالْغَسُوْلِ فَلَمَّا عُدْتُ بِالْمُلْتَمَسِ فِیْ اَقْرَبَ مِنْ رَجْعِ النَّفْسِ وَجَدْتُ الْجَوَّ قَدْ خَلَا وَالشَّيْخَ وَالشَّيْخَةَ قَدْ اَجْفَلَا فَاسْتَشَطْتُ مِنْ مَكْرِهٖ غَضَبًا وَاَوْغَلْتُ فِیْ اَثَرِهٖ طَلَبًا فَكَانَ كَمَنْ غُمِسَ فِی الْمَاءِ اَوْ عُرِجَ بِهٖ اِلٰى عَنَانِ السَّمَاءِ

ترجمہ:۔ پھر کہا اس نے اٹھ (اور جا) چھوٹے کمرے کی طرف پس لے آ میرے پاس صابن جو چمکا دے آنکھ کو اور صاف کر دے ہتھیلی کو اور نرم کر دے چمڑے کو اور معطر کر دے منہ کو۔ اور مضبوط کر دے مسوڑھوں کو اور قوت دے معدے کو اور چاہیے کہ اچھا برتن ہو اس میں پاکیزہ

خوشبو ہو تازہ کوٹی (رگڑی) ہوئی ہو۔ باریک پسی ہوئی ہو گمان کرے اس کو لگانے والا سفوف اور خیال کرے اس کو سونگھنے والا کافور اور ملا تو اس کے ساتھ خلالہ (مسواک) جو اچھی جڑ والا ہو ملے محبوبہ کی طرح اچھی شکل والا ہو بلانے والا ہو کھانے کی طرف اس کے لئے کمزوری ہو مثل عاشق کے اور اس کے لئے صفائی ہو (چمک ہو) مثل تیز تلوار کے اور لڑائی کا آلہ ہو اور اس کے لئے لچک ہو مثل ترٹہنی کے۔ کہا حارث بن ہمام نے پس اٹھا میں (کھڑا ہوا میں) بیچ اس کے جو اس نے حکم دیا تا کہ دفع کروں میں اس (کے منہ) سے چکناہٹ کو اور نہیں گمان کیا میں نے اس بات کی طرف کہ تحقیق ارادہ کیا ہے اس نے یہ کہ دھوکہ دے مجھے چھوٹے کمرے میں داخل کرنے کے ساتھ۔ اور نہیں گمان کیا میں نے تحقیق وہ مذاق کر رہا ہے قاصد کے ساتھ بیچ چاہنے خلالہ کے اور صابون کے پس جب لوٹا میں سوال کی ہوئی چیز کے ساتھ سانس کے لوٹنے سے زیادہ قریب (زیادہ جلدی) پایا میں نے فضاء کو خالی اور شیخ وشیخہ تحقیق بھاگ گئے تھے۔ پس بھڑک اٹھا میں اس کے مکر سے غصہ کی وجہ سے اور جلدی لوٹا میں اس کے نشان پر ڈھونڈتے ہوئے پس وہ ہو گیا مثل اس شخص کے جو ڈبو دیا گیا ہو پانی میں یا اٹھا لیا گیا ہو آسمان کی بلندی کی طرف۔

ساتواں مقامہ ایک نظر میں

یہ مقامہ بھی محاورات عربیہ اور صنعات بدیعیہ کا حسین مرقع اور طلباء عربی ادب کے لئے اسباق کا عظیم اندوختہ ہے چنانچہ مصنف نے اجلب بخیلہ ورجلہ انا للہ وافوض امری الی اللہ یوم الزینۃ سل عما بدالک کتاب وسنت کے کتنے حسین اقتباسات لے کر طلباء کو اس طرف متوجہ کیا ہے کہ قرآن وحدیث سے مقتبس جملے انہیں اپنی روزمرہ کی گفتگو میں استعمال کرنے چاہئیں اس سے مقصود کلام کے حصول کے ساتھ ساتھ کتاب وسنت کے ساتھ گہرا ربط پیدا ہوگا۔

مقامہ کا آخری جملہ کمن قمس فی الماء او عرج بہ الی عنان السماء پڑھکر معا مجھے جناب عمران فرید زیدہ مجدہ کی بات یاد آئی کہ اس وقت کے تمام ترقی یافتہ ادب عربی ہی کے خوشہ چین ہیں (اگرچہ ادبیات اقوام عالم کی مشترکہ تھیوری ہے تاہم اصل وماخذ کی حیثیت ادب عربی کی ہے) چنانچہ اردو کے نامور شاعر فیض کا شعر پڑھیئے

؎ صبح پھوٹی تو روئے عالم پہ تیرے رنگ رخسار کی پھوہار گری

رات جب چھائی تو آسمان پہ تیری زلف کی آبشار گری

جو عربی کے اس شعر کا بعینہ ترجمہ ہے

الصبح بدامن طلعتہ والیل دجی من وفرتہ

لیکن ان دونوں شعروں کے پڑھنے والے کو ادبی چاشنی عربی شعر میں ہی نظر آئے گی۔ کہ وہ استعارہ میں ہے اور فیض صاحب نے تشبیہ اختیار کی ہے نیز عربی کی جامعیت بھی اس پر واضح ہوجائے گی کہ مضمون کتنے مختصر انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ شاعر مشرق کی کلام میں بھی عربی شاعری کے اقتباسات ملتے ہیں مثلاً جاوید نامہ کا یہ شعر پڑھئے

؎ اے ترا اندر دو چشم ماوثاق مہکتے ان کنت ازمعت الفراق

المقامہ الثامنہ المعریہ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ مقامہ جبل نعمان کے قریب واقع معری شہر کی طرف منسوب ہے اسی شہر کے قریب حضرت شیث بن آدم علیہ السلام ، یوشع بن نون علیہ السلام اور حضرت عمر بن عبد العزیز کے مقبرے ہیں ۔ عربی کا مشہور فلسفی شاعر ابو العلی معری (جس کا تذکرہ اقبال نے بال جبریل میں کیا ہے) بھی اسی معری سے معری کہلاتا ہے شاید اسی مناسبت سے اس شہر میں پہنچ کر ابو زید سروجی نے فلسفیانہ اور تشبیہات سے بھرپور بھیک مانگنے کا ڈھنگ اختیار کیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جبل نعمان کے دامن میں واقع معری شہر کے قاضی کیسامنے ایک اندھے بوڑھے اور ایک نوجوان نے اپنا جھگڑا پیش کیا بوڑھا کہنے لگا کہ میری ایک عمدہ قد اور نرم رخسار لونڈی تھی ،دوڑنے میں تیز رو گھوڑے کی مانند تھی ،سخت گرمی کے موسم میں بھی سے چھونے والا ٹھنڈک ہی محسوس کرتا وسیع میدانوں میں بھی مٹک مٹک کر (ناز ونخرے سے) چلتی تھی ،نہایت خدمت گزار مگر کبھی کبھار جنایت بھی کر لیتی تھی جو اس نوجوان نے صحیح وسالم مجھ سے عاریۃ لی جب واپس کی تو مفصاۃ تھی ۔نوجوان نے بھی بوڑھے کی تصدیق کی اور اپنا مدعا بیان کرتے ہوئے کہنے لگا کہ میں نے چٹی میں ایک غلام رہن رکھا ہے جس کے دونوں کنارے برابر اور حداد کی طرف منسوب ہے ۔بے عیب اور میل کچیل سے صاف ہے اس کی محبت آنکھوں کی ٹھنڈک اور عفائی کا باعث ہے اور عدم موجودگی آنکھوں کی گندگی کا موجب ہے ۔

قاضی صاحب ان کی استعاروں سے بھرپور گفتگو نہ سمجھ سکے اور انہیں صاف صاف بیان کرنے کو کہا اس پر نوجوان نے بتایا اس سے میں نے عاریۃ سوئی لی تھی اس کا نکا مجھ سے ٹوٹ گیا اور رہن میں میں نے ایک سلائی رکھی ہے جیسے ایک شخص نے کہیں رشتہ کی بات کی کاروبار کی بابت بتلایا کہ فرنیچر کا کاروبار کرتا ہوں سینکڑوں گاہک روزانہ کے ہیں تحقیق کرنے سے معلوم ہوا کہ صاحب جامع مسجد کے سامنے مسواک بیچتے ہیں جب یہ حربہ بوڑھے نے ناکام ہوتے دیکھا تو فورا بولا کہ بات تو ایسے ہی ہے مگر ہم بہت ہی تنگدست اور حوادث زمانہ سے مجبور ہیں نوجوان بدبختی کی وجہ سے لے نہیں سکتا اور میں تنگ دستی کی وجہ سے دے نہیں سکتا ۔

قاضی صاحب نے ایک دینار تھمایا اور کہا کہ اسے تقسیم کر لو بوڑھے نے جھپٹ کر اس پر قبضہ کر لیا تو قاضی نے چند درہم لڑکے کو بھی دے دیئے ۔مقصد پورا ہونے پر دونوں چلے گئے ان کے جانے کے بعد قاضی کف افسوس ملنے لگا اتفاقا وہاں حارث بن ہمام بھی موجود تھ ۔ان

کے مشورہ پر انہیں واپس بلایا گیا قاضی نے کہا صحیح صحیح قصہ سناؤ سزا نہیں دی جائے گی نوجوان تو معافی مانگنے لگا مگر بوڑھے نے آگے بڑھ کر کہا۔

میں ابو زید شیخ سروج	حوادث زمانہ سے ہوں مجبور
بھیک مانگنا میرا پیشہ اور مقصود	بخوشی دینے ولے کا ہوں مشکور
ورنہ مکروفریب میں تو ہوں مشہور	آخر یہ لڑکا بھی تو ہے مجھ ہی سے منسوب

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اَخبَرَ الحَارِثُ بنُ هَمَّامٍ قَالَ رَأَیتُ مِنَ اَعَاجِیبِ الزَّمَانِ اَنَّ تَقَدَّمَ خَصمَانِ اِلٰی قَاضِیْ مَعَرَّةِ النُّعمَانِ اَحَدُهُمَا قَد ذَهَبَ مِنهُ الاَطیَبَانِ وَالاٰخَرُ کَاَنَّهُ قَضِیبُ البَانِ فَقَالَ الشَّیخُ اَیَّدَ اللّٰهُ القَاضِیَ کَمَا اَیَّدَ بِهِ المُتَقَاضِیَ اَنَّهُ کَانَتْ لِیْ مَمْلُوکَةٌ رَشِیقَةُ القَدِّ اَسِیلَةُ الخَدِّ صَبُورٌ عَلَی الکَدِّ تَخُبُّ اَحیَانًا کَالنَّهدِ وَتَرقُدُ اَطوَارًا فِی المَهدِ وَتَجِدُ فِیْ تَمُوزَ مَسَّ البَردِ ذَاتُ عَقلٍ وَعِنَانٍ وَحَدٍّ وَسِنَانٍ وَکَفٍّ بِبَنَانٍ وَفَمٍ بِلَااَسنَانٍ تَلدَغُ بِلِسَانٍ نَضنَاضٍ وَتَرفُلُ فِیْ ذَیلٍ فَضفَاضٍ وَتُجلٰی فِیْ سَوَادٍ وَبَیَاضٍ وَتُسقٰی وَلٰکِنْ مِنْ غَیرِ حِیَاضٍ نَاصِحَةٌ خُدُ عَةٌ خُبَاءَةٌ طُلَعَةٌ مَطبُوعَةٌ عَلَی المَنفَعَةِ وَمَطوَاعَةٌ فِی الضَّیقِ وَالسَّعَةِ اِذَا قَطَعتَ وَصَلَتْ وَمَتٰی فَصَلتَهَا عَنکَ اِنفَصَلَتْ وَطَالَمَا خَدَمَتْکَ فَجَمَّلَتْ وَرُبَمَا جَنَتْ عَلَیکَ فَاَلَمَتْ وَمَلَمَلَتْ وَاِنَّ هٰذَا الفَتٰی اِستَخدَمَنِیهَا لِغَرضٍ فَاَخدَمتُهُ اِیَّاهَا بِلَا عِوَضٍ عَلٰی اَنْ یَّجتَنِیَ نَفعَهَا وَلَا یُکَلِّفَهَا اِلَّا وُسعَهَا فَاَولَجَ فِیهَا مَتَاعَهُ وَاَطَالَ بِهَا اِستِمتَاعَهُ

ترجمہ:۔ خبر دی حارث بن ہمام نے کہا دیکھا میں نے زمانے کے عجائبات میں سے یہ کہ جھگڑا پیش کیا دو جھگڑا کرنے والوں نے قاضی کی طرف معرۃ شہر میں جو کہ نعمان پہاڑ کے دامن میں ہے ان میں سے ایک تحقیق چلی گئیں تھی۔ اس سے دو اچھی چیز اور دوسرا گویا کہ وہ بان لکڑی کی شاخ ہے پس کہا شیخ نے تقویت دے اللہ تعالی قاضی کو جیسے تقویت حاصل کرتا ہے اس کے ساتھ متقاضی تحقیق تھی میرے لئے ایک مملوکہ عمدہ قد والی نرم رخسار والی سختیوں پر صبر کرنے والی دوڑتی تھی کبھی کبھی مثل تیز رو گھوڑے کے اور سوتی تھی کبھی کبھی پنگھوڑے میں اور پائے گا تو سخت گرم مہینے میں ٹھنڈک کو چھونے والا عقل والی اور لگام والی اور تیزی والی اور دانتوں والی اور ہتھیلی

والی پوروں کے ساتھ اور ایسے منہ والی جو بغیر دانتوں کے ہے اور ڈستی ہے حرکت والی زبان کے ساتھ اور مٹک مٹک کے چلتی تھی وسیع دامن میں۔ اور ظاہر کی جاتی تھی سیاہی اور سفیدی میں اور پانی پلائی جاتی ہے اور لیکن حوض سے نہیں (بلکہ بغیر حوض کے) خیر خواہ ہے دھوکہ باز ہے چھپنے والی ظاہر ہونے والی بنائی گئی ہے۔ منفعت پر۔ تابع داری کرنے والی ہے۔ تنگی میں اور وسعت میں جب کاٹ دے تو (کپڑے کو) تو یہ ملا دیتی ہے اور جب تو جدا کرنا چاہے اپنے آپ سے تو آسانی سے جدا ہو جاتی ہے اور بسا اوقات خدمت کرتی ہے تیری پس خوب خدمت کرتی ہے۔ اور بسا اوقات جنایت کرتی ہے تجھ پر پس تکلیف پہنچاتی ہے اور بے قرار کر دیتی ہے اور تحقیق اس جوان نے عاریۃ لی مجھ سے۔ کسی حاجت کی وجہ سے پس عاریۃ دے دی میں نے وہ اس کو بغیر عوض کے اس شرط پر کہ حاصل کرے گا وہ اس کے نفع کو اور نہیں تکلیف دے گا اس کو مگر اس کی طاقت کے مطابق پس داخل کر دیا اس نے اس میں اپنا پورا سامان اور لمبا کیا اس کے ساتھ اپنے نفع اٹھانے کو۔

ثُمَّ اَعَادَ هَا اِلَیَّ وَقَدْ اَفْضَاهَا وَبَذَلَ عَنْهَا قِيْمَةً لَا اَرْضَاهَا فَقَالَ الْحَدَثُ اَمَّا الشَّيْخُ فَاَصْدَقُ مِنَ الْقَطَا وَاَمَّا الْاِفْضَاءُ فَفَرَطٌ عَنْ خَطَا وَقَدْ رَهَنْتُهُ عَنْ اِرْشِ مَا اَوْهَنْتُهُ مَمْلُوْكًا لِیْ مُتَنَاسِبَ الطَّرْفَيْنِ مُنْتَسِبًا اِلَى الْقَيْنِ نَقِيًّا مِنَ الدَّرَنِ وَالشَّيْنِ يُقَارِنُ مَحَلُّهُ سَوَادَ الْعَيْنِ يُفْشِی الْاِحْسَانَ يُنْشِئُ الْاِسْتِحْسَانَ يُغْدِی الْاَنْسَانَ وَيَتَحَامَی اللِّسَانَ اِنْ سُوِّدَ جَادَ وَاِنْ وُسِّمَ اَجَادَ وَاِذَا زُوِّدَ وَهَبَ الرَّادَ مَتٰی اُسْتُزِيْدَ زَادَ لَا يَسْتَقِرُّ بِمَغْنًی وَقَلَّ مَا يَنْكِحُ اِلَّا مَثْنًی يَسْخُوْ بِمَوْجُوْدِهٖ وَيَسْمُوْ عِنْدَ جُوْدِهٖ وَيَنْقَادُ مَعَ قَرِيْنَتِهٖ وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ مِنْ طِيْنَتِهٖ وَيَسْتَمْتِعُ بِزِيْنَتِهٖ وَاِنْ لَّمْ يُطْمَعْ فِیْ لِيْنَتِهٖ فَقَالَ لَهُمَا الْقَاضِیْ اِمَّا اَنْ تُبِيْنَا وَاِلَّا فَبَيِّنَا فَابْتَدَرَ الْغُلَامُ وَقَالَ

اَعَـــارَنِـــیْ اِبْـــرَۃً لِاَرْفُـــوْاَطُ مَـارًا عَـفَـاهَـا الْبِـلٰـی وَسَوَّدَهَا

فَـانْـخَـرَمَـتْ فِیْ یَدِیْ عَلٰی خَطَاءٍ مِـنِّـیْ لَـمَّـا جَـذَبْـتُ مِقْوَدَهَا

فَـلَـمْ یَـرَ الشَّیْـخُ اَنْ یُّسَـامِحَنِـیْ بِـاِرْشِـهَـا اِذْرَای تَـأْوُدَهَـا

ترجمہ:۔ پھر لوٹایا اس کو میری طرف اس حال میں کہ تحقیق وہ مفصاۃ ہو چکی تھی (دونوں راستے ایک ہو چکے تھے) اور خرچ کیا اس کے پورا کرنے میں قیمت کو نہیں ہو میں راضی اس پر پس کہا جوان نے لیکن شیخ پس سچا ہے قطا پرندے سے۔ اور لیکن افضاء پس زیادتی ہو گئی ہے غلطی سے۔ اور تحقیق میں نے رہن رکھا ہے اس (بوڑھے) کے پاس اس چیز کی چٹی کے بدلے میں جس کو میں نے نقصان پہنچایا ہے (رہن رکھا ہے) ایک مملوک جو میرا تھا ایسا مملوک جس کی دونوں آنکھیں (کنارے) برابر تھیں۔ منسوب تھا حداد یعنی لوہار کی طرف جو صاف تھا میل سے اور عیب سے اور ملتا تھا اس کا محل آنکھ کی سیاہی کو اور پھیلاتا تھا اچھائی کو اور پیدا کرتا تھا خوبی کو اور غذا دیتا تھا انسان (آنکھ کی پتلی) کو اور بچتا رہتا ہے زبان سے۔ اگر امیر بنایا جائے تو سخاوت کرتا اور اگر علامت لگائے تو اچھی لگاتا اور جب زادراہ طلب کیا جائے تو زادراہ ہبہ کرتا ہے اور جب زیادہ طلب کیا جائے تو زیادہ دیتا اور نہیں قرار پکڑتا کسی ایک گھر میں۔ اور بہت کم ہے کہ وہ نہیں نکاح کرتا مگر دو کے ساتھ سخاوت کرتا ہے اپنی موجود چیز کے ساتھ اور بلند ہوتا ہے اپنی سخاوت کے وقت اور تابعداری کرتا ہے اپنی بیوی کی اگرچہ نہیں ہے اس کی جنس سے۔ اور نفع اٹھایا جاتا ہے اس کی زینت کے ساتھ اگرچہ نہیں امید کی گئی اس کی نرمی میں پس کہا ان دونوں کو قاضی نے یا صاف صاف بات بیان کرو ورنہ دفع ہو جاؤ پس جلدی کی لڑکے نے اور کہا اس نے۔

عاریۃ دی مجھے ایک سوئی تا کہ اصلاح کروں میں پرانی چادر کی ☆ جس کو مٹا دیا تھا بوسیدگی نے اور سیاہ کر دیا تھا اس کو ☆ پس ٹوٹ گئی میرے ہاتھ سے غلطی کی وجہ سے ☆ جو مجھ سے ہوئی جب کھینچا میں نے دھاگے کو ☆ پس نہیں خیال کیا شیخ نے یہ کہ چشم پوشی کرے مجھ سے

اس کی چٹی کے ساتھ جب دیکھا اس نے سوئی کے ٹوٹنے کو۔

قولہ اصدق من القطا:۔ قطا ایک پرندہ ہے جو سچائی میں ضرب المثل ہے اس کے اصدق ہونے کی تین وجہیں ہیں

(۱) جب وہ بولتا ہے تو اس کی آواز قطا قطا ہوتی ہے گویا کہ وہ یوں کہتا ہے انا قطا انا قطا پس اُس آواز میں وہ سچا ہوتا ہے پس وہ سچائی میں ضرب المثل ہوگیا ہے۔

(۲) جہاں پانی ہوتا ہے۔ وہاں جا کر بولتا ہے گویا کہ کہہ رہا ہے یہاں آؤ یہاں آؤ یہاں پانی ہے اور اس میں وہ سچا ہوتا ہے پانی کا طلب گار آواز سن کر وہاں چلا جاتا ہے۔

(۳) وجہ یہ ہے قطا قطا اس کی صرف ایک بولی کبھی وہ اس میں تبدیلی نہیں کرتا معلوم ہوا وہ سچا ہے ورنہ جھوٹ کو بدلتا رہتا ہے۔

وجہ تسمیہ:۔ قطا یقطو (نصر) چلنے میں ثقل کا ہونا۔ چونکہ اس پرندے کے چلنے میں ثقل ہے اس وجہ سے اس پرندے کو قطا کہتے ہیں۔

بَلْ قَالَ هَاتِ اِبْرَةً تُمَاثِلُهَا ... اَوْقِيْمَةً بَعْدَ اَنْ تُجَوِّدَهَا

وَاِعْتَاقَ مِيْلِيْ رَهْنًا لَدَيْهِ وَنَا ... هِيْكَ بِهَا سُبَّةً تَذَوَّدَهَا

فَالْعَيْنُ مَرْهُوْنَةٌ لِرِهْنِهٖ وَيَدِيْ ... تَقْصُرُ عَنْ اَنْ تَفُكَّ مِرْوَدَهَا

فَاسْبُرْ بِذَا الشَّرْحِ غَوْرَ مَسْكَتِنِيْ ... وَارْثِ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ تَعَوَّدَهَا

فَاَقْبَلَ الْقَاضِيْ عَلَى الشَّيْخِ وَقَالَ اِيْهِ بِغَيْرِ تَمْوِيْهٍ فَقَالَ

اَقْسَمْتُ بِالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَمَنْ ... ضَمَّ مِنَ النَّاسِكِيْنَ خَيْفُ مِنٰى

لَوْسَا عَفَتْنِي الْاَيَّامُ لَمْ تَرَنِيْ ... مُرْتَهِنًا مِيْلَهُ الَّذِيْ رِهْنَا

وَلَا تَصَدَّيْتُ اَبْتَغِيْ بَدَلًا ... مِنْ اِبْرَةٍ غَالَهَا وَلَا ثَمَنَا

لٰكِنْ قَوْسَ الْخُطُوْبِ تَرْشُقُنِيْ ... بِمُصْمِيَاتٍ مِنْ هٰهُنَا وَهُنَا

وَخَبَرُ حَالِیْ کَخُبْرِ حَالَتِہٖ ضُرًّا وَبُؤْسًا وَغُرْبَةً وَضَنٰی

قَدْ عَدَلَ الدَّھْرُ بَیْنَنَا فَاَنَا نَظِیْرُہٗ فِی الشَّقَاءِ وَھُوَ اَنَا

لَا ھُوَ یَسْطِیْعُ فَکَّ مِرْوَدِہٖ لَمَّا غَدَافِیْ یَدَیَّ مُرْتَھِنَا

وَلَا مَجَالِیْ لِضَیْقِ ذَاتِ یَدِیْ فِیْہِ اِتِّسَاعٌ لِلْعَفْوِ حِیْنَ جَنٰی

فَھٰذِہٖ قِصَّتِیْ وَقِصَّتُہٗ فَانْظُرْ اِلَیْنَا وَبَیْنَنَا وَلَنَا

ترجمہ:۔ بلکہ کہا لے آ سوئی جو اس کی مثل ہو☆ یا قیمت بعد اس کے کہ ٹھیک کرے تو اس کو☆ اور روک رکھا ہے میری سلائی (سرمچو) کو رہن کے طور پر اپنے پاس اور☆ کافی ہے تجھ کو وہ گندی خصلت (بیان کرنا) جسے اس نے اختیار کیا☆ پس آنکھ میری خراب ہو چکی ہے اس کے رہن کی وجہ سے اور میرا ہاتھ☆ قاصر ہے اس بات سے کہ چھڑائے وہ سرمچو کو☆ پس آزما تو اس شرح کے ساتھ میری عاجزی کی گہرائی کو☆ اور رحم کر اس شخص پر جبکہ وہ فقر و فاقہ کا عادی نہیں☆

پس متوجہ ہوا قاضی شیخ (بوڑھے) پر اور کہا بیان کر بغیر ملمع سازی کے پس کہا بوڑھے نے ۔

☆ قسم کھاتا ہوں میں مشعر حرام (مزدلفہ) کی اور ان لوگوں کی☆ جن کو جمع کیا حج کرنے والوں میں مسجد خیف نے جو منیٰ میں ہے☆ اگر نہ مجبور کرتا زمانہ مجھے نہ دیکھتا تو مجھے☆ رہن رکھنے والا سلائی کو جس کو میں نے رہن رکھا☆ اور نہ درپے ہوتا میں کہ تلاش کرتا عوض کو☆ سوئی سے جس کو ہلاک کیا ہے اس نے اور نہ ثمن کو☆ لیکن حوادثات کی کمان نے پھینکا ہے مجھے☆ تیروں کے ساتھ یہاں سے اور وہاں سے☆ اور میرے حال کا باطن اس کے حال کے باطن کی طرف ہے☆ تکلیف کے اعتبار سے تنگی کے اعتبار سے غربت کے اعتبار سے اور کمزوری میں☆ تحقیق برابری کی زمانے نے ہمارے درمیان پس میں☆ اس کی مثل ہوں بدبختی میں اور ہو میری مثل نہ وہ طاقت رکھتا ہے اپنے سرمچو کو چھڑانے کی☆ جبکہ ہو چکا ہے میرے قبضے میں مرہون اور نہ مجھے طاقت ہے اپنے ہاتھ تنگی کی وجہ سے☆ اس میں وسعت رکھنے کی معافی کے لئے جب

اس نے جنایت کی ☆ پس یہ میرا قصہ ہے اور اس کا قصہ ☆ پس دیکھو ہماری طرف اور ہمارے درمیان (فیصلہ کر) اور ہمارے لئے (یعنی ہم پر عطیہ کر) ☆

فَلَمَّا وَعَى الْقَاضِيُ قِصَصَهُمَا وَتَبَيَّنَ خَصَاصَتُهُمَا وَتَخَصَّصُهُمَا اَبْرَزَ لَهُمَا دِيْنَارًا مِنْ تَحْتِ مُصَلَّاهُ وَقَالَ اِقْطَعَا بِهِ الْخِصَامَ وَافْصِلَاهُ فَتَلَقَّفَهُ الشَّيْخُ دُوْنَ الْحَدَثِ وَاسْتَخْلَصَهُ عَلٰى وَجْهِ الْجِدِّ لَا الْعَبَثِ وَقَالَ لِلْحَدَثِ نِصْفُهُ لِيْ بِسَهْمِ مُبَرِّتِيْ وَسَهْمُكَ لِيْ عَنْ اِرْشِ اِبْرَتِيْ وَلَسْتُ عَنِ الْحَقِّ اَمِيْلُ فَقُمْ وَخُذِ الْمِيْلَ فَعَرَ االْحَدَثُ لِمَا حَدَثَ اِكْتِئَابٌ وَاِكْفَهَرَّ عَلٰى سِمَائِهِ سَحَابٌ وَجَمَ لَهُ الْقَاضِيُ وَهَيَّجَ اَسَفَهُ عَلَى الدِّيْنَارِ الْمَاضِيُ اِلَّا اَنَّهُ جَبَرَ بَالَ الْفَتٰى وَبِلْبَالَهُ بِدُرَيْهِمَاتٍ رَضَخَ بِهَا لَهُ

وَقَالَ لَهُمَا اِجْتَنِبَا الْمُعَامَلَاتِ وَادْرَا الْمُخَاصَمَاتِ وَلَا تَحْضُرَ انِيُ فِيُ الْمُحَاكَمَاتِ فَمَا عِنْدِيُ كِيْسُ الْغَرَامَاتِ فَنَهَضَا مِنْ عِنْدِهِ فَرِحَيْنِ بِرِفْدِهِ مُفْصِحَيْنِ بِحَمْدِهِ وَالْقَاضِيُ مَا يَخْبُوْ ضَجَرُهُ مُذْبَضَّ حَجَرُهُ وَلَا يَنْصُلُ كَمَدُهُ مُذْرَشَحَ جَلْمَدُهُ حَتّٰى اِذَا اَفَاقَ مِنْ غَشْيَتِهِ اَقْبَلَ عَلٰى غَاشِيَتِهِ وَقَالَ قَدْ اُشْرِبَ حِسِّيُ وَنَبَّانِيُ حَدْسِيُ اَنَّهُمَا صَاحِبَا دَهَاءٍ لَا خَصْمَا ادِّعَاءٍ فَكَيْفَ السَّبِيْلُ اِلٰى سَبْرِهِمَا وَاسْتِنْبَاطِ سِرِّهِمَا فَقَالَ لَهُ نَحْرِيْرُ زُمْرَتِهِ وَشَرَارَةُ جَمْرَتِهِ اِنَّهُ لَمْ يَتِمَّ اِسْتِخْرَاجُ خَبْئِهِمَا اِلَّا بِهِمَا فَقَفَّاهُمَا عَوْنًا يُرْجِعُهُمَا اِلَيْهِ

ترجمہ:۔ پس جب خوب یاد کر لیا قاضی نے ان دونوں کے قصے کو اور جان لیا ان کے فقر فاقہ کو اور ان کی خصوصیات کو (علم ادب میں) ظاہر کیا ان دونوں کے لئے ایک دینار اپنے مصلی کے

نیچے سے اور کہا ختم کرو اس کے ساتھ جھگڑے کو۔ اور تقسیم کرلو تم اس کو پس اچک لیا اس کو شیخ نے سوائے جوان کے۔ اور خالص کرلیا اس نے اس دینار کو (اپنے لئے) یقینی طور پر نہ مذاق کے طور کے پر اور کہا جوان کو اس کا نصف میرے لئے میرے احسان کے حصے کیساتھ۔ اور تیرا حصہ میرے لئے ہے میری سوئی کی چٹی کے بدلے میں۔ اور نہیں ہوں میں حق سے اعراض کرنے والا پس کھڑا ہوا اور لے لے سرچھو (اور بھاگ جا) پس پیش آیا جوان کو بوجہ اس کے کہ جو نیا واقعہ پیش آیا (پس پیش آیا جون کو) غم اور چھا گیا اس کی امیدوں کے آسمان پر بادل اور غم کیا قاضی نے اس کے لئے اور بھڑکایا اس کے غم کو گذشتہ دینار پر مگر تحقیق قاضی نے جوڑا جوان کے دل کو اور اس کے غم کو چند درہموں کے ساتھ۔

اور کہا ان کو دونوں کو قاضی نے بچو تم معاملات سے اور دفع کرو تم جھگڑوں کو۔ اور نہ حاضر ہونا میرے پاس فیصلے لے کر پس نہیں ہے میرے پاس چٹیوں کی تھیلی۔ پس کھڑے ہوئے وہ دونوں قاضی کے پاس سے اس حال میں کہ خوش ہو رہے تھے اس کے عطیے کے ساتھ اور واضح کرنے والے تھے اس کی تعریف کو۔ اور قاضی نہیں سمجھ سکی اس کی عقل جب ٹپکا اس کا پتھر اور نہیں دور ہوئی اس کی بے قراری جب کہ بہہ پڑا اس کا پتھر۔ حتی کہ جب افاقہ ہوا اس کو بے ہوشی سے تو متوجہ ہوا اپنے خادموں پر اور کہا تحقیق پلائی گئی تھی میری عقل اور خبر دی ہے میری سمجھ نے تحقیق وہ دونوں حیلے کے ساتھی تھے (دھوکہ باز تھے) نہیں تھے جھگڑا کرنے والے دعوی میں پس کیسے راستہ ہے ان کے آزمانے کی طرف اور ان کے راز کو کھولنے کی طرف پس کہا اس کو اس کی جماعت میں سے ایک ذہین آدمی نے اور اس کی آگ کی چنگاریوں میں سے ایک چنگاری نے تحقیق نہیں پورا ہو سکتا ان کے راز کا کھولنا مگر انہی دو کے ساتھ پس پیچھے لگایا ان دو کے قاضی نے ایک جوان (سپاہی) کو۔ جو لوٹائے ان دونوں کو قاضی کی طرف۔

فَلَمَّا مَثَلاَ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ لَهُمَا اُصْدُقَانِيْ سِنَّ بَكْرِ كُمَا وَلَكُمَا الْاَمَانُ مِنْ تَبِعَةِ مَكْرِ كُمَا فَاحْجَمَ الْحَدَثُ وَاسْتَقَالَ وَاَقْدَمَ الشَّيْخُ وَقَالَ

اَنَـا السُّـرُوْجِـیْ وَهٰـذَا وَلَـدِیْ وَالشِّبْـلُ فِـی الْـمَـخْبَرِ مِثْلُ الْاَسَدِ
وَمَـا تَـعَـدَّتْ یَـدُهٗ وَلَا یَـدِیْ فِـیْ اِبْـرَةٍ یَوْمًا وَلَا فِیْ مِرْوَدِ
وَاِنَّـمَـا الـدَّهْـرُ الْمُسِیْئُ الْمُعْتَدِیْ مَـالَ بِـنَـا حَتّٰی غَدَوْنَـا نَجْتَدِیْ
کُلُّ نَـدٰی الـرَّاحَةِ عَـذْبِ الْمَوْرِدِ وَکُـلَّ جَـعْـدِ الْـکَفِّ مَغْلُوْلِ الْیَدِ
بِـکُـلِّ فَـنٍّ وَبِـکُـلِّ مَـقْـصَـدِ بِـالْـجِـدِّ اَنْ اَجْـدٰی وَاِلَّا بِـالدَّدِ
لِـنَـجْـلِبَ الرِّشْحَ اِلَی الْحَظِّ الصَّدِیْ وَنُـنْـفِـدَ الْـعُـمُـرَ بِـعَـیْـشٍ اَنْکَدِ
وَالْـمَـوْتُ مِـنْ بَـعْدُ لَنَا بِالْمَرْصَدِ اِنْ لَّـمْ یُـفَـاجِ الْـیَـوْمَ فَاجِی فِیْ غَدِ

فَقَالَ لَهُ الْقَاضِیْ لِلّٰهِ دَرُّکَ فَمَا اَعْذَبَ نَفَثَاتِ فِیْکَ وَوَاهًا لَکَ لَوْلَا خِدَاعٌ فِیْکَ وَاِنِّیْ لَکَ لَمِنَ الْمُنْذِرِیْنَ وَعَلَیْکَ مِنَ الْحَذِرِیْنَ فَلَا تُمَاکِرْ بَعْدَهَا الْحَاکِمِیْنَ وَاتَّقِ سَطْوَةَ الْمُتَحَکِّمِیْنَ فَمَا کُلُّ مُسَیْطِرٍ یُقِیْلُ وَلَا کُلَّ اَوَانٍ یُسْمَعُ الْقِیْلُ فَعَاهَدَهُ الشَّیْخُ عَلٰی اِتِّبَاعِ مَشُوْرَتِهٖ وَالْاِرْتِدَاعِ عَنْ تَلْبِیْسِ صُوْرَتِهٖ وَفَصَلَ عَنْ جِهَتِهٖ وَالْخَتَرُ یَلْمَعُ مِنْ جَبْهَتِهٖ قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ فَلَمْ اَرَ اَعْجَبَ مِنْهَا فِیْ تَصَارِیْفِ الْاَسْفَارِ وَلَا قَرَاْتُ مِثْلَهَا فِیْ تَصَانِیْفِ الْاَسْفَارِ

ترجمہ:۔ پس جب کھڑے ہوئے گئے وہ دونوں قاضی کے سامنے کہا قاضی نے ان دونوں کو سچ بولو تم دونوں میرے سامنے جو کہ حق ہے سچ بولنے کا اور تم دونوں کے لئے امان ہے تمہارے مکر کے گناہ سے پس گھبرا گیا جوان اور معافی مانگنے لگا۔ اور آگے بڑھا شیخ اور کہا۔

میں سروجی ہوں اور یہ میرا بیٹا ہے ☆ اور شیر کا بچہ امتحان کے وقت مثل شیر کے ہوتا ہے ☆ اور نہیں ظلم کیا اس کے ہاتھ نے اور نہ میرے ہاتھ نے سوئی کے بارے میں ایک دن بھی

اور نہ سر مچو کے بارے میں اور تحقیق زمانہ برا ہے ☆ ظلم کیا ہے اس نے ہمارے ساتھ یہاں تک کہ ہو گئے ہیں ہم بھیک مانگنے والے ☆ ہر تر ہتھیلی سے میٹھے چشمے سے ☆ اور ہر سخت ہتھیلی بند کئے ہوئے ہاتھ سے ☆ ہر حیلے کے ساتھ اور ہر مقصد کے لئے ☆ یقین کیساتھ اگر دے دے (تو فبہا) وگرنہ دھوکیکے ساتھ تا کہ حاصل کریں ہم ایک قطرے کو سخت پیاسے کے حصے کی طرف ☆ اور ختم کریں ہم عمر کو جو تنگ زندگی کے ساتھ ہے (ختم کریں ہم منحوس زندگی کو) ☆ اور موت اس کے بعد ہمارے لئے انتظار کی جگہ ہے ☆ پس اگر نہیں دبوچے گی آج تو دبوچ لے گی کل کو ☆

پس کہا اس کو قاضی نے اللہ کے لئے ہو تیری بھلائی پس کتنی میٹھی ہے تیرے منہ کی بات (کہا قاضی نے) اور تعجب ہے افسوس ہے تیرے لئے اگر نہ ہوتا دھوکہ تجھ میں (تو سونے پر سہاگہ ہوتا) اور بیشک میں تیرے لئے ڈرانے والوں میں سے ہوں اور تجھ پر خوف کھانے والوں میں سے ہوں اور نہ مکر کرنا اس کے بعد حاکموں کے ہاں اور ڈرتے رہنا حاکموں کی پکڑ سے۔ پس نہیں ہر حاکم معاف کرتا۔ اور نہ ہر وقت سنی جاتی ہے قیل وقال پس معاہدہ کیا شیخ نے اس کے مشورے کی اتباع کرنے پر اور رک جانے پر اپنی صورت کے بدلنے سے اور جدا ہوا اپنی جگہ سے اور دھوکہ چمک رہا تھا اس کی پیشانی سے کہا حارث بن ہمام نے پس نہیں دیکھا میں نے کوئی زیادہ عجیب واقعہ اس واقعہ سے سفروں کی گردشوں میں۔ اور نہیں پڑھا میں نے اس کی مثل سفرناموں میں۔

آٹھواں مقامی ایک نظر میں

اس مقامہ میں مصنف ایک خاص ادبی صنف اپناتے ہوئے ذو جہین جملے لائے ہیں جن کا مصداق باندی اور غلام بھی بن سکتے ہیں سوئی اور سلائی بھی ذرا مقامہ کے ان جملوں پر دوبارہ نظر ڈالیے۔ ذات عقل وعنان باندی کی عقل دانش کس خوبی سے بیان کی ہے اگر موصوف

سوئی ہوتو سوئی کی گرہ لگانے کی صفت مراد ہوئی۔فم بلا اسنان باندی مراد لیں تو اس کی شرافت کس عمدہ انداز میں بیان کی گئی ہے اگر سوئی ہوتو نا کہ مراد ہوگا۔

ان سود جاد اووسم اجاد واذا ذود وھب الزاد ومتی استزید زاد

غلام مراد ہوتو کیا عمدہ پیرائے میں اس کی صفات بیان کی گئی ہیں اگر سوئی ہوتو کس قدر یہ صفات واقع کے مطابق ہیں مزید برآں قاضی کے کہنے پر جب صاف صاف بات کی تو بھی ابو زید سروجی نے علم بدیع کو کتنا ملحوظ رکھا ہے مثلا

قد عدل الدھر الخ جمع کی فعر االحدث لما حدث جناس مفروق وخبر حالی الخ لف ونشر مرتب کی کتنی بہترین مثالیں ہیں۔قاضی کی کلام بھی دیکھو وہ بھی صنعات بدیع سے کس قدر مزین ہے مثلافما کل مصیطر یقیل ولا کل اوان یسمع القیل ملحق بجناس کی کیا عمدہ نظیر ہے یعنی حریری کی محفل میں جو بھی جس انداز اور جس درجہ میں شریک ہے ادبی لحاظ سے اوج کمال کو پہنچا ہوا ہے۔

مصنف اس مقامے میں طلبا کو مختلف اندازوں سے کلام کرنا سکھانا چاہتے ہیں کہ سادہ کلام کو بھی ادبی چاشنی سے بھرپور کیا جاسکتا ہے۔

المقامہ التاسعہ الاسکندرانیہ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ مقامہ مصر کے قدیم شہر اسکندریہ کی طرف منسوب ہے جسے سکندر ذوالقرنین نے دریائے نیل کے ساحل پر بسایا تھا۔ اور سکندر نے اسکندریہ نام کے تیرہ شہر بسائے مگر مرور زمانہ کی وجہ سے اسکندریہ مصر کے علاوہ باقی سے کے نام تبدیل ہو گئے۔ حضرت عمر فاروق کے دور خلافت میں حضرت عمرو بن العاص نے اسلام کے زیر نگیں کیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

معلوم ہوتا ہے کہ ابو زید سروجی نہ صرف یہ کہ ایک کامیاب پتنگ ماسٹر تھے بلکہ گدا گری کے تمام تر طریقوں کی ایجاد کا سہرا انہیں کے سر ہے مساجد میں بازاروں میں اور بس سٹاپ پہ عورتیں پھرتی ہوتی ہیں ہمارا خاوند بیمار ہے زیر علاج ہے نشہ پر لگ گیا بچے یتیم ہو گئے بعینہ اسی طرح کی ایک کہانی اس مقامہ میں بیان کی گئی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ قاضی اسکندریہ کے سامنے ایک عورت نے خاوند پر کیس کیا کہ وہ دھوکہ میں اس کے ساتھ بیاہی گئی ہے کہ اس نے میرے والدین کو بڑے بڑے کاروباروں کا دھوکہ دیا کہ ایسے عمدہ موتی پروتا ہے کہ لعل و گوہر کے کیعوض بکتے ہیں یہ تو بالکل اناڑی ہے ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھا ہے۔

قاضی خاوند کی طرف متوجہ ہوا تو بڑی متانت کے ساتھ کہنے لگا سر میں موتی نہیں بلکہ لفظ پروتا تھا قدردان اسے ہیروں کی طرح لیتے مگر فی زمانہ ادب کی کساد بازاری ہے قاضی متاثر ہوا کچھ انعام دیا اور عورت کو راضی بقضاء رہنے کا مشورہ دیا فی الحال ان کے مابین صلح کرا کے روانہ کر دیا۔

اتفاقاً حارث بن ہمام وہاں موجود اس نے سارا پردہ کھول دیا قاضی نے حقیقت حال معلوم کرنے کو ایک آدمی دوڑایا اس نے آ کر خبر دی کہ وہ مست و رقصاں کہتا جا رہا ہے کہ قاضی اسکندریہ نہ ہوتے تو آج مجھے قید و بند کی صعوبتوں سے دوچار ہونا پڑتا اس نے دوبارہ اسے دوڑایا کہ اسے بلا لائے تاکہ اسے مزید انعام و اکرام سے نوازا جائے۔

؎ کسبے کمال کن کہ عزیز جہاں شوی

القصہ حارث بن ہمام کے ہاتھ سوائے شرمندگی کے کچھ نہ آیا۔

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ طَحَابِنِیْ مَرَحُ الشَّبَابِ وَهَوَی الْاِکْتِسَابِ اِلٰی اَنْ جُبْتُ مَا بَیْنَ فَرْغَانَهٗ وَغَانَهٗ اَخُوْضُ الْغِمَارَ لَاجْنِیَ الثِّمَارَ وَاقْتَحِمَ الْاَخْطَارَ لِکَیْ اُدْرِکَ الْاَوْطَارَ وَکُنْتُ لَقِفْتُ مِنْ اَفْوَاهِ الْعُلَمَاءِ وَثَقِفْتُ مِنْ وَصَایَا الْحُکَمَاءِ اَنَّهٗ یَلْزَمُ الْاَدِیْبَ الْاَرِیْبَ اِذَا دَخَلَ الْبَلَدَ الْغَرِیْبَ اَنْ یَّسْتَمِیْلَ قَاضِیَهٗ وَ یَسْتَخْلِصَ مَرَاضِیَهٗ لِیَشْتَدَّ ظَهْرُهٗ عِنْدَ الْخِصَامِ وَیَاْمَنُ فِی الْغُرْبَةِ جَوْرَ الْحُکَّامِ فَاتَّخَذْتُ هٰذَا الْاَدَبَ اِمَامًا وَجَعَلْتُهٗ لِمَصَالِحِیْ زِمَامًا فَمَا دَخَلْتُ مَدِیْنَةً وَلَا وَلَجْتُ عَرِیْنَةً اِلَّا وَامْتَزَجْتُ بِحَاکِمِهَا اِمْتِزَاجَ الْمَاءِ بِالرَّاحِ وَتَقَوَّیْتُ بِعِنَایَتِهٖ تَقَوِّیَ الْاَجْسَادِ بِالْاَرْوَاحِ فَبَیْنَمَا اَنَا عِنْدَ حَاکِمِ الْاَسْکَنْدَرِیَّةِ فِیْ عَشِیَّةٍ عَرِیَّةٍ وَقَدْ اَحْضَرَ مَالَ الصَّدَقَاتِ لِیُفِضَّهٗ عَلٰی ذَوِی الْفَاقَاتِ اِذْ دَخَلَ شَیْخٌ عِفْرِیَةٌ تَعْتِلُهٗ اِمْرَاَةٌ مُصِیْبَةٌ فَقَالَتْ اَیَّدَ اللّٰهُ الْقَاضِیْ وَاَدَامَ بِهِ التَّرَاضِیْ اِنِّیْ اِمْرَاَةٌ مِنْ اَکْرَمِ جُرْثُوْمَةٍ وَاَطْهَرِ اَرُوْمَةٍ وَاَشْرَفِ خُوْلَةٍ وَعُمُوْمَةٍ مِیْسَمِی الصَّوْنُ وَشِیْمَتِی الْهَوْنُ وَخُلُقِیْ نِعْمَ الْعَوْنُ وَبَیْنِیْ وَبَیْنَ جَارَاتِیْ بَوْنٌ .

ترجمہ:۔ کہا حارث بن ہمام نے لے گئی مجھے جوانی کی خوشی اور کمانے کی خواہش اس بات کی طرف کہ طے کروں میں وہ سفر جو فرغانہ اور غانہ (یہ دو شہروں کے نام ہیں) شہروں کے درمیان ہے غوطہ لگاؤں میں کثیر پانی میں تاکہ حاصل کروں میں پھلوں کو اور گھس جاؤں میں خطروں میں تاکہ حاصل کروں میں اپنی حاجتوں کو اور میں نے لیا تھا (سن چکا تھا) علمائے کے منہ سے اور میں نے پایا تھا حکما کی وصیتوں سے اس بات کو کہ لازم ہے ادیب پر جس وقت داخل ہو اجنبی شہر میں یہ کہ مائل کرے (اپنی طرف) اس شہر کے قاضی کو اور خالص کر لے (اپنے لئے) اس کی رضا

مندی کوتا کہ مضبوط ہوجائے اس کی پیٹھ جھگڑے کے وقت اور محفوظ ہوجائے مسافرت میں حکام کے ظلم سے پس بنایا میں نے اس ادب کو امام اور بنایا میں اس ادب کو اپنی مصلحت کے لئے لگام پس نہیں داخل ہوا میں کسی شہر میں اور نہیں داخل ہوا میں کسی کمین گاہ میں مگر اس حال میں کہ گھل مل جاتا تھا اس شہر کے حاکم کے ساتھ مثل مل جانے پانی کے شراب کیساتھ اور قوت حاصل کرتا تھا میں حاکم کی مہربانیوں کیساتھ مثل قوت حاصل کرنے جسموں کے روحوں کے ساتھ۔ پس اسی اثناء میں میں اسکندریہ کے حاکم کے پاس تھا ایسی رات میں کہ جو ٹھنڈی ہوا والی تھی اور تحقیق حاجر ہوا صدقہ کا مال تا کہ تقسیم کردے قاضی اس کو فقراء اور حاجت مندوں پر اچانک داخل ہوا ایک بوڑھا خبیث ہانک رہی تھی اس کو ایک بچوں والی عورت پس کہا اس عورت نے تائید کرے اللہ تعالیٰ قاضی کی اور ہمیشہ رہے اس کے ساتھ رضامندی۔ تحقیق میں ایک عورت ہوں زیادہ باعزت ازروئے قبیلہ اور زیادہ پاکیزہ ازروئے نسب کے اور زیادہ شریف ازروئے ننھیال اور ددھیال کے۔ میری علامت بچنا (یعنی پاک دامنی) ہے اور میری عادت نرمی ہے اور میرا خلق بہترین مددگار ہے اور میرے اور میرے پڑوسیوں کے درمیان بہت بڑا فرق ہے۔

وَكَانَ اَبِیْ اِذَا خَطَبَتِیْ بُنَاةُ الْمَجْدِ وَاَرْبَابُ الْجَدِ سَكَّتَهُمْ وَبَكَّتَهُمْ وَعَافَ وُصْلَتَهُمْ وَصِلَتَهُمْ وَاحْتَجَّ بِاَنَّهُ عَاهَدَ اللّٰهَ تَعَالٰی بِحَلْفَةٍ اَنْ لَّا یُصَاهِرَ غَیْرَ ذِیْ حِرْفَةٍ فَقَیَّضَ الْقَدْرُ لِنَصَبِیْ وَوَصَبِیْ اَنْ حَضَرَ هٰذَا الْخُدَعَةُ نَادٰی اَبِیْ فَاَقْسَمَ بَیْنَ رَهْطِهٖ اَنَّهٗ وَفْقَ شَرْطِهٖ وَادَّعٰی اَنَّهٗ طَالَمَا نَظَمَ دُرَّةً اِلٰی دُرَّةٍ فَبَاعَهُمَا بِبِدْرَةٍ فَاغْتَرَّ اَبِیْ بِزُخْرُفَةِ مُحَالِهٖ وَزَوَّجَنِیْهِ قَبْلَ اِخْتِبَارِ حَالِهٖ فَلَمَّا اسْتَخْرَجَنِیْ مِنْ كِنَاسِیْ وَرَحَّلَنِیْ مِنْ اُنَاسِیْ وَنَقَلَنِیْ اِلٰی كَسْرِهٖ وَحَصَلَنِیْ تَحْتَ اَسْرِهٖ وَجَدْتُّهٗ قُعَدَةً جُثَمَةً وَاَلْفَیْتُهٗ ضُجَعَةً نُوَمَةً وَكُنْتُ صَحِبْتُهٗ بِرِیَاشٍ وَزَیٍ وَاَثَاثٍ وَرَیٍ فَمَابَرِحَ یَبِیْعُهٗ فِیْ سُوْقِ الْهَضْمِ وَیُتْلِفُ ثَمَنَهٗ فِیْ

الْخَضْمِ وَالْقَضْمِ اِلٰی اَنْ مَزَّقَ مَالِیْ بَاَسْرِہٖ وَاَنْفَقَ مَالِیْ فِیْ عُسْرِہٖ فَلَمَّا اَنْسَانِیْ طَعْمَ الرَّاحَةِ وَغَادَرَ بَیْتِیْ اَنْقٰی مِنَ الرَّاحَةِ فَقُلْتُ لَهٗ یَا هٰذَا اَنَّهٗ لَا مَخْبَأَ بَعْدَ بُؤْسٍ وَلَا عِطْرَ بَعْدَ عُرُوْسٍ فَانْهَضْ لِلْاِکْتِسَابِ بِصَنَاعَتِکَ وَاجْتَنِ ثَمْرَةَ بَرَاعَتِکَ فَزَعَمَ اَنَّ صَنَاعَتَهٗ قَدْرُمِیَتْ بِالْکَسَادِ لِمَا ظَهَرَ فِی الْاَرْضِ مِنَ الْفَسَادِ وَلِیْ مِنْهُ سَلَالَةٌ کَاَنَّهٗ خِلَالَةٌ وَکِلَانَا مَایَنَالُ مَعَهٗ شُبْعَةٌ وَلَا تَرْقَالَهٗ مِنَ الطَّوٰی دَمْعَةٌ وَقَدْ قُدْتُهٗ اِلَیْکَ

ترجمہ:۔ اور تھا میرا باپ جب خطبہ دیتے میرے بارے میں بزرگی والے لوگ اور سرمایہ دار۔ تو خاموش کرادیتا تھا وہ (میرا باپ) ان کو اور غالب آجاتا تھا ان پر (حجت کیساتھ) اور مکروہ سمجھتا تھا ان کے میل ملاپ کو اور ان کے عطیوں کو اور دلیل پکڑتا تھا بایں طور کہ اس نے معاہدہ کیا ہے اللہ تعالیٰ کیساتھ کہ وہ نہیں داماد بنائے گا سوائے ہنرمند کے پس مقدر کیا تقدیر نے میرے تھکنے کی وجہ سے اور میری مرض کی وجہ سے کہ حاضر ہوا یہ دھوکے باز میرے باپ کی مجلس میں پس قسم کھائی پوری جماعت کے بیچ میں تحقیق وہ اس کی شرط کے موافق ہے (ہنرمند ہے) اور دعوی کیا اس نے کہ تحقیق بہت دفعہ پرویا ہے اس نے موتیوں کو موتیوں کی طرف پس بیچا ہے ان کو درہم کی تھیلی کے بدلہ میں پس دھوکہ کھایا میرے باپ نے اس کے جھوٹ کی ملمع سازی کے ساتھ اور نکاح کردیا میرا اس کے ساتھ اس کے حال کو آزمانے سے پہلے پس جب نکالا اس نے مجھے میرے گھر سے اور کوچ کروایا مجھے میرے قبیلے سے۔ اور منتقل کیا مجھے اپنی جھونپڑی کی طرف اور داخل کرلیا مجھے اپنی قید میں۔ پایا میں نے اس کو گھٹنے کے بل بیٹھنے والا اور پایا میں نے اس کو کروٹ کے بل لیٹنے والا اور میں آئی تھی اس کی صحبت میں پوشاکوں کے ساتھ اور اچھی حالت کیساتھ اور بہت سارے سامان کے ساتھ اور زینت کیساتھ اور زینت والی چیزوں کیساتھ پس یہ ہمیشہ اس کو بیچتا رہا نقصان اور خسارے کے بازار میں اور ختم کرتا رہا یہ اس کے ثمن کو زیادہ کھانے میں اور اڑانے میں یہاں

تک کہ ٹکڑے ٹکڑے کر دیا میرے پورے مال کو اور خرچ کر دیا میرے پورے مال کو اپنی تنگی میں پس جب بھلا دیا مجھے راحت کا مزہ اور چھوڑا میرے گھر کو راحت سے خالی پس کہا میں نے اس کو اے کمینے تحقیق نہیں ہے چھپنا تنگی کے بعد اور نہیں عطر ہوتا دلھن کے بعد پس کھڑا ہو کمانے کے لئے اپنے ہنر کے ساتھ اور چن تو اپنے علم کے پھل کو پس گمان کیا اس نے تحقیق اس کا ہنر پھینک دیا گیا ہے خسارے کے بازار میں بوجہ ظاہر ہو جانے زمین فساد کے اور میرے لئے اس بوڑھے سے ایک بچہ ہے گویا کہ وہ (کمزوری میں) مثل خلالہ کے ہے اور ہم دونوں نہیں پاتے اس کے ساتھ پیٹ بھرنے کو اور نہیں رکتے اس بچہ کے بھوک کی وجہ آنسو اور تحقیق کھینچ کے لائی ہوں میں اس کو تیری طرف۔

وَاَحْضَرْتُهُ لَدَيْکَ لِتَعْجَمَ عُوْدَ دَعْوَاهُ وَتَحْكُمَ بَيْنَنَا بِمَا اَرَاکَ اللّٰهُ فَاَقْبَلَ الْقَاضِیْ عَلَيْهِ وَقَالَهُ قَدْ وَعَيْتَ قَصَصَ عِرْسِکَ فَبَرْهِنِ الْاٰنَ عَنْ نَفْسِکَ وَاِلَّا كَشَفْتَ عَنْ لَبْسِکَ وَاَمَرْتُ بِحَبْسِکَ فَاطْرُقْ اِطْرَاقَ الْاُفْعُوَانِ ثُمَّ شَمَّرَ لِلْحَرْبِ الْعَوَانِ وَقَالَ۔

اِسْمَعْ حَدِيْثِیْ فَاِنَّهُ عَجَبٌ ... يُضْحَكُ مِنْ شَرْحِهِ وَيُنْتَحَبُ

اَنَا اِمْرَؤٌ لَيْسَ فِیْ خَصَائِصِهِ ... عَيْبٌ وَلَا فِیْ فَخَارِهِ رَيْبٌ

سُرُوْجُ دَارِیَ الَّتِیْ وَلَدْتُ بِهَا ... وَالْاَصْلُ غَسَّانُ حِيْنَ انْتَسَبُ

وَشُغْلِیَ الدَّرْسُ وَالتَّبَحُّرُ فِیْ الْـ ... عِلْمِ طِلَابِیْ وَحَبَّذَا الطَّلَبُ

وَرَأْسُ مَالِیْ سِحْرُ الْكَلَامِ الَّذِیْ ... مِنْهُ يُصَاغُ الْقَرِيْضُ مِنْهَا وَالْخُطَبُ

اَغُوْصُ فِیْ لُجَّةِ الْبَيَانِ فَاَخْـ ... ـرُجُ اللَّالِیْ مِنْهَا وَاَنْتَخِبُ

وَاجْتَنِی الْيَانِعَ الْجَنِیَّ مِنَ الْـ ... قَوْلِ وَغَيْرِیْ لِلْعُوْدِ يَحْتَطِبُ

وَاَخُذُ الْفِضَّةَ فَاِذَا ... مَا صَنَعْتُهُ قِيْلَ اَنَّهُ ذَهَبُ

وَكُنْتُ مِنْ قَبْلُ اُمْتَرِیْ نَشْأً بِالْاَدَبِ الْمُقْتَنٰی وَاجْتَلِبْ

وَیَمْتَطِیْ اَخْمُصِیْ لِحُرْمَتِه مَرَاتِبًا لَیْسَ فَوْقَهَا رُتَبُ

وَطَالَمَا زُفَّتِ الصِّلَاتُ اِلٰی رَبْعِیْ فَلَمْ اَرْضَ کُلَّ مَنْ یَّهَبُ

ترجمہ:۔ اور حاضر کر دیا ہے میں نے اس کو تیرے سامنے تا کہ آزمائے تو اس کے دعوے کی لکڑی کو اور فیصلہ کرے تو ہمارے درمیان ساتھ اس چیز کے جو انعام کیا ہے اللہ تعالی نے تجھ پر پس متوجہ ہوا قاضی اس پر اور کہا اس کو تحقیق میں نے خوب یاد کر لیا ہے تیری بیوی کے قصے کو پس دلیل قائم کر تو اپنے نفس پر ورنہ کھول دونگا میں تیرے راز کو اور حکم دونگا میں تجھ کو قید کرنے کا پس گردن جھکائی اس نے مثل گردن جھکانے سانپ کے پھر تیار ہوا بہت بڑی لڑائی کیلئے اور کہا اس نے

سن تو میرے بات کو تحقیق وہ عجیب ہے ☆ ہنسا جاتا ہے اس کی شرح سے اور رویا جاتا ہے ☆ میں ایک ایسا آدمی ہوں کہ نہیں ہے اس کے فضائل میں ☆ کوئی عیب اور نہیں ہے اس کے فخروں میں کوئی شک ☆ سروج میرا گھر ہے جس میں میں پیدا ہوا ہوں ☆ اور میرا قبیلہ غسان ہے جس کیطرف میری نسبت کی جاتی ہے۔ ☆ اور میرا شغل پڑھنا ہے اور غوطہ لگانا سمندر میں ☆ میرا مطلوب ہے اور کیا ہی خوب ہے مطلوب ☆ اور میرا راس المال کلام کا جادو ہے (ایسی کلام) ☆ کہ اس سے ڈھانپے جاتے ہیں شعر اور خطبے غوطہ لگاتا ہوں میں بیانکی گہرائی میں پس پسند کرتا ہوں میں ☆ موتیوں کو اس سے اور میں منتخب کرتا ہوں ☆ اور چنتا ہوں میں پکے اور تازہ پھلوں کو قول سے اور میرے علاوہ لکڑیوں کو جمع کرتے ہیں اور لیتا ہوں میں لفظ کو از روئے چاندی کے پس ☆ ڈھالتا ہوں اس کو کہا جاتا ہے تحقیق وہ سونا ہے ☆ اور میں اسے پہنچ، حاصل کرتا ہوں مال کو ☆ ادب کے ساتھ (ایسا ادب) جو اکتساب کیا جاتا ہے اور میں کھینچتا ہوں ☆ اور سوار ہوتی ہیں میرے پاؤں کی تلیاں اس (ادب) کی عزت کی وجہ سے ☆ ایسے مراتب پر کہ نہیں ہے ان کے اوپر کوئی مرتبہ ☆ اور بہت دفعہ مزین کئے گئے (لائے گئے) عطیے طرف ☆ میرے گھر کے پس

نہیں راضی ہوتا میں ہر اس شخص سے جو عطیہ دے ☆

فَالْيَوْمُ مَنْ يَّعْلِقُ الرَّجَاءَ بِهٖ ... اَكْسَدُ شَيْءٍ فِيْ سُوْقِهِ الْاَدَبُ

لَا عِرْضُ اَبْنَائِهٖ يُصَانُ وَلَا ... يُرْقَبُ فِيْهِمْ اِلٌّ وَلَا سَبَبُ

كَاَنَّهُمْ فِيْ عِرَاصِهِمْ جِيَفٌ ... يُبْعَدُ مِنْ نَتْنِهَا وَيُجْتَنَبُ

فَحَارَ لُبِّيْ لِمَا مُنِيْبُ بِهٖ ... مِنَ اللَّيَالِيْ وَصَرْفُهَا عَجَبُ

وَضَاقَ ذَرْعِيْ لِضِيْقِ ذَاتِ يَدِيْ ... وَسَاوَرَتْنِيْ الْهُمُوْمُ وَالْكُرَبُ

وَقَادَنِيْ دَهْرِيْ الْمُلِيْمُ اِلٰى ... سُلُوْكِ مَا يَسْتَشِيْنُهُ الْحَسَبُ

فَبِعْتُ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ لِيْ سَبَدٌ ... وَلَا بَتَاتٌ اِلَيْهِ اِنْقَلَبُ

وَاَدَّنْتُ حَتّٰى اثْقَلْتُ سَالِفَتِيْ ... بِحَمْلِ دَيْنٍ مِنْ دُوْنِهِ الْعَطَبُ

ثُمَّ طَوَيْتُ الْحَشٰى عَلٰى سَغَبٍ ... خَمْسًا فَلَمَّا اَمَضَّنِيْ السَّغَبُ

لَمْ اَرَ اِلَّا جِهَازَ هَا عَرَضًا ... اَجُوْلُ فِيْ بَيْعِهٖ وَاضْطَرَبُ

فَجُلْتُ فِيْهِ وَالنَّفْسُ كَارِهَةٌ ... وَالْعَيْنُ عَبْرٰى وَالْقَلْبُ مُكْتَئِبُ

وَمَا تَجَاوَزْتُ اِذْ عَبَثْتُ بِهٖ ... حَدَّ التَّرَاضِيْ فَيَحْدُثُ الْغَضَبُ

فَاِنْ يَّكُنْ غَاظَهَا تَوَهُّمُهَا ... اَنَّ بَنَانِيْ بِالنَّظْمِ تَكْتَسِبُ

اَوْ اَنَّنِيْ اِذْ عَزَمْتُ خِطْبَتَهَا ... زَخْرَفْتُ قَوْلِيْ لِيَنْجَحَ الْاَرَبُ

فَوَالَّذِيْ سَارَتِ الرِّفَاقُ اِلٰى ... كَعْبَتِهٖ تَسْتَحِثُّهَا النُّجُبُ

مَا لِمَكْرُ بِالْمُحْصَنَاتِ مِنْ خُلُقِيْ ... وَلَا شِعَارِيْ التَّمْوِيْهُ وَالْكَذِبُ

ترجمہ:۔ پس آج کے دن کون ہے جو متعلق کرے ادب کے ساتھ امید کو ☆ سب سے زیادہ کھوٹی چیز اس بازار میں ادب ہے ☆ نہیں ہے عزت اس کے بیٹوں کی کہ محفوظ کیا جائے ذریعہ

اور نہیں ☆ رعایت کی جاتی ان میں کسی رشتے داری کی اور نہ نسب کی ☆ تو یا کہ وہ اپنے صحنوں میں مردار ہیں ☆ دوری اختیار کی جاتی ہے اس کی بدبو سے اور بچا جاتا ہے ☆ پس حیران ہوئی میری عقل بوجہ اس چیز کے کہ آزمایا گیا میں اس کے ساتھ ☆ یعنی زمانہ کے حوادثات کے ساتھ راتوں سے اور اس زمانہ کی گردشیں عجیب ہیں ☆ اور تنگ ہو گیا میرا دل میرے ہاتھ کے تنگ ہونے کی وجہ سے ☆ اور غالب آ گئے مجھ پر غم اور گھبراہٹ ☆ اور چلایا مجھے میرے زمانے نے جو قابل ملامت ہے طرف ☆ داخل ہونے ایسی جگہ کے کہ عیب دار بنا دیتا ہے اس کو نسب ☆ پس بیچا میں نے یہاں تک کہ نہیں باقی رہا میرے پاس مال کچھ بھی ☆ اور نہ گھر کا سامان کہ جس کی طرف میں پھروں ☆ اور قرضہ لیا میں نے یہاں تک کہ بوجھل کر دیا میں نے اپنے گردن کو ☆ بوجہ اٹھانے قرضہ کے کہ اس کے آگے ہلاکت ہے ☆ پھر لپیٹا میں نے انتڑیوں کو بھوک پر ☆ پانچ دن تک پس جب جلا دیا مجھ کو بھوک نے ☆ تو نہیں دیکھا میں نے مگر اس (بڑھیا) کے جہیز کو از روئے سامان کے ☆ گھوما (پھرا) میں اس کی بیع میں اور مضطرب ہوا ☆ پس گھوما (پھرا) میں اس میں دراں حالیکہ نفس مکروہ سمجھنے والا تھا ☆ اور آنکھ رونے والی تھی اور دل غم زدہ تھا ☆ اور نہیں تجاوز کیا میں نے جب کھیلا میں اس کے ساتھ (جب بیچا میں نے اس کو) ☆ رضامندی کی حد سے پس پیدا ہوا غصہ (اس بڑھیا کو) ☆ پس اگر غصہ میں ڈالتا ہے اس کو اس کا یہ تو ہم کہ تحقیق میرے پورے نظم کے ساتھ کماتے ہیں ☆ یا (اس کا غصہ اس تو ہم سے ہے) کہ تحقیق جب ارادہ کیا تھا میں اس کے خطبے کا ☆ تو ملمع سازی کی تھی میں اپنے قول میں (مزین کیا تھا میں نے اپنے قول کو) تا کہ کامیاب ہو جائے میرا مقصود (میری حاجت) ☆ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے ساتھ چلتے ہیں رفیق (لوگ) طرف ☆ اس کے کعبہ لے کے چلتے ہیں ان کو عمدہ اونٹ ☆ نہیں ہے مکر کرنا پاک دامن عورتوں کیساتھ میری عادتوں میں سے ☆ اور نہیں ہے میرا شعار (میرا طریقہ) ملمع سازی کرنا اور جھوٹ بولنا

وَلَا يَدِيْ مُذْنَشَأْتُ نِيْطَ بِهَا ۔۔۔ إِلَّا مَوَاضِي الْيَرَاعِ وَالْكُتُبُ

بَلْ فِكْرَتِیْ تَنْظِمُ الْقَلَائِدَ لَا كَفِیْ وَشِعْرِی الْمَنْظُوْمُ لَا السُّحُبُ

فَهٰذِهِ الْحِرْفَةُ الْمُشَارُ اِلَی مَا كُنْتُ اَحْوِیْ بِهَا وَاجْتَلِبُ

فَأْذَنْ لِشَرْحِیْ كَمَا اَذِنْتَ لَهَا وَلَا تُرَاقِبْ وَاحْكُمْ بِمَا يَجِبُ

قَالَ فَلَمَّا اَحْكَمَ مَا شَادَهُ وَاَكْمَلَ اِنْشَادَهُ عَطَفَ الْقَاضِیْ اِلَی الْفَتَاةِ بَعْدَ اَنْ شُغِفَ بِالْاَبْيَاتِ وَقَالَ اَمَا اِنَّهُ قَدْ ثَبَتَ عِنْدَ جَمِيْعِ الْحُكَّامِ وَوُلَاةِ الْاَحْكَامِ اِنْقِرَاضَ جِيْلِ الْكِرَامِ وَمَيْلَ الْاَيَّامِ اِلَی اللِّئَامِ وَاِنِّیْ لَاَخَالُ بَعْلِكِ صَدُوْقًا فِی الْكَلَامِ بَرِيًّا مِنَ الْمَلَامِ وَهَا هُوَ قَدِ اعْتَرَفَ لَكِ بِالْقَرْضِ وَصَرَّحَ عَنِ الْمَحْضِ وَبَيَّنَ مِصْدَاقَ النَّظْمِ وَتَبَيَّنَ اَنَّهُ مَعْرُوْقٌ الْعَظْمِ وَاِعْنَاتُ الْمُعْذِرِ مَلَامَةٌ وَحَبْسُ الْمُعْسِرِ مَاْثَمَةٌ وَكِتْمَانُ الْفَقْرِ زِهَادَةٌ وَانْتِظَارُ الْفَرْجِ بِالصَّبْرِ عِبَادَةٌ فَارْجِعِیْ اِلَی خِدْرِكِ وَاعْذُرِیْ اَبَا عُذْرِكِ وَ نَهْنِهِیْ عَنْ غَرْبِكِ وَسَلِّمِیْ لِقَضَاءِ رَبِّكِ ثُمَّ اَنَّهُ فَرَضَ لَهُمَا فِی الصَّدَقَاتِ حِصَّةً وَنَاوَلَهُمَا مِنْ دَرَاهِمِهَا قُبْضَةً وَقَالَ لَهُمَا تَعَلَّلَا بِهٰذِهِ الْعُلَالَةِ وَتَنَدَّيَا بِهٰذِهِ الْبُلَالَةِ

ترجمہ:۔ اور نہیں ہے میرا ہاتھ جب سے میں پیدا ہوا ہوں کہ چمٹائے گئے ہوں اس کے ساتھ ☆ مگر جاری ہونا قلموں کا اور کتابوں کا ☆ بلکہ میرا فکر پروتا ہے موتیوں کو نہ کہ ☆ میری ہتھیلی اور میرے شعر پروئے جاتے ہیں نہ کہ موتی ☆ پس یہ پیشہ ہے جس کی طرف اشارہ کیا گیا (طرف اس چیز کے) جس کے ساتھ میں جمع کرتا ہوں اور کماتا ہوں ☆ پس خوب غور کے ساتھ سن میری وضاحت کو جیسا کہ سنا تو نے اس بڑھیا (کی بات) کو ☆ اور نہ رعایت کر تو اور فیصلہ کر جو واجب ہے ☆

(راوی) کہتا ہے پس جب مضبوط کرلیا شیخ نے اس چیز کو جس کو اس نے بلند کیا اور پورا کرلیا اپنے شعر پڑھنے کو مائل ہوا قاضی نوجوان عورت کی طرف بعد اس کے کہ عاشق بنادیا گیا تھا بیتوں کے ساتھ اور کہا خبردار تحقیق ثابت ہو چکا ہے جمیع حکام کے ہاں اور احکام کے والیوں کے ہاں شریف جماعت کا ختم ہونا اور زمانے کا مائل ہونا کمینگی کیطرف اور تحقیق میں خیال کرتا ہوں تیرے خاوند کو کہ وہ سچا ہے کلام میں بری ہے ملامت سے اور سنو تحقیق اس نے اعتراف کرلیا ہے تیرے لئے قرضے کا اور تصریح کی ہے خالص بات کی اور بیان کیا ہے نظم کے مصداق کو اور ظاہر ہو چکا ہے تحقیق وہ چوسی ہوئی ہڈی (مفلوک الحال) ہے اور عذر کرنے والے کو مشقت میں ڈالنا ملامت ہے اور تنگ دست کو قید میں ڈالنا گناہ ہے اور فقر کا چھپانا زہد وتقوی ہے اور کشادگی کا انتظار کرنا صبر کے ساتھ عبادت ہے پس لوٹ جا تو اپنے پردہ (گھر) کی طرف اور عذر قبول کرتو اپنے پہلے خاوند کا اور رک تو اپنی تیزی سے اور تسلیم کرتو اپنے رب جل جلالہ کے فیصلے کو پھر تحقیق اس (قاضی) نے مقرر کیا ان دونوں کے لئے صدقات میں سے ایک حصہ اور دی ان دونوں کو صدقات کے دراہم میں سے ایک مٹھی بھر اور کہا ان دونوں کو دل بہلاؤ تم اس تھوڑے سے عطیے کے ساتھ اور سیرابی حاصل کرتم اس تھوڑی سی تری کے ساتھ۔

وَاصْبِرَا عَلٰى كَيْدِ الزَّمَانِ وَكَدِّهٖ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَنَهَضَا وَلِلشَّيْخِ فَرْحَةُ الْمُطْلَقِ مِنَ الْاِسَارِ وَهِزَّةُ الْمُوْسِرِ بَعْدَ الْاِعْسَارِ قَالَ الرَّاوِيْ وَكُنْتُ عَرَفْتُ اَنَّهٗ اَبُوْ زَيْدٍ سَاعَةً بَزَغَتْ شَمْسُهٗ وَنَزَغَتْ عِرْسُهٗ وَكِدْتُّ اُفْصِحُ عَنْ اِفْتِنَانِهٖ وَاِثْمَارِ اِفْنَانِهٖ ثُمَّ اشْفَقْتُ مِنْ عُثُوْرِ الْقَاضِيْ عَلٰى بُهْتَانِهٖ وَتَزْوِيْقِ لِسَانِهٖ فَلَا يُرٰى عِنْدَ عِرْفَانِهٖ اَنْ يُّرَشِّحَهٗ لِاِحْسَانِهٖ فَاحْجَمْتُ عَنِ الْقَوْلِ اِحْجَامَ الْمُرْتَابِ وَطَوَيْتُ ذِكْرَهٗ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكِتَابِ اِلَّا اَنِّيْ قُلْتُ بَعْدَ مَا فَصَلَ وَوَصَلَ اِلٰى مَا وَصَلَ لَوْ اَنَّ لَنَا

مَنْ يَّنْطَلِقُ فِیْ اَثَرِہٖ لِاَتَانَا بِفَصِّ خَبَرِہٖ وَبِمَا يُنْشَرُ مِنْ حِبَرِہٖ فَاَتْبَعَهُ الْقَاضِیْ اَحَدَ اُمَنَائِہٖ وَاَمَرَهٗ بِالتَّجَسُّسِ عَنْ اَنْبَائِہٖ فَمَا لَبِثَ اَنْ رَجَعَ مُتَدَهْدِهًا وَقَهْقَرَ مُقَهْقِهًا فَقَالَ لَهُ الْقَاضِیْ مَهْيَمْ يَا اَبَا مَرْيَمَ فَقَالَ لَقَدْ عَايَنْتُ عَجَبًا وَسَمِعْتُ مَا اَنْشَأَ لِیْ طَرَبًا فَقَالَ لَهٗ مَاذَا رَءَيْتَ وَمَا الَّذِیْ اَوْعَيْتَ قَالَ لَمْ يَزَلِ الشَّيْخُ مُذْ خَرَجَ يُصَفِّقُ بِيَدَيْهِ وَيُخَالِفُ بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَيُغَرِّدُ بِمِلْءِ شِدْقَيْهِ وَيَقُوْلُ

كِدْتُ اُصْلٰی بِبَلِيَّهٗ ... مِنْ وَقَاحِ شَمَّرِيَّهٗ

وَاَزُوْرُ السِّجْنَ لَوْلَا ... حَاكِمُ الْاَسْكَنْدِرِيَّهٗ

ترجمہ:۔ اور صبر کرو تم زمانہ کے مکر پر اور اس کی مشقت پر پس قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ لائے فتح یا کوئی امر اپنی طرف سے پس وہ دونوں کھڑے ہوئی اور بوڑھے کے لئے خوشی تھی (مثل خوش ہونے) رہائے پانے والے کے قید سے (اور مثل) حرکت کے مالدار کی تنگی کے بعد۔ کہا راوی نے اور میں پہچان چکا تھا تحقیق وہ ابوزید سروجی ہے جس وقت چمکا اس کا سورج اور جھگڑ رہی تھی اس کی بیوی اور قریب تھا کہ میں ظاہر کردوں اس کے رنگ برنگ ہونے کو اور اس کی شاخوں کیے پھلوں کو۔ پھر ڈرا میں قاضی کے مطلع ہونے سے اس کے بہتان پر اور اس کی زبان کی ملمع سازی پر ۔ پس نہیں دیکھے گا قاضی اس کے پہچاننے کے وقت یہ کہ لائق سمجھے اس کو اپنے احسان کا پس موخر کی میں نے بات کو (مثل) موخر کرنے شک کرنے والے کے۔ اور لپیٹا میں نے اس سروجی کے ذکر کو (مثل) لپیٹنے بجل کے کتاب کو مگر تحقیق کہا میں نے بعد اس کے کہ وہ جدا ہوا اور پہنچ گیا جہاں تک پہنچا کاش کہ ہوتا ہمارے لئے کوئی شخص جو چلتا اس کے نشانات پر البتہ لاتا ہمارے پاس اس کی خبر کی حقیقت اور جس کے ساتھ پھیلایا جائے اس کی منقش چادر سے پس پیچھے بھیجا قاضی نے اپنے امینوں میں سے ایک شخص کو اور حکم دیا اس کو تفتیش کرنے کا اس کی خبروں سے پس نہیں ٹھہرا یہاں تک کہ لوٹا دراں حالیکہ وہ خوش تھا اور پیچھے لوٹا اس حال میں کہ وہ قہقہہ لگانے والا تھا پس کہا

اس کو قاضی نے کیا بات ہے اے ابا مریم پس کہا اس نے دیکھا میں نے ایک عجیب چیز کو اور دیکھی میں نے وہ چیز جس نے پیدا کیا میرے لئے خوشی کو پس کہا قاضی نے اس کو کیا دیکھا تو نے اور کیا ہے وہ جس کو تو نے یاد کیا کہا اس نے ہمیشہ رہا شیخ جب سے نکلا تالیاں بجاتا اپنے ہاتھوں کیساتھ اور مخالفت کر رہا تھا وہ اپنے پاؤں کے درمیان (رقص کر رہا تھا) اور گا رہا تھا اپنے جبڑے بھر کر اور کہتا تھا۔

قریب تھا کہ میں جلا دیا جاتا مصیبت کی وجہ سے ☆ بے حیا بے باک عورت کی وجہ سے ☆ اور زیارت کرتا میں قید خانہ کی ☆ اگر حاکم اسکندریہ نہ ہوتا ☆

فَضَحِكَ الْقَاضِيْ حَتّٰى هَوَتْ دَنِيَّتُهٗ وَذَوَتْ سَكِيْنَتُهٗ فَلَمَّا فَاءَ اِلَى الْوَقَارِ وَعَقَّبَ الْاِسْتِغْرَابِ بِالْاِسْتِغْفَارِ قَالَ اَللّٰهُمَّ بِحُرْمَةِ عِبَادِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ حَرِّمْ حَبْسِيْ عَلَى الْمُتَأَدِّبِيْنَ ثُمَّ قَالَ لِذَالِكَ الْاَمِيْنِ عَلَيَّ بِهٖ فَانْطَلَقَ مُجِدًّا فِيْ طَلَبِهٖ ثُمَّ عَادَ بَعْدَ لَاْيٍ مُخْبِرًا بِنَأْيِهٖ فَقَالَ لَهُ الْقَاضِيْ اَمَا اَنَّهٗ لَوْ حَضَرَ لَكُفِيَ الْحَذَرَ ثُمَّ لِاَوْلَيْتُهٗ مَا هُوَ بِهٖ اَوْلٰى وَلَا رَيْتُهٗ اَنَّ الْاٰخِرَةَ خَيْرٌ لَهٗ مِنَ الْاُوْلٰى قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ فَلَمَّا رَأَيْتُ صَفْوَ الْقَاضِيْ اِلَيْهِ وَفَوْتَ ثَمْرَةَ التَّنْبِيْهِ عَلَيْهِ غَشِيَتْنِيْ نَدَامَةُ الْفَرَزْدَقِ حِيْنَ اَبَانَ النَّوَارِ وَالْكُسَعِيِّ لَمَّا اِسْتَبَانَ النَّهَارُ

ترجمہ:۔ پس ہنسا قاضی یہانتک کہ گر گئی اس کی ٹوپی اور زائل ہو گیا اس کا وقار پس جب لوٹا وہ وقار کی طرف اور پیچھے کیا ہنسنے کیشدت کو استغفار کے ساتھ کہا اس نے اے اللہ اپنے مقرب بندوں کی حرمت کے وسیلہ سے حرام کر تو میری قید ادیبوں پر پھر کہا اس امین کو اس کو میرے پاس نے آؤ پس چلا وہ کوشش کر رہا تھا اس کی طلب میں پھر لوٹا کچھ دیر بعد دراں حالیہ خبر دینے والا تھا اسکی دوری کی۔ پس کہا اس کو قاضی نے تحقیق اگر وہ حاضر ہو جاتا البتہ کفایت کیا جاتا خوف سے

پھر البتہ دیتا میں اس کو وہ چیز کہ وہ اس کے ساتھ زیادہ لائق تھا اور البتہ دیکھتا تو اس کو تحقیق اخری (دوسرا عطیہ) زیادہ بہتر ہے اس کے لئے اولی (پہلے) سے۔

کہا حارث بن ہمام نے پس جب دیکھا میں نے قاضی کے مائل ہونے کو اس کی طرف اور تنبیہ کے ثمر سے کے فوت ہونے کو اس پر تو ڈھانپ لیا مجھ کو فرزدق کی ندامت نے جب جدا کیا اس نے (اپنی بیوی) نوار کو (اور ڈھانپ لیا مجھ کو) کسعی کی ندامت نے جب جدا کیا اس نے (اپنی بیوی) نوار کو (اور ڈھانپ لیا مجھ کو) کسعی کی ندامت کو جب ظاہر ہوا دن۔

تعارف فرزدق

یہ بڑا شاعر تھا جس کا لقب تھا فرزدق۔ نام ہمام بن غالب تمیمی دارمی شرفاء تمیم میں سے ہیں یہ بہت کریہہ المنظر اور بدصورت تھا اس وجہ سے اس کا لقب فرزدق ہے۔ فرز کا معنی ظاہر اور دق کا معنی ہے روٹی کے ٹکڑے یا پیڑے جو تندور میں گرم ہو کر سیاہ ہو جائیں چونکہ یہ بھی سیاہ تھا اس وجہ اس کا لقب ہی فرزدق رکھ دیا گیا۔ یہ عربی النسل ہے عندالبعض یہ عجمی ہے۔۔ان کی شادی ان کی چچازاد بہن مسماۃ نوار سے حضرت ابن زبیرؓ نے کردی تھی جو اپنے حسن و جمال میں یکتا تھی اور بہت زیادہ پاکیزہ سیرت تھی۔ فرزدق اس کے برعکس نہایت بدصورت تھا تو دونوں میں موافقت نہ ہونے کی وجہ سے مسماۃ نوار نے عبید کے ذریعہ طلاق مانگی۔ فرزدق نے حضرت حسینؓ کے سامنے تین طلاقیں دے دیں ایک دن راستے میں نوار فرزدق کو ملی اس کی نیت میں کچھ خلل آیا اور نوار پر دست اندازی کرنی چاہی تو نوار نے کہا کیا کرتا ہے تو مجھے طلاق دے چکا ہے۔ فرزدق نے طلاق سے انکار کیا اور پکڑ کر اس کا بوسہ لیا تو نوار نے کہا کہ دیکھ میں حضرت حسینؓ کو خبر کرتی ہوں وہ تجھ کو سزا دیں گے جس سے وہ نہایت شرمندہ اور خائف ہو کر کہنے لگا۔

ندمت ندامة الكسعي لما　　غدت مني مطلقة نوار

تعارف الکسعی

کسعی یہ منسوب ہے یمن کے ایک قبیلے کسع کی طرف۔ یہ ایک شخص ہے جس کا نام محارب یا عامر بن قیس یا عامر بن حارث ہے۔ اس نے درخت تبعہ یا نسبہ (اس کی کمان نہایت عمدہ ہوتی ہے) کی خوب پرورش کی اور اس درخت سے ایک کمان اور پانچ تیر تیار کئے اور ایک گھاٹ پر بیٹھا جسوقت رات کو نیل گائے پانی پینے آئیں تو اس نے باری باری پانچوں کو تیر مارے۔ پانچوں تیر چلا ڈالے۔ اور حقیقت میں تو تیر انہیں پھوڑ کر پتھر پر جا لگتے تھے اور آگ نکلتی تھی لیکن وہ سمجھتا رہا تیر نشانہ پر نہیں بیٹھتے چنانچہ اس غصہ میں آ کر کمان بھی توڑ ڈالی جب اجالا یعنی دن کی روشنی ہوئی تو پانچوں نیل گائیں تیر سے زخمی پڑی ملیں تو شرمندہ ہو کر کہنے لگا۔

ندمت ندامة لو ان نفسی　　تطاوعنی اذا لقطعت خمسی

تبین لی سقاه الرای منی　　لعمر ابیک حین کسرت قوسی

(پھر یہ دونوں ندامتہ میں ضرب المثل ہو گئے)

نواں مقامہ ایک نظر میں

حضرت موسیٰ علیہا السلام کے متعلق مشہور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں فرمایا کہ علم سفر اور مشقتوں میں ہے لوگ بے جا راحت و آرام میں تلاش کرتے ہیں شاید اسی کے پیش نظر مصنف نے یہ مقامہ بلکہ اکثر مقامے سفرناموں کی صورت میں ذکر کر کے طلباء کی توجہ اس جانب مبذول کرائی ہے کہ حصول علم کے لئے سفر اور مشقتیں ضروری ہیں جیسا کہ قدیم ادب کی کتابوں کلیلہ ودمنہ گلستان سعدی وغیرہ میں بھی یہ اشارات ملتے ہیں۔ علامہ ابن خلدون نے تو مقدمہ میں بڑا زور دے کر ثابت کیا ہے کہ حصول علم سفر اور مشقتوں کے بغیر ناممکن ہے۔

ما احسن قول الامام الشافعی رحمہ اللہ

تغرب عن الاوطان فی طلب العلی وسافر ففی الاسفار خمس فوائد

تفرج ھم والکتاب معیشۃ وعلم و آداب وصحبۃ ماجد

اردو کے اس محاورہ سفر وسیلہ ظفر میں بھی یہی حقیقت بیان کی گئی ہے۔

المقامہ العاشر الرجبیہ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مصنف نے اس مقامے کو دریائے فرات کے کنارے بغداد سے سو فرسخ ورے واقع شہر رحبہ مالک بن طوق کی طرف منسوب کیا ہے ہارون الرشید ایک دفعہ اپنے درباریوں کے ہمراہ ساحل فرات کی سیر کو گیا۔ اس جگہ پر رحبہ بن مالک بن طوق نے ایک شہر بسانے کی اجازت چاہی ۔خلیفہ نے نہ صرف اجازت بلکہ افرادی اور مالی امداد بھی مہیا کی شہر جب تعمیر ہو چکا تو خلیفہ نے ٹیکس مانگا جس کے انکار پر خلیفہ اور رحبہ من مالک بن طوق کے درمیان ایک طویل جنگ چھڑ گئی خلیفہ نے اس شہر کی تعمیر پر ٹیکس مانگا تھا شاید اسی مناسبت سے ابوزید سروجی نے اس قاضی سے بچہ دیکھنے کا بھاری ٹیکس وصول کیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اس مقامہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابوزید سروجی فطرۃ ایک عظیم شکاری تھا فراڈ اور دھوکہ بازی اس کے مزاج میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی ۔ جہاں بھی اس نے جال لگایا کامیاب و بامراد ہی لوٹا حارث بن ہمام سے تو شاید اس نے وعدہ کیا ہوا تھا

؎ دکھاؤں گا تماشے دی اجازت کردے زمانہ

رحبہ شہر کا قاضی غیر فطری عمل میں مشہور تھا ابوزید سروجی نے اس کے مطابق ایک جال بنا کر ایک دن بڑھاپے کے روپ ایک خوبرو لڑکے کو لئے روتا پیٹتا قاضی کی عدالت میں آموجود ہوا اور کہنے لگا کہ اس نے میرا جوان لڑکا قتل کردیا ہے جو اس بڑھاپے میں میرا واحد سہارا تھا

قاضی نے کہا کہ گواہ لاؤ یا لڑکے سے قسم لے لو چنانچہ اس کے پاس گواہ تو تھے نہیں قسم لینے پر آمادہ ہوگیا البتہ یہ شرط لگادی کہ لڑکا اسی کے الفاظ میں قسم اٹھانے کا پابند ہوگا اور قسم کے الفاظ میں لڑکے کے حسن کو اس انداز سے بیان کیا کہ قاضی صاحب دل دے بیٹھے لڑکا بھی ابوزید سروجی کی صحبت میں رہتا تھا اس نے قسم اٹھانے سے انکار کردیا قاضی کی ہوس بڑھی کہنے لگا سو مثقال کے عوض اسے چھوڑ دیجئے گا ۔ کچھ رقم نقد دی اور بقیہ کو کل پر رکھا بوڑھا نقد وصول کر کے کہنے لگا کہ رقم کی مکمل ادائیگی تک لڑکا میرے ہی قبضہ میں رہے گا۔

حارث بن ہمام فرصت دیکھ کر رات کو شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دونوں کی خوب گپ شپ ہوئی صبح کے تڑکے حارث بن ہمام کو شیخ نے ایک رقعہ دیا جس میں ،، میں نے تیرا مال اور لڑکے نے تیری عقل چھین لی ،، اس طرح کی طنزیں لکھیں آخر میں دلجوئی کے لئے لکھا زیادہ غم ہو تو غم حسینؓ کو یاد کرلینا اور شکار کو جال سمیت لے اڑا۔

حَكَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ هَتَفَ بِيْ دَاعِي الشَّوْقِ اِلٰى رَحْبَةِ مَالِكِ بْنِ طَوْقٍ فَلَبَّيْتُهُ مُمْتَطِيًا شِمِلَّةً وَمُنْتَضِيًا عَزْمَةً مُشْمَعِلَّةً فَلَمَّا اَلْقَيْتُ بِهَا الْمَرَاسِيْ وَشَدَدْتُ اَمْرَاسِيْ وَبَرَزْتُ مِنَ الْحَمَّامِ بَعْدَ سَبْتِ رَأْسِيْ رَأَيْتُ غُلَامًا اُفْرِغَ فِيْ قَالَبِ الْجَمَالِ وَاُلْبِسَ مِنَ الْحُسْنِ حُلَّةَ الْكَمَالِ وَقَدْ اِعْتَلَقَ شَيْخٌ بِرُدْنِهٖ يَدَّعِيْ اَنَّهٗ فَتَكَ بِابْنِهٖ وَالْغُلَامُ يُنْكِرُ عِرْفَتَهٗ وَيُكْبِرُ قِرْفَتَهٗ وَالْخِصَامُ بَيْنَهُمَا مُتَطَايِرُ الشَّرَارِ وَالزِّحَامُ عَلَيْهِمَا يَجْمَعُ بَيْنَ الْاَخْيَارِ وَالْاَشْرَارِ اِلٰى اَنْ تَرَاضَيَا بَعْدَ اِشْتِطَاطِ اللَّدَدِ بِالتَّنَافُرِ اِلٰى وَالِيْ الْبَلَدِ وَكَانَ مِمَّنْ يُزَنُّ بِالْهَنَاتِ وَيُغْلَبُ حُبُّ الْبَنِيْنَ عَلَى الْبَنَاتِ فَاَسْرَعَا اِلٰى نَدْوَتِهٖ كَالسُّلَيْكِ فِيْ عَدْوَتِهٖ فَلَمَّا حَضَرَاهُ جَدَّدَ الشَّيْخُ دَعْوَاهُ وَاسْتَدْعٰى عَدْوَاهُ .

ترجمہ:۔ حکایت کی حارث بن ہمام نے کہا کہ نے ندا دی مجھے شوق کے داعی نے رحبہ شہر کی طرف جو کہ مالک بن طوق کا ہے پس میں نے اس (داعی) کو لبیک کہا اس حال میں کہ میں سوار ہونے والا تھا تیز رو اونٹنی پر اور کھینچنے والا تھا پختہ ارادہ کو۔ پس جب ڈالا میں نے اس شہر میں اپنے لنگر کو۔ اور مضبوط باندھ لیا میں نے اپنے خیمے کی رسی کو۔ اور نکلا میں حمام سے اپنے سر کے حلق کروانے کے بعد دیکھا میں نے ایک لڑکے کو جو ڈھالا گیا تھا جمال وخوبصورتی کے سانچے میں اور پہنایا گیا تھا حسن بے کمال کی پوشاک۔ تحقیق پکڑ رکھا تھا شیخ نے اس کی آستین کو (اور بوڑھا) دعوی کر رہا تھا کہ تحقیق اس نے قتل کیا ہے میرے بیٹے کو۔ اور لڑکا انکار کر رہا تھا اس کے پہچاننے کا اور بڑا سمجھ رہا تھا اس کے بہتان کو اور جھگڑا ان دونوں کے درمیان اڑا رہا تھا شعلوں کو۔ اور بھیڑ ان دونوں پر جمع کر رہی تھی شریف لوگوں کو اور شریر لوگوں کو۔ یہاں تک کہ راضی ہو گئے وہ دونوں بعد بڑھ جانے (تیز ہو جانے) لڑائی کے ساتھ چلنے شہر کے بادشاہ کی طرف اور تھا بادشاہ ان

لوگوں میں سے جو متہم تھے لواطت کے ساتھ اور غالب کرتا تھا لڑکوں کی محبت کو لڑکیوں پر پس جلدی کی ان دونوں نے اس کی مجلس کی طرف مثل سلیک کے (یہ ایک شخص کا نام ہے) اپنی دوڑ میں پس جب حاضر ہوئے وہ دونوں بادشاہ کے پاس تجدید کی شیخ نے اپنے دعوے کی۔ اور چاہا اس (بوڑھے) نے اس بادشاہ کی مدد کو۔

تعارف مالک بن طوق:۔ رحبہ اس جگہ کو کہتے ہیں جو وسیع ہو ہمارے ہاں اس کو چبوترہ کہتے ہیں۔ یہاں مراد فرات کا ایک شہر ہے اس کے اور حلب کے درمیان پانچ دن کی مسافت ہے مالک بن طوق نے اس کو بنوایا ہے (اس کی کنیت ابوکلثوم تھی)

تعارف سلیک:۔ عرب میں چار آدمیوں کی تیز رفتاری ضرب المثل ہے (۱) تابط شرا (۲) شنفری (۳) عمرو بن امیہ (۴) سلیک

یہ سلیک بہت بڑا شاعر گزرا ہے اس کا ایک واقعہ مشہور ہے کہ بنو بکر کے لشکر نے بنو تمیم کی لوٹ مار کا ارادہ کیا سلیک جو بنی تمیم میں سے تھا یہ بنو تمیم کو خبر پہنچانے کے لئے جھپٹا بنی بکر کو یہ معلوم ہوا تو وہ اس کی گرفتاری کے لئے تیز گھوڑے پر سوار ہو کر نکلے لیکن وہ ناکام رہے اور اس کی اس زیادہ مسافت کو تھوڑے عرصہ میں قطع کرنے پر انہوں نے یقین نہ کیا بے خبری کی حالت میں بنو بکر کے لشکر نے بنو تمیم پر چڑھائی کی اور ان کو خوب مارا اور لوٹا۔

فَاسْتَنْطَقَ الْغُلَامَ وَقَدْ فَتَنَهُ بِمَحَاسِنِ غُرَّتِهِ وَطُرَّ عَقْلَهُ بِتَصْفِيْفِ طُرَّتِهِ فَقَالَ اِنَّهَا اَفِيْكَةُ اَفَّاكٍ عَلٰى غَيْرِ سَفَّاكٍ وَ عَضِيْهَةُ مُحْتَالٍ عَلٰى مَنْ لَّيْسَ بِمُغْتَالٍ فَقَالَ الْوَالِيْ لِلشَّيْخِ اِنْ شَهِدَ لَكَ عَدْلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِلَّا فَاسْتَوْفِ مِنْهُ الْيَمِيْنَ فَقَالَ الشَّيْخُ اِنَّهُ جَدَّ لَهُ خَاسِيًا وَاَفَاحَ دَمَهُ خَالِيًا فَاَنِّيْ لِيْ شَاهِدٌ وَلَمْ يَكُنْ ثَمَّ مُشَاهِدٌ وَلٰكِنْ وَلِّنِيْ تَلْقِيْنَهُ الْيَمِيْنَ لِيَبِيْنَ لَكَ اَيَصْدُقُ اَمْ يَمِيْنُ فَقَالَ لَهُ اَنْتَ الْمَالِكُ لِذٰلِكَ مَعَ وَجْدِكَ الْمُتَهَا لِكَ

عَلٰی اِبْنِکَ الْهَالِکِ فَقَالَ الشَّیْخُ لِلْغُلَامِ قُلْ وَالَّذِیْ زَیَّنَ الْجَبَاهَ بِالطُّرَرِ وَالْعُیُوْنَ بِالْحُوْرِ وَالْحَوَاجِبَ بِالْبَلَجِ وَالْمَبَاسِمَ بِالْفَلَجِ وَالْجُفُوْنَ بِالسَّقَمِ وَالْاُنُوْفَ بِالشَّمَمِ وَالْخُدُوْدَ بِاللَّهَبِ وَالثُّغُوْرَ بِالشَّنَبِ وَالْبَنَانَ بِالْتَّرَفِ وَالْخُصُوْرَ بِالْهَیَفِ اِنَّنِیْ مَا قَتَلْتُ اِبْنَکَ سَهْوًا وَلَا عَمَدًا وَلَا جَعَلْتُ هَامَتَهٗ لِسَیْفِیْ غَمَدًا وَاِلَّا فَرَمَی اللّٰهُ جَفْنِیْ بِالْعَمَشِ وَخَدِّیْ بِالْمَشِ وَطُرَّتِیْ بِالْجَلَحِ وَطَلْعِیْ بِالْبَلَحِ وَوَرْدَتِیْ بِالْبَهَارِ وَمِسْکَتِیْ بِالْبُخَارِ وَبَدْرِیْ بِالْمُحَاقِ وَفِضَّتِیْ بِالْاِحْتِرَاقِ وَشُعَاعِیْ بِالْاَظْلَامِ وَدَوَاتِیْ بِالْاَقْلَامِ

ترجمہ:۔ پس بلوایا بادشاہ نے لڑکے کو اور تحقیق فتنہ میں ڈال چکا تھا وہ بادشاہ کو اپنی پیشانی کے حسن کے ساتھ اور لے گیا تھا اس کی عقل کو اپنی زلفوں کے جمنے کے ساتھ۔ پس کہا لڑکے نے تحقیق وہ (بوڑھے کا دعوی) جھوٹ بولنے والے کا ایک جھوٹ ہے ایسے شخص پر جو قتل کرنے کا عادی نہیں اور (وہ بوڑھے کا دعوی) بہتان ہے حیلہ باز کا ایسے شخص پر جو اچانک قتل کرنے والا نہیں۔

پس کہا بادشاہ نے شیخ کو اگر گواہی دیں تیرے لئے دو عادل آدمی مسلمانوں میں سے (تو فبہا) وگرنہ تو اٹھوا اس سے قسم پس کہا شیخ نے تحقیق گرایا اس نے زمین پر اس کو (میرے لڑکے کو) ذلیل کر کے پس بہا دیا اس کے خون کو اس حال میں کہ وہ اکیلا تھا پس کہاں سے ہوگا میرے لئے گواہ حالانکہ وہاں کوئی دیکھنے والا نہیں تھا۔

اور لیکن والی بنا تو مجھے اس لڑکے کو قسم کی تلقین کرنے کا تا کہ ظاہر ہو جائے تیرے لئے کیا سچ کہتا ہے لڑکا یا جھوٹ بول رہا ہے۔ پس کہا بادشاہ نے اس کو تو مالک ہے اس کا باوجود اس کے کہ تیرا غم تجھ کو ہلاک کرنے والا ہے تیرے بیٹے پر جو کہ ہلاک ہو چکا ہے پس کہا شیخ نے لڑکے کو کہہ تو۔ قسم ہے اللہ تعالی کی جس نے مزین کیا پیشانی کو زلفوں کے ساتھ۔ اور آنکھوں کو سیاہی اور سفیدی کے ساتھ۔ اور ابروؤں کو کشادگی کے ساتھ۔ اور دانتوں کو جدائی کے ساتھ اور پلکوں کو

باریک ہونے کے ساتھ اور ناکوں کو لمبا ہونے کے ساتھ اور رخساروں کو شعلوں کے ساتھ اور دانتوں کو چمکنے کے ساتھ اور پوروں کو نرمی کے ساتھ اور کمروں کو باریکی کے ساتھ۔ تحقیق میں نے نہیں قتل کیا تیرے بیٹے کو سہوا اور نہ عمدا اور نہیں بنایا میں نے اس کی کھوپڑی کو اپنی تلوار کے لئے لئے نیام۔ وگرنہ (اگر میں قسم میں جھوٹا ہوا) پھینکے (بدل دے) اللہ تعالی میری پلکوں کو ضعف (عیب) کے ساتھ اور میرے رخساروں کو چھائیوں کے ساتھ ۔اور میری زلفوں کو گرنے کے ساتھ اور میرے دانتوں کو پیلا (میلا) ہونے کے ساتھ اور میرے گلاب جیسے رخساروں کو زرد ہونے کے ساتھ اور میرے منہ کو بدبو کے ساتھ اور میرے چاند (جیسے چہرے) کو سیاہ ہونے کے ساتھ میرے چاندی جیسے رنگ کو جلنے کے ساتھ۔ اور میرے چہرے کی شعاؤں کو اندھیروں کیساتھ اور میری دوات کو قلموں کے ساتھ۔

فَقَالَ الْغُلَامُ اَلْاِصْطِلَاءَ بِالْبَلِيَّةِ وَلَا الْاِيْلَاءَ بِهٰذِهِ الْاَلِيَّةِ وَ لْاِنْقِيَادَ بِالْقَوَدِ وَلَا الْحَلْفَ بِمَا لَمْ يُحْلَفْ بِهٖ اَحَدٌ وَاَبَى الشَّيْخُ اِلَّا تَجْرِيْعَهُ الْيَمِيْنَ الَّتِىْ اِخْتَرَعَهَا وَاَمْقَرَلَهُ جُرَعَهَا وَلَمْ يَزَلِ التَّلَاحِىْ بَيْنَهُمَا يَسْتَعِرُ وَمَحَجَّةَ التَّرَاضِىْ تَعِرُ وَالْغُلَامُ فِىْ ضِمْنِ تَأَبِّيْهِ يَخْلُبُ قَلْبَ الْوَالِىْ بِتَلَوِّيْهِ وَيُطْمِعُهُ فِىْ اَنْ يُّلَبِّيَهُ اِلَى اَنْ رَانَ هَوَاهُ عَلٰى قَلْبِهٖ وَاَلَبَّ بِلُبِّهٖ فَسَوَّلَ لَهُ الْوَجْدُ الَّذِىْ تَيَمَّهُ وَالطَّمَعُ الَّذِىْ تَوَهَّمَهُ اَنْ يُّخَلِّصَ الْغُلَامُ وَيَسْتَخْلِصَهُ وَاَنْ يُّنَفِّذَهُ مِنْ حِبَالَةِ الشَّيْخِ ثُمَّ يَقْتَنِصَهُ فَقَالَ لِلشَّيْخِ هَلْ لَكَ فِيْمَا هُوَ اَلْيَقُ بِالْاَقْوٰى وَاَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى فَقَالَ اِلَامَ تُشِيْرُ لَاقْتَفِيْهِ وَلَا اَقِفُ لَكَ فِيْهِ فَقَالَ اُرٰى اَنْ تُقْصِرَ عَنِ الْقِيْلِ وَالْقَالِ وَتَقْتَصِرَ مِنْهُ عَلٰى مِائَةِ مِثْقَالٍ لَاتَحَمَّلَ مِنْهَا بَعْضًا وَاجْتَنِىْ الْبَاقِىْ لَكَ عُرْضًا

فَقَالَ الشَّيْخُ مَا مِنِّىْ خِلَافٌ فَلَا يَكُنْ لِوَعْدِكَ اِخْلَافٌ فَنَفَدَهُ

اَلْوَالِیْ عِشْرِیْنَ وَوَزَّعَ عَلٰی وَزَعَتِہٖ تَکْمِلَۃَ خَمْسِیْنَ وَرَقَّ ثَوْبُ الْاَصِیْلِ وَانْقَطَعَ لِاَجْلِہٖ صَوْبُ التَّحْصِیْلِ فَقَالَ لَہٗ خُذْ مَارَاجَ وَدَعْ عَنْکَ اللَّجَاجَ وَعَلَیَّ فِیْ غَدٍ اَنْ اَتَوَصَّلَ اِلٰی اَنْ یَّنِضَّ لَکَ الْبَاقِیْ وَیَتَحَصَّلَ .

ترجمہ:۔ پس کہا لڑکے نے پسند کرتا ہوں میں مصیبت کو اور نہ قسم کو اس جیسی قسم کیساتھ۔ اور پسند کرتا ہوں میں قصاص کو اور نہیں پسند کرتا میں قسم کو ایسے الفاظ کے ساتھ کہ نہیں قسم اٹھائی ان الفاظ کے ساتھ کے کسی ایک نے اور انکار کیا شیخ نے مگر یہ کہ گھونٹ گھونٹ کر کے پلائے اس کو قسم (وہ قسم) کہ گھڑا ہے اس کو شیخ نے اور کڑوا بنا دیا (قسم کو) لڑکے کے لئے اس کے پینے کو اور ہمیشہ گالی گلوچ بھڑکتی رہی ان دونوں کے درمیان اور رضامندی کا راستہ مشکل ہو گیا۔

اور لڑکا اپنے انکار کے ضمن میں مائل کر رہا تھا بادشاہ کے دل کو اپنے مسکنے کیساتھ۔ اور لالچ دلا رہا تھا اس کو اس بارے میں کہ قبول کر لے وہ اس کو یہاں تک کہ غالب آ گئی لڑکے کی خواہش اس کے دل پر۔ اور اڑا دیا اس نے قاضی کی عقل کو پس مزین کیا اس قاضی کے لئے عشق نے (وہ عشق) جس نے اس کو ذلیل کیا اور (مزین کیا اس کے لئے) طمع نے (وہ طمع) جس کا وہ توہم کرتا تھا یہ کہ بری کرائے غلام کو۔ اور خالص اس کو اپنے لئے بنا لے اور یہ کہ چھڑائے گا اس کو بوڑھے کے جال سے پھر خود شکار کرے گا اس کا۔

پس کہا والی نے شیخ کو کیا رغبت ہے تجھ کو اس چیز میں کہ جو زیادہ اقوی ہو اور زیادہ قریب ہو تقوی کے۔ پس کہا شیخ نے کس چیز کی طرف تو اشارہ کر رہا ہے۔ تا کہ اقتداء کروں میں اس کی اور نہ توقف کروں میں تیرے لئے اس میں۔ کہنے لگا قاضی میرا خیال یہ ہے کہ رک جائے تو قیل وقال سے۔ اور اکتفاء کرے تو اس سے سو مثقال پر تا کہ برداشت کروں میں (خود) ان میں سے بعض اور جمع کروں میں باقی تیرے لئے چندے کے ساتھ۔

پس کہا شیخ نے نہیں ہے مجھے کوئی اختلاف پس نہ ہو تیرے وعدے میں کوئی خلاف

پس نقد دے دیئے والی نے بوڑھے کو بیس مثال اور تقسیم کر دیئے اپنے ماتحت افسروں پر پورے پچاس۔ اور باریک ہونے لگا سورج کا کپڑا اور منقطع ہو گیا اس وجہ سے راستے کا حاصل کرنا پس کہا والی نے شیخ کو لے تو جو کچھ تیار ہو چکا ہے اور چھوڑ تو اپنے آپ سے جھگڑا۔ اور لازم ہے مجھ پر کل میں یہ کہ وسیلہ بنوں میں یہاں تک کہ آسان ہو تیرے لئے باقی اور حاصل ہو جائے۔

فَقَالَ الشَّيْخُ اَقْبَلُ مِنْکَ عَلٰی اَنْ اُلازِمَهٗ لَيْلَتِیْ وَيَرْعَاهُ اَنْسَانُ مُقْلَتِیْ حَتّٰی اِذَا اَعْفٰی بَعْدَ اِسْفَارِ الصُّبْحِ بِمَا بَقِیَ مِنْ مَالِ الصُّلْحِ تَخَلَّصَتْ قَائِبَةٌ مِنْ قُوْبٍ وَبَرَأَبَرَاَةَ الذِّئْبِ مِنْ دَمِ ابْنِ يَعْقُوْبَ فَقَالَ لَهُ الْوَالِیْ مَا اَرَاکَ سُمْتَ شَطَطًا وَلَا رُمْتَ فُرُطًا قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ فَلَمَّا رَأَيْتُ حُجَجَ الشَّيْخِ كَالْحُجَجِ السُّرَيْجِيَّةِ عَلِمْتُ اَنَّهٗ عَلَّمَ السُّزُوْجِيَّةِ فَلَبِثْتُ اِلٰی اَنْ زَهَرَتْ نُجُوْمَ الظَّلَامِ وَانْتَثَرَتْ عُقُوْدُ الزِّحَامِ ثُمَّ قَصَدْتُ فِنَاءَ الْوَالِیْ فَاِذَا الشَّيْخُ لِلْفَتٰی كَالِیْ فَنَشَدْتُهُ اللّٰهَ اَهُوَ اَبُوْ زَيْدٍ فَقَالَ اِیْ وَمُحِلِّ الصَّيْدِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا الْغُلَامُ الَّذِیْ هَفَتْ لَهُ الْاَحْلَامُ قَالَ فِی النَّسَبِ فَرْخِیْ وَفِی الْمُكْتَسَبِ فَخِیْ قُلْتُ فَهَلَّا اِكْتَفَيْتَ بِمَحَاسِنِ فِطْرَتِهٖ وَكَفَيْتَ الْوَالِیْ الْاِفْتِتَانِ بِطُرَّتِهٖ

ترجمہ:۔ پس کہا شیخ نے میں قبول کرتا ہوں تجھ سے اس شرط پر کہ بس چمٹا رہوں گا اس کو آج کی رات اور نگرانی کرے گی اس کی میری آنکھ کی پتلی یہاں تک کہ جب پورا کر دے گا صبح روشن ہونے کے بعد اس چیز سے جو باقی ہے صلح کے مال سے تو چھوٹ جائے گا انڈا چوزے سے اور بری ہو جائے مانند بری ہونے بھیڑیے کے ابن یعقوب (یوسف علیہ السلام) کے خون سے پس کہا اسکو والی نے نہیں دیکھتا میں تجھ کو کہ تو نے ارادہ کیا ہو تجاوز کرنے کا اور نہیں قصد کیا تو نے ظلم کرنے کا۔

حارث بن ہمام کہتا ہے پس جب دیکھا میں نے شیخ کے دلائل کو مثل دلائل سروجیہ کے تو میں نے جان لیا تحقیق یہ (بھی) سروج کا پہاڑ ہے۔ پس ٹھہرا میں یہاں تک کہ ظاہر ہو گئے (جگمگا اٹھے) رات کے ستارے اور متفرق ہو گئیں بھیڑ کی گرہیں۔ پھر ارادہ کیا میں نے والی کے صحن کا پس اچانک بوڑھا لڑکے کی نگرانی کرنے والا تھا پس قسم دی میں نے اس کو کیا وہ ابوزید سروجی ہے؟ پس کہا اس نے ہاں قسم ہے اس ذات کی جو شکار کو حلال کرنے والی ہے پس میں نے کہا یہ لڑکا کون ہے؟ کہ اڑ گئی ہیں اس کے لئے عقلیں۔ کہا ابوزید نے نسب میں میرا لڑکا ہے کمانے میں میرا اجال ہے۔ میں نے کہا پس کیوں نہ اکتفا کیا تو نے اس کی فطرت کی خوبیوں کے ساتھ اور کیوں نہ کافی سمجھا تو نے والی کو فتنہ میں ڈالنے سے اس کی زلفوں کے ساتھ۔

قولہ دم ابن یعقوب:۔ مراد حضرت یوسف علیہ السلام ہیں اس مثال کی اصل یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے جب آپ کو کنویں میں ڈالا ایک بکرے کو ذبح کر کے حضرت یوسف علیہ السلام کے کرتے کو اس کا خون لگایا اور حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس جھوٹ موٹ روتے ہوئے آئے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے جب بیٹوں کے رونے کی آوازیں سنیں تو آپ پریشان ہو کر گھر سے باہر نکل آئے اور فرمایا کہ اے بیٹو تمہیں کیا ہوا اور میرا یوسف کہاں ہے۔ تو وہ بولے ہم جنگل گئے اور یوسف کو ہم نے اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا تھا تو بھیڑیا یوسف کو کھا گیا اور یہ کرتا خون میں لتھڑا ہوا موجود ہے حضرت یعقوب علیہ السلام نے جب یہ کرتہ دیکھا تو ان کے دل میں شک پیدا ہوا اس لئے کہ کرتے کے کنارے ثابت تھے تو آپ نے فرمایا کہ وہ عجیب بھیڑیا تھا کہ یوسف کو تو کھا گیا کرتے کو پھاڑا تک نہیں پھر آپ نے فرمایا کہ تم جو کہہ رہے ہو یہ غلط ہے بلکہ بات بنا کر لائے ہوئے اور میں خدا پر صابر اور شاکر ہوں

فَقَالَ لَوْلَمْ تُبْرِزْ جَبْهَتَهُ السِّتِّيْنَ لَمَا قَنْفَشْتُ الْخَمْسِيْنَ ثُمَّ قَالَ بِتِّ اللَّيْلَةَ عِنْدِيْ لِنُطْفِئَ نَارَ الْجَوٰى وَنُدِيْلَ الْهَوٰى مِنَ النَّوٰى فَقَدْ اَجْمَعْتُ

عَلٰى اَنْ اَنْسَلَّ بِسُحْرَةٍ وَاُصْلِى قَلْبَ الْوَالِىْ نَارَ حَسْرَةٍ قَالَ فَقَضَيْتُ اللَّيْلَةَ مَعَهٗ فِىْ سَمَرٍ اَنَقَ مِنْ حَدِيْقَةِ زَهَرٍ وَ خَمِيْلَةِ شَجَرٍ حَتّٰى اِذَا لَاْلَاْ الْاُفُقَ ذَنَبُ السِّرْحَانِ وَاَنَ اِنْبِلَاجُ الْفَجْرِ وَحَانَ رَكْبَ مَتَنَ الطَّرِيْقِ وَاَذَاقَ الْوَالِىْ عَذَابَ الْحَرِيْقِ وَسَلَّمَ اِلٰى سَاعَةِ الْفِرَاقِ رُقْعَةً مُحْكَمَةَ الْاِلْصَاقِ وَقَالَ اِدْفَعْهَا اِلَى الْوَالِىْ اِذَا سُلِبَ الْقَرَارُ وَتَحَقَّقَ مِنَّا الْفَرَارُ فَفَضَضْتُهَا فِعْلَ الْمُتَمَلِّسِ مِنْ مِثْلِ صَحِيْفَةِ الْمُتَلَمِّسِ فَاِذَا فِيْهَا مَكْتُوْبٌ .

ترجمہ:۔ پس کہا اس نے اگر نہ ظاہر کرتی اس کی پیشانی مانگ کو البتہ نہ جمع کرتا میں پچاس کو۔ پھر بوڑھا کہنے لگا (حارث بن ہمام کو) رات گزار تو میرے پاس تا کہ بجھائیں ہم سوزش کی آگ کو اور تجدید کریں ہم محبت کی لمبے فراق سے۔ پس تحقیق میں نے پختہ ارادہ کرلیا ہے اس بات کا کہ کھسک جاؤں گا میں صبح سویرے اور جلاؤ نگا میں والی کے دل کو حسرت کی آگ کے ساتھ۔

راوی کہتا ہے پس میں نے رات گزاری اس کے ساتھ قصہ گوئی میں جو زیادہ اچھی تھی پھول دار باغ سے اور درختوں کے جھنڈ سے یہاں تک کہ جب حرکت دی افق کو بھیڑیے کی دم نے اور قریب ہوا صبح کا پھوٹنا اور وقت آ گیا سوار ہو گیا سردجی راستے کی پیٹھ پر۔ اور جلایا والی کو جلانے والے عذاب سے اور سپرد کیا میری طرف فراق کے وقت ایک رقعہ جو مضبوط چمٹا ہوا تھا اور کہا دے دینا یہ رقعہ والی کو جب چھین لیا جائے قرار اور ثابت ہو جائے ہم سے فرار پس پھاڑا میں نے اس کو مثل رہائی پانے والے کے فعل کے یعنی مثل صحیفہ متلمس کے پس اچانک اس میں لکھا ہوا تھا۔

تعارف متلمس:۔ یہ شاعر کا نام ہے۔ اس کا قصہ یہ کہ متلمس اور طرفہ یہ دونوں عمرو بن منذر کے پاس گئے عمرو نے ان سے یہ کہا کہ تم میرے بھائی قابوس کی خدمتگزاری اور قابوس شکار اور لہو ولعب میں بہت مبتلا تھا اور یہ دونوں شاہ حیرہ اور عمرو بن ہند کے مصاحب ہو گئے ایک دن قابوس

نے مجلس شراب آراستہ کی اور یہ دونوں صبح سے شام تک موجود رہے اور یہ دونوں اس تک نہ پہنچ سکے طرفہ کو غصہ آیا اور اس نے ایک قصیدہ عمرو بن منذر اور قابوس کی ہجو میں لکھا۔ عمرو تو پہلے ہی اس سے کینہ رکھتا تھا اور عمرو بہت بدخلق اور بدکردار تھا اور یہ لوگ چند دنوں تک اسی حالت میں رہے اور اپنے اوقات کو گزارتے رہے۔

ایک دن اس نے طرفہ اور متلمس شاعر سے یہ کہا کہ تم کو اپنے بال بچوں کا شوق تو بہت ہوگا اور وطن سے جدا ہوئے تمہیں عرصہ ہو گیا ہے اس کے جواب میں طرفہ اور متلمس نے کہا ہاں دل تو بہت چاہتا ہے بادشاہ نے کہا میں عامل بحرین کو خط لکھتا ہوں اور یہ خط اس کے حوالے کرنا تو تم خوب انعامات پاؤ گے اور میں نے تمہارے لئے بہت کچھ لکھ دیا ہے۔ وہ دونوں خوشی خوشی چل دیئے خط میں یہ مضمون لکھا تھا جب یہ دونوں تیرے پاس پہنچیں تو ان کو مار دینا مگر متلمس شاعر جو بہت بوڑھا تجربہ کار تھا اس نے اپنے صحیفہ کو راستے میں کھول کر پڑھا اور اس کے مضمون کو پڑھ کر خط پھاڑ دیا اور ملک شام چلا گیا۔ لیکن طرفہ شاعر جو نوجوان تھا اس نے متلمس شاعر کے کہنے کو نہ مان کر اپنے خط کو نہ کھولا اور نہ پڑھا جب وہ اپنے صحیفہ کو لے کر وہاں پہنچا تو اس کو قتل کر دیا گیا۔ اس کے بعد متلمس کی مثل بدنامی میں عرب میں مشہور ہو گئی۔

قُلْ لِوَالٍ غَادَرْتُهُ بَعْدَ بَيْنِيْ ... سَادِمًا نَادِمًا يَعَضُّ الْيَدَيْنِ

سَلَبَ الشَّيْخُ مَالَهُ وَفَتَاهُ ... لُبَّهُ فَاصْطَلٰى لَظٰى حَسْرَتَيْنِ

جَادَ بِالْعَيْنِ حِيْنَ اَعْمٰى هَوَاهُ ... عَيْنَهُ فَانْثَنٰى بِلَا عَيْنَيْنِ

خَفِّضِ الْحُزْنَ يَا مُعَنّٰى فَمَا يُجْدِيْ ... طِلَابُ الْاٰثَارِ مِنْ بَعْدِ عَيْنِ

وَلَئِنْ جَلَّ مَاعَرَاكَ كَمَا جَلَّ ... لَدَى الْمُسْلِمِيْنَ رُزْءُ الْحُسَيْنِ

فَقَدْ اِعْتَضْتَ مِنْهُ فَهْمًا وَحَزْمًا ... وَالَّلبِيْبُ الْاَرِيْبُ يَبْغِيْ ذَيْنِ

فَاعْصِ مِنْ بَعْدِهَا الْمُطَامِعَ وَاعْلَمْ ... اَنَّ صَيْدَ الظِّبَاءِ لَيْسَ بِهَيْنِ

لَا وَلَا كُلُّ طَائِرٍ يَلِجُ الْفَخَّ وَلَوْ كَانَ مُحْدَقًا بِالْلَجَيْنِ
وَلَكُمْ مَنْ سَعٰى لِيَصْطَادَ فَاصْطِ يُدَ وَلَمْ يَلْقَ غَيْرَ خُفَّيْ حُنَيْنِ
فَتَبَصَّرْ وَلَا تَشِمْ كُلَّ بَرْقٍ رُبَّ بَرْقٍ فِيْهِ صَوَاعِقُ حَيْنِ
وَاغْضُضِ الطَّرْفَ تَسْتَرِحْ مِنْ غَرَامٍ تَكْتَسِيْ فِيْهِ ثَوْبَ ذُلٍّ وَشَيْنِ
فَبَلَاءُ الْفَتٰى اِتِّبَاعُ هَوَى النَّفْ سِ وَبَذْرُ الْهَوٰى طُمُوْحُ الْعَيْنِ
قَالَ الرَّاوِيْ فَمَزَّقْتُ رُقْعَتَهٗ شَذَرَمَذَرَوَلَمْ اُبَلْ اَعْذَلَ اَمْ عَذَرَ

ترجمہ:۔ کہ تو والی کو چھوڑا میں نے اس کو اپنی جدائی کے بعد ☆ غمگین پریشان ہاتھوں کو کاٹنے والا ☆ چھین لیا شیخ نے اس کے مال کو اور اس کے جوان نے اس کی عقل کو پس وہ جل رہا ہے ☆ دو حسرتوں کی آگ میں ☆ سخاوت کی والی نے سونے کے ساتھ جس وقت اندھا کر دیا اس کے عشق نے ☆ اس کی آنکھ کو پس وہ پھر رہا ہے بغیر عینین (آنکھوں) کے ☆ غم کو ہلکا کرا ے پریشانی میں پڑنے والے پس نہیں فائدہ دیتا ☆ نشانات کو تلاش کرنا اصل چیز کے بعد ☆ اور البتہ اگر بڑا ہے غم جو تجھ کو پیش آیا جیسا کہ بڑی ہے ☆ مسلمانوں کے ہاں حسینؓ کی مصیبت۔

پس تحقیق عوض میں لیا تو نے اس سے سمجھ اور تجربہ ☆ اور ذہین آدمی تلاش کرتا ہے انہی دو چیزوں کو ☆ پس نافرمانی کر تو اس کے بعد حرصوں کی ☆ اور جان لے تو تحقیق ہرنی کا شکار آسان نہیں ☆ نہ یہ ضروری ہے کہ ہر پرندہ داخل ہو جائے جال میں ☆ اگر چہ وہ جال بنایا گیا ہو چاندی کے ساتھ ☆ اور البتہ بہت دفعہ جو شخص کوشش کرتا ہے شکار کرنے کی پس وہ خود شکار ہو جاتا ہے ☆ اور نہیں لیتا سوائے حنین کے دو موزوں کے ☆ پس تو صاحب بصیرت ہو اور نہ نظر اٹھا ہر بجلی کی طرف ☆ بہت سی بجلیاں ان میں کڑک ہوتی ہے ہلاکت کی ☆ اور جھکا تو آنکھ کو اور آرام کر تو عشق سے (ایسا عشق کہ) ☆ پہنتا ہے تو اس میں ذلت اور عیب کا کپڑا ☆ پس جوان کی مصیبت نفس کی خواہش کی اتباع کرنا ہے ☆ اور خواہش کی جڑ بیج نظر کا پھنکنا ہے (بدنظری کرنا) ☆

راوی کہتا ہے پس ٹکڑے ٹکڑے کر دیا میں نے اس کے رقعے کو ریزہ ریزہ کر کے اور نہیں پرواہ کی میں نے کہ وہ ملامت کریگا یا معذور سمجھے گا۔

قولہ خفی حنین:۔ یہ ضرب المثل ہے۔ حنین ایک بوڑھے کا نام ہے جو بیرہ کا رہنے والا تھا اور چالاکی اور ذہانت میں مشہور تھا اس کا واقعہ اس طرح ہے کہ ایک اعرابی حنین کی دوکان پر موزہ خریدنے کے لئے گیا بھاؤ میں جھگڑا ہوا اور اس نے خریدنے سے انکار کر دیا اس پر حنین ناراض ہو گیا اور بدلہ لینے کی تدبیر سوچی نچانچہ راستہ میں ایک موزہ ڈال دیا اور کچھ فاصلے پر دوسرا اعرابی جب ادھر سے گزرا اس نے حنین کے موزے یاد کے کے کہا اگر دوسرا مل جاتا تو میں اس کو لے لیتا آگے چل کر جب دوسرا نظر آیا تو اونٹ وہیں چھوڑ کر پہلے موزے کو اٹھانے کے لیے آیا اتنے میں حنین کو موقع مل گیا اور چپکے سے اس کا اونٹ لے کر چل دیا وطن پہنچ کر جب لوگوں نے دریافت کیا کہ تم سفر سے کیا لائے ہو تو اس نے کہا بخفی حنین یعنی میں حنین کے دو موزے لایا ہوں اس کے بعد سے یہ مثل مشہور ہو گیا۔

دسواں مقامہ ایک نظر میں

اس مقامہ میں مصنف نے ایک دلچسپ کہانی تلمیحات ومحاورات سے مرصع سنا کر طلباء عربی ادب کو بہت سی نصائح کی ہیں

خَفِّضِ الْحُزْنَ يَا مُعَنّٰى فَمَا يُجْدِىْ طِلَابُ الْآثَارِ مِنْ بَعْدِ عَيْنِ

کہ کوئی مصیبت آ جائے تو اتنا پریشان نہ ہو کہ دوسرے کاموں کے لئے ہمت ہار بیٹھے۔

وَلَئِنْ جَلَّ مَاعَرَاكَ كَمَا جَلَّ لَدَى الْمُسْلِمِيْنَ رُزْءُ الْحُسَيْنِ

میں رنج وغم کا علاج بتلایا کہ بوقت مصیبت سابقہ کسی بڑی مصیبت کو سامنے رکھا جائے تو غم کافور ہو جاتا ہے

فَقَدْ اِعْتَضْتَ مِنْهُ فَهْمًا وَحَزْمًا وَالْلَبِيْبُ الْاَرِيْبُ يَبْغِىْ ذَيْنِ

کہ مصائب وآلام میں فوائد بھی ہیں کہ بہت سے عبر وتجربات حاصل ہوتے ہیں

(۴) آخر میں فتبصر ولا تشم كل برق الخ

تینوں شعروں کو ایک بار پھر پڑھیے کتنے موثر انداز میں مصنف نے حفاظت نظر کی نصیحت کی ہے میرے عزیز طلباء کرام نظروں کی حفاظت طلباء کیلئے بہت ہی ضروری ہے کیونکہ اس میں کوتاہی سے حافظہ میں کمی واقع ہوتی ہے جسمانی صحت بھی کافی متاثر ہوتی ہے كما قال ابو الطيب

ـ وينال من حوبائه

میرے عزیز طلبا بدنظری شیطان کا ایک تیر فواحشات کی پہلی منزل اور اکثر گناہوں کی بنیاد ہے اس کا بہترین علاج يعلم خائنة الاعين وما تخفى الصدور کا استحضار ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين

والصلوة والسلام على احب خلقه سيد المرسلين

كما يحب ربنا ويرضى عدد ما يحب ربنا ويرضى .